# تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

# تحریک ختم نبوت

حصہ شصت (٦٠)

ردقادیانیت اورسنی صحافت سے منتخبات

کشف الاسرار

کشف الحقائق

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

| | |
|---|---|
| نام کتاب | تحریک ختم نبوت حصہ شصت (٦٠) |
| | ردقادیانیت اورسنی صحافت سے منتخبات |
| | کشف الاسرار |
| | کشف الحقائق |
| مولف | ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ |
| صفحات | ۳۰۱ |
| انٹرنیٹ اڈیشن | مئی ۲۰۲۰ء |
| زیر اہتمام | احیاء التراث پبلی کیشنز |

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# فہرست عناوین


| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| فاتحۃ الکتاب | ۸ |
| ردقادیانیت اور سنی صحافت: اہل فقہ امرتسر آف غلام احمد اخگر | ۱۰ |
| پیسہ اخبار اور مرزائی گروہ | ۱۰ |
| بلاغ المبین لدفع کید الکا یدین | ۱۲ |
| علی محمد مرگیا | ۱۲ |
| دجال کادیانی اور طاعون | ۱۳ |
| مرزائے کادیانی اور مولوی ثناءاللہ | ۱۶ |
| ماہوار رسالہ مرقع قادیانی | ۲۴ |
| مرزا قادیانی کے نام کھلی چٹھی | ۲۵ |
| ریویو: فیصلہ عدالت ہائی کورٹ آسمانی | ۲۷ |
| دجالی الہامات | ۲۸ |
| خط بنام حکیم نورالدین بھیروی | ۲۹ |
| مرزا کادیانی کا انتقال | ۳۱ |
| مرمرزا کادیانی کی موت | ۳۴ |
| مرزا صاحب قادیانی کا انتقال اور اس کا نتیجہ | ۳۵ |
| مرزائے کادیانی اور اس کی پیشین گوئیاں | ۳۸ |


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| دجالی امت کی عقل و دیانت | ۴۲ |
| نواب آف رام پور اور مرزا قادیانی | ۴۵ |
| نور الدین سجادہ نشین قادیانی کی نسبت ایک پیشینگوئی | ۴۶ |
| مثنوی مولوی ہند | ۴۸ |
| رام پور میں (غیر مقلدوں) اور مرزائیوں کا مناظرہ | ۴۸ |
| مباحثہ رام پور | ۵۰ |
| مرزائے قادیانی کی موت | ۵۱ |
| منشی عبدالعزیز قادیانی اخبارات میں | ۵۳ |
| گل دیگر شگفت | ۵۵ |
| مرزا صاحب کی پیش گوئیاں | ۵۹ |
| مرزا کادیانی کا اختراع | ۷۲ |
| مولوی نور الدین اور خواجہ کمال الدین | ۷۴ |
| مولوی سید محبوب شاہ کا مکتوب | ۷۶ |
| حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر | ۷۷ |
| حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر | ۷۹ |
| قادیانی کتاب، نبی اللہ کا ظہور، کا جواب | ۸۲ |
| کاروائی انجمن مشیر المسلمین بنارس | ۸۲ |
| روئیداد مناظرہ مونگیر | ۸۳ |
| مباحثہ مونگیر میں اڈیٹر اہل حدیث مدعو نہ تھے | ۸۴ |
| تحفہ بنارس | ۸۵ |
| ایڈیٹر اہل حدیث اور ایڈیٹر الحق کا مباحثہ | ۸۸ |


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| عرفان بھیل پوری کا مضمون | ۹۱ |
| مباحثہ ثنائی و مرزائی | ۹۳ |
| فیصلہ آسمانی | ۹۴ |
| دجال اکبر | ۹۴ |
| ترکی امداد اور احمدی احباب | ۹۵ |
| مرزائے کادیانی کا حقیقی جانشین | ۹۶ |
| تقریظ بر، آسمانی فیصلہ | ۹۸ |
| باپ بیٹا کیا کہتے ہیں؟ | ۹۹ |
| باپ بیٹا کیا کہتے ہیں؟ | ۱۰۵ |
| حواشی: | ۱۰۷ |

(اہل حدیث امرتسر۔مولانا عبدالشکور ایڈیٹر النجم۔ابوالحسن غلام مصطفیٰ
مولانا فقیر محمد جہلمی ۔اخبار الحق۔قاضی فضل احمد۔انجمن حمایت اسلام لاہور
مولانا رشید احمد گنگوہی۔ مولانا عبداللہ ٹونکی۔مولانا اصغر علی روحی
مولانا انوار اللہ فاروقی حیدر آبادی۔مولانا محمد علی مونگیری:
نواب محمد علی خان:ملا محمد بخش مالک جعفر زٹلی۔

| | |
|---|---|
| کشف الاسرار۔شیخ غلام حیدر | ۱۱۴ |
| وجہ تصنیف | ۱۱۴ |
| محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱ | ۱۲۱ |
| محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۲ | ۱۲۹ |
| محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۳ | ۱۳۳ |
| محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۴ | ۱۳۵ |


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۵ ۱۳۹
احتساب قادیانیت اور اہلحدیث امرتسر سے متفرق تحریریں ۱۴۳
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن (احتساب میں نمبر ۵) ۱۴۷
محمد علی کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن ریویو نمبر ۶ (احتساب میں نمبر ۸) ۱۴۹
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۷ ۱۵۳
محمد علی کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن ریویو نمبر ۸ (احتساب میں نمبر ۱۰) ۱۵۸
محمد علی کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن ریویو نمبر ۹ (احتساب میں نمبر ۱۱) ۱۶۳
محمد علی کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن ریویو نمبر ۱۰ (احتساب میں نمبر ۱۲) ۱۷۲
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ نمبر ۱۳ ۱۷۸
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریو یو نمبر ۱۴ ۱۸۳
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریو یو نمبر ۱۵ ۱۹۲
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریو یو نمبر ۱۶ ۱۹۷
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریو یو نمبر ۱۷ ۲۰۴
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱۸ ۲۰۷
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱۹ ۲۱۰
دوسری کھلی چٹھی بخدمت مولوی محمد علی مندرجہ کشف الاسرار ۲۲۹
معذرت از مصنف ۲۳۱
مولانا ثناء اللہ حیاۃ مسیح کے قائل ہیں ۲۳۲
تنقید شرح بخاری پارہ اول مسمی فضل الباری ۲۳۵
محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے ۲۴۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| کشف الحقائق: ریویو برترجمہ بخاری از محمد علی۔ شیخ غلام حیدر | ۲۴۶ |
| تمہید تنقید پارہ اول فضل الباری شرح بخاری | ۲۴۷ |
| تنقید متعلق صفحہ ۱۴۔ پارہ اول حدیث نمبر ۲۰ فضل الباری | ۲۴۸ |
| احادیث مرفوعہ متعلق استثناء | ۲۵۸ |
| بیان احادیث مرفوعہ متعلق مداومت دوزخ و بہشت | ۲۵۹ |
| معراج جسمانی کے متعلق سورہ نجم سے استدلال | ۲۶۸ |
| تنقید متعلق ص ۴۰۔ ۴۱ حدیث نمبر ۸۴ فضل الباری | ۲۷۱ |
| بعض واقعات متعلقہ حربی لونڈی | ۲۷۵ |
| تنقید متعلق صفحہ ۳۹ حدیث نمبر ۸۷ فضل الباری | ۲۷۷ |
| حدیث مخترع | ۲۷۹ |
| معیار و قرائن مسیح موعود | ۲۸۱ |
| دجل مریدان مسیح قادیانی | ۲۸۲ |
| کذب و افتراء کی مثال | ۲۸۳ |
| تحریف لفظی و خیانت کی مثال | ۲۸۴ |
| دجل و مکر کی امثلہ | ۲۸۵ |
| نمونہ امثلہ مراق مسیح قادیانی | ۲۹۰ |
| خلیفہ ثانی پسر مرزا قادیانی کے مرض مراق کی مثال | ۲۹۵ |
| مسیح موعود کے متعلق عجیب و غریب اسرار | ۲۹۵ |


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# فاتحة الکتاب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی سید الا نبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد ٦٠ قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس کے شروع میں ردّ قادیانیت اور سنی صحافت، سے اخبار اہل فقہ امرتسر میں شائع ہونے والی چند تحریریں نقل کی گئی ہیں جو مولانا غلام احمد اخگر اڈیٹر اہل فقہ امرتسر، ملا محمد بخش لاہوری، مولوی عبدالکریم مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر، مفتی ابوالحسن غلام مصطفیٰ امرتسری، مولانا ثناءاللہ امرتسری، مولانا ابوالحسن خانقاہ رحمانیہ مونگیر، مولانا محمد عظیم آف گکھڑ، مولانا محبوب شاہ آف داتہ ضلع ہزارہ کی نگارشات ہیں۔ منشی عبدالعزیز نمبردار بٹالہ اور مباحثہ مونگیر سے متعلق چند تحریریں موقع کی مناسبت سے اخبار اہل حدیث امرتسر سے بھی نقل کی گئی ہیں۔ نیز ردقادیانیت اور سنی صحافت میں سے چند حواشی بھی شامل اشاعت کردیئے گئے ہیں۔

اس کے بعد شیخ غلام حیدر مرحوم آف سرگودھا کے دو رسائل نقل ہوئے ہیں۔ پہلا رسالہ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کے انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن پر شیخ صاحب کے ان تبصروں کا مجموعہ ہے جو اخبار اہل حدیث امرتسر میں قسط وار شائع ہوکر محو واثبات کے بعد کشف الاسرار کے عنوان سے ایک کتابچے کی صورت میں سامنے آیا تھا۔ یہ کتابچہ احتساب قادیانیت میں شامل ہے۔ میں نے اہل حدیث امرتسر میں شائع ہونے والی اقساط اور احتساب قادیانیت میں شامل متن کو سامنے رکھا ہے اور دونوں جگہ جو کچھ موجود تھا یہاں جمع کردیا ہے۔ نیز موقع کی مناسبت سے مولانا ابوحبیب اللہ کلرک کا ایک مضمون بعنوان: مولانا ثناءاللہ حیاۃ مسیح کے قائل ہیں، گل دستہ ثنائی، امرتسر ١٧۔ اگست ١٩٢٣ء سے، اور مولانا محمد عثمان فارقلیط آف دفتر جمعیت علماء ہند دہلی کا مضمون، بعنوان: محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے، اخبار اہل حدیث امرتسر کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۷ ستمبر ۱۹۲۸ء کے شمارے سے نقل کر دیئے ہیں۔

بعدازاں شیخ غلام حیدر مرحوم کا رسالہ کشف الحقائق شامل اشاعت کیا ہے جو مولوی محمد علی لاہوری کے ترجمہ وشرح بخاری کے چند مقامات پر شیخ صاحب کا ریویو ہے۔ احتساب قادیانیت جلد ۲۷، اور اخبار اہل حدیث امرتسر میرے ماخذ ہیں۔

ان رسائل کو نقل کرتے ہوئے موقع کی مناسبت سے باریک فونٹ میں بہت سی احادیث شریفہ، اور بائیبل کے انگریزی نسخے سے متعدد عبارات حواشی میں شامل اشاعت کردی ہیں۔

شیخ غلام حیدر صاحب چکوال کے ایک سکول میں انگریزی کے استاد اور ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمات انجام دینے کے بعد سرگودھا میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ کا ایک رسالہ: عشرہ کاملہ، تحریک ختم نبوت کی جلد ہشتم میں نقل ہو چکا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی محمد بہاء الدین ۔ ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

ردقادیانیت اورسنی صحافت:اہل فقہ امرتسر آف غلام احمد اخگر

## پیسہ اخبار اور مرزائی گروہ

ناظرین! پیسہ اخبار کی پالیسی سے عام لوگ واقف ہیں کہ وہ ملکی حیثیت سے جیسا ایک اسلامی اخبار ہے، ویسا ہی ہندوؤں کا آرگن ہے۔یعنی اگر ایک مسلمان اپنا مضمون اس میں درج کرا سکتا ہے تو ایک ہندو کو بھی یہ حق ہے کہ اس میں اپنا مضمون درج کراوے۔اور مذہبی پہلو میں اسلام کے مختلف فرقے اس کو اپنا ہی سمجھتے ہیں اور اپنے مضامین برائے اندراج بھیجتے رہتے ہیں جو بلا کم وکاست درج ہو جایا کرتے ہیں

چنانچہ اگر چند کالم ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو دیئے گئے ہیں تو ساتھ ہی دوسری اشاعت میں اس سے ڈیوڑھے کالم ولی اللہ مرزائی کو دیئے گئے جس نے مرزا (غلام احمد) صاحب کی صداقت کا راگ گالیا۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا پیسہ اخبار مرزائیوں کا دشمن ہے؟

جواب بہرحال یہ ہوگا کہ دشمن نہیں۔اگر دشمن ہوتا تو مرزائیوں کی تحریریں خوشی سے کیوں درج اخبار کرتا۔جب ایسا ہے تو ہم نہیں سمجھتے کہ مرزائی اخبار اس پر زہر کیوں اگلا کرتے ہیں۔

۵۔اکتوبر(۱۹۰۶ء) کے مرزائی اخبار البدر میں، ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے متعلق ذکر کرتے ہوئے اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

> خان صاحب (یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب) ایک دفعہ آگ بگولا ہو کر ناپاک طبع لوگوں کی طرح حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے اور چوہڑے چماروں میں جیسے الفاظ بولے جاتے ہیں وہ بولنے لگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑے ہیں اور اس گندہ دہانی کے اظہار کے واسطے آپ نے پیسہ اخبار کے پرچے کو برگزیدہ کیا ہے پیسہ اخبار نے یہی غالباً غنیمت سمجھا ہے کہ ہندوؤں کے حق میں منافقانہ مضامین لکھ کر جو وہ اسلامی پبلک کو ناراض کر چکا ہے تو شائد اس کا عوض اس طرح ہو جاوے کہ حضرت امامنا (مرزا) کے حق میں دشنام دہی کے ساتھ اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر کے پھر عوام کالانعام کو اپنا فریفتہ بنائے،

اس امر کا اظہار ہم غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ آیا عبدالحکیم خان صاحب نے مرزا صاحب کو اسی قدر گالیاں دی ہیں جس قدر کہ مرزا صاحب نے انجام آتھم میں مسلمانوں کو دی ہیں یا کم زیادہ، تاکہ دیکھا جاتا کہ ڈاکٹر صاحب اور مرزا صاحب سے کون سے صاحب ان خطابات کے زیادہ مستحق ہیں جو البدر نے مندرجہ بالا عبارت میں تجویز کئے ہیں۔ یہ امر بحث سے خارج ہے۔

لیکن ہم مرزائی گروہ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ جب مرزائیوں کے مضامین اس میں درج ہو کر دیگر مسلمانوں کی رنجش کا باعث ہوتے ہیں تو اس وقت پیسہ اخبار کی پالیسی پر کیوں اعتراض نہیں کیا جاتا؟

پیسہ اخبار کی گو یہ پالیسی کیسی ہی عمدہ ہو کہ اخبار عام رائے کا آئینہ ہے اور ہر کس وناکس کے مضامین درج ہوتے ہیں تاہم یہ ضروری ہے کہ پیسہ اخبار ایک طرف ہو جاوے اگر پیسہ اخبار فی الواقع مرزا صاحب یا ان کے مشن کا دشمن ہے تو یک قلم مرزائیوں کے مضامین کے اندراج سے کنارہ کشی کرے۔ بظاہر یہی طریقہ اچھا ہوگا کیونکہ باوجود یہ کہ ان کے مضامین درج ہوتے ہیں پھر بھی وہ پیسہ اخبار کو صلواتیں سناتے ہیں وہ پوشیدہ نہیں لیکن اگر ان کو یہ منظور ہے کہ مرزائیوں کی مخالفت نہ ہو اور وہ پیسہ اخبار پر خوش رہیں تو سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ وہ مذہبی مضامین سے اپنے اخبار کو مستثنیٰ کر دیں اور پیسہ اخبار کو صرف پولیٹکل اور ملکی اخبار رہنے دیں۔

امید ہے کہ معزز ہمعصر اس بارے میں ضرور غور فرمائیں گے۔

۲ نومبر ۱۹۰۶ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص۹۱۔۹۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## بلاغ المبین لدفع کید الکایدین

میرزائے کادیانی کے عقائد کی تردید میں مولانا مولوی رسول شاہ صاحب مرحوم کا (۷۲) بے نظیر رسالہ ہے کشمیری زبان میں نظم ہے اور نہایت قابل دید رسالہ ہے۔ کشمیری زبان کے جاننے والے اور اہل کشمیر کو لازم ہے کہ اس بے نظیر رسالہ کے مطالعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ قیمت مع محصول ڈاک ۲۔ آنے۔ مینیجر اخبار اہل فقہ امرتسر

۲۱ دسمبر ۱۹۰۶ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر۔ص ۹۶)

## مرزا قادیانی پراس کے الہام کے مطابق سچ مچ آسمان ٹوٹ پڑا

## علی محمد مرگیا

چندروز ہوئے مرزا نے ایک الہام مشتہر کیا تھا کہ، آسمان ٹوٹ پڑا، لیکن آپ کے الہام آپ کی سمجھ سے بھی بالاتر ہوتے ہیں اس لئے ایسے الہاموں کو وہ مخالفوں کے حق میں سمجھا کرتے ہیں جب خود انہی پر واقع ہوجاتے ہیں تب آپ کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتم

مولوی محمد علی ساکن زیرہ ضلع فیروزپور میں ایک اشد مرزائی تھا۔ چونکہ اکثر یہ شخص اپنے مرزائی عقیدہ کے مغلظات سے وہاں کے ان پڑھ مسلمانوں کو گمراہ کر کے اپنا ہم عقیدہ بنانے کی کوشش کیا کرتا تھا، باہمت مسلمانوں نے اس کی ایذا سے بچنے کے لئے مشہور مناظر علامہ فاضل حکیم عبدالاحد صاحب ساکن خان پور (۷۳) (ضلع راولپنڈی استاد راجہ جہاں داد خان صاحب چیف آف گکھڑ مرحوم وسابق حکیم سردار ایوب خان صاحب) کو راولپنڈی سے بلوایا۔ الحمدللہ کہ قاضی صاحب ہر فرعونے راموسیٰ کے مصداق ہوئے۔ اب ایک تازہ ترین خط سے معلوم ہوا ہے کہ علی محمد مرزائی عیدالاضحیٰ کی تقریب پر بھلا چنگا قادیان میں مرزا صاحب (اپنے پیر) سے ملنے گیا تھا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس آ کر طاعون میں مبتلا ہوا اور جھٹ پٹ دوسری سرائے کو لے جایا گیا۔ پس معلوم ہوا کہ مرزا (غلام احمد) صاحب پر آسمان ٹوٹنے کا الہام پورا ہوا۔

محبان اسلام اس قدر اور سن کر خوش ہوں گے کہ قاضی صاحب موصوف نے شیعہ صاحبان کے ان اعتراضات وشبہات کے جواب میں حال ہی میں ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو یہ لوگ اہل سنت و جماعت اور بالخصوص صحابہ کرام پر کرنے سے باعث دل آزاری ہوا کرتے ہیں۔ قاضی صاحب نے یہ کتاب لکھ کر اردو دان پبلک پر بہت احسان کیا ہے مگر چونکہ یہ کتاب ابھی طبع نہیں ہوئی لہذا تمام اہل سنت جماعت سے عموماً اور ساکنان زیرہ سے خصوصاً امید ہے کہ وہ اس کے چھپوانے میں قاضی صاحب کی اعانت کر کے شریک ثواب ہوں۔ راقم: حبیب

یکم مارچ ۱۹۰۷ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر۔ص ۱۰۰۔۱۰۱)

## دجال کادیانی اور طاعون

مولوی عبدالکریم طالب علم مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر لکھتے ہیں:

جناب مولوی غلام احمد اخگر مالک وایڈیٹر اخبار اہل فقہ امرتسر

پس از سلام مسنون التماس یہ ہے کہ چند سطور ذیل کو اپنے اخبار مقدس میں جگہ دے کر ممنون فرمائیں۔ و ھی ھذا

کادیانی اخبار بدر مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء میں حضرت مولانا جامع منقول معقول...مولانا ابوالزبیر غلام رسول... کی وفات کی نسبت چند مرزائی دجاجلہ کی خرافات منسوب بعبد المحی لکھی دیکھی۔ بلکہ اس سے پہلے بھی دجالی اخباروں میں نظماً ونثراً اس قسم کے منصوبے ملاحظہ میں آئے۔ اس لئے ذبا عن اولیاء اللہ و حمایۃ للاسلام ہم مختصراً اس کا جواب تحریر کرتے ہیں۔..دجاجلہ نے لکھا ہے کہ عبدالمحی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو کہا ہے کہ مولوی صاحب (غلام رسول) طاعون سے مرے وغیرہ خرافات۔ مولوی ثناء اللہ نے کہا وہ شہید ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالحی نے کہا کہ میں تمہارے لئے بھی طاعونی شہادت کی دعا مانگتا ہوں۔ طاعون سے اگر مرنا شہادت ہے تو عیسائی وغیرہ جو اس سے مرتے ہیں وہ بھی شہید ٹھہریں گے۔ اس سے شہید وہی مرتے ہیں جو اپنی جان حمایت اسلام کے لئے وقف کرتے ہیں الی آ خر الد جل و الخرا فا ت

حضرات! ان دجالوں کی چال بازی اور چالاکی اور مرشد حسن بن صباح کے اور محمد علی باب کی روحانی امت کی کیفیت ملحوظ فرمایئے کبھی طاعونی موت کو مطلقاً عذاب وغیرہ کہتے تھے اور کبھی اس کو مقید کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ دجالی گروہ میں سے بھی کئی ایک اس مرض سے ہلاک ہو کر کتوں کی موت مرے اور مر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب لگے اس شہادت کو مقید کرنے۔ ورنہ پہلے اس کو مطلقاً کتوں کی موت وغیرہ لکھتے تھے اور نہ الطاعو ن شہادة لکل مسلم وغیرہ کا لحاظ کرتے ہیں۔ اول تو حدیث میں شہادت کے لئے صرف اسلام کی طرف شرط ہے، اور اگر وقف کی قید کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو سوال پیدا ہوگا کہ وقف سے کیا مراد ہے۔ وقف سے دجالی گروہ میں داخل ہونا اور اس پر ثابت قدم رہ کر حامی اسلام ہونا مراد ہے، تو یہ باطل ہے اس لئے کہ یہ گروہ حسب فتاوی علماء اسلام خارج از اسلام اور مخرب اسلام ہے۔ یہ تو شکاریوں کی طرح جانور صورت بن کر شکار قابو کرتے ہیں۔ اگر نماز وغیرہ کو علی الاعلان چھوڑ دیتے تو ایک مسلمان بھی ان کے پھندے میں نہ پھنستا الا ماشاءاللہ نماز، روزہ، ذکر، کلمہ اور صفت ایمان پر اگر ان کو یقین ہوتا تو پیغمبری کا دعوی ہرگز نہ ہوتا۔ البتہ حامی اسلام وہ شخص ہوسکتا ہے جو مسلمان ہے اور اصول اسلام کو مانتا ہے۔ خدا تعالی کے فضل و کرم سے مولانا موصوف مسلمان تھے اور صالح۔ تقریباً بتیس سال (باستثناء دو چار سال) علوم اسلامیہ کی تعلیم مفت اور لوجہ اللہ دیتے رہے اور متوکلانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ اور نماز جنازہ میں اس قدر خلقت کا ہجوم ہوا کہ کہن سال لوگ کہتے تھے کہ اس دھوم دھام اور محبت سے نہ کسی کا جنازہ دیکھا، نہ سنا۔

پس اے گروہ دجالوی! یہی بھاری علامت حضرت موصوف کے محبوب اللہ ہونے کی۔ احادیث دیکھو، قرآن دیکھو۔ تمہاری تاویل کے مطابق بھی حضرت مولانا صاحب شہید بھی ثابت ہوئے۔ تم صم بکم کیوں ہو گئے ہو۔ تمہاری عقلوں پر پردہ کیوں پڑ گیا ہے۔ دجال کادیانی نے تم کو دھوکا دے کر تمہارے مال وزر و ایمان کو غصب کر لیا ہے۔ کبھی منارہ کے بہانہ سے تمہارا مال لوٹ رہا ہے، اور کبھی قبرستان اور کبھی براہین کے حیلہ سے تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو کھا رہا ہے۔اور تم اپنی جائدادیں دینے کو تیار ہو گئے ہو۔تم اس کی چال بازی کو نہیں سمجھتے۔یہ چند پتہ والے مل کر تم کو کھاتے ہیں۔باتیں سنا سنا کر تم کو خوش کرتے ہیں۔کہیں بک دیا کہ مولانا (رُسل بابا) موصوف میری دعا سے فوت ہوئے ،مولوی رشید احمد،مولوی غلام دستگیر صاحب،مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ فلاں فلاں میری دعا سے آخرت کو سدھارے۔کیا اس باغیرت کی دعا سے (جس کی بیوی نے اسٹیشن سیال کوٹ پر لوگوں کو جوتی دکھلائی تھی اور لوگوں نے اس کے عوض میں جو دکھلایا تھا تم کو معلوم ہوا ہوگا)،مدعی نبوت مفتری کذاب کی دعا سے۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ ،ارے مرزائیو! قادیانی مرزا کو چھوڑ دو،وہ تو عنقریب ان شاء اللہ تعالی رسوا ہوگا،اور قعر مذلت میں پڑے گا۔عذاب دائمی میں گرفتار ہوگا۔تم اس کی سن رسیدگی اور عیش وعشرت وفخر ومباہات کو دیکھ کر غرہ نہ ہو جاؤ۔ شیطان بھی بڑا کہن سال ہے،فرعون،نمرود وغیرہ کئی ایک کفار خاصی عمر پا کر اور عیش وعشرت کر کے آخر کوچ کر گئے۔جتنی کادیانی کی لکھی ہے اتنی عمر ضرور بسر کرے گا،اس کو تو یہ مہلت ملی ہوئی ہے یا جیسے کئی ایک کفار کو مہلت ملی اور ملتی ہے،اور جیسے شیطان کو ملی ہے،یا جیسے کئی ایک کفار کو مہلت ملی اور ملتی ہے،کئی ایک کفار زندہ رہے اور یہ ان سے پہلے کئی ایک پیغمبر شہادت پا کر یا بغیر اس کے جنت کو سدھارے۔کتابیں دیکھو اندھو! ہم خوب جانتے ہیں کہ تم جو بار بار علماء مذکورین کی فوتیدگی پر اظہار خوشی کرتے ہو،اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تمہارے دجالی فرقہ کے سخت دشمن تھے۔تقریروں اور تحریروں سے انہوں نے تمہارے دجل کی قلعی کھولی،اور یہ ان کا فرض منصبی تھا جو انہوں نے ادا کیا۔تمہارے سینوں پر خاص کر حضرت مولانا موصوف نے ایک بھاری پتھر رکھ دیا ہے جس کو تم کبھی ہٹا نہیں سکتے اور اس کے نیچے تم ہمیشہ دبے رہو گے۔وہ ہے مولانا صاحب کا رسالہ الھام الصحیح فی اثبات حیات المسیح اس کی متانت فصاحت وبلاغت ودقت نے تم کو مرض دق میں مبتلا کر دیا ہے جواب تو دے نہیں سکتے،اب عوعو کر کے دل کا بخار نکالتے رہتے ہیں۔تف۔باقی آئندہ۔

عبدالکریم طالب علم مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ امرت سر

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص ۱۰۱۔ ۱۰۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## مرزائے کادیانی اور مولوی ثناء اللہ

مفتی محمد صادق (مرزائی) (۸۵) اڈیٹر اخبار بدر قادیان نے ایک تحریر ہمارے پاس بذریعہ رجسٹری اس غرض سے بھیجی ہے کہ ہم اسے اخبار اہل فقہ میں درج کریں۔ یہ تحریر مرزائے کادیانی کی طرف سے ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس تحریر کو ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج اخبار کریں اس کی مختصر کیفیت لکھ دینا ضروری ہے۔

مرزائے کادیانی کی طرف سے آریوں کو مباہلہ کی دعوت دی گئی اور اس کے اخیر میں مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اخبار اہل حدیث کو موقع دیا گیا تھا کہ وہ بھی مرزا صاحب کے کاذب ہونے پر قسم کھاوے۔ اس کے جواب میں اڈیٹر اہل حدیث نے درخواست کو منظور کیا اور مرزا صاحب کو اختیار دیا کہ امرت سر، بٹالہ یا کادیان میں جہاں مرزا صاحب مناسب سمجھیں وہ یہ قسم کھانے کو تیار ہے کہ مرزا کادیانی مفتری وکذاب ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ مطالبہ کیا گیا کہ نتیجہ قسم یعنی جھوٹے کی سزا معین کردی جائے۔ یہ اس لئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی عادت ہے کہ مخالف کو زکام بھی ہو جائے تو یہ مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل اور نشان قرار دیا جاتا ہے

(برخلاف اس کے اپنے مرید طاعون اور ہیضہ سے مریں تو وہ ایک معمولی بات ہے)

مرزا غلام احمد صاحب کی یہ تحریر جو ہمارے پاس بغرض اندراج اخبار آئی ہے، غالبًا اسی مطالبہ کے جواب میں ہے۔ لیکن جہاں تک غور کیا جاتا ہے مرزا صاحب نے اس میں بھی کوئی مستقل پہلو اختیار نہیں کیا۔ بلکہ ایسا وسیع نتیجہ اختیار کرنے کا ڈھنگ رکھا ہے کہ اڈیٹر اہل حدیث کو کوئی معمولی بیماری زکام وغیرہ ہو جائے یا کسی بدمعاش کے حملہ میں آ جائے، تو مرزا صاحب کو کہنے کا موقع مل جائے کہ نشان پورا ہو گیا جیسا کہ تحریر سے واضح ہے۔

ہمارے خیال میں ایک ایسے شخص سے جس کے الہامات ہمیشہ غلط ثابت ہو چکے ہیں، جو بار بار خدا سے دعا مانگ کر تین تین سال نشان کے ظاہر ہونے کے لئے مقرر کر چکا ہو، اور سوائے اس کی ذلت اور رسوائی کے ظاہر ہونے کے اور کوئی نشان ظاہر نہ ہوا ہو، تو اب پھر اس کو مخاطب کرنا اور اس سے نشان طلب کرنا سخت غلطی ہے۔ نشان وہ طلب کرے جس کو اس کے کاذب ہونے میں کوئی شبہ ہو۔ بہرحال وہ تحریر یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشتہار آخری فیصلہ... ( یہ اشتہار یہاں اخبار اہل حدیث سے نقل کیا جا رہا ہے۔ بہاء

## قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں

الا یــا ایهــا الســاقی ادر کــاســاً و نــاولهــا

که عشق آ سا ن نمود اول و لے افتاد مشکلها

کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا جس کا جواب اہل حدیث ۱۹۔ اپریل میں مفصل دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں حسب اقرار خود تمہارے کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں بشرطیکہ تم پہلے یہ بتا دو کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کے جواب میں کرشن جی نے ایک اشتہار دیا جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ اس اشتہار کو اہل حدیث میں درج کرنے کی ہم سے درخواست کی ہے۔ ہماری تو پہلے ہی سے عادت ہے کہ ہم مرزائیوں اور غداروں کی طرح مخالف کے کلام میں تصرف نہیں کیا کرتے یہ تو کرشن جی وغیرہ کی عادت ہے کہ اپنے مخالف کے کلام کو پورا نقل نہیں کرتے بلکہ اس میں تصرف بے جا اور یعنی دریعنی لگا کر ایسا بگاڑتے ہیں کہ یہودیوں کے بھی کان کتر جاتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڑھی مرحومین کا قصہ ملاحظہ کرو۔ بہر حال کرشن قادیانی کا اشتہار یہ ہے:

بسم اللّٰه الرّحمن الرّحیم.نحمده و نصلّی علی رسوله الکریم. یستنبئونك احقّ هو. قل ای و ربّی انّه لحقّ.

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الهدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی (۱) اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف مالیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا۔اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین.

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

(۱) آپ اس دعوی میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔سنو!

من کان فی الضّلا لۃ فلیمدد لہ الر حمن مدّاً (پارہ۱۶: ع ۸)؛ اور انّما نملی لھم لیز دادوا اثماً (پ ۴: ع ۹)؛

اور و یمدّ ھم فی طغیا نھم یعمھو ن (پ ۱: ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں ۔اور سنو :

لمتّعنا ھؤلاء و آباء ھم حتی طال علیھم العمر (پ۱۷: ع ۱٤) جن سے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالی جھوٹے، دغا باز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے، تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں ۔، پھر کیسے من گھڑت اصول بتاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی ، کیوں نہ ہو؟ دعوی تو مسیح ،کرشن، اور محمد، احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت ۔ ذلك مبلغھم من العلم ۔ (نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

اس کے بعد اس اشتہار کے جواب میں مولانا ثناء اللہ ؒ کی تحریر نقل کی ہے جو یوں ہے:

اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے، خلاصہ یہ ہے کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے ۔اس میں آپ نے کئی طرح سے دجل وفریب سے کام لیا ہے :اول ۔ یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کردیا۔ دوم ۔ یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام شائع نہیں کیا، بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر ہے ۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مرگئے تو تمہارے دام افتادہ خس کم جہاں پاک کہہ کر یہ عذر کریں گے کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا، بلکہ محض دعا تھی ۔ یہ بھی کہہ دیں گے کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوئیں ۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی ۔ بلکہ وہ آپ (یعنی مرزا قادیانی) ہی کی دعاؤں میں بہت سی مثالیں دے دیں گے کہ قبول نہ ہوئیں ۔آپ (یعنی مرزا قادیانی) نے تین سال کے اندر فیصلہ ہوجانے کی دعا کی تھی، جو قبول نہ ہوئی ۔حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر قبول نہ ہوئی تو میں اپنے آپ کو کافر، مردود، کذاب اور دجال سمجھوں گا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہوچکی ہے ۔

سوم ۔ یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے ۔اگر میں مرگیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے؟ جب کہ (بقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم، مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا؟ (ان تینوں کے متعلق آئندہ کسی پرچہ میں ہم ایک مفصل مضمون لکھیں گے جس میں آپ کا اور آپ کے دام افتادوں کا بخیہا دھیڑیں گے۔ ان شاء اللہ) ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا تو کیا نتیجہ؟

چہارم۔ آپ نے بڑی چالاکی یہ کی کہ دیکھا ان دنوں طاعون کی شدت ہے، خصوصاً پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ ہے۔ بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں، جو امرتسر سے بہت قریب ہے، یہ کیفیت ہے کہ مردوں کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے۔ اور کوئی آج اگر ہے تو کل کا اعتبار نہیں۔ اور دیکھنے میں بھی ایسا ہی آیا ہے کہ وہ ہے، تو یہ نہیں۔ یہ ہے، تو وہ نہیں۔ ایسے وقت میں طاعون ہیضہ وغیرہ موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہہ دیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی غرض یہ تھی کہ اگر ڈوب گیا تو سب مر جائیں گے۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دے گا۔ اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہو جائیں گے۔ یوں ہی چال تمہاری ہے کہ اگر مخالف مر گیا تو تمہاری چاندی ہے اور اگر خود بدولت خس کم جہاں پاک ہو گئے تو کوئی قبر پر لات مارنے آئے گا؟

پنجم۔ تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں۔ پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کر کے طاعون زدہ کو کاذب جانیں گے۔

ششم۔ آپ نے ایک چالاکی یہ کی کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی مگر اخیر میں آ کر یہ بھی کہہ دیا کہ: یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو، مبتلا کر۔

اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض وہی ہے جو آتھم کے معاملہ میں آپ نے ظاہر کی تھی کہ موت کی پیش گوئی جب جھوٹی نکلی تو بات بنالی کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروز پور تک چلا گیا اور چھپ کر رہا، پس یہی موت کے برابر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہفتم۔آپ نے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہل حدیث ۱۹۔اپریل (۱۹۰۷ء) کے فقرہ نمبر ۴ میں لکھا تھا کہ

خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔

مگر آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔مرزائیو! بتا سکتے ہو، یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے؟ ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا؟ سچ ہے لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً

مختصر یہ ہے کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو۔اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔مرزائیو! تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو۔ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔شیم شیم شیم ۔میں اب امید کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے ماتحتوں کو حکم دیں گے کہ اپنے اخباروں میں میرا جواب بھی نقل کر دیں۔(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۳۔۶)

اس تحریر کے تمام پہلوؤں پر ہم بحث کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔وہ جانیں اور اڈیٹر اہل حدیث۔وہ امید ہے کہ خود جواب دیں گے۔مگر صرف دو باتوں کو دکھا کر ہم اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔میرے خیال میں مرزا صاحب کے مفتری اور کاذب ہونے پر اس تحریر سے بڑھ کر کسی اور دلیل یا نشان کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ناظرین ان فقرات کو بغور ملاحظہ فرمائیں جن پر خط کھینچ دیا گیا ہے اول تو سزا معین نہیں بلکہ یہ لکھا ہے کہ طاعون وہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں۔لفظ وغیرہ، اور لفظ مہلک زبان حال سے پکار پکار کر شہادت دے رہے ہیں کہ لکھنے والا مفتری اور کذاب ہے۔اول تو وغیرہ میں تمام بیماریاں شامل ہیں: خواہ معمولی تپ ہو یا کوئی اور بیماری۔پھر لفظ مہلک بھی مہمل ہے۔کیوں کہ جو لوگ طاعون یا ہیضہ میں بیمار ہو کر صحت یاب ہو جاتے ہیں ان کے لئے یہ امراض مہلک نہیں۔اور جس شخص کو دردسر یا معمولی تپ یا کوئی معمولی عارضہ لاحق ہو جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ مرجائے تو اس کے لئے وہی عارضہ جولاحق ہوا مہلک ہے۔ پس جو شخص مرجائے اس کے مرض یا عارضہ کو خواہ وہ معمولی ہو یا سخت کون ایسا احمق ہے جو مہلک نہ کہے۔ اب بتائیے کہ کیا نتیجہ ہوا۔ صرف یہ کہ مخالف (جیسے بھی؟) مرے اپنا مطلب نکل آئے۔

دوسرا اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ آخر میں لکھا کہ، دنیا سے اٹھالے یا اور کسی سخت آفت میں جو موت برابر ہو مبتلا کرے۔ اس میں یہ امر غور طلب ہے کہ دنیا سے اٹھانے کے کیا معنی؟ کیا دنیا سے اٹھنا ذلت ہے؟ یا عزت؟ مرزا صاحب خود رفع عیسی علیہ السلام کے متعلق یہ کہا کرتے ہیں کہ رفع سے مراد ترقی مدارج وغیرہ ہے۔ پس مخالف کو اگر عزت مل گئی تو نشان قائم ہو گیا۔ لیکن اگر دنیا سے اٹھنا ذلت ورسوائی ہے، تو بصورت نہ واقع نہ ہونے موت کے بھی نشان کے قائم کرنے کے لئے تھا۔ سخت آفت، کا لفظ لکھ کر اور عام کر دیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ مرزا صاحب کو عدالت پانی پینے کے لئے بھی باہر جانے کی اجازت نہ دے اور امرت سر میں مرزا صاحب کی خوب گت بنے، مگر نہ تو یہ تو ہین اور نہ ذلت ورسوائی۔ لیکن مخالف کو اگر کوئی بدمعاش راستہ میں شرارت سے تھپڑ بھی مار دے تو سخت ذلت ورسوائی۔ پس میدان صاف ہے کہ کسی بدمعاش کو مقرر کر دیا کہ راستہ میں بے عزت کر دو، اور ادھر اشتہار چھپوا دیا کہ سخت ذلت حاصل ہوئی اور نشان پورا ہوا۔

الغرض اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو صاف طور پر ایک بات کہہ دیتے اور وہی پرانے مہملات جو ہمیشہ ان کی تحریر میں ہوتے ہیں ظاہر نہ کرتے۔ مگر وہاں تو صداقت کوسوں دور ہے۔ وہ سچی اور سیدھی بات لکھیں تو کیوں کر لکھیں۔ خیر ان کو اپنے الو سیدھے کرنے کی غرض ہے۔ لیکن افسوس ان کی جماعت پر ہے جو باوجود یہ کہ اس کے کذب وافترا کی حقیقت روز دیکھ رہے ہیں پھر بھی اس کو مسیح مہدی کرشن اور کیا کیا سمجھ رہے ہیں۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء (ردقادیانیت ورسنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر ۱۱۶۔ ۱۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# ماہوار رسالہ مرقع قادیانی

(دفتر اخبار اہل حدیث امرت سر)

اگر چہ کادیانی کی مزاج پرسی اہل اسلام کی طرف سے بذریعہ رسائل واخبارات برابر ہورہی تھی لیکن درحقیقت اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ کوئی مستقل اخبار یا رسالہ مرزا کی تردید اور اس کے فریبوں کو طشت از بام کرنے کے لئے مخصوص ہو۔اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دفتر اخبار اہل حدیث امرت سر سے ایک ماہوار رسالہ موسومہ مرقع قادیانی جاری ہوا ہے جس کا پہلا پرچہ بابت ماہ جون ہمارے سامنے ہے۔اس میں علاوہ اور چھوٹے چھوٹے نوٹوں کے ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق ایک بسیط مضمون ہے جس میں مرزا اور مرزائیوں کی تحریرات سے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی نے ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق اس کی زندگی میں تو کوئی پیش گوئی ایسی نہیں کی،جس سے ثابت ہو کہ وہ مرزا کی زندگی میں مرجائے گا،لیکن اب جھوٹ لکھ رہے ہیں کہ پیش گوئی کی تھی۔

ڈاک خانہ کے قواعد کی رو سے ضروری ہے کہ رسالہ میں خبریں بھی ہوں،اس رسالہ میں خبروں کے ضمن میں بھی مرزائی اخبارات درج کئے گئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مرزا کی بیخ کنی کے لئے مخصوص ہے۔

رسالہ کی قیمت سالانہ عوام سے مع محصول ڈاک ایک روپیہ ہے۔

۲۱ جون ۱۹۰۷ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص ۱۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# مرزا قادیانی کے نام کھلی چٹھی

(ملا محمد بخش لاہوری کی تحریر)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اخبار الحکم میں ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں مولوی عبدالجبار (غزنوی)، مولوی ثناء اللہ (امرتسری)، مولوی عبدالحی، مولوی عبدالواحد (غزنوی)، ڈاکٹر عبدالحکیم (پٹیالوی) اور یہ خاکسار کو مخاطب کر کے چیلنج دیا ہے۔اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کی لایعنی اور بے ہودہ ہرزہ درائی اور بکواس کا جواب معقولیت سے دیا جائے، ورنہ اس قادیانی گروہ کا وطیرہ ہے کہ جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ دیکھو مرزا کا کوئی جواب نہیں دیتا۔

دجال قادیانی کو ہمیشہ جواب دیئے گئے اور اس کے الہاموں کا دروغ آمیز گورکھ دھندا ناخن قلم سے کھول کر پبلک کے سامنے پیش کر دیا گیا۔اور یہ اپنی شیطانی پیش گوئیوں اور جھوٹے الہاموں کے ذریعہ ایک دفعہ نہیں، بلکہ سینکڑوں دفعہ ذلیل وخوار اور رسوا ہوا۔مگر یہ شخص بے حیائی کا جامہ پہن کر ہمیشہ منہ کی کھاتا ہے ۔اور اپنے آپ میں شرمندہ نہیں ہوتا۔(مرزا غلام احمد) قادیانی نے اب تک جتنی باتیں الہامات یا پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کشفی رنگ دے کر زمانے کو دھوکہ دینا چاہا تھا، وہ ہمیشہ سراسر غلط اور جھوٹی نکلتی رہیں اور یہ کاذب ثابت ہوا۔

یہ بات تو مسلمہ ہے اور جسے تمام علمائے ہندوستان و پنجاب وصوفیا کرام اور کل فرقہ اہل اسلام، مرزا (قادیانی) کے الہاموں اور پیش گوئیوں کو شیطانی وسوسہ سمجھتے ہیں۔اگر مرزا (قادیانی) کی ایک بھی پیش گوئی یا الہام سچا نکلتا، تو خیر سمجھ لیا جاتا کہ یہ ایک نجومی کی بڑ ہے، مگر پھر بھی اس کو من جانب اللہ نہ سمجھا جاتا، کیونکہ جو بات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے، اور خدا کے پاک بندوں کو بذریعہ کشف یا رویائے صادقہ یا بطور الہام اطلاع ہوتی ہے، وہ کبھی جھوٹی نہیں ہوتی۔

مگر میں خدا کو حاضر وناظر سمجھ کر کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی بالکل جھوٹا ہے، اور جو بات یہ کہتا ہے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطانی افتراء ہے۔ یہ شخص شیطان کے دھوکے میں آ کر گمراہی کے گڑھے میں پھنسا ہوا ہے۔ اور میں اپنے ایمان اور سچے اسلامی عقاید کے مطابق حلفیہ کہتا ہوں کہ مرزا (غلام احمد قادیانی) کی تمام پیش گوئیاں والہامات جو آج تک اس نے ظاہر کئے ہیں، وہ سب کے سب جھوٹے نکلے، کیوں کہ وہ شیطانی تھے۔ اگر وہ خدا کی طرف سے ہوتے تو ہرگز مرزا (قادیانی) کو ذلت پر ذلت نہ اٹھانی پڑتی۔ نمونہ کے طور پر مرزا (قادیانی) کی چند جھوٹی پیش گوئیوں کی نظائر پیش کرتا ہوں۔

۱۔ کیا مرزا تم اپنے ایمان سے کہو گے کہ احمد بیگ کی دختر کلاں (محمدی بیگم) تمہارے نکاح میں آئی؟ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔

۲۔ کیا عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مرگیا؟ شرم اور لعنت۔

۳۔ کیا بشیر نے تمہاری تھوڑی رسوائی کی۔ کیا عالم کباب ہوا؟

دیکھو مولوی محمد حسین بٹالوی، ابوالحسن تبّتی، اور خاکسار کی نسبت ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء اور ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء اور ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء والی پیش گوئیوں کا کیا حشر ہوا؟

میں نے تیرے مقابلہ میں جس قدر الہام اور پیش گوئیاں کیں، وہ سب کی سب خدا کے حکم سے پوری ہوئیں۔ تمہاری کس کس پیش گوئی کا نام لوں۔ میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ تمہاری سب باتیں شیطانی ہیں۔ کیا لاہور اور امرتسر.. کی (ذلت) اور سیالکوٹ کی درگت تمہیں یاد نہیں؟ اگر تمہیں شرم ہو تو ڈوب کے مرجاؤ۔ ہم تو ضرور یہی کہیں گے کہ مرزاجی لعنت اللہ علی الکاذبین۔

میں ایک دفعہ نہیں، سو دفعہ، ہزار دفعہ، لاکھ دفعہ، حلفیہ کہنے کے واسطے تیار ہوں کہ تم شیطان کے دھوکے میں آئے ہو، اور تمہاری جتنی باتیں ہیں وہ سب شیطانی ہیں۔ اگر تم کو یہ فیصلہ منظور ہے تو لاہور، امرتسر، پشاور یا کابل، اگر تمہاری مرضی ہے تو چل کر فیصلہ کرلو۔ تم بھی ہزار ہا آدمیوں کے سامنے قسم کھاؤ اور میں بھی تمہارے بعد قسم کھانے کے واسطے تیار ہوں۔

جس طرح سے تم چاہو اور جو میعاد اور وقت تم مقرر کرو، وہ مجھے منظور ہے۔ اور جو شرائط تم قسم کے متعلق کردو، وہ بھی مجھ کو سب منظور ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگراب تم پر لازم ہے، بلکہ الزم ہے کہ میدان میں آ کر سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرلو۔ تاریخ اور وقت، مہینہ، شہر، بھی جس شہر میں تم ہزار ہا آدمیوں کے مجمع میں یہ آخری فیصلہ کرنا چاہو، مجھ کو ایک ہفتہ پیشتر بذریعہ اعلان مطلع کرو۔ اگراب بھی آپ میدان میں نہ آئے، تو ہم آپ کو وہی خطاب دیں گے جو جھوٹوں کے لئے ہوتا ہے لعنت الله علی الکا ذبین

اور قسم کھانے کے بعد اگر میعاد کے اندر مر گئے تو اس وقت تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ کیا تمہاری قبر کھو دیں؟ نہیں نہیں! تم کو پیشتر ہی ایک ضمانت نامہ اور مچلکہ لکھ کر دینا پڑے گا جس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ میری جماعت ملا محمد بخش کی تابع دار رہیگی اور ضمانت نامہ اور مچلکہ پر تیرے تمام مریدوں کے دستخط ہونا ضروری ہیں

نوٹ: تم جو یہ دعوی کرتے ہو کہ میرے پانچ لاکھ مرید ہیں، اور تیری جماعت ہمیشہ اس پر فخر کرتی ہے، میں اس کی نسبت زیادہ لکھنا نہیں چاہتا، اتنا ہی کہتا ہوں کہ اگر تم اپنا ایک لاکھ مرید ثابت کرو، تو ایک سو (روپیہ) انعام۔ اگر پچاس ہزار ثابت کرو، تو پچاس۔ اگر پچیس ہزار بھی ثابت کردو، تو پچیس کے مستحق سمجھے جاؤ گے۔ علاوہ تمہارے اگر تمہارا کوئی حواری، ہوا خواہ، اور ہم درد چیلا بیس ہزار بھی تمہارے مرید ثابت کردے تو وہ بھی اس انعام کا مستحق ہوسکتا ہے و ما علینا ا لا البلا غ

خاکسار ملا بخش پال حنفی قادری چشتی ملہم لاہور سابق مینیجر مالک اخبار ملا جعفر لاہور۔

۱۳ستمبر ۱۹۰۷ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت: اہل فقہ امرتسر۔۱۳ستمبر ۱۹۰۷ء۔ص ۱۳۸۔۱۴۰)

## ریویو: فیصلہ عدالت ہائی کورٹ آسمانی

یہ کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی باطلہ کی تردید میں لکھی گئی ہے اور اس طرح پر لکھی گئی ہے کہ گویا ایک عدالت کا فیصلہ ہے اور اس کی بنا کادیانی کے دعاوی پر رکھی گئی ہو۔ ایک لائیبل کے قرار دیئے گئے ہیں کادیانی مذکور کا خارج از اسلام ہونا دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اس کے مصنف منشی امام الدین صاحب محلہ پیر گیلانیاں لاہور ہیں۔ ٹکٹ محصول ڈاک بھیجنے پر مصنف سے مفت مل سکتی ہے

یکم نومبر ۱۹۰۷ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت: اہل فقہ امرتسر۔۱۳ستمبر ۱۹۰۷ء۔ص ۱۴۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## دجالی الہامات

یوں تو مرزا کادیانی کے الہامات پہلودار ہوتے ہیں لیکن آج کل اس کی الہامی مشین میں ایک گول مول الہام ڈھلا ہے وہ کیا، **ماتم کدہ**، صرف یہی دو لفظ،

صاف ظاہر ہے کہ اس الہام کا نہ تو سر ہے، اور نہ پیر۔ البتہ ایک دم چھلا لگایا گیا ہے کہ:

ایک جنازہ نظر آیا۔

جہلاء کا تو خیر ایمان ہی چال بازوں کے پاس مرہون ہوتا ہے لیکن تعلیم یافتہ مرزائیوں پر تعجب ہے کہ باوجود دعوی علم کے ایسے بیہودہ ہفوات کو وحی الہی کے ذیل میں لکھتے ہیں، اور اتنا نہیں سمجھتے کہ میاں دجال کی اس میں کاری گری کون سی ہے۔ ماتم کدہ اور جنازہ میں کوئی تشریح نہیں۔

اگر کوئی اپنی پارٹی کا لڑھک گیا تو بھی خاصی طرح الہام چمٹ جائے گا، اور اگر کوئی مخالف اس دار ناپائدار سے انتقال کر گیا، تو بس وہ خود بیت الحزن میں اچھلے یا کودے، مگر دام افتادوں کو اخباروں کے صفحات سیاہ کرنے کا مشغلہ مل جائے گا۔ لکھ دیا جائے گا کہ ثناء اللہ (امرتسری) کے مباہلہ کا نتیجہ ہے۔ کیوں کہ مخالفین آخر سب ایک ہیں، ایک کا مرنا دوسرے کا مرنا ہے۔ اور اپنا حال یہ کہ مبارک احمد تو درکنار، کنبہ کا کنبہ بھی مر جائے تو مباہلہ کا اثر نہیں۔

بہر حال اب دیکھنا یہ ہے کہ کادیانی نے یہ گول الہام کس خیال سے گھڑھا ہے۔ خدا کرے..... دو بکریوں کے ذبح ہونے کے الہام کی طرح اس الہام کا اثر بھی اس کے گھر پر پڑے ۔

۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت: اہل فقہ امرتسر ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء۔ ص ۱۴۵۔۱۴۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## خط بنام حکیم نورالدین بھیروی

(جو ۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ان کی خدمت میں روانہ کیا گیا)

جناب من! السلا م علی من اتبع الھدی ۔

بعد از ما وجب معروض ہے کہ خاکسار کو جناب مرزا صاحب سے کسی قسم کا دنیوی بغض وعناد نہیں۔ صرف الحب لله و البغض لله کا معاملہ ہے۔ چنانچہ ان کی مخالفت میں جو کچھ خاکسار کی طرف سے وقوع میں آتا ہے وہ محض بہ نیت حصول ثواب اور غیرت ایمانی ہوتا ہے و کفی بالله حسیباً

قبل ازیں جب کہ آپ دو تین بار لاہور میں تشریف فرما ہوئے ہیں، تو خاکسار کی طرف سے تحقیق حق کی استدعا کی گئی۔ چنانچہ کوٹھی سکندر خان میں اس امر کی بابت خاص طور پر زور دیا گیا تھا، مگر آپ نے آئندہ تشریف آوری کے وعدہ پر ٹال دیا۔ بعد ازاں بھی آپ نے ایک دو دفعہ پر ایسی ہی دفع الوقتی سے کام لیا۔ مگر یہ امر اکثر لوگوں کے لئے موجب تذبذب ہوا، جو نظر بحالات ہرگز مناسب نہیں تھا۔

اب چونکہ آپ تشریف لے آئے ہیں اور مرزا صاحب اور بعض دیگر معاونین بھی آپ کے ساتھ موجود ہیں، اس لئے اس موقع کو تصفیہ کے لئے غنیمت سمجھ کر آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ براہ مہربانی... آپ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں، کیونکہ بہت سے اصحاب اس تصفیہ کے منتظر ہیں۔

آپ خواہ مرزا صاحب کو اس تصفیہ کے لئے منتخب فرمالیں، یا خود تیار ہو جائیں، ہماری طرف سے کوئی کسی قسم کی شرط نہیں۔ آپ کے مقابلہ پر بغرض سوال وجواب وہی عالم اہل سنت وجماعت منتخب ہوگا جس کو آپ پسند فرمائیں گے۔

امید کہ آپ اس نیاز نامہ کا جواب قطعی بعد از تامل ومشورہ عنایت فرمائیں گے اور سرسری طور پر نظر انداز نہیں کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکرر آنکہ واضح رہے کہ مندرجہ ذیل علمائے کرام میں سے کوئی ایک یا زیادہ بروقت تحقیق حق کے لئے آمادہ ہوں گے:

شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی۔

شمس العلماء جناب مولوی ولی محمد صاحب جالندھری (۹۰)،

جناب حاجی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری۔

جناب مولوی کرم الدین صاحب دبیر رئیس بھیں (۹۱)،

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔

۲۲ مئی ۱۹۰۸ء (از پیسہ اخبار لاہور) (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر۔ ص ۱۴۷۔۱۴۸)

.........

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے خود بھی ایک خط مرزا غلام احمد قادیانی کو لکھا تھا:

قادیانی ملفوظات کے مرتب نے مرزا غلام احمد کی زندگی کی آخری شام کو پیش آنے والا ایک واقعہ یوں بیان کیا ہے۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء قبل نماز عصر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے حضرت اقدس (مرزا) کی خدمت میں بذریعہ اپنے کسی خاص قاصد کے ایک خط بھیجا جس میں بعض مسائل پر زبانی گفتگو کرنے کی اجازت چاہی اور وعدہ کیا کہ میں بہت نرمی اور پاس ادب سے گفتگو کروں گا۔ حضرت اقدس (مرزا) نے قبل عصر مولوی سید محمد احسن صاحب سے ان کے متعلق دریافت کیا کہ وہ اخلاق کے کیسے ہیں۔ مغلوب الغضب اور فوراً جوش میں آ جانے والے تو نہیں؟ اس کے جواب میں بعض اصحاب نے عرض کیا کہ حضور (وہ) ایسے تو نہیں۔ ان کی طبیعت میں نرمی پائی جاتی ہے۔ حضرت اقدس خود چونکہ پیغام صلح لکھنے میں مصروف تھے اور فرصت نہ تھی، اس لیے حضرت اقدس نے مولانا مولوی محمد احسن صاحب سے فرمایا کہ آپ ان کے خط کا جواب لکھ دیں۔ اصل خط ان کا ہم بھیج دیں گے اور بے شک نرمی اور آہستگی سے ان سے مسائل پر گفتگو کریں۔ البتہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے ہمراہ سوائے دو چار معزز آدمیوں کے اور زیادہ ہجوم نہ ہو اور آپ علیحدگی میں بیٹھ کر گفتگو کریں۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ اسی دوران میں کسی دوست نے ان کا یہ عقیدہ پیش کر دیا کہ وہ حضرت عیسیٰ کے سولی پر لٹکائے جانے کے ہی قائل نہیں اور یہ کہ وہ اپنے اس دعویٰ کی دلیل میں آیت کریمہ اذ کففت بنی اسرائیل عنك پیش کرتے ہیں' (قادیانی ملفوظات۔ ج ۱۰ ص ۴۵۳۔۴۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# مرزا کادیانی کا انتقال

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد کادیانی بمقام لاہور بوقت ۱۰ بجے دن کے اس دنیا سے چل پڑا۔ اور اپنی اکثر پیشین گوئیوں کو ناتمام اور ادھورا چھوڑ گیا، من جملہ ان کے ایک نکاح آسمانی والی پیش گوئی ہے جس کے واسطے انہوں نے امید رکھی ہوئی تھی کہ منکوحہ آسمانی باوجود دوسرے سے نکاح کر لینے اور باوجود بچہ جننے کے بعد وفات اپنے خاوند کے باکرہ بن کر قبل گزرنے ایام عدت کے اس کے گھر میں آ کر پناہ لے گی مگر سنعیدھا سیر تھا ا لا و لی کی حسرت ان کی قبر میں ان کے ساتھ گئی۔

خدا کے آسمانی نشانات جو گزشتہ الہاموں کے رو سے ظاہر ہونے والے تھے منکوحہ آسمانی کی حسرت کے ساتھ ہی قبر میں مدفون ہوئے۔ دنیا پر خدا نے بڑا فضل کیا اور ان کو زیادہ مہلت نہ دی اور وہ ان کی تکذیب کے لئے کافی سے زیادہ نشانات قائم ہو گئے۔ کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات ہے کہ مرزا کی پیش گوئیاں ادھوری اور ناتمام رہ جائیں مگر مسلمانوں کی پیش گوئیاں صاف اور کھلے طور پر پوری ہوں۔

۲۳ مئی کو لاہور کی شاہی مسجد میں مسلمانوں کی معرفت جو جلسہ مرزا کادیانی کی تردید میں قائم ہوا تھا اس میں زبدۃ العارفین..سید جماعت علی شاہ نے اپنے وعظ میں مرزائے کادیانی کی نسبت ان الفاظ میں پیشین گوئی کی تھی کہ آپ سب لوگ گواہ رہیں کہ مرزا کادیانی بہت جلد عذاب کی موت مرے گا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگرچہ میری عادت پیشین گوئی کرنے کی نہیں لیکن آج میں یہ پیشین گوئی کر دیتا ہوں۔

ناظرین پیشین گوئی کیا تھی ایک تیر قضا تھا جو چھوٹتے ہی نشانے پر جا لگا۔ یہ پیشین گوئی مرزا کادیانی کی نہ تھی کہ برسوں کے انتظار کرنے کے بعد بھی پوری نہ ہو، اور تاویلیں کرنے کی ضرورت پڑے۔ بلکہ یہ تو مقرب بارگاہ الٰہی کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی پیش گوئی تھی جس کو خدا نے ضرور پورا کرنا تھا۔ اور اپنے ظاہری الفاظ کی نوعیت کے لحاظ سے بہت جلدی یعنی چار ہی دن کے بعد ظاہر ہو گئی۔ سچ ہے:

گفتہ او گفتہ اللہ بود۔ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عذاب کی موت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ مرزا کو وصیت تک کرنے کی مہلت نہ ملی، اور نہ اس کے اپنے لیکچر کے وعدوں اور صاحب زادے کی صحت کی امیدوں کی کوئی تاویل کرنے کا موقع دیا گیا۔ بہت لوگوں کو معلوم ہے کہ آٹھ برس ہوئے کہ خاکسار (غلام احمد اڈیٹر اہل فقہ) کے دل میں خدائے تعالی نے یہ بات ڈال دی تھی کہ بضع سنین، کے اندر مرزا کادیانی بہ سزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ چنانچہ اشتہار، لعنت آسمانی برابلس کادیانی، جس میں یہ پیش گوئی درج تھی، انہی دنوں میں عام ناظرین کے مطالعہ سے گذر چکا ہے اور اس پیش گوئی کو بالفاظہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب (اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ) نے اپنی کسی تصنیف میں نقل کر دیا ہوا بضع سنین سے مراد نو (۹) برس کا زمانہ ہے۔ الحمدللہ کہ آٹھ ہی سال ختم ہوئے تھے کہ پیش گوئی بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر ہوگئی۔ الحمد لله على ذلك

ملا محمد بخش صاحب لاہوری کی پیش گوئی کا ایک حصہ جو مرزا صاحب کی موت کے متعلق تھا پورا ہو گیا، اب دوسرا حصہ باقی ہے دیکھو وہ کب پورا ہوتا ہے۔

مرزا کی موت کی خبر سننے کے وقت نہ صرف ہمارا بلکہ تمام لوگوں کا خیال تھا کہ مرزا کے مرید مرزا کی لاش کو بے گور و کفن چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور اپنا تعلق اس سے بالکل قطع کر جائیں گے کیونکہ اس کا اپنا اقرار نامہ بمقابلہ مولوی ثناء اللہ کے موجود ہے جس سے صاف عیاں ہے کہ صادق کی زندگی ہی میں کاذب مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔

بحث یہ تھی کہ وہ مولوی ثناء اللہ کو اپنے دعوی نبوت و رسالت میں صادق ماننے پر مجبور کرتا تھا اور وہ تکذیب کرتے تھے۔ اب مرزا کے اپنے فیصلے کے مطابق ضروری تھا کہ اس نزاع میں جو شخص کاذب ہے وہ دوسرے کی زندگی میں مر جائے۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صحیح و سالم موجود ہے لیکن وہ شخص جو اپنے دعوی میں صادق نہ تھا، اپنی ہی دعا اور اپنی ہی پیش گوئی کے مطابق اپنے اعمال کا خمیازہ اٹھانے کے لئے چلا گیا اور ہماری نظروں سے غائب ہے۔

لیکن اس کے مریدوں کی سمجھ پر تعجب ہے کہ وہ باوجود مرزا کے صریح اقبالی ڈگری کے ان کی عقیدت مندی پر ڈٹے رہے، اور مرزا کی لاش کو دفن کرنے کے لئے دارالحزمان کادیان میں لے گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افسوس کہ مرزا قادیانی کو بتاریخ ...مئی بذریعہ الہام الر حیل ثم الر حیل اطلاع مل چکی تھی اور وہ متنبہ کر دیا گیا تھا کہ اب بھی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو جائے ورنہ صادق کی زندگی میں ہلاک ہوگا، مگر افسوس اس تنبیہ سے بھی اس نے فائدہ نہ اٹھایا۔ کہا جاتا ہے کہ مرزا کی موت ہیضہ سے وقوع میں آئی لیکن اس کے مریدوں نے اس کے ہیضے کی اخفا کی غرض سے گردہ کا بہانہ مشہور کیا۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتی کہ ایک تو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اس کی لاش بھی کادیان میں نہ جاسکتی اور لاہور میں دفن کرنے پر مجبور ہوتے۔ دوسرا یہ کہ پیش گوئیوں کے الفاظ میں مرزا کی موت کا جو نقشہ کھینچا گیا تھا اور جس میں سرمو بھی فرق نہیں آیا، وہ کسی طرح چھپ جائے۔ بہر حال خدا کا شکر ہے کہ دنیا روز کے فتنہ وفسادات سے مامون ہو جائے گی۔

اس کے بعد اب ہم منتظر ہیں کہ دیکھیں جانشینی کا مسئلہ کس طرح تصفیہ پاتا ہے۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے مرزا صاحب کی موت دردگردہ سے نہیں ہوئی کیونکہ ۲۵ مئی کو خواجہ کمال الدین ایل ایل بی کے گھر سے آتے ہوئے خربوزے انہوں نے کثرت سے کھائے۔ ڈاکٹر اور اطبا عموماً دردگردہ کے بیماروں کو خربوزہ کھانے کے لئے ہدایت کیا کرتے ہیں کیونکہ دردگردہ کے لئے ازحد مفید ہیں۔ اس لئے خربوزے کھانے کے بعد ہیضہ کا یقین ہے، اور دردگردہ کا ہونا مشکل۔

لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ وہ دردگردہ ہی سے فوت ہوئے ہیں تو بھی ان کی موت ایک صریح نشان ہوگی، جو چیز دردگردہ کا علاج تھی اس نے اس کو مدد دی، اور مہلک صورت پیدا کر دی۔ مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو اگرچہ اس ناگہانی صورت کا قطعی یقین نہ تھا، کیونکہ وہ ان کی زندگی ہی میں مولوی ثناء اللہ کی موت کا انتظار کر رہے تھے، لیکن چونکہ مرزا صاحب شدت درد کے باعث حد سے زیادہ بے تاب تھے، اور کسی پہلو قرار نہ تھا، اس لئے ۲۳ مئی کی صبح کو مریدین نے خلوص ثابت سے اس کے حق میں دعائے خیر کی جو و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال کے دفتر میں فائل کر دی گئی۔

مرزا صاحب کی موت جس نوعیت کی واقع ہوئی ہے، بے شبہ عبرت ناک ہے کہ اس کی لاش زبان حال سے پکار پکار کر مریدوں سے خطاب کر رہی تھی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزگارم بشد بہ نادانی۔ من نہ کردم شما حذر بکنید ۔

(ردقادیانیت اورسنی صحافت ۔اہل فقہ امرتسر۔ص ۱۴۸۔۱۵۱)

۵ جون ۱۹۰۸ء ۔

## مرزا کادیانی کی موت

اخبار الحکم و بدر نے اعتراف کیا ہے کہ مرزا صاحب کی موت مرض اسہال سے وقوع میں آئی ۔ مریدین نے جوافواہ دردگردہ کی مشہور کی تھی، وہ غلط نکلی ۔مرزا صاحب کی وصیت اورام المرزائین کی اجازت کی بنا پر حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفہ تسلیم کئے گئے ۔اور کہا جاتا ہے کہ ساری جماعت اس خلافت پر بذریعہ بیعت کے متفق ہورہی ہے۔ مرزائی اخبارات نے مرزا کی موت کے مضامین میں دل کھول کر مرزا کو نبی اور رسول کہہ ڈالا۔ بعض پیش گوئیوں کے راگ بھی گائے جاتے ہیں۔ مگر نکاح آسمانی کی پیش گوئی، عالم کباب، مبارک احمد کا بدل، اورسب سے بڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی زندگی میں مرزا صاحب کا مرجانا۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ ان پر بھی مرزائی اخبارات میں بحث ہوتی۔ مگر تعجب ہے کہ ان باتوں کا ذکر تک نہیں۔ ہم نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ اکثر سمجھ دار مرزائی حکیم صاحب کی بیعت میں تامل کررہے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اپنے ہی مقرر کردہ معیار نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کاذب تھے۔ اگر یہ غیر صحیح ہے تو جماعت مرزائیہ کا انتشار یقینی ہے۔ بہر حال اب یہ دیکھنا ہے کہ حکیم صاحب بحیثیت خلیفہ کے مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے عدم وقوع اور ان کے مقرر کردہ معیار کے متعلق کیا رائے قائم کرتے ہیں۔ نکاح آسمانی کی پیش گوئی کی تاویل ہم بتا دیتے ہیں امید ہے کہ مرزائی جماعت ہماری ممنون ہوگی ۔

مرزا صاحب چونکہ کرشن جی مہاراج تھے اور چونکہ کرشن کے مذہب میں تناسخ کا عقیدہ ہے اس لئے آپ جب کوئی روپ دھاریں گے، تو اکاشی استری کا یووان سے ہوجائے گا۔ باقی پیش گوئیوں کے متعلق حکیم صاحب خود ہی فیصلہ کریں گے۔ فقط۔

(ردقادیانیت اورسنی صحافت ۔اہل فقہ امرتسر ص ۱۵۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# مرزا صاحب قادیانی کا انتقال اور اس کا نتیجہ

گو سلیمان زماں بھی ہو گیا۔تو بھی لے سلطان آخر مر گیا

آج کل ہندوستان میں چاروں طرف مرزا صاحب کے انتقال کی خبر گشت کر رہی ہے جو ۲۶ مئی کو بمقام لاہور واقع ہوا۔ ہماری غرض اس اشتہار سے صرف انتقال کی خبر بتلانا نہیں، بلکہ اس کے نتیجہ سے اطلاع دینا ہے۔ نتیجہ بھی وہ نہیں جو ہم بتلا دیں بلکہ وہ جو خود اعلیٰ حضرت مرزا صاحب کا بتلایا اور مقرر کیا ہوا ہے۔ پبلک کو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس میں اپنی موت کے نتائج خود بھی بتلائے تھے۔ ہم اس اشتہار کا ضروری حصہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں اور نتیجہ پائیں ۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمده و نصلّی علی رسوله الکریم۔ یستنبئونك احقّ هو۔ قل ای و ربّی انّه لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمین ۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

آج تک مرزا صاحب نے کسی مخالف سے ایسا کھلا مباہلہ نہ کیا تھا ہمیشہ گول گول رکھا کرتے تھے۔ مگر خدا کی شان جب آپ تعلّی کے کل مراتب طے کر چکے، تو خدائے ذوالجلال کی حکمت سے ان کے قلم سے ایسا مباہلہ شائع ہوا جو اپنی صفائی کی وجہ سے کسی تاویل کو برداشت نہ کر سکے۔ اس اشتہار میں مرزا صاحب نے پبلک کو آگاہ کیا ہے کہ اگر مرزا صاحب میری زندگی میں مر گئے (جیسا کہ واقع ہوا ہے) تو مرزائی دعاوی اور نبوت وغیرہ سب غلط اور مرزا صاحب کاذب مفتری مفسد اور دجال وغیرہ۔ اب ان واقعات کو پیش کر کے نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں خوشی کی بات ہے کہ مرزا صاحب کی موت کا قوی سبب خود مرزا صاحب کی یہ دعا ہی ثابت ہوئی جو انہوں نے دراصل میری ہلاکت کے لئے کی تھی پبلک جان سکتی ہے کہ اگر میں ان کی زندگی میں مر جاتا تو آج مرزا اور مرزائیوں کے گھر تیل کے نہیں گھی کے چراغ جلتے باوجودیکہ مرزا صاحب نے اپنی موت پر مجھ کو اور میرے ہم خیال پبلک کو خوشی کرنے کی اجازت دی ہے تاہم ہم خوشی کا اظہار نہیں کرتے بلکہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

مرزائی دوستو! مجھے بھی تمہاری اس میں ہمدردی ہے اس لئے میں تم کو یہ تو نہیں کہتا کہ چونکہ تمہارے پیرومرشد نے میری صداقت پر مہر لگا دی ہے اس لئے تم لوگ اس کے انتقال کے بعد اب مجھ سے بیعت کرو۔ نہیں مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت کرانے کا شوق نہیں بلکہ تم کو ایک رباعی سناتا ہوں بغور سنو:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درکہ نو میدی نیست
صد بار اگر تو بہ شکستی باز آ

خاکسار ابوالوفا ثناءاللہ مولوی فاضل مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ

۵ جون ۱۹۰۸ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص۱۵۳۔ ۱۵۶)

## مرزائے کادیانی اوراس کی پیشین گوئیاں

یوں تو دنیا میں قاعدہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنی بات کی پچ میں ہٹ اور ضد کو نہیں چھوڑتا مگر دنیا میں سب سے زیادہ یہ عیب مرزائے کادیانی میں تھا۔اس کے مرنے کے بعد ہمارا خیال تھا کہ بے دلیل اور بے وجہ ضداورہٹ کا خاتمہ ہوگیا،مگر نہیں ہمارا یہ خیال غلط نکلا۔مرزا صاحب کے شاگرد اس امر میں اپنے استاد کے بھی استاد ثابت ہوئے اورانہوں نے ضداورہٹ میں اس سے زیادہ نمبر پائے۔

مرزائے کادیانی کی پیشین گوئیوں کا عام طور پر یہ عالم تھا کہ معمولی راولوں اور رمّالوں کی تو اکثر باتیں اتفاقی طور پر پوری ہوجاتی ہیں،لیکن ان کی کسی پیشین گوئی کو پورے ہونے کا فخر بہت کم حاصل ہونا تھا۔
جب ایک لڑکے کی پیشین گوئی کی گئی تو لڑکی پیدا ہوئی۔

اور جب دوسرے حمل سے لڑکا ہوا تو کہہ دیا کہ یہ وہی مولود مسعود ہے جس کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔
اچھا صاحب وہی سہی،لیکن اس نے تو عمانوایل ہونا تھا تمام دنیا کا سردار ہونا تھا،مگر ڈیڑھ ہی برس کی عمر میں وہ چلتا نظر آیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الغرض اس کی بیہودہ اور دوراز کار باتوں کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ اب لے دے اس کے مرنے پر دو باتیں زیادہ غور طلب ہیں اور مرزائی مذہب کے صدق وکذب کا معیار یہی باتیں ہیں۔

پہلی بات نکاح آسمانی کی پیشین گوئی ہے۔ اس پیشین گوئی پر خود مرزا صاحب نے جس قدر زور دیا تھا وہ ان کے ان خطوں سے ظاہر ہے جو انہوں نے مسمات محمدی بیگم (منکوحہ آسمانی) کے رشتہ داروں کے نام لکھے تھے۔ جن لوگوں نے میرا رسالہ نکاح آسمانی دیکھا ہے، ان کو وہ خطوط یاد ہوں گے اس وقت ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مگر ان کے یہ فقرے اپنی اہمیت پر شاہد ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

کہ جس طرح لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر میرا ایمان ہے اسی طرح میرا اس بات پر ایمان ہے کہ محمدی بیگم ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔

پہلا الہام جو مرزا صاحب نے ظاہر کیا تھا وہ یہ ہے جو اس نکاح کے متعلق میں ہے

کذبوا بآیاتنا وکانوا بها یستهزؤن فسیکفیکهم الله و یردها الیك لا تبدیل لکلمات الله ان ربك فعال لما یرید انت معی و انا معك و عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا.

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کرتے تھے سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اسی کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عن قریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائیگی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۹۷)

اسی کتاب آئینہ کمالات کے صفحہ ۵۷۳ پر مسمات محمدی بیگم کے خاوند کی وفات کا الہام ان الفاظ میں ہے: وکذلك یموت بعلها الذی یصیر زوجها الی حولین و ستة اشهر۔ اور ایسے ہی اس عورت کا خاوند جو اس کا زوج بنے گا اڑھائی برس تک مر جائے گا۔۔ اس کے بعد مختلف تصانیف میں مرزا صاحب نے اور واضح الفاظ میں یہاں تک بھی لکھ دیا کہ جب اس کا خاوند مر جائیگا تو وہ قبل از اقتضائے ایام عدت اسکے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آکر پناہ لیگی۔

اب اس پیشین گوئی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب فیصلہ کر گئے ہیں کہ یہ نکاح خدا نے فسخ کر دیا تھا یہ بات تو صاف ہے کہ جب بجائے اڑھائی سال گزرنے کے بیس برس گزر گئے ہوں اور نہ صرف مراد پوری ہونے کی امید منقطع ہوگئی ہو بلکہ جذبات عشق نے بھی جواب دے دیا ہو تو نکاح نامہ کا پلٹ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔مگر سوال یہ ہے کہ جب اس پیشین گوئی کے الہام میں لا تبدیل لکلمات اللہ ہے تو صاف اس امر کا اشارہ ہے کہ یہ بات کبھی نہیں ٹلے گی اور خود مرزا صاحب بھی اپنے خطوں میں زور دے کر یہی کہتے رہے ہوں تو آخر منسوخی کی کیا وجہ ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ عذاب منکوحہ آسمانی کے شوہر کی توبہ کے باعث ٹل گیا کس قدر غلط اور بے ہودہ ہے منکوحہ آسمانی کے شوہر اگناہ تو یہ تھا کہ اس نے مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ سے نکاح کیا اور وہ اب تک اس کی زوجیت میں ہے۔بس توبہ کیسی اور عذاب کا ٹلنا چہ معنی۔اصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بڑھاپے نے الہام کو منسوخ کر دیا

دوسری یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خود اپنے صدق و کذب کے لئے یہ معیار مقرر کیا تھا کہ اگر وہ صادق ہیں تو مولوی ثناء اللہ صاحب اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب ان کی زندگی میں مر جائیں گے اور اگر وہ کاذب ہیں تو ان دونوں کی زندگی میں خود ذلت و رسوائی کی موت سے ہلاک ہوں گے۔ کما ظھر

یہ ایک ایسا صاحب اور بیّن معیار تھا کہ کسی کو اس میں چوں و چرا کی گنجائش نہ تھی مگر آفرین ہے مرزائیوں پر ایک صاحب لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب دراصل ہلاک نہیں ہوئے کیونکہ ان کا مشن برابر موجود ہے۔ہلاک ہونے کے معنی یہ ہیں کہ تمام سلسلہ درہم برہم ہو جائے۔تعجب ہے کہ یہ لوگ ضلالت پر قائم رہنے کے لئے کیسی بے سروپا باتیں نکال رہے ہوں گے مگر اتنا نہیں سمجھتے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی اپنی دعا شخصی موت و ہلاکت پر دلالت کرتی ہے تو کسی دوسرے کو کون سا حق حاصل ہے کہ اسے شخصیت سے خارج کرے۔ اور اگر یہی بات ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام پیشین گوئیاں غلط ہوئیں کیونکہ مرنے والوں کا مشن برابر کام کر رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایڈیٹر صاحب الحکم نے ایک اور بھی منطق سے اس بات کو ٹالنا چاہا ہے ان کے طویل مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ چوں کہ مرزا صاحب کے اس اشتہار کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا تھا کہ شریروں کی عمر لمبی ہوتی ہے اس لئے خدا نے اسی کے قول کے مطابق فیصلہ کر دیا کہ مرزا صاحب پہلے مر گئے۔ واہ رے سمجھ اور عقل! کاش اڈیٹر الحکم یہ خیال کر لیتا کہ جب مرزا صاحب کا وہ لڑکا جس کی بابت الہام ہوا تھا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا اور صحت یاب ہو گیا اور صرف بخار ٹوٹنے پر جس کی شادی بھی کر دی گئی تھی اور آسمانی نشان قائم کر دیا... دوسرے دن مر گیا تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اشتہار دے دیا تھا کہ مرزا صاحب کی دعا کا نتیجہ نکل آیا اور خود ان کے اپنے فیصلہ کے مطابق کاذب کو ایسا صدمہ اٹھانا پڑا جو موت کے برابر ہو یعنی مبارک احمد مر گیا۔ اگر یہی بات صحیح ہوتی جو تم لکھتے ہو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے بدلے مرزا جی کا مرنا مقدم اور ضروری تھا، تو اسی وقت مرزا جی چلّا اٹھتے کہ اب تو معاملہ بالعکس ہے اور خدا نے تمہاری (یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب کی) خواہش کے مطابق فیصلہ کرنا چاہا ہے کہ صادق کاذب کی زندگی میں ہلاک ہو جائے مگر وہ بے چارہ تو اسی ناکامی پر نادم ہو کر دم بخود تھا اب اس کے صادقوں کے سامنے ہو جانے پر بجائے اسکے کہ تم اس کا کاذب اور دجال اور ملعون سمجھ کر اس سے بالکل علیحدہ ہو جاؤ، خواہ مخواہ اسکے منشاء کے خلاف تاویلیں گھڑتے ہو۔

مرزائی اخبارات اب اسی کوشش میں ہیں کہ کسی نہ کسی طرح سے احمق لوگ مرزا کے دام تزویر میں پھنسے ہی رہیں۔ مگر جماعت کا ایک بڑا حصہ متزلزل ہو رہا ہے اور عنقریب ایک فہرست ان لوگوں کی شائع ہو گی جو مرزا کے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہو رہے ہیں۔ اس وقت مرزائی اخباروں کی آنکھیں کھلیں گی اور وہ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح ایک کاذب کو ذلت کی موت سے مارا۔ اور کس طرح اس کی امت کا نام و نشان بھی دنیا پر باقی نہ رہا۔ البتہ مسیلمہ اور اسکے ہم مشربوں کی طرح صفحات تاریخ میں مرزا کا نام باقی ہو گا۔

۲۶ جون ۱۹۰۸ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر ص ۱۵۷۔۱۶۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# دجالی امت کی عقل و دیانت

مرزائے کادیانی اگرچہ مرگیا لیکن کذب وافترا کا مادہ کوٹ کوٹ کر اپنے دام افتادوں کے اجسام میں بھر گیا۔عوام اور جہلا تو خیر حماقت کی رسی میں بندھے ہوئے ہوتے ہیں ان کا ذکر ہی کیا ہو،لیکن ہمیں ان لوگوں پر ترس آتا ہے جو تعلیم یافتہ سمجھدار ہوں جناب محمد علی صاحب اڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلی جنز کادیان ایم اے ہیں اور ساتواں برس ہے کہ وہ کتب اسلامیہ میں سے مخالفین اسلام کی تردید میں مضامین انتخاب کر کے لکھ رہے ہیں۔سات سال کی محنت کتب بنی وغیرہ سے جس قدر قوت استدلالیہ دماغ میں ترقی کر سکتی ہے وہ کسی پر مخفی نہیں۔لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت وغیرہ کا اعتقاد ان کی حجیت کو غیر عقلی استدلال اور ناجائز غلط بیانیوں سے قائم رکھنے پر مجبور کر رہا ہے۔

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مرزائے قادیانی نے مولوی ثناء اللہ وعبدالحکیم کے واسطے پیشین گوئیاں کی ہوئی تھیں کہ یہ دونوں فلاں فلاں تاریخ تک ہلاک ہوں گے بلکہ اس نے خدا سے یہ دعا کی ہوئی تھی کہ اے اللہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے،اس کو صادق کے سامنے طاعون یا ہیضہ یا کسی مرض مہلک سے ہلاک کر۔

ان کی یہ دعا قبول ہوگئی اور مولوی ثناء اللہ کے سامنے وہ خود ہلاک ہوگیا۔پس جب مرزا صاحب اپنے فیصلہ کے مطابق کاذب ہوگیا تھا تو مریدوں کو لازم تھا کہ اس کے کاذب ہونے پر ایمان لا کر اس کی لاش کو چھوڑ کر بھاگ جاتے کیوں کہ ایمان داری کا اقتضا بھی یہی تھا۔اسی بنا پر ہم نے لکھا تھا کہ ہم کو امید تھی کہ مرزائی مرزا کی لاش کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور اسی مضمون میں اس بھاگنے کی وجہ بھی بیان کر دی تھی۔اس پر ریویو آف ریلی جنز نمبر ۶، ۷ صفحہ ۲۸۳ میں ایک اشارہ ہمارے مضمون کی طرف کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

ہم نے اہل فقہ میں ایک مضمون حضرت اقدس کی وفات پر پڑھا جس میں مضمون نویس لکھتا ہے کہ ہمیں تو امید تھی کہ احمدی (یعنی مرزائی) مرزا صاحب کی لاش چھوڑ کر بھاگ جائیں گے میں (اڈیٹر ریویو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

)پوچھتا ہوں، پھر تمہاری امیدوں کو خدا نے خاک میں ملایا یا نہیں یتربص بکم الدوائر علیھم دائرۃ السوء (التوبۃ : ۹۸)
مخالفین کو جو حضرت صاحب کی وفات کا انتظار تھا تو صرف اس لئے تھا کہ ان کو یہ یقین تھا کہ بس مرزا صاحب کے مرنے سے یہ تمام سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا اور ساری عمر وہ بھی انتظار کرتے تھک گئے کہ کب مرزا صاحب انتقال کریں اور کب یہ سلسلہ ٹوٹے آخر جب موقع آیا اور انہوں نے سمجھا کہ ہماری خوشی کے دن آئے تو معاً خدا تعالی نے اپنی قدرت کا ایک ہاتھ دکھا کر ان سب امیدوں پر پانی پھیر دیا۔،

پہلے ہم آیت لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھ لیتے ہیں اس کے بعد جواب عرض کرتے ہیں۔ اڈیٹر ریویو نے ہماری تحریر میں سے صرف ایک فقرہ نقل کر دیا اور بجائے خود سمجھ لیا کہ ہم نے جواب دے دیا۔

کاش! کہ وہ اس مطلب کی تمام عبارات کو نقل کر کے یہ جواب لکھتے تو ریویو آف ریلی جنز کے دیکھنے والے ہی اس کا فیصلہ کرتے کہ مضمون نگار کا مطلب تو کچھ اور ہی تھا اور تم اور ہی راگ الاپ رہے ہو۔

یہ غلط ہے کہ ہم مرزا کادیانی کے مرتے ہی اس کے سلسلہ کے درہم برہم ہونے کی امید رکھتے تھے۔ لاش کو چھوڑ جانے کی امید اور بات ہے، اور سلسلہ درہم برہم ہونا اور بات ہے۔ اگر چہ یہ صحیح ہوتا کہ اگر فی الحقیقت مرزائیوں میں ایمان داری مرزا کے بعد بھی ہوتی تو ضرور مرزا کو بے گور و کفن چھوڑ کر بھاگ جاتے۔ بایں ہمہ فی الفور کاذبوں کے مذاہب باطلہ کا سلسلہ آناً فاناً درہم برہم نہیں ہوا کرتا۔ حسن بن صباح کی سلطنت اور اس کا مذہب تم کو معلوم ہے کہ اس کی وفات کے بعد کتنی مدت تک دنیا میں قائم رہا۔ پس اسی طرح مرزا کا مذہب بھی درہم برہم ہوگا مگر اس وقت جب کہ کذب بیانی اور غلط دلائل سے اس کے مذہب کو سنبھالنے والے مرزا کی طرح ذلت و رسوائی کی موت سے ہلاک ہوں گے۔

اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز نے مرزا کاذب کی پیش گوئیوں کے عدم وقوع پر مفصل اور دور از کار کمزور پہلوؤں کو لے کر بحث کی ہے۔ وہ بحث خود مرزا کاذب کی تراشیدہ ہفوات کا انتخاب ہے، اور اس کا لب لباب صرف یہ ہے کہ انبیاء کے اجتہاد میں غلطی ہوا کرتی ہے۔ باوجودیکہ اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز خود بار بار مانتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی دعا تھی کہ خدا اس کی زندگی میں کاذب کو ہلاک کرے، مگر پھر بھی سخت بے حیائی سے ایک موقع پر لکھتا ہے کہ

یہ امر باور کرنا چاہیے کہ آپ (مرزا) کے کسی الہام یا وحی میں ہرگز یہ لفظ نہ تھے کہ ثناء اللہ یا عبدالحکیم آپ کی زندگی میں فوت ہوں گے۔ ہاں آپ کی وحی کی رو سے دونوں کی ہلاکت ضرور ہے سو خدا تعالی جب چاہے گا اپنے کلام کو پورا کر کے دکھائے گا۔

تعجب ہے کہ اڈیٹر ریویو جب فہم وفراست کا مدعی ایسی کذب بیانی سے کام لے، اگر وہ اپنے اس دعوی میں سچا ہے تو ثناء اللہ کے حق میں جو وحی یا الہام اس کے مرشد کامل کا تھا اسے بلفظہ درج کرتا۔ مگر درج کہاں سے کرتا، کسی گزشتہ اشاعت اہل فقہ میں مرزا کی موت اور اس کا نتیجہ، کے عنوان سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک مراسلت درج ہوئی ہے جس میں مرزا کی اصل عبارت درج ہے۔ ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں صفائی کے ساتھ مرزا خود تسلیم کرتا ہے کہ اگر وہ ثناء اللہ کی زندگی میں مر گیا تو وہ کاذب دجال وغیرہ ثابت ہوگا۔ اس نے اپنی صداقت وحقانیت کا معیار صرف اسی بات کو قرار دیا۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ اس نے خدا تعالی سے دعا کی اور بڑی التجا کے ساتھ دعا کی۔ اب دو صورتیں ہیں:

یا تو خدا تعالی نے اس کی دعا کو و ما دعا الکافرین الا فی ضلال کے ضمن میں رکھ کر رد کر دیا ، یا قبول کر لیا۔

اگر پہلی بات ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اگر دوسری بات ہے تو مرزا غلام احمد صاحب اپنے قول کی بات، دجال کذاب مفتری علی اللہ، غرض یہ کہ سب کچھ جو ہم اس کی نسبت کہتے ہیں، ثابت ہو گیا۔

اور اگر دونوں باتیں نہیں ہوئیں، اس لئے کہ خدا کو ایسا منظور نہ تھا، تو اس کے بعد وہ بے مشین کا کوئی پرزہ بگڑا ہوا نہیں تھا بلکہ رات دن جھوٹے الہام اس میں سے تیار ہو کر نکل رہے تھے لیکن کبھی کسی الہام میں اس کی بے ہودہ خواہش کے خلاف کوئی بات ظاہر نہیں ہوئی۔ اب اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز کو اختیار ہے کہ تینوں شقوں میں جو شق چاہے اختیار کرے۔

اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز لکھتا ہے کہ بعض پیش گوئیاں پیش کرنے والے کے بعد دوسرے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں پر پوری ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں ہاتھ آنے کی پیش گوئی حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمائی تھی مگر حضرت عمر فاروقؓ کے ہاتھ سے پوری ہوئی۔ اس کا مطلب وہی ہے جو ایک مرزائی نے اپنی چٹھی مطبوعہ اخبار وطن میں ظاہر کیا ہے کہ نکاح آسمانی کی پیش گوئی خلیفۃ المسیح نور الدین کے ذریعہ سے بذریعہ نکاح پوری ہوگی۔ اور پانچویں لڑکے کی پیش گوئی بھی اسی طرح پوری ہوگی کہ خلیفۃ المسیح (حکیم نور الدین صاحب) ام المرزائین (نصرت) سے نکاح کر کے لڑکا پیدا کر دیں گے۔

مرزا صاحب کی بیوی چونکہ ام المرزائین ہے اور خلیفۃ المسیح خود مرزائی ہے، پس سمجھ میں نہیں آتا کہ خلیفہ صاحب کس طرح اپنی ماں سے نکاح کرنے پر رضامند ہوں گے۔ ہاں اگر مرزا صاحب کی مملوکہ کنیز ہوتی تو شائد وراثت کی صورت میں خلیفہ صاحب اس پر اپنا حق جما لیتے، مگر ایسا بھی نہیں۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ لوگ ایسی بے ہودہ باتوں سے کیوں مرزا کی ہفوات پر پردہ ڈال سکتے ہیں۔

۲ جولائی ۱۹۰۸ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر۔ ص ۱۶۴)

## نواب آف رام پور اور مرزا قادیانی

ہز ہائی نس نواب رامپور کو اب تک ہم لوگ عام طور سے ایک ادیب و شاعر منش رئیس سمجھتے رہے ہیں، مگر ہم عصر ، مخبر عالم، مراد آباد نے یہ لکھ کر ہمیں غرق دریائے حیرت کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی کا دعوی نبوت سے بری الذمہ بننا، ہز ہائی نس ممدوح کی زبردست اور مدلل تحریرات کا نتیجہ اور اثر تھا اور کہ مرزا صاحب اور ہز ہائی نس کے مابین عرصہ سے تحریری مناظرہ ہو رہا تھا۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ ہز ہائی نس کی یہ علمی استعداد ملک و ملت کے لئے مفید تر ثابت ہو۔ آمین

۳ جولائی ۱۹۰۸ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر ص ۱۶۴۔۱۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## نورالدین سجادہ نشین قادیانی کی نسبت ایک پیشینگوئی

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ میں ایک سیدھا سادہ مسلمان ہوں۔ چوں کہ مرزا قادیانی کا مسلمہ ہے کہ ایک مسلمان کی خواب کارد کرنا خلاف اسلام ہے، لہذا میں مرزا صاحب کے اسی اصول کو مدنظر رکھ کر اپنا ایک رؤیا بغرض اشاعت ارسال کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ:

میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حکیم نورالدین مندرجہ عنوان عنقریب موت کے پنجہ میں گرفتار ہوکر اس دنیا ناپائدار سے کوچ کر جائے گا بشرط یہ کہ وہ رجوع الی الحق نہ ہو۔

صاحبو! اگرچہ مجھے پیشگوئی کرنیکی عادت نہیں ہے اور نہ میں ایسی پیشگوئیوں کے اظہار پر مرزا کادیانی کی طرح مخلوق خدا کو ایسے انتظار میں مبتلا رکھ کر تکلیف دینا پسند کرتا ہوں، مگر جس حالت میں مجھے یہ القاء بار بار ہوا، تو میں نے اپنے بعض احباب کے پاس اس کا اظہار کیا، تو ان محبوں نے یہ مشورہ دیا کہ تمہارا فرض ہے کہ تم اس حال کو بنظر خیر خواہی حکیم نورالدین تک پہنچادو۔ کیا عجب کہ وہ دل سے تائب ہوکر رجوع الی اللہ ہو جائیں، اور جو مخلوق خدا ان کی وجہ سے گم راہی کے گڑھے میں گری ہے، سو وہ نکل آئے۔ اس لئے میں نے بغرض تبلیغ یہ مناسب سمجھا کہ اسے اخباروں کے ذریعہ شائع کردوں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر عنقریب ہی حکیم نورالدین کا وصال مرزا کے ساتھ نہ ہوا، تو جو لوگ محض حکیم صاحب کی ہدایت کی بدولت اس پھندے میں گرفتار ہیں، وہ سمجھ لیں گے کہ حکیم صاحب دل سے رجوع الی الحق ہو گئے ہیں۔ پھر ان کیلئے بھی لازمی ہوگا کہ حکیم نورالدین صاحب کی اندھادھند تقلید سے منہ پھیر کر دل سے حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان برداروں میں داخل ہوجائیں اور خسر الدنیا و الآخرہ کی مصیبت سے نجات حاصل کریں۔

حضرات ناظرین! میں مرزا غلام احمد علیه ما یستحقه کا ایک طرح سے خیر خواہ بھی ہوں۔ اگرچہ وہ بالعموم اپنی پیشین گوئیوں میں جھوٹا ثابت ہوتا رہا ہے مگر دم خم کو پورا تھا۔ واہ رے ہمت واہ رے مردانگی! خم ٹھونک میدان میں کھڑا ہوجاتا ہے، اور (یہ لوگ؟) اپنی مختلف صداؤں سے پبلک کو بھاری تشویش میں ڈال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے۔ چنانچہ کادیانی مشن کے چند آرگن قادیان ہی میں موجود ہیں جو کادیانی کے پیروؤں کی اشک پوشی کے لئے اور پبلک کو سبز باغ دکھانے کے واسطے صرف بکار رہتے ہیں۔

مجھے مرزا قادیانی سے اس بارے میں بھی دلی ہمدردی ہے کہ بلا سے وہ اپنی ہر ایک پیش گوئی میں فیل ہوتا رہا، مگر مرزا ایک بی بی کے وصال کا داغ حسرت ساتھ ہی لے گیا۔ یہ وہ بی بی ہے جس کا نکاح مرزا کے ساتھ خدا نے آسمان پر پڑھا تھا، اور مرزا کی پیش گوئی کے مطابق اس بی بی کا کنوار پن میں اگر کہیں دوسری جگہ نکاح ہو گیا تو اڑھائی سال میں بیوہ ہو کر مرزا کا گھر آباد کرنا تھا۔ جس کے حصول کے لئے مرزا نے سینکڑوں طرح کے پاپڑ بیلے۔ حتی کہ منکوحہ بی بی کو طلاق اور لائق فرزندوں کو عاق کی نہ صرف دھمکی ہی دی بلکہ عملاً کر کے دکھا دیا تھا۔ مگر ہم مرزا کے مریدوں کو بشارت دیتے ہیں کہ آپ اس سے مشوش نہ ہوں۔ خوابوں کی تعبیر بعض اوقات الٹ بھی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ مرزا جی کے اصول کے مطابق اس کی تاویل یہ ہے کہ جس سے معاملہ صاف ہو جائے اور مرزا کو بھی فائز المرام خیال کر لیا جائے، وہ یوں ہے

چوں کہ مرزا جی گرشن گوپال مہاراج کے اوتار تھے، مرے نہیں صرف الوپ ہوئے ہیں، اور بجائے اکاش کے اپنے ہی مسلمات کے مطابق اسفل السافلین کو براجمان ہوئے ہیں، جہاں آپ کے دل بہلانے کو نرک کی اپشر وہاتھ پھیلائے انتظار میں تھیں، گویا ایک کی جگہ ایک لاکھ اسّی ہزار مل گئیں، چلو چھٹی ہوئی اب پیشین گوئی کے پورا ہونے میں کوئی کسر باقی ہے

مجھے اس بارے میں مرزا صاحب سے پوری ہم دردی ہے کہ حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی (جن کی نسبت بہت سی پیش گوئیاں تھیں) من جملہ ان کی ایک یہ تھی کہ کاذب صادق کی زندگی میں وفات پائے گا۔ اور جناب پیر مہر علی شاہ گولڑوی، ملا محمد بخش صاحب لاہوری، مولوی ثناء اللہ امرتسری، ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کے حق میں جو کچھ پیشین گوئیوں کے متعلق میں ڈنکے کی چوٹ کہونگا کہ وہ سب کی سب سچ نکلیں، کیوں کہ کاذب صادق (کی زندگی میں؟)، جھوٹا سچوں کی حیات میں چل بسا۔ باقی پھر۔ جس میں مرزا کی موت اور مرزا کا تابوت خلاف شریعت کادیان میں لائے جانے کا تذکرہ ہوگا۔ راقم: ایک غریب امرت سری لوہار

۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر ص ۱۶۵۔۱۶۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## مثنوی مولوی ہند

کسی مرزائی نے ایک فارسی قصیدہ متضمن تعریف وتوصیف مرزا، و مذمت اہل اسلام لکھا تھا۔جس کے جواب میں جناب مولوی لعل محمد صاحب محافظ دفتر ضلع سیسوتی مما لک متوسط نے یہ اردو مثنوی لکھی ہے۔ زبان سلیس ہے اور بلحاظ مضامین بھی اعلی درجہ کی کتاب ہے۔اس کتاب کا حصہ دوم ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے جس میں ...اشعار ہیں۔اخیر میں وہ قصیدہ بھی درج کر دیا گیا ہے جس کے جواب میں یہ مثنوی لکھی گئی ہے۔اس مثنوی میں عقائد مرزا کا رد اور اس کے دعاوی کا ابطال بڑی متانت اور خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے۔کا غذ اعلی درجہ کا ہے اور کتابت وچھپوائی بھی خاص اہتمام کی ہے۔

۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ۱۶۷۔۱۶۸)

## رام پور میں (غیر مقلدوں) اور مرزائیوں کا مناظرہ

ریاست رام پور کے دو عہدے داروں کی تحریک پر ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر والی رام پور کی طرف سے ایک مجلس مناظرہ منعقد ہوئی۔مرزائی پارٹی کے مقابلہ کیلئے علمائے وہابیہ مدعو تھے۔اخبار دبدبہ سکندری رام پور (۹۴) نے اس مناظرہ کی مجمل کیفیت بیان کی ہے۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی پارٹی کو شکست ہوئی۔اخبار مذکور میں فریقین کے علماء کی فہرست بھی دی گئی ہے جن میں دو سنی المذہب علماء کے اسماء گرامی بھی درج ہیں۔ہمیں ان حضرات کا نام دیکھ کر تعجب ہوا کہ اللہ اللہ کاش یہ حضرات و كفى الله المو منين القتال پر خیال رکھتے اور شریک نہ ہوتے

ریاست رامپور ایک اسلامی ریاست ہے اور بقول اخبار دبدبہ سکندری اس میں بڑے بڑے ہزاروں علماء اور ہزاروں طلباء موجود ہیں۔لیکن ہمیں سخت افسوس ہے کہ باوجود اس دعوی کے رام پور اپنے حلقہ میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ پیدا کر سکا جو مرزائیوں کے ساتھ مباحثہ کرتا، بلکہ دور دراز سے لوگوں کو طلب کرنا پڑا۔اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رامپور کے لئے شرم کا مقام ہے۔

مناظرہ کی مجمل کیفیت یہ ہے کہ پہلے روز مرزائی جماعت کی طرف سے میاں محمد احسن امروہی (۹۵) نے ایک لکھا ہوا مضمون پڑھا۔اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ امرت سری نے تقریر کی۔اس کے بعد جلسہ برخاست ہو گیا۔

دوسرے دن مرزائیوں نے میاں محمد احسن کو معزول کر دیا اور ایک دوسرے صاحب کو مقرر کیا۔مگر اس روز بھی مرزائیوں کے خلاف اثر پڑا کیونکہ مقرر کی تقریر.. اور غیر متعلق تھی،اور خود مرزائیوں کو بھی اس کا احساس ہوا۔

تیسرے دن جناب نواب صاحب بہادر بباعث علالت طبع شریک مجلس نہ ہو سکے۔اس لئے مرزائی جماعت نے اس روز تقریر سے انکار کیا۔

اس کے بعد کا دن جمعہ تھا مرزائیوں نے اس روز بھی جلسہ ملتوی کرایا۔

شنبہ کے دن پھر کچھ تقریریں ہوئیں۔

بالآخر یہ نتیجہ نکلا کہ مرزائیوں سے وفات مسیح علیہ السلام ثابت نہ ہو سکی۔

ہمارے خیال میں مرزائیوں کے ساتھ کسی خاص مسئلہ میں عموماً اور مسئلہ وفات وحیات مسیح علیہ السلام میں خصوصاً بحث کرنا تضیع اوقات ہے۔مسلمانوں میں کئی فرقے ایسے بھی ہیں جو حیات سے منکر ہیں۔فرقہ معتزلہ آپ کی حیات کو مطلق نہیں مانتا۔دور کیوں جاؤ اسی امرتسر میں مولوی غلام علی صاحب قصوری (۹۶) کی نسبت ان کے بعض شاگردوں کی روایت ہے کہ انہوں نے درس قرآن شریف میں فرمایا تھا کہ صحیح یہی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔یہی باعث ہے کہ امرتسر میں زیادہ تر وہابی ہی مرزائی ہوئے۔

بلکہ دراصل مباحثہ تو اس امر میں ہونا چاہیے کہ آیا مرزا صادق ہیں یا کاذب۔اگر یہ ثابت ہو جائے (لیکن ہرگز ثابت نہیں ہوگا) کہ مرزا صاحب صادق تھے تو پھر جزئی اور فروعی مسائل میں بحث فضول ہے۔ ایک صادق جو کہتا ہے اسے مان لیا جائے۔اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ خیریت سے مرزا صاحب نے کبھی سچ بولا ہی نہیں (اور ضرور ثابت ہوگا بلکہ ثابت شدہ امر ہے) تو پھر کسی مسئلہ میں بحث یا مناظرہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت دن ہوئے مجھے ایک مرزائی کے ساتھ کلکتہ میں مناظرہ کرنے کا اتفاق ہوا تھا (اس مناظرہ کی کاروائی اخبار اہل حدیث میں چھپ چکی ہے)۔اس میں میں نے ہر چند چاہا تھا کہ مرزائی مناظر اس بات پر آئے کہ بجائے جزئی اور فروعی مباحث کے صرف یہ تحقیق کیا جائے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی مامور من اللہ میں صادق بھی ہیں یا نہیں؟ مگر مرزائی مناظر نے ہرگز نہ مانا۔اور مانتے بھی کیوں کر، خود مرزا صاحب کی ہی کتابیں ان کے خلاف تردید کے لئے کافی تھیں۔ ہاں اگر ضرورت ہو تو کوئی مسئلہ مثلاً وفات وحیات مسیح اگر بحث کے ضمن میں آجائے تو اس پر روشنی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اصل موضوع بحث وہی مسئلہ صدق و کذب کادیانی ہونا چاہیے۔

بہر حال مباحثہ رام پور کا نتیجہ مرزائیوں کے خلاف تو نکلا مگر خدا جن لوگوں کو گم راہ کرتا ہے ان کے لئے ہدایت کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔اس لئے امید نہیں کہ مرزائی اپنی کمزوری کو محسوس کر کے اب بھی سمجھیں۔ اور یہ بھی ان کے استاد کی سنت ہے جب کسی پیش گوئی کے جھوٹے نکلنے پر چاروں طرف سے شور برپا ہوتا تھا تو وہ بجائے نادم ہو کر خاموش رہنے کے، کمال بے حیائی سے کوئی نہ کوئی عذر گناہ بدتر از گناہ تراش کر صفحات کے صفحات سیاہ کر دیتے ہیں۔اب دیکھیں کہ اس مناظرہ کی رپورٹ مرزائی آرگن کن الفاظ میں شائع کریں۔

۲۷ جون ۱۹۰۹ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ۱۷۴۔۱۷۶)

## مباحثہ رام پور

اس مباحثہ کے متعلق کادیانی اخبار بدر نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شرائط پہلے سے طے ہو چکی تھیں اور کہ ہز ہائی نس نواب رامپور بحیثیت ثالث سمجھے گئے۔مگر رامپور میں شرائط کے برخلاف برتاؤ ہوا۔نواب صاحب بہادر نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پیٹھ ٹھونکی اور غیر احمدی فریق سے نواب صاحب نے مختلف ملاقاتیں کیں۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نواب صاحب نے اپنے آپ کو فریق مناظر کا طرف دار اور ساتھی ظاہر فرمایا۔نیز مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزا صاحب کے حق میں سبّ وشتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کام لیا وغیرہ ان وجوہات کی بنا پر احمدی جماعت نے مباحثہ کا انسداد ضروری سمجھا۔

اگرچہ ابھی تک ہم نے فریقین کی تقریریں نہیں سنی، اس لئے یہ رائے نہیں قائم کی جا سکتی کہ مرزائی اخبار کا بیان متعلقہ سبّ وشتم کہاں تک صحیح ہے۔لیکن مضمون نگار مانتا ہے کہ نواب صاحب شیعہ عقائد کے پیرو ہیں اور اسی بنا پر مرزائی جماعت نے ان کو ثالث سمجھا تھا۔اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ نواب صاحب نہ تو مرزائی ہیں اور نہ وہابی، نہ اہل سنت، بلکہ وہ شیعہ ہیں۔اور اس صورت میں ان کے نزدیک دونوں گروہ مساوی تھے۔ مضمون نگار قبل از پہلی تقریروں کے ملاقاتوں کا ہونا بھی بیان نہیں کرتا۔پس ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب رام پور نے مرزائی مناظر کی تقریر کو کمزور اور فریق ثانی کی تقریر کو پرزور سمجھا، اور طرف داری پر مجبور ہوئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پیٹھ ٹھونکی تو اس صورت میں نتیجہ صاف کہ ہے کہ حضور نواب صاحب بہادر آف رام پور کا فیصلہ برخلاف مرزائی جماعت کے صادر ہوا، اور مرزائی جماعت کو ناکامی ہوئی۔

اصلیت کچھ ہی ہو مگر رام پور کے قرب وجوار کے شہروں بریلی، مراد آباد وغیرہ میں عام طور پر مشہور ہو گیا کہ مرزائی جماعت بھاگ گئی، اور اپنے دعاوی پر سوائے لچر اور فضول باتوں کے کوئی دلیل پیش نہ کر سکے۔ اس لئے علاقہ میں مرزائی جماعت کو آئندہ کامیابی کی امید نہیں رکھنی چاہیے مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے جھوٹی نکلنے پر عموماً ایسی ہی باتوں سے کام لیا جاتا ہے جس طرح کہ اب مناظرہ کی ناکامی کے موقع پر بیان کی جاتی ہیں۔لیکن خدائی فیصلہ وہی ہے جو لوگوں پر منکشف ہوا فالحمد لله على ذلك ۔

۵ جولائی ۱۹۰۹ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ۔امرتسر۔ص ۱۷۶۔۱۷۷)

## مرزائے قادیانی کی موت

ڈاکٹر عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن ریاست پٹیالہ کی جس قدر پیشین گوئیاں والہامات تھے وہ سب کے سب پورے ہوئے اور ڈاکٹر صاحب کی آخری پیشین گوئی کہ مرزا ۲۱ ساون ۱۹۶۵ (پنجاب کی دیسی تاریخ) تک ہلاک ہو جائے گا، مرزا اس میعاد کے اندر مر گیا اور مرزائیوں کو زندہ در گور کر گیا۔مرزا کے مرنے کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں نے دیکھا کہ ہم دنیا کو کیا منہ دکھائیں ہمارا گرو تو لٹیا ہی ڈبو گیا۔ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی سہ سالہ پیشین گوئی اور ۱۴ ماہ والی اور ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء والی اور ۲۱ ساون ۱۹۶۷ کی عظیم الشان پیشین گوئی کو جھٹلانے کے واسطے طرح طرح کی ناجائز کوششیں کیں۔اور مرزائی اخباروں میں وہ طوفان بدتمیزی پھیلایا اور ورقوں کے ورق سیاہ کئے تاکہ کسی طرح یہ ندامت ٹل جائے۔اور ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی میں جو لفظ کو بعض اخباروں میں سہواً لکھا گیا تھا، اس پر مرزائیوں نے دنیا کو سر پر اٹھالیا۔اگر ان کو اپنے گھر کی خبر ہوتی تو ان کو دوبارہ ذلت نہ اٹھانا پڑتی۔لو بھئی ہم تمہارے گرو کی الہامی، چشمہ معرفت جو ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو شائع ہوئی اسی سے تمہاری تسلی کر دیتے ہیں۔اگر اب بھی تم نہ مانو تو ہم پکار کر کہیں گے لعنة الله علی الکا ذبین۔کہو مرزائیو! آمین

مرزائیو! تمہارے گرو جی مہاراج کرشن قادیانی چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۲۱، ۳۲۲ پر یوں لکھتے ہیں۔ذرا آنکھوں کی پٹی اتارو اور غور سے پڑھو:

> ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام و نشان نہ رہا۔ہاں اخیری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جائے گا اور یہ اس کی سچائی کے لئے نشان ہوا ہے۔اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ فوراً عذاب میں مبتلا ہو جائے گا جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھوں میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا،

تو بھئی مرزائیو! اب بھی مانو گے یا نہیں۔تمہارے کرشن جی قادیان نے تو آسمانی مقدمہ سے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے اور اپنے کذب اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے صدق پر مہر لگا دی ہے اور ڈاکٹر صاحب کی ۲۱ ساون ۱۹۶۷ والی پیشین گوئی کو سچا ثابت کر دکھایا۔اب بھی تسلی ہوئی ہے یا نہیں۔بس ہمارا یہ آخری پیغام تمہارے نام ہے اگر اب بھی تم باز نہ آؤ اور شرم وحیا سے کام نہ لو تو پھر ہم بار بار پکار پکار کر سو (۱۰۰) دفعہ نہیں بلکہ ہزار دفعہ بھی کہیں گے لعنة الله علی الکا ذبین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راقم: خادم الاسلام ملا محمد بخش لاہور

۱۴۔اگست ۱۹۰۹ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر۔۱۸۵۔۱۸۶)

# منشی عبدالعزیز قادیانی اخبارات میں

منشی عبدالعزیز صاحب بٹالوی ۱۹۰۱ء میں پہلی بار مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مخالفت میں سامنے آئے تو پیسہ اخبار لاہور میں ایک نوٹ شائع ہوا جس پر اخبار الحکم قادیان کے ۱۰۔اکتوبر ۱۹۰۱ء کے شمارے میں بالفاظ ذیل تبصرہ کیا گیا :

## پیسہ اخبار اور مہر نبی بخش بٹالوی

پیسہ اخبار لاہور نے جو حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہ (مرزا قادیانی) کی ہر بات پر معاندانہ ریمارک کرنے کا عادی ہے باوصفیکہ ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے حضرت اقدس کی کتابوں کو بھی نہیں پڑھا اور لا تقف ما ليس لك به علم کے قرآنی ارشاد کی کچھ بھی پرواہ نہ کرکے رائے زنی کر دیا کرتا ہے مہر نبی بخش بٹالوی (منشی عبدالعزیز بٹالوی) کے ارتداد پر اپنے اڈیٹوریل کالم میں ایک نوٹ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ا۔مہر صاحب گذشتہ پندرہ سال سے مرزا غلام احمد کے راسخ الاعتقاد مرید تھے بلکہ اپنا گھر بار چھوڑ کر قادیان میں دو سال تک رہے۔

۲۔ اب انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کے عقاید فاسدہ سے توبہ کی ہے اور ان کے اعتراضات لاجواب ہیں وغیرہ وغیرہ کسی راسخ الاعتقاد مرید (بشرطیکہ وہ ہو بھی۔راسخ الاعتقاد کا ارتداد ناممکن ہے کوئی شیطانی رگ باقی ہوتی ہے جو اندر ہی اندر اپنا اثر کرتی رہتی ہے) کا ارتداد اور حضرت اقدس کے دعاوی کی تکذیب کا موجب نہیں ہوسکتا جب کہ اسلام میں اب تک مرتد ہونے والے موجود ہیں اور آئے دن عیسائی اخباروں میں ایسے مرتدین کی فہرستیں دیکھی جاتی ہیں بلکہ یہ سنن الانبیاء میں سے ہے۔حضرت اقدس کی بعض پیش گوئیوں کی تصدیق۔یہ کہنا کہ منشی صاحب ثواب کے لئے گھر بار چھوڑ کر قادیان میں آ گئے تھے بالکل غلط ہے منشی صاحب دراصل حضرت اقدس کے باغ کے ٹھیکہ دار کی حیثیت سے قادیان میں رہا کرتے تھے اور اسی لئے اگر وہ جھوٹ بولنا گوارا نہیں کرتے تو خود بتا سکتے ہیں کہ قادیان میں رہ کر کتنی مرتبہ وہ حضرت اقدس کے ساتھ نمازوں میں شریک ہوئے اور کتنی مرتبہ حضرت کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے وغیرہ وغیرہ۔حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے کا انہوں نے کوئی التزام نہیں کیا اگر وہ قادیان میں کبھی رہے بھی تو باغ ہی میں طوطا کہانی پڑھتے اور درختوں کے کاٹنے اور لگانے کے انتظام میں رہے۔پس وہ قادیان میں کام کاج چھوڑ کر نہ گئے تھے بلکہ کام کاج کرنے گئے تھے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رہا یہ امر کہ اب انہوں نے حضرت اقدس کے معاذ اللہ عقاید فاسدہ سے توبہ کی، ناظرین کے لئے یہ امر غالباً دلچسپی کا موجب ہوگا (اور ہم مشکور ہوں اگر اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار بھی اس کا جواب دے) کہ مہر نبی بخش نے حضرت اقدس کے کن عقائد سے توبہ کی اور اس کی بجائے کیا حاصل کیا۔ اگر پیسہ اخبار کے اڈیٹر نے اس کے رسائل کو پڑھا ہے اور ان امور پر اس نے اپنے اخبار میں جیسا کہ ظاہر ہے روشنی نہیں ڈالی تو وہ ہمیں معاف کریں گے اگر ہم یہ کہیں کہ انہوں نے جان بوجھ کر امر حق کو چھپایا ہے۔ بہر حال مہر نبی بخش نے مرزا صاحب کے عقائد کو چھوڑ کر اب کیا عقیدہ اختیار کیا، وہ ہم ذیل میں لکھتے ہیں اور پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ وہ اس کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے اور نبی بخش کے عقیدہ سے کہاں تک متفق ہے

حضرت اقدس امام کا عقیدہ ہے کہ احادیث جہاں تک وہ قرآن کریم کے خلاف نہ ہوں واجب العمل ہیں، مہر نبی بخش مطلق نہیں مانتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے آنے کے قائل اور مدعی ہیں مہر نبی بخش کہتا ہے کہ کوئی مسیح یا مہدی آنے والا نہیں ہے۔، حضرت اقدس، مسیح ابن مریم کی وفات کے قائل ہیں۔ ایسا ہی مہر نبی بخش بھی مسیح ابن مریم کی وفات مانتا ہے۔، اب ہم دانش منداڈیٹر پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ وہ مہر صاحب کے عقائد کے ساتھ کہاں تک متفق ہے۔ ہم اس پر مفصل انشاء اللہ کسی اگلی اشاعت میں لکھیں گے، سردست اسی قدر کافی ہے۔ (الحکم۔ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء ص ۶)

کچھ عرصہ بعد عبدالعزیز پھر سے قادیانی ہو گئے اور اس موقع پر انہوں نے جو توبہ نامہ مرزا کو ارسال کیا وہ، مع قبولیت توبہ از مرزا، الحکم کے ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کے شمارے میں بایں الفاظ درج ہے۔

توبہ نامہ: ذیل میں ہم اپنے پرانے بھائی چودھری عبدالعزیز صاحب نمبردار بٹالہ کا توبہ نامہ شائع کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت اقدس کے حضور ارسال کیا ہے۔ بے شک چودھری صاحب نے بڑی اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے۔ آج کل اپنی بات کا نبھانا اور ضد کرنا ایک معمولی سی بات ہوگئی ہے مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ چودھری صاحب نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور ان کو خدا تعالی کے صادق مسیح موعود کے خدام میں داخل ہونے کے سوا نجات کی کوئی راہ نظر نہ آئی اور حقیقت میں آج نجات کے لئے خدا تعالی نے یہی راہ پسند کی ہے۔

بحضور عالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود دام برکاتہ۔ جناب عالی فدوی شیطان کے دھوکہ میں آکر آپ سے مرتد ہوا اور دلی بصیرت کو کھو کر ضلالت کے گڑھے میں گرا اور سال سے زیادہ عرصہ تک اسی میں رہا اب خداوند تعالی نے آپ ہی مہربانی فرما کر حق بینی کی آنکھیں عطا فرمائیں جن سے معلوم ہوا کہ صرف حضور کے ہی سلسلہ میں نجات ہے اور باقی سب جگہ ہلاکت پس آپ بھی رحمۃ للعالمین ہیں اس عاصی کی دستگیری کریں اور پچھلی خطا معاف فرما کر پھر سلسلہ احمدیہ میں داخل فرمائیں تا کہ نجات ہو ۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء فدوی عبدالعزیز نمبردار بٹالہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الر حمن الر حیم نحمده و نصلی :

مجبی اخویم مہر نبی بخش صاحب سلمہ اللہ تعالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

آپ کا خط پہنچا التائب من الذنب کمن لا ذنب له ۔اس لئے ہم آپ کی لغزش آپ کو معاف کرتے ہیں اور آپ کی تحریر کے موافق پھر آپ کو داخل بیعت کرتے ہیں اللہ تعالی آپ کو استقلال اور ثابت قدمی بخشے اور اب خاتمہ اسی توبہ پر کرے کہ وہ غفورر رحیم ہے آمین

بے شک اجازت ہے جب چاہیں آویں اور بہتر ہے کہ جلسہ دسمبر میں آویں اور انشاء اللہ تعالی جیسا مناسب ہوگا آپ کا خط یا کوئی حصہ اس کا الحکم میں چھپایا جائے گا اور آپ کے پاس ایک نسخہ کشتی نوح اور ایک نسخہ تحفۃ الندوہ ارسال ہے کہ شائد ابھی تک نہ پہنچا ہوگا اور اگر پہنچ گیا ہے تو کسی اور کو جہاں چاہیں دے دیں۔رسالہ ابھی نہیں دیکھا فرصت کے وقت انشاء اللہ دیکھوں گا۔ شاید تین ماہ کا عرصہ ہوگیا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ قادیان کی اس گلی میں جس میں ہم اکثر سیر کو جاتے ہیں آپ مصافحہ کیلئے میری طرف آرہے ہیں۔سووہ بات پوری ہوگئی۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان (الحکم قادیان ۱۹۰۲ء ۱۷۔اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۱۶)

۷نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک مقدمے کے سلسلے میں مرزا صاحب قادیانی ایک مقدمہ کے سلسلہ میں بٹالہ آئے،اور کچہری کے قریب آپ نے ڈیرہ لگایا ہوا تھا۔ اڈیٹر الحکم بتاتا ہے کہ:

ابھی کھانا رکھا ہی گیا تھا کہ ہمارے پرانے دوست چودہری نبی بخش صاحب المعروف عبدالعزیز نمبردار بٹالہ جن کا توبہ نامہ الحکم میں درج ہو چکا ہے آ گئے نہایت اخلاص سے حضرت اقدس سے مصافحہ کیا حضرت بھی بڑے رحم اور شفقت سے پیش آئے اور کھانا کھانے کا حکم دیا اور نہایت ترحم سے باتیں کرتے رہے۔ (الحکم ۱۹۰۲ء نمبر ۴۰ جلد ۶، ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱۴)

## گل دیگر شگفت

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: سنتے ہیں ترکی سلطنت کا علاقہ ایشا کوچک ملک شام بہت زرخیز ہے، مگر قادیانی مشن کی سرزمین اس سے بھی زیادہ مردم خیز ہے۔ذرا دیر کے لئے دانہ اس میں رہے اتنا پھلتا پھولتا ہے کہ بڑے بڑے درخت سے بڑھ جاتا ہے۔آج ہم اس سرزمین کے ایک درخت کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں جو قادیانی مشن کا پھلا پھولا درخت ہے گو چند دنوں سے اس سرزمین کو چھوڑے ہوئے ہے مگر اس کا تاثر تا حال اس میں پایا جاتا ہے۔

اس شخص سے مراد ہمارے منشی عبدالعزیز زمین دار بٹالہ ہیں جو مرزا قادیانی سے اب تک بھی اخلاص رکھتے ہیں۔چنانچہ ان کے اخلاص کے مظہر الفاظ یہ ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا اصل مصدق میں ہوں جوان کے مذہب کو زندہ کرتا ہوں (اشتہار فاروق۔ص ۳)

مگر قادیانی گدی نشین سے آپ کو اختلاف ہے اس لئے ایک اشتہار موسومہ فاروق شائع کیا ہے جس میں بہت کچھ لکھا ہے ۔مطلب کی بات جو ہم نقل کرنا چاہتے ہیں وہ تحدی (چیلنج) ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ میں مرزا صاحب کا پورا رنگ ہے۔آپ قادیانی سجادہ (مرزا محمود احمد) کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں: مجھ کو وحی الٰہی ہے کہ میرے کلام کا کوئی رد نہیں کر سکے گا۔اگر کوئی ارادہ کرے گا تو اس کا ہاتھ قلم برداشت نہیں کرے گا۔اور یہ وہ نشان ہے جو مرزا صاحب کو بھی نصیب نہیں ہوا۔میں نے سنا ہے کہ آپ بڑے لکھنے والے اور معقول لکھنے والے اور کبھی ...والے نہیں۔اگر میرے مسلمات کی تردید کر دیں تو میں سب سے پہلے آپ کی بیعت کو فخر سمجھوں گا، اور اپنی تحریرات کو کالعدم کر دونگا۔اور اگر میری تحریرات کے مقابل آپ کا ہاتھ قلم کو برداشت نہ کر سکا تو آپ کو مناسب ہے کہ مجھ کو خدا کی طرف سے سمجھیں اور میرے ہم خیال ہو کر عامل بالقرآن کہلائیں اور عام مسلمانوں کو بھی عامل بالقرآن ہی بنائیں۔مرزا صاحب بھی عامل بالقرآن تھے ان کے ذاتی دعووں کو چھوڑ کر دیکھو قرآن کی کیا عزت ان کے دل میں تھی۔

باران فضل رحمان آمد بقدم او
بد قسمت آنکہ از وے سوئے د گر دویدہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس اقتباس سے ناظرین ہمارے دعوی کی صحت سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزا صاحب کا پورا رنگ آپ پر چڑھ رہا ہے جس طرح وہ اپنے مخالفوں کو للکارا کرتے تھے کوئی قدم میرے سامنے جم نہیں سکتا اور جو میرے جیسا من چلا خاص قادیان میں بھی جا پہنچے، تو حرم سرائے سے باہر تشریف نہ لاتے۔اسی طرح منشی صاحب نے دعوی کیا ۔مگر لطف یہ کہ جس پیر سے یہ فن (تیراندازی) سیکھا، اسی کے گھر کی طرف رخ کیا۔ممکن ہے اس کا جواب وہ یہ دیں کہ جس گھر سے فیض پایا ہو اسی گھر کو فیض پہنچانا چاہیے ۔ہم منتظر ہیں کہ قادیانی سجادہ نشین کی طرف سے اس کا جواب کیا نکلتا ہے۔ہمارے خیال میں ایسے بڑے مدعی کو نظرانداز کرنا قرین مصلحت نہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۲۲)

.....................

(منشی عبدالعزیز یا نبی بخش نمبردار بٹالہ مرزا صاحب کے وہ مقرب مرید ہیں جن کا نام ضمیمہ انجام آتھم میں آپ نے ۳۱۳ مریدوں میں درج فرمایا ہے جن کو بمنزلہ اصحاب بدر قرار دیا ہے اس بدری صحابی نے جو پوست کنندہ حالات مرزا جی اور ان کے درباریوں کے لکھے ہیں ان سے مسیحیت کی کچھ قلعی کھلتی ہے اس لئے اس مرید خاص کا وہ مضمون جو پیسہ اخبار لاہور مطبوعہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۱۰۔۱۱ پر ہے باختصار ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔یہ پرچہ شامل مسل ہو چکا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکرمی اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار لاہور۔ السلام علیکم ۔ الحکم کے اڈیٹر نے آپ کے ریمارک حقیقت المہدی پر ناراض ہوکر بہت زہر اگلا ہے اور آپ سے بعض باتوں کے مطالبہ کیلئے زور دیا ہے چونکہ ان میں ایسی باتیں بھی ہیں جن کا جواب میں اپنے ذمہ سمجھتا ہوں اس لئے ان کو قلم بند کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں آپ براہ مہربانی انکو اپنے قیمتی پرچہ میں جگہ دیں تا کہ اڈیٹر الحکم اور اسکے ہم خیالوں کے لئے تسلی کا موجب ہو۔ اول، اپنے راسخ الاعتقاد ہو چکنے کی نسبت جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں امید نہیں کرتا کہ آپ کے پرچہ میں جگہ ہو اس کا مفصل بیان رسالہ الہلال میں ہوگا۔ اس جگہ صرف اتنا بتا دینا کافی ہوگا کہ مرزا صاحب نے کمال محبت کے باعث مجھے اپنے گھر میں وہ جگہ دی ہوئی تھی جس میں نواب محمد علی خان مالیر کوٹلہ والے اترا کرتے تھے اور وہ مکان ان کے مکان کی دیوار بدیوار ہے اور اس دیوار میں ایک دریچہ بھی ہے جس سے مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ جو میری بیوی سے کمال محبت رکھتی تھیں ہر روز آ کر رات تک اس مکان میں بیٹھا کرتی تھیں یہاں تک کہ جب ہم بٹالہ میں تھے تو بیوی صاحبہ دو دفعہ وہاں بھی تشریف لائیں۔ اسکا مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو بخوبی علم ہے۔ اس کی تصدیق اڈیٹر الحکم سے بھی کر لیجئے کہ اس کو سچ کہنا گوارا ہوگا تو انکار نہیں کرے گا۔ اگر میرے راسخ الاعتقاد ہونے میں کسی قسم کی شیطانی رگ کے ذریعہ فرق آ گیا ہوتا اور اب گو وہ جانتا ہے موجودہ خاص الخاص مریدوں میں سے کس کس میں شیطانی رگ ہے جو ہمارے ملک میں مشہور ہے لنگڑے یا کانے میں ایک رگ زیادہ ہوتی، تو مرزا صاحب جو ملہم ہونے کا دعوی کرتے ہیں اور ان کی ہر بات وحی تصور کی جاتی ہے خدا تعالی سے اس امر کی ضرور اطلاع پاتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو ہمارے ساتھ ایسا رابطہ نہ کرنے دیتے۔

دوم۔ میرے راسخ الاعتقاد ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ جب تمام جوان عورتوں کو جن کی نسبت مرزا صاحب گورداسپور کے مقدمہ میں حلفاً بیان کر چکے ہیں کہ وہ..صبح ہوا خوری کو نکلتی تھیں تو ان کی حفاظت کا کام میرے سپرد ہوتا تھا۔ ان دفعہ بھی ان عورتوں کے ریوڑ کی حفاظت کے لئے کوئی اور مرید مقرر نہ ہوا۔ اس ریوڑ میں اڈیٹر الحکم کی بیوی بھی شامل ہوتی تھی۔ اڈیٹر صاحب اس کا جواب دیں کہ مجھ سے بڑھ کر کون راسخ الاعتقاد سمجھا جاتا تھا۔

سوم، مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ عشاء کو بھی کبھی کبھی اپنی ہم جولیوں کے ساتھ باغ میں جایا کرتی تھیں اور ان میں اڈیٹر الحکم کی بیوی بھی ہوتی تھی، جو کوڈ کبڈی میں شامل ہوتی تھی۔ ایسے پر خطر وقت میں جب کہ عورتیں زیورات سے لدی ہوئی ہوتی تھیں ان کی حفاظت کا کام میری ہی ذمہ ہوتا تھا۔ ان سب باتوں کا علم اڈیٹر الحکم کو بھی ہے اگر اس کے دل میں خدا تعالی کا ذرا بھی خوف ہوا تو جھوٹ نہیں بولے گا ۔ پھر جناب مرزا صاحب، خدا ان کی عمر دراز کرے، موجود ہیں۔

چہارم۔ میں ان کے ۳۱۳، اصحاب میں سے ہوں جن کی نسبت مرزا صاحب کا خیال ہے کہ ان کا وہی مرتبہ ہے جو جنگ بدر والوں کا تھا۔ ان ۳۱۳ ، کی فہرست مرزا صاحب کی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور پھر میرے نام کو چند اور کے ساتھ اور بھی خصوصیت سے بیان کیا ہے۔ اس فہرست میں میرا نام درج کرنے کے وقت مرزا صاحب نے اڈیٹر کو کوئی اطلاع نہ دی کہ مجھ میں کوئی شیطانی رگ باقی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پنجم۔مرزا صاحب کی بیوی کو میری بیوی کے ساتھ یہ محبت تھی کہ انہوں نے اپنے چھوٹے لڑکے کو میری بیوی کا بیٹا قرار دیا اور میرے لڑکے کو اپنا بیٹا بنالیا۔اس پر انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا اور ہم نے زردے اور نمکین پلاؤ کی دیگیں پکائیں اور تمام مریدین قادیان کو دعوت دی۔اڈیٹر الحکم نے بھی خوب پلاؤ گوشت سے پیٹ ٹھونسا اور اس وقت اسے خیال نہ آیا کہ مجھ میں کوئی شیطانی رگ باقی ہے۔

ششم۔جب مرزا صاحب پر ہنری کلارک صاحب نے مقدمہ دائر کیا اور ڈگلس صاحب بہادر نے بٹالہ میں قیام کیا اور مرزا صاحب نے سب مریدوں کو تار دیا اور سب نے بٹالہ آکر کئی روز ڈیرہ کیا اس وقت بندہ نے ہی سب کی مہمان نوازی کا ذمہ اٹھایا اور ہر طرح کے اخراجات کو گوارا کیا۔اس کے علاوہ میرا گھر ہمیشہ مرزا صاحب کے مریدان کے لئے ہوٹل رہا جو چاہتا قادیان جاتے وقت ٹھہرتا اور جو چاہتا قادیان سے آتے وقت بھی وہاں اترتا۔خواجہ کمال الدین، مفتی محمد صادق اور کئی ایسے معزز مریدوں کی بیویاں رات کو میرے ہی گھر آرام کرتی رہیں جسوقت اڈیٹر نے کسی اپنے پیر بھائی کو اطلاع نہ دی کہ مجھ میں کوئی شیطانی رگ باقی ہے۔

ہفتم۔مرزا صاحب نے مجھے سرکاری طور پر اپنا مختار بھی کر دیا تھا۔اگر ان کو مجھ پر کوئی شک وشبہ ہوتا تو یہ ذمہ داری کا کام میرے سپرد کیوں کیا جاتا۔اس جگہ یہ منظور نہیں کہ میں اپنی خدمت گذاریاں جتلاؤں خدائے علیم بذات الصدور خوب جانتا ہے۔اس قدر بیان صرف اڈیٹر الحکم کے خیال کے مٹانے کو ضروری تھا۔کاش وہ مضمون لکھتے وقت جناب مرزا صاحب کا مشورہ لیتے اور معقول بحث کی طرف توجہ فرماتے۔گیند سے پھاڑنے سے چیتھڑے ہی نکلیں گے۔آئندہ احتیاط کو کام میں لائیں اور حسب شرائط حقیقت مہدی کا جواب لکھ کر دوصد روپیہ پائیں۔

اب رہا باغ کا معاملہ، سو اس کا علم اڈیٹر صاحب کو بخوبی حاصل ہے خود مرزا صاحب نے اپنے خسر اور بیوی صاحبہ کے کہنے سے باغ کا اہتمام میرے ذمہ ڈالا۔اور یہ ضرورت ان کو اس واسطے پڑی کہ آپ کی بیوی صاحبہ کو عورتوں کے ہمراہ باغ میں جانے اور دل بہلانے کا شوق ہے اور جب وہ باغ میں جاتی تھیں تو ٹھیکہ دار باغ ان کو باغ کے اندر نہیں آنے دیتے تھے کیونکہ وہ خود درختوں سے پھل پھول توڑنا چاہتی تھیں اس لئے انہوں نے اپنے فائدہ کے لئے باغ میرے سپرد کیا۔جب تک باغ میرے سپرد رہا مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ تمام عورتوں کو ہمراہ لاتی رہیں اور اپنے ہاتھوں سے پھل پھول توڑتیں اور جاتے وقت ہر ایک عورت جھولیاں بھر کر خاوندوں کے لئے بھی لے جاتی رہیں۔اڈیٹر الحکم کی بیوی نے بھی ان کے آگے کئی دفعہ میوہ جات نظر کئے ہوں گے۔اڈیٹر صاحب کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے محض مرزا صاحب کی بیوی کی خاطر غیروں کے پاس باغ فروخت نہیں کیا، تاکہ ان کو اور ان کی ہم جولیوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔علاوہ اسکے آموں کے دنوں میں آموں کے ٹوکروں کے ٹوکرے عام مریدوں کے لئے بھی آتے رہے ہیں اور سب سے زیادہ لالچی آموں کے اڈیٹر صاحب ہی ہوتے رہے۔اس بات کی مرزا صاحب بھی تصدیق کر سکتے ہیں۔میں نے مرزا صاحب کے باغ پر صدہا روپئے لگا کر برباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیئے اور اپنی نمبرداری اور زمین داری کا ذرا خیال نہیں کیا۔کیا اڈیٹر کو اس قدر واقعات کے بعد خیال نہ آیا کہ میں قادیان میں فائدہ پہچانے کو گیا تھا یا فائدہ اٹھانے کو۔

اب رہا مرزا صاحب کی صحبت سے فائدہ اٹھانا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا،سو مرزا صاحب کی صحبت سے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ان کے عقاید مخالف اسلام ہیں اور ان کا دعوی پیغمبری کا ہے،اپنے منکروں کو کافر جانتے ہیں۔کیا یہ میرے لئے کافی نہیں؟ رہی نماز سو خدا کے فضل سے کبھی ضائع نہ ہوئی۔ہاں مرزا صاحب....نمازیں جمع کر کے ضائع کر دیتے ہیں، کعبہ حج جو عین فرض ہے اس کو ضروری نہیں سمجھتے،یہی وجہ ہے کہ شیخ رحمت اللہ اور حکیم نور الدین جیسے متمول لوگوں کو قطعاً معاف کرا دیا ہے۔شیخ صاحب کی طرف دیکھئے ولایت کو کس طرح بھاگتے اور حج سے کس طرح ڈرتے ہیں۔نہ زکوۃ کبھی مرزا صاحب نے دی حالانکہ گھر میں ہزار ہا روپیہ کا زیور موجود ہے۔اور روزے تو جان بوجھ کر مریدوں سے چھوڑا دیتے ہیں اگر کسی نے ذرا عذر کر دیا کہ مجھے ذرا تکلیف ہے تو روزوں کی معافی ہے۔علاوہ اس کے کبھی آپ نے خود امامت نہیں کرائی ۔جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا میں بڑا ثواب سمجھتا ہوں لیکن اس بات کو میں بہت مکروہ خیال کرتا رہا ہوں کہ مولوی نور الدین اور محمد احسن جیسے فاضلوں کو امامت کی اجازت نہ دی جائے اور ایک ناقص الاعضاء شخص کو امام بنایا جائے جس کے پیچھے نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔لیکن پھر بھی میں دیکھا دیکھی ان کے پیچھے نماز پڑھتا رہا ہوں۔اب اڈیٹر الحکم بتائیں کہ کتنی نمازیں میں نے امام کے پیچھے نہیں پڑھیں۔میرا اعتقاد وہی ہے جو مرزا صاحب کے بیعت میں داخل ہونے سے پہلے تھا میں خود پنج بناء اسلام پر قائم ہوں اور جو شخص ...ہو وہ میرے نزدیک مسلمان ہے۔میں حدیث کا منکر نہیں ہوں البتہ صرف ایسی حدیثو ں کا منکر ہوں جن کے معنی مرزا صاحب من گھڑت کر کے ایزاد لگاتے ہیں۔ایک ورق ابتدائے حقیقت المہدی بعد ترمیم جناب اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کی خدمت میں مرسل ہے اس میں میرے عقیدہ کا مفصل بیان ہے ایک ورق اڈیٹر صاحب الحکم کو بھی بھیج دیا ہے۔

خاکسار مولوی عبدالعزیز نمبردار ورئیس بٹالہ ضلع گورداسپور)

## مرزا صاحب کی پیش گوئیاں

مرزا صاحب کادیانی کے مرید اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تمام پیش گوئیاں پوری ہوگئیں۔اگرچہ مرزا صاحب کے مرید اچھی طرح جانتے ہیں کہ مرزا صاحب اس میں ناکام رہے،مگر پھر بھی وہ زبان سے اقرار نہیں کرتے۔تاہم جہاں بعض پیش گوئیوں کا ذکر کرتے ہیں،وہاں ان بعض پیش گوئیوں کا نام تک نہیں لیتے جو تاویلات رکیکہ سے بھی پوری طرح ثابت نہیں ہوسکتیں۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا دل اچھی طرح جانتا ہے کہ پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔

مرزا صاحب کی عام پیش گوئیوں کو نظر انداز کر کے ہم دو پیش گوئیوں کو بحث میں لاتے ہیں اور مرزا ئیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ پیش گوئیاں پوری ہوئیں؟ اگر پوری ہوئیں تو کس طرح؟

پہلی پیشین گوئی عنموائیل یا بشیر کی ہے۔ مرزا صاحب کے جو الفاظ عنموائیل یا بشیر کی تعریف میں ان کی تصانیف میں پائے جاتے ہیں ان سے بحث نہیں، بلکہ بحث یہ ہے کہ پیش گوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ مرزا صاحب نے جب اس پیش گوئی کو ظاہر کیا کہ ان کے ہاں ایک بیٹا ہوگا جس کا نام عنموائیل و بشیر ہوگا، اس کی بے شمار تعریفات و اوصاف میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ کان اللہ نزل من السماء یعنی یہ لڑکا کیا ہوگا گویا خدا آسمانوں سے اترا ہوگا۔

اگر یہ پیش گوئی مرہون بالوقت نہ کر دی جاتی، تو بھی اب مرزا صاحب کی وفات کے بعد ہر ایک شخص کو حق حاصل تھا کہ وہ مرزائیوں سے دریافت کرے کہ بتاؤ اس پیش گوئی کا ظہور کس طرح ہوا۔ مگر مرزا صاحب نے اس معاملہ کو خود ہی صاف کر دیا تھا اور اس پیش گوئی کو بیان کر کے یہ دعویٰ کر دیا تھا کہ ان کی بیوی حاملہ ہیں، اور صاحب زادہ موعودہ اسی حمل میں ہیں۔

وقت وضع حمل کا بڑے شد و مد سے اسی طرح انتظار تھا جس طرح کہ عبداللہ آتھم کی موت کا ۶ ستمبر (۱۸۹۴ء) کی رات کے ۱۲ بجے کا۔ لیکن نتیجہ وہی ہوا جو عبداللہ آتھم کی پیش گوئی کا نکلا۔ مگر فرق اتنا رہا کہ عبداللہ آتھم کی پیش گوئی تو سرتاپا غلط نکلی، مگر عنموائیل صاحب کی پیش گوئی پوری تو ہوگئی صرف تذکیر و تانیث کا جھگڑا پڑ گیا۔ یعنی بجائے صاحب زادہ کے صاحب زادی پیدا ہوئی۔

مرزا صاحب کے مخالفین نے مضامین کی بوچھاڑ شروع کر دی، مگر مرزا صاحب بھی آخر بڑے دانا تھے۔ جس طرح انہوں نے عبداللہ آتھم کے زندہ امرتسر میں پھرنے کی خبر سن کر جھٹ الہام، گھڑ لیا تھا کہ عبداللہ آتھم نے رجوع الی الحق کر لیا ہے اس واسطے بچ گیا، اسی طرح صاحب زادی کے پیدا ہونے کی خبر سن کر کہہ دیا کہ اگلے حمل میں وہ لڑکا پیدا ہوگا۔

خیر ایک زمانہ آ گیا کہ آپ کی حرم پھر باور ہوئیں اور آخر کار لڑکا ہی جنیں۔ بس پھر کیا تھا، مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے بڑے زور سے اشتہار لکھ مارا کہ

وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ وغیرہ۔

سب لوگوں کو انتظار تھا کہ یہ لڑکا بڑا ہو گا اور اس کے وہ کمالات ظاہر ہوں گے جو مرزا صاحب قادیانی نے الہام کے رنگ میں ظاہر کئے ہیں۔ خصوصاً مرزائی تو ان الہاموں پر ایسا ادھار کھائے بیٹھے تھے کہ کچھ پوچھو ہی نہیں لیکن: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

وہ جس نے لوگوں کو خدا بن کر دکھانا تھا، ایک برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک پکار کر راہی ملک عدم ہوا۔ اس کے بعد اگرچہ مرزا صاحب قادیانی کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے مگر عنموائیل عنقا رہا۔

مرزا صاحب کی زندگی میں مولوی نور الدین سے (جو آج کل مرزا صاحب کے جانشین ہیں) بمقام امرتسر ایک موقع پر دریافت کیا تھا کہ اس پیشگوئی کے غلط ہونے میں کوئی بھی شبہ نہیں، کیونکہ جب ظاہر کر دیا گیا کہ وہ مولود مسعود جس کی پیشگوئی کی گئی تھی پیدا ہو گیا، پھر وہ پیدا ہو کر مر گیا، تو اب کوئی تاویل اس کی نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے فرمایا کہ،

واقعی بات تو یہی ہے۔ مگر مرزا صاحب سے جب اسکے متعلق دریافت کیا جاتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اللہ اپنے الہاموں کی حقیقت خود جانتا ہے،،

اس جواب سے کوئی مرزائی عقیدہ کا آدمی خوش ہو جائے تو وہ الگ بات ہے، لیکن ایک مخالف اور طالب حق اس جواب سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مرزا صاحب کے مرید تو اس کے عادی ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی متضاد متناقض تحریرات والہامات کو بھی بلا چون و چرا کے تسلیم کر لیں۔ چنانچہ مرزا صاحب کی کوئی بات اٹھا کر دیکھو، تناقض اور تضاد ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ کی وفات وحیات کا مسئلہ لے لو۔ مرزا صاحب کی سب سے پہلی تصنیف جس کے حرف حرف کو مرزا صاحب نے الہام سے لکھا، اور مرزا صاحب کو اس پر ناز بھی ہے، اس میں صاف اور صریح طور پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور جس وقت آپ آسمان سے اتریں گے اس وقت آیت شریفہ: هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (التوبہ: ۳۳) کا ظہور ہو گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس کی تائید پھر مختلف تحریروں سے کرتے رہے۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی مشہور کتاب آئینہ کمالات اسلام میں انبیاء بنی اسرائیل کی کثیرالازدواجی پر بحث کرتے ہوئے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

انجیل کے بعض اشارہ سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقش قدم پر چلتے (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۸۳)

اس حوالہ میں صاف براہین احمدیہ کے اندراج رفع المسیح الی السماء کی تائید کی ہے کہ تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے براہین کے الہام کی پرواہ نہ کرکے نیا عقیدہ یہ گھڑ لیا کہ حضرت مسیح صلیب دیئے گئے اور صلیب پر فوت ہوگئے ۔

مقبرہ کے متعلق البتہ وقتاً فوقتاً پہلو بدلتے رہے۔ ایک دفعہ یہ ظاہر فرمایا کہ ان کی قبر گلیل میں ہے۔ پھر یہ رائے قائم کی کہ ان کی قبر قدس (یروشلم) میں ہے۔ اس کے متعلق ایک عربی کا شہادتی خط بھی چھاپ دیا کہ نصاریٰ کا گرجا اس قبر پر واقع ہے وغیرہ۔ یہ امر تو ظاہر تھا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت ہوگئے اور دفن کئے گئے، تین دن کے بعد زندہ ہوکر آسمان پر چلے گئے۔ جس مقام پر وہ انکا مدفن ہونا مانتے ہیں اسی مقام پر گرجا ہے۔ مگر مرزا صاحب کو چونکہ اصلیت سے چنداں غرض نہیں ہوتی تھی، ان کو تو صرف یہ منظور تھا کہ جماعت کو قابو میں رکھے اور جماعت بھی اتفاق سے ان کو ایسی ملی کہ جو کچھ رطب و یابس بیان کریں بسروچشم صدقنا آمنا کہنے کو تیار۔

خیر اس کے بعد جب علمائے اسلام نے اس کے متعلق یہ ظاہر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کے حق میں فرمایا ہے کہ یکلم الناس فی المهد و کهلاً ۔(آل عمران:۴۶)۔اور زمانہ کہولت چالیس برس کے بعد شروع ہوتا ہے۔ پس اگر یہ مانا جائے کہ حضرت عیسیٰ واقعہ صلیب کے وقت ۳۳ سال کی عمر میں فوت ہوگئے ہیں تو قرآن شریف کے لفظ کھلاً کے کیا معنیٰ ہوں گے۔ یہ سن کر مرزا صاحب کو ہوش آیا اور ایسا پہلو بدلا کہ براہین احمدیہ کے زبردست الہام کو توڑنے والی تحقیق اور شہادتوں کا پاس تک نہ کیا، اور فرمادیا کہ واقعہ صلیب کے موقع پر مسیح فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ زندہ رہ گئے تھے، اور یہودیوں سے بچ کر چوری بھاگ کر یروشلم سے سیدھے کشمیر پہنچے، اور شہر سری نگر کے محلّہ خانیار میں بعمر ۱۲۰ سال فوت ہوگئے، اور وہیں دفن ہوئے۔ اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک ان کی قبر موجود ہے۔ یہ خیال ان کو اس لئے پیدا ہوا کہ جس طرح سرہند میں مشہور ہے کہ ایک نبی کی قبر ہے، اسی طرح کشمیر میں بھی مشہور ہے کہ خانیار میں بھی کسی نبی کی قبر ہے۔ محض اس موہومی ثبوت پر پکے ہو گئے کہ حضرت مسیح کی قبر ہے۔ حالانکہ جس شخص کی یہ قبر ہے اس کی سوانح عمری بھی اردو ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہے جس سے ظاہر ہے کہ صاحب قبر یوز آصف ایک بدھ مذہب کا درویش تھا۔

اسی طرح مریدوں نے عنموائیل کی پیش گوئی پر موہومی ایمان رکھا لیکن ایک محقق کبھی نہیں مان سکتا کہ اس پیش گوئی کو محض اس لئے ٹال دیا جائے کہ خدا اپنے الہام کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور جانتا ہے اس لئے ایک محقق بڑے زور سے سوال کر سکتا ہے کہ مرزائی صاحبان بتائیں کہ:

الف۔ کیا یہ پیش گوئی پوری ہوئی،

ب۔ اگر ہوئی تو کس طرح اور کب ہوئی۔

ج۔ اگر نہیں ہوئی تو فھو المراد

دوسری پیش گوئی جس پر ہم بحث کرنا چاہتے ہیں نکاح آسمانی کے متعلق ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا احمد بیگ نامی ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب کی برادری میں تھا اور رشتہ دار بھی۔ رشتہ یہ تھا کہ اس کی لڑکی یا خاندان میں کوئی قریب رشتہ کی لڑکی مرزا غلام احمد صاحب کے بیٹے سے بیاہی ہوئی تھی۔ اسی احمد بیگ کی ایک لڑکی تھی جس کی نسبت مرزا غلام احمد صاحب نے یہ پیش گوئی کی کہ خدا تعالیٰ نے اس کا نکاح مرزا صاحب سے آسمان پر کر دیا ہے۔ جس وقت یہ پیش گوئی شائع ہوئی اس وقت لڑکی کی عمر غالباً ۹ سال سے زیادہ نہ تھی۔ اس کی اطلاع جب احمد بیگ کو پہنچی تو اس نے آسمانی نکاح توڑنے کی فکر کی اور لڑکی کا رشتہ تلاش کرنے لگے۔ اس کے متعلق سر توڑ کوشش شروع کر دی۔ باوجودیکہ مرزا غلام احمد صاحب اس الہام پر اپنا ایسا ایمان ظاہر کر چکے تھے کہ جیسا کہ لا الہ الا اللہ پر ہے اور یہ ظاہر کر چکے تھے کہ زمین و آسمان ٹل جائیں تو ٹل جائیں مگر یہ امر نہ ٹلے گا، یعنی احمد بیگ کی لڑکی ضرور ہی مرزا صاحب کی زوجیت میں آئے گی، مگر پھر بھی ان کی کوشش کا یہ حال تھا کہ بے تاب ہوئے جاتے تھے۔ انہوں نے اس کے متعلق نہ صرف لڑکی والوں کو اپنی جائداد کا اس طرح لالچ دیا کہ وہ سب اسی لڑکی کے نام کر دی جائے گی، بلکہ سخت دھمکی بھی دی کہ اگر تم نے اس کو میری زوجیت میں نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا تو تمہاری لڑکی میرے بیٹے سے بیاہی ہوئی ہے اس کو طلاق دلا دوں گا۔ اور اگر میرا بیٹا طلاق نہ دے گا تو اس کو عاق کر کے اپنی جائداد سے محروم کر دونگا۔اس کے متعلق مرزا صاحب نے جو خطوط لکھے اور اپنے بیٹے کی زوجہ سے لکھوائے وہ اگر چہ بہت دفعہ شائع ہو چکے ہیں لیکن ناظرین کی دل چسپی کے لئے ہم اس جگہ بھی نقل کر دیتے ہیں ناظرین غور سے ملاحظہ کریں ۔

مرزا غلام احمد بیگ قادیانی اپنی چچازاد بہن کے شوہر مرزا احمد بیگ کو لکھتے ہیں:

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ:...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔خداوند تعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا فرما وے( یہ بھی دیکھنے کی بات ہے کہ کیا مرزا قادیانی کی دعا کہ مرزا احمد بیگ کو ایک اور بیٹا عطا ہو جو صاحب عمر ہو،قبول ہوئی ؟ بہاء)اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں۔

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر و مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں ۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپکی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالی کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔سو مجھے خدا تعالی قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہو گا۔اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالی کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالی ان برکتوں کا دروازہ کھول دیگا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جسکے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔

اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے، اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے، اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالی ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔ (دین کا اس پیش گوئی سے تعلق جوڑ کر مرزا صاحب اسلام کی تضحیک کا سبب بن رہے ہیں اور بنے ہیں کیونکہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی جب کہ مرزا صاحب کا کہنا یہ ہے کہ خدا تعالی اس پیش گوئی کو پورا کر کے اپنے دین کی مدد کرے گا اور دشمنوں، عیسائیوں کو پیش گوئی پورا کر کے رسوا کرے گا۔ بہاء)

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان لایا ہے، ویسے ہی خدا تعالی کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے، ایمان لاتا ہے۔ اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالی کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالی سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ (زمین پر یہ شادی نہیں ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر یہ امر نہیں ٹھہرا تھا، اور مرزا اس امر کا آسمان پر ٹھہر جانا قرار دے کر جھوٹ بول رہے تھے اور افتراء علی اللہ کا ارتکاب کر رہے تھے۔ بہاء)) خدا تعالی آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے (چونکہ یہ شادی نہیں ہوئی اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو اللہ تعالی نے اس شادی کا الہام ہی نہیں کیا تھا، بصورت دیگر مرزا صاحب کی اس دعا کا رڈ ہونا تسلیم کرنا ہوگا کہ خدا تعالی احمد بیگ کے دل میں وہ بات ڈال دے جس کا الہام اس نے انہیں یعنی مرزا قادیانی کو کیا ہے۔ بہاء)۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالی عطا فرماوے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والسلام خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

(اس خط میں مرزا صاحب نے کہیں نہیں لکھا کہ اگر کسی دوسری جگہ نکاح کروگے تو یہ بیوہ ہوکر میرے پاس آئے گی۔ ہاں یہ کہا کہ عیسائی وغیرہ منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو وہ خوش ہوں، لیکن اللہ اپنے دین کی مدد کرے گا اور پیش گوئی چونکہ الہامی ہے، ضرور پوری ہوگی۔ ،اب چونکہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اس لئے مرزا کا یہ کہنا کہ اللہ تعالی اپنے دین کی صداقت کے ثابت کرنے کیلئے اسے سچا کرے گا، جھوٹ اور افتراء علی اللہ نکلا۔ یعنی اللہ تعالی نے کبھی یہ بات مرزا صاحب سے نہیں فرمائی تھی بلکہ وہ مفتری علی اللہ تھے۔ بہاء)

مرزا غلام احمد نے اپنے ایک اور قریبی عزیز مرزا علی شیر کو یوں خط لکھا:

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہورہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ ورسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے، ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالی کا کام ہے اگر میں اس کا ہونگا تو مجھے ضرور بچائے گا۔ (مسماۃ محمدی کی شادی سلطان محمد سے ہوجانے کا مطلب مرزا صاحب کی اس عبارت کی روشنی میں یہی ہوسکتا ہے کہ کہ وہ خدا کے نہیں تھے، اور خدا نے ان کی مدد نہیں فرمائی۔ بہاء) اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کرکے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا۔ کیا میں چوہڑا، یا چمار تھا، جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہوگئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پورانہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالی سے خوف کرو، کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا، ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جو، اب میرے قبضہ میں ہے، ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آ جائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم
راقم خاکسار غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

مرزا غلام احمد قادیانی نے ہمشیرہ مرزا احمد بیگ کو بھی خط لکھا:

...والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (مسماۃ محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا، اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔ اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔ اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ (ایک طرف تو مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ محمدی بیگم کا نکاح کسی دوسرے سے ہونا بھی ان کی الہامی پیش گوئی ہے، پھر خود ہی اس الہام کی ایسی تیسی کر رہے ہیں اور اس شادی کو رکوانے یعنی الہام کو غلط کروانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ گویا انہیں خود بھی یقین تھا کہ انہوں نے جو کچھ محمدی بیگم سے نکاح کے سلسلے میں کہہ رکھا ہے وہ کسی الہام کی بنا پر نہیں ہے۔ اور اگر وہ واقعی الہام کی بنا پر ہے تو وہ رحمانی الہام نہیں بلکہ شیطانی الہام ہے۔ بہاء)

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔ (مرزا صاحب نے یہ کیوں نہیں لکھا کہ جس دن محمدی کا نکاح سلطان محمد سے ہوگیا، اسی روز ثابت ہو جائے گا کہ انا رادوہ الیک والی پیش گوئی جس میں اس کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کی بات کی گئی ہے، الہامی نہیں ہے۔ بہاء) راقم مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

اس خط کے ساتھ اس بے زبان بے چاری عزت بی بی سے بھی اس کی والدہ کے نام رقعہ لکھوایا کہ مجھ پر رحم کرو، میرا سہاگ بچانا ہے تو مسماۃ محمدی ادھر بھیجو۔ اگر تم ایسا نہیں کر سکتیں تو پھر مجھے واپس لے جاؤ۔ رقعہ یوں ہے:

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بھائی، میرے ماموں کو، سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں ۔

(نوٹ از مرزا) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلا توقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان سے آدمی بھیج دو، تاکہ اس کو لے جائے۔ ،

(نوٹ: جس طرح مرزا صاحب منکوحہ آسمانی کے حاصل کرنے میں ناکام رہے اسی طرح اپنے بیٹے پر بھی قابو نہ پا سکے ۔ بہت چاہتے تھے کہ وہ اپنی بے گناہ بی بی کو محض اس جرم پر طلاق دیوے کہ اس کے رشتہ دار نے مرزا صاحب کی زوجیت میں اپنی لڑکی کو نہیں دیا)۔

جب یہ سب کچھ ہولیا اور مرزا صاحب کی کوئی کوشش کام نہ آئی نہ لالچ کا جادو چلا، نہ بیٹے نے اپنی بیوی کو طلاق دینا منظور کیا، تو مسمات محمدی بیگم کا نکاح ایک نوجوان سے ہوگیا تو مرزا صاحب کو فکر ہوگیا کہ اب کیا ہوگا۔

زمین وآسمان تو نہ ٹلے، مگر اس کے الہام کرنے والے کی بات ٹل گئی۔ لیکن انہیں تسلی تھی کہ جماعت پر پورا بھروسہ ہے جو کچھ کہونگا وہ مان لے گی۔ اس لئے مرزا صاحب نے یہ علاج کیا کہ اس کے متعلق الفاظ یہ تھی انا رادوھا الیک یعنی ہم اس کو تیری طرف لوٹا دیں گے۔ لوٹا دینا اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ پہلے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے قبضہ میں چلی جائے۔اب احمد بیگ نکاح کی تاریخ سے تین برس تک مر جائے گا اوراس لڑکی کا خاوند اڑھائی برس تک مر جائیگا اور یہ لڑکی قبل از گزرنے ایام عدت میرے گھر میں خود بخود آجائیگی وغیر ذلک۔

صرف یہ اعتراض باقی رہتا تھا کہ مرزا صاحب سے اس کا نکاح پہلے آسمان پر ہو چکا تھا، مگر بعد میں جو نکاح کر کے لے گیا اس صورت میں مرزا صاحب کا خدا عاجز آ گیا کیوں کہ مرزا صاحب کو اس کی بکارت سے فائدہ نہ اٹھانے دیا۔

اس کا جواب دینے کے لئے بھی مرزا صاحب نے ایک الہام گھڑ لیا کہ و لا تخف سنعید ھا سیر تھا الا و لی یعنی تو نہ ڈر، ہم اس کو پہلی حالت میں لے آئیں گے یعنی یعنی دوبارہ باکرہ بنا دیں گے۔

ہمیں تو خدا کی قدرت کاملہ سے کوئی انکار نہیں اور اگر خدا چاہے تو کسی کو باکرہ بنا دیوے، لیکن مرزا صاحب کا آخری مسلک قانون قدرت جس کی رو سے مسیح علیہ السلام کا زندہ آسمان پر تشریف لانا ناممکن اور محال ہے اس کا مخالف ہے۔خیر ہمیں اس سے بحث نہیں بلکہ اصل مطلب کو ہم نے دیکھا ہے۔

اس پیش گوئی کے ظہور کے موقع کا جو نقشہ مرزا صاحب نے کھینچا ہے وہ ان کی اس عبارت سے ظاہر ہے

فتفكروا ايها الطلا ب أهذا اضغا ث ا حلا م أهذا افتراء الانسان و سئلوا هل المتو فى الذين يتند مو ن فى انفسهم و يبكو ن على ميتهم و يقو لو ن يا و يلنا انا كنا خاطئين و هنا نى ر بى و قا ل انا مهلكوا بعلها كما اهلكنا ابا ها و رادوها اليك الحق من ربك فلا تكو نن من الممتر ين و ما نوخر ه ا لا لا جل معدود قل تر بصوا ا لا جل و انى معكم من المتر بصين ،

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۷۶)

یعنی اے طالبو! سوچو کیا یہ متوحش خواب ہیں کیا یہ انسان کا افترا ہے۔مرنے والے کے لوگوں سے پوچھو جو اپنے دلوں میں نادم ہو رہے ہے اور اپنی میت پر رو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ افسوس سچ مچ ہم گناہ گار تھے مجھے خدا نے مبارک باد دی ہے اور کہا ہے کہ میں اس کے خاوند کو اس طرح ہلاک کرونگا جس طرح کہ اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس کو تیری طرف لوٹا دونگا خدا کی طرف سے سچائی ہے پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو اور ہم اس کو دیر نہ کریں گے مگر ایک گنے ہوئے وقت تک (یعنی اڑھائی برس تک) کہہ دے (اے مرزا) اس وقت کا انتظار کرو اور میں تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے اس نقشہ کے کھینچنے کی جرأت محض اس بنا پر کی کہ مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی کے نکاح سے دو تین ماہ بعد فوت ہو گیا تھا اگر چہ مرزائی اصول کے مطابق اس کی موت اتفاقیہ تھی اور پیش گوئی کی بنا نہ تھی کیوں کہ کوئی وجہ نہیں کہ عبداللہ آتھم کی موت کے واسطے پندرھویں ماہ کی آخری تاریخ کی رات بارہ بجے تک موت رکی رہے مگر ایک دوسرے شخص کے لئے وقت معین کا نواں حصہ ابھی پورا نہ ہونے پائے۔ مرزا صاحب نے دراصل یہ خیال کیا کہ احمد بیگ کا داماد اس پیش گوئی سے ڈر جائے گا اور اپنی بیوی کو طلاق دے گا اور میری پیش گوئی سچی ثابت ہو جائے گی مرزا صاحب کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ احمد بیگ کا داماد ایک فوجی سپاہی ہے جو میدان جنگ میں توپوں اور بندوقوں اور تلواروں کے سامنے موت سے نہیں ڈرا کرتے بھلا ان گیدڑ بھبکیوں کا اثر اس پر کیا ہوگا؟

الغرض اڑھائی برس تو کیا ایک زمانہ گزر گیا نہ تو اس کا خاوند ہلاک ہوا، نہ اس پر کوئی رونے والے، نہ افسوس کرنے والے.. نہ ندامت اٹھانے والے معلوم ہوئے نہ منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے پاس قبل از گزرنے ایام عدت کے واپس آئی نہ نکاح آسمانی کی تصدیق ہوئی بلکہ مرزا صاحب کی عبارت کا روئے سخن مرزائی جماعت کی طرف زیادہ موزوں ہے کہ مرزا صاحب اسی تمنا میں دنیا سے گزر گئے اور اس کی جماعت کو ندامت حاصل ہوئی اگر چہ ہمیں بھی مرزا صاحب کی اس ناکامی پر افسو ہے کیوں کہ وہ بے چارے زندگی کے دن منکوحہ آسمانی کے خاوند کا تصور آتے ہی زبان حال سے کہتے تھے

یاں انتظار وصل وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

مرزا صاحب کی زندگی میں جب اس پیش گوئی کے پورا ہونے کا ان سے مطالبہ ہوتا تو دو طرح کے جواب ملتے تھے مرزا صاحب کے مرید تو یہ کہہ دیتے تھے کہ ابھی مرزا صاحب زندہ ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ پیش گوئی ضرور پوری ہوگی اور مرزا صاحب دبی زبان سے کبھی کبھی یہ کہہ دیا کرتے کہ توبہ کی برکت سے محمدی بیگم کا خاوند زندہ رہ گیا مگر یہ جواب نہ صرف غلط بلکہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ اول تو یہ کہ مرزا صاحب کے الہام کرنے والے کو غیرت سے کام لینا چاہیے تھا کہ جس پیش گوئی پر مرزا صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دعوی نبوت والہام کے صدق وکذب کا دارومدار تھا وہ کیوں ملتوی رہ جائے۔فرض کرو کہ توبہ کے باعث وہ بچ بھی رہا مگر سوال یہ ہے کہ اول تو اس کی توبہ ثابت نہیں دوسرا پیش گوئی میں آتھم کی پیش گوئی کی طرح رجوع الی الحق یا توبہ کی شرط نہیں۔تیسرا یہ کہ گناہ تو اس کا یہ تھا کہ اس نے خدا کے پڑھے ہوئے خطبہ نکاح کو ملیامیٹ کر دیا اور مرزا کی آسمانی منکوحہ کو اپنے قبضہ میں رکھا ہے۔توبہ کے یہ معنی تھے کہ وہ گناہ سے باز رہتا اور مرزا کو ان کی منکوحہ دے دیتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ وہ اپنی ضد اور ہٹ پر قائم رہا تو کس طرح مانا جائے کہ اس نے توبہ کی۔

اس بحث سے جو نتیجہ نکل سکتا ہے ناظرین پر پوشیدہ نہیں اس لئے ہم اس کے متعلق بھی مرزائی صاحبان سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ اس کا جواب دیں کہ پیش گوئی اپنے الفاظ میں کس طرح صادق اور سچی ہے۔

ہمیں امید ہے کہ مرزائی صاحبان اس سے بہت جھنجلائیں گے لیکن ہم ان کو ایک آسان ترکیب بتا دیتے ہیں۔عمو ائیل کی پیش گوئی کے متعلق کوئی جواب نہیں بن پڑے گا اور ہمارے مرزائی دوستوں کو ندامت ہی اٹھانی پڑے گی البتہ دوسری پیش گوئی کے واسطے وہ یہ کہہ دیں کہ چوں کہ نکاح آسمان پر ہوا تھا اس لئے مدت اڑھائی برس بھی آسمانی اصطلاح کے مطابق محسوب ہو گی کیونکہ اللہ کا ایک دن پچاس ہزار برس کا ہوتا ہے۔باقی رہا مرزا کا فوت ہو جانا یا تب تک منکوحہ آسمانی کا فوت ہونا سو شائد مرزا کسی زمانہ میں بذریعہ تناسخ دوبارہ جنم لے کر کامیاب ہو جائیں۔شرم شرم

۱۷ جولائی ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ۔امرتسر ص ۱۹۵۔۲۰۹)

## مرزا کادیانی کا اختراع

مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے من جملہ اختراعات یہ بھی ایک اختراع کیا ہے کہ بعض ہندی فلاں فلاں بزرگ (کرشن جی مثلاً) نبی ورسول تھے اور بڑے زور شور سے آیت

رسلاً قد قصصناهم عليك من قبل و رسلاً لم نقصصهم عليك ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ان من امة ا لا خلا فيها نذ ير

سے استدلال کر کے بزعم خود اس دعوی کو ثابت کیا ہے۔ان آیات سے اگر ایسے صاحبوں کی نبوت کا امکان ثابت ہوگا تو وہ بھی بایں خیال کہ شائد آیات بالا سے وہ بھی مراد ہوں مگر وہ بھی اس صورت میں کہ جو عقائد واعمال خلاف ا نـزل الـلـه ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں، وہ ان کے نہ ہوں۔ پس اس کا مقتضی یہ ہوگا کہ ان کو برائی سے یاد نہ کیا جائے اور زبان وقلم کو ان کی نسبت طعن و تشنیع سے روکا جائے لیکن ان کی نبوت پر تیقن کرنے کے واسطے کافی نہیں ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ نبی نہ ہوں اور بھی صاحب نبی ہو گزرے ہیں، ہاں مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ اجمالاً تمام انبیاء پر ایمان لائیں اور خاص شخص کی نبوت پر ایمان لانا اہل اسلام کے نزدیک تب فرض ہے کہ اس بزرگ کی نبوت منصوص ہو اور نص بھی کیسی کہ موجب اطمینان ہو اور صاف صاف ہو کہ فلاں بزرگ نبی ورسول تھے۔ یہ امر ایسا نہیں ہے کہ اس کا ثبوت تخیلات واوہام سے ہو۔ یہ کہنا بھی کافی نہ ہوگا کہ اسکے احوال قرآن وحدیث سے ملتے جلتے ہیں اولاً اس لئے کہ ان عقائد وافعال کا ثبوت بر سبیل تواتر ان سے ہو ثانیاً کہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ عام ناصحین اور شعراء کے اقوال قرآن وحدیث کے موافق ہوتے ہیں خواہ اس زمانہ کے ہوں یا اور کسی زمانہ کے۔ پس اگر صرف افعال کے موافق ہونے سے کسی کی نبوت ثابت ہوتی ہو تو چاہیے کہ ناصحین وشعراء مذکور بھی نبی ہوں۔ اذ ليس فليس

دہریہ جو الٰہی ہستی کے منکر ہیں ان کے بھی کئی ایک اقوال وعقائد قرآن سے موافق ہیں مثلاً قتل ناحق وامثالہ کی برائی تو کیا ان کے بانی مذہب بھی نبی ورسول اللہ قرار دئے جاسکتے ہیں حالانکہ یہ بالکل خلاف دانش وہدایت ہے جیسا کہ ظاہر ہے پس میں مکرراً لکھتا ہوں کہ پیشوایان مذاہب کو برا کہنا یا لکھنا مذموم ہے اول تو اس لئے کہ ان کی صلاحیت کا احتمال ہے دوم کہ مخالفین اسلام بھی ہمارے پیشوایان دین کو برا کہنے سے اجتناب کریں گے البتہ یہ تو اہل اسلام با تہذیب کہہ سکتے ہیں کہ مرزائی جماعت جب تک کہ ایسے بزرگوں کی پیغمبری قطعی دلائل ( قرآن) سے قطعی نہ سہی ظنی (حدیث صحیح سے) ہی سے ثابت نہ کرینگے تب تک ایسی بناوٹیں تمام مذاہب کو پھانسنے کا آلہ متصور ہوگا اور بس۔

اگر یہ کہہ دیا جائے کہ نہیں نبوت پر ایمان لانا فرض ہے خواہ منصوص ہو یا نہ یا کہ کسی نے دہریت اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیراللہ کی عبادت ہی کیوں نہ جاری کی ہو تو صاحبو! اہل اسلام اس طرح پر کسی کی نبوت کے قائل نہیں ہو سکتے کیوں کہ یوں تو حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ وغیرھم علیھم السلام کی بعثت لغو ٹھہرے گی اور جتنی کتابیں آسمانی مسلمہ ہیں تمام ہی دفتر داخل کرنے کے لائق ہوں گی بلکہ تمام حضرات انبیاء کرام بانی تفرقہ وفساد ٹھہریں گے العیاذ باللہ و لم یقل بہ مومن بناء علیہ

کرشن جی و امثالہ کی نبوت کے قائلین پر لازم ہے کہ ان کی نبوت اسی طریقہ سے ثابت کریں جو ہم بیان کر آئے ہیں نہیں تو ایسے اختراعات کو عقلاء خاص کر مسلمان کب قابل قدر متصور کر سکتے ہیں یوں ہی اپنی زبان سے کہہ دینا کہ فلاں نبی ہے فلاں رسول ہے رائیگاں ہوگا۔ ہاں جیسے کہ اپنا عیسیٰ ومہدی ورسول و کرشن ہونا بعض کو منوا کر گدی بنالی ہے، یہ اس پر ایک اور مصالحہ سہی

مگر یاد رہے کہ مرزا صاحب اگر اپنی دنیا سنوار گئے، اپنے پس ماندوں کے لئے سلسلہ پیری ومریدی چھوڑ گئے اور اسی کے طفیل دھڑا دھڑ منی آرڈر آئے اور آرہے ہیں لیکن اس کا جو کچھ انعام ہے اس کا کچھ تو پتہ لگ گیا ہوگا اور کچھ لگے گا

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اصل مطلب یہ ہے کہ مرزائی جماعت نہیں بلکہ گدی نشین۔ میری اس تحریر کو زیر نظر لاکر اہل اسلام کی تشفی کریں۔ و السلام علی من اتبع الھدی۔

مرقومہ: مولانا مولوی مفتی پیر ابوالحسن غلام مصطفیٰ صاحب امرتسری

۷۔اگست ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ۔امرتسر۔ص ۲۱۶۔۲۱۸)

## مولوی نورالدین اور خواجہ کمال الدین

۷۔اگست ۱۹۱۱ء کے روزانہ پیسہ اخبار میں ایک صاحب نے خواجہ کمال الدین وکیل احمدی کو مخاطب کر کے ان سے دریافت کیا ہے کہ رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں غیر احمدیوں کو جو کافر کہا گیا ہے، تو کیا آپ کو اس سے اتفاق ہے۔ اگر اتفاق ہے تو آپ مسلمانوں کے جلسوں میں کیوں شامل ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔وغیرہ

سائل نے خواجہ صاحب کو ناحق مخاطب کیا دراصل یہ سوال ان مسلمانوں (غیر احمدیوں) سے ہونا چاہیے تھا جو خواجہ صاحب کو اپنے جلسوں میں شامل کرتے ہیں یا ایسے مکانوں پر خواجہ صاحب کے لیکچروں کا اہتمام کرتے ہیں یا یہ سوال ایسے غیر احمدیوں سے ہونا چاہیے تھا جو خواجہ صاحب کے لیکچروں کی بابت اشتہار دیتے ہیں اور ان کی تعریف کرتے ہیں یہی لوگ اس کا جواب دیں کہ جب تم لوگ مرزائے کادیانی کے نزدیک کافر اور جہنمی ہو اور اولـئك هـم الـكا فرو ن تمہاری ہی شان میں مرزائی آسمان سے نازل ہوا ہے تو کیا تم لوگوں نے اس مقدس خطاب کو اپنے لئے قابل فخر تصور فرما کر قبول کرلیا ہے سائل صاحب کو اصل قصہ معلوم نہیں اگر ان کو معلوم ہوتا تو وہ سوال ہی نہ کرتے اصل ماجرا یہ ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کی یہ خواہش تھی کہ وہ مسلمانوں سے اتفاق واتحاد رکھیں ان کو اپنے جلسوں میں شامل کریں اور خود ان کے جلسوں میں شامل ہوں اگرچہ یہ اتحاد واتفاق مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک تھا کیونکہ جس وقت خواجہ صاحب عام مسلمانوں کے جلسوں میں شامل ہوتے یا لیکچر دیتے ہیں تو اس وقت مرزا صاحب کے مشن کی تائید کے متعلق کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالتے اس رویہ سے عام جہلاء کو ان سے محبت ہو جاتی ہے اور مرزائیوں سے راہ ورسم پیدا ہو کر آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ مرزائی ہوتے ہیں اور اگرچہ خواجہ صاحب نے اپنی جماعت کو بڑھانے کے لئے یہ اچھا گر تجویز کیا تھا مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی سے مرزائیت کے دارالخلافہ میں اس گر کو استحسان کی نظر سے نہیں دیکھا گیا اور خواجہ صاحب کی مخالفت اپریل کے تشحیذ الاذہان کے رنگ میں ظاہر ہوئی اس لئے خواجہ صاحب سے اس کے متعلق استفسار کرنا موزوں نہیں

خیر مسلمانوں کا تو اس اعلان سے کچھ نہیں بگڑا البتہ وہ لوگ جواب بھی مرزائیوں سے گھی کھچڑی ہیں اور ان کے لیکچروں کا اہتمام کرتے اور اشتہارات شائع کرتے ہیں نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے رہے۔اور ان کے حق میں صادق آتا ہے خسر الد نیا و ا لآ خرہ و ذلك هو الخسرا ن المبین

کیوں کہ مسلمان ان کو مرزائی سمجھتے ہیں اور مرزائیوں کے نزدیک وہ کافر ہیں

۲۱ اگست ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ۔امرتسر۔ص ۲۱۸۔۲۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# مولوی سید محبوب شاہ کا مکتوب

داتہ ضلع ہزارہ سے مولانا محبوب شاہ مندرجہ ذیل عنایت نامہ ارسال فرماتے ہیں:

جناب مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں داتہ ضلع ہزارہ میں ۱۹۰۳ء میں صاحب ضلع بہادر نے مرزائیوں کو مسجد محمدی میں داخل ہونے اور نماز پڑھنے سے ممنوع کر دیا تھا اور روک دیا تھا مگر اب مرزائیوں نے بنام محمدیاں اس بنا پر دعوی دائر کیا ہے کہ احمدیوں کو مسجد محمدی سے کسی طرح نہ روکا جائے۔

ہم محمدی جماعت کو اس بات کے نظائر بکار ہیں پنجاب یا ہندوستان کے کسی شہر میں مثل اس فیصلہ کے کوئی ایسا فیصلہ ہوا ہے کہ مرزائیوں کو محمدیوں کی مسجد سے روکا گیا ہو، اگر اخبار اہل فقہ کے ناظرین میں سے کسی صاحب کو ایسا فیصلہ معلوم ہو تو اس خاکسار کو بواپسی جواب سے بہت جلد اطلاع دیں۔ فقط۔ والسلام۔

راقم: خادم الاسلام سید محبوب شاہ محمدی حنفی ساکن داتہ ڈاک خانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

جہاں تک ہمارا خیال ہے یہ مقدمہ میں ہندوستان بھر میں اپنی نوعیت کا پہلا مقدمہ ہے، اسلئے اس کی نظیر شائد نہ مل سکے۔ اگر کوئی واقعہ ایسا ہو چکا ہو اور ہمارے علم میں نہ ہو، ناظرین میں سے کسی صاحب کو معلوم ہو تو وہ مولوی صاحب کو اطلاع دے دیویں۔

میرے خیال ناقص میں مسلمانوں کو اس مقدمہ کے جواب میں اب کوئی تکلیف نہ ہوگی جب کہ خود جماعت مرزائیہ نے رسالہ تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۱۱ء میں اپنی جماعت کو مسلمانوں سے الگ بتایا ہے علاوہ بر آں مرزا صاحب کو تمام علمائے اسلام نے بالاتفاق کافر اور خارج از اسلام مانا ہے اگر دعوی دیوانی ہے تو جواب صرف یہ ہونا چاہیے کہ مرزا صاحب اور اس کے متبعین کافر اور خارج از اسلام ہیں مطابق قاعدہ قانونی کے تنقیح یہ ہوگی کہ کیا مرزا صاحب اور اس کے مریدین مسلمان ہیں۔ لیکن اگر عدالت کی مرضی ہو تو ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ کیا مرزا صاحب اور اس کی جماعت کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے؟ صورت اولی میں بار ثبوت مرزائیوں پر ہوگا، اور صورت ثانیہ میں بار ثبوت مسلمانوں پر ہوگا۔ تنقیح خواہ کسی رنگ میں ہو ان شاءاللہ مسلمان ضرور کامیاب ہوں گے کیونکہ اگر چہ وہ لوگ اپنے آپ کو مومن اور مسلمانوں کو کافر کہہ رہے ہیں اور اصول میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف بتاتے ہیں لیکن اس سے ان کو انکار نہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کی جماعت سے نکال کر الگ جماعت قرار دے چکے ہیں

ہمارے سنی حنفی وکلاء کا فرض ہے کہ اپنے مفید مشوروں سے اس مقدمہ میں امداد فرمائیں رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ اپریل ۱۹۱۱ء اگر چہ اب نہیں ملتا لیکن اس کی صحیح نقل امرتسر میں چھپی ہے اور مولانا نور احمد امام مسجد شیخ بڈھا واقعہ موری گنج امرتسر سے صرف محصول ڈاک وصول ہونے پر مل سکتی ہے اور مرزائے کادیانی کے کلمات کفریہ و نقل فتاوی علمائے عرب وعجم بھی مفت ملتے ہیں جس کو ضرورت ہو مولوی صاحب سے منگوالیں۔

۲۱۔اگست ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ۔امرتسر۔ص ۲۳۲۔۲۳۳)

## حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر

حضرت عیسی علیہ السلام کی حیات وممات کا جھگڑا جب سے مرزا غلام احمد نے شروع کیا ہے، تب سے بڑی بڑی معرکہ آرا بحثیں اس مسئلہ میں ہو چکی ہیں۔ مجھے اس وقت یہ بیان کرنا مقصود نہیں کہ کس کے دلائل قوی اور قابل اعتبار ہیں، بلکہ دکھانا صرف یہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب کے اس بارے میں کس قدر مختلف اقوال ہیں جن سے کسی خدا ترس، سمجھ دار، ذی فہم و ہوش انسان کا اس نتیجہ پر پہنچنا کچھ بھی مشکل نہیں کہ مرزا صاحب کا دعوی الہام ووحی بموجب آیت کریمہ لو کان من عند الله غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيرا (النساء ۸۲) محض خانہ ساز خود تراشیدہ صرف ذاتی ہوشیاری و چالاکی پر مبنی تھا اور ہرگز ہرگز خدا کی طرف سے اس کو الہامی تعلیم نہیں دی گئی۔

۱۔مرزا کی الہامی کتاب ازالہ اوہام جس کی نسبت خود مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ:

خدا تعالی نے اس تالیف میں میری مدد کی ہے جو بیان نہیں کر سکتا (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۵۶۳)

مرزا جی کا یہ اعتقاد کہ خدا نے یہ کتاب بذریعہ الہام مجھ پر نازل کی اور مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ عیسی فوت ہو گئے ہیں اور ان کی عمر کی نسبت دو حدیثیں پیش کی ہیں جو بلفظہ مع ترجمہ مرزا صاحب درج ذیل کی جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا۔مشکوۃ میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

و عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اعمار امتی ما بین الستین الی سبعین و اقلھم من یجوز ذلک رواہ الترمذی وابن ماجہ۔یعنی اکثر عمریں میری امت کی ساٹھ اور ستر برس تک ہوں گی اور ایسے لوگ کم تر ہوں گے جو ان سے متجاوز کریں

یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں، پھر اتنا فرق کیوں کر ممکن ہے۔اور لوگ تو ستر تک مشکل پہنچیں اور ان کا یہ حال ہو کہ دو ہزار برس کے قریب ان کی زندگی کے گزر گئے اور اب تک مرنے میں نہیں آتے۔

ب۔پھر دوسری حدیث مسلم کی ہے جو جابر سے روائت کی گئی ہے:

و عن جابر قال سمعت النبی ﷺ یقول اقل یموت بشھر تسألونی عن الساعۃ ۔ و انما علمھا عند اللہ و اقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ تأتی علیھا مأۃ سنۃ و ھی حیۃ یومئذ ۔رواہ مسلم۔اور روایت ہے جابر سے کہ کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ کوئی ایسا زمین پر مخلوق نہیں جو اس پر سو برس گزرے اور وہ زندہ رہے۔

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص کی مخلوقات میں سے ہو وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا ۔اورارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ما علی الارض میں داخل ہیں۔ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی جسم خاکی زمین پر رہے تو فوت ہو جائے گا اور اگر آسمان پر چلا جائے تو فوت نہیں ہوگا کیونکہ جسم خاکی کا آسمان پر جانا تو خود بخود بموجب نص قرآن کریم کے ممتنع ہے بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

(ازالہ اوہام ج۲ص۶۲۵)

۲۔پھر مرزا غلام احمد صاحب اپنے مکتوب عربی میں لکھتے ہیں:

بعض اولیائے کرام نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح کی زندگی حضرت ﷺ کی زندگی سے بھی چھوٹی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ص ۱۳۲)

۳۔ پھر یہی مرزا صاحب الہام اور وحی کے مدعی لکھتے ہیں:

احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ۱۲۵ برس کی ہوئی اور اسی بات ک اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں۔(ریویو آف ریلی جنز۔ ص ۲۳۵)۔

اور بعض دیگر کتب مرزا صاحب و عام عقیدہ مرزائیان حال اب اس امر کا انصاف ناظرین پر ہے کہ وہ خود اندازہ لگالیں کہ کیا کسی ملہم مامور من اللہ یا کسی مدعی وحی جس کو بالہام الہی سب کچھ معلوم ہوتا رہتا ہے اس قدر پہلو بدلنا اور اس قدر تناقض اس کے کلام میں پایا جانا اس کے مفتری علی اللہ کی دلیل نہیں ہے؟ ضرور ہے۔

یاد رکھو زمانہ نے بڑے بڑے جھوٹوں کا حال سنا، مگر ایسا بد حافظہ اور دروغ گو تو کوئی بھی نہیں گزرا۔ امید ہے کہ کوئی احمدی ان تمام اقوال کا تطابق ثابت کرکے مشکور کرنے کی کوشش کرے گا۔ احمدیوں کا قدیمی خیر خواہ۔ محمد عظیم گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

۱۱ستمبر ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر۔ ص ۲۴۶۔ ۲۴۸)

## حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر

جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر کے بارے میں مرزا صاحب قادیانی کے اس قدر مختلف اقوال ہیں کہ جن کو کوئی مرزائی قیامت تک تطابق نہیں دے سکتا جیسا کہ رات اور دن کو جمع کر لینا ناممکن ہے ایسا ہی مرزا کے قبر عیسی کے متعلق متناقض اقوال کا تطابق دینا محال نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا کے پاس کوئی خدا تعالی وحی نہیں آتی تھی اور نہ اللہ تعالی اس کو بذریعہ الہام کسی بات کی اطلاع دیتا تھا ،اور نہ اس قدر اختلاف خدائی تعلیم میں ہو سکتے ہیں۔ یہاں بھی مجھے اس کی تحقیق مقصود نہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر کہاں ہے، یا وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں، بلکہ دکھانا یہ ہے کہ عمر کی طرح قبر میں بھی مرزا قادیانی کے اقوال کس قدر دروغ آمیز اور قیاسی ڈھکوسلے ہیں۔

خیر ایک سمجھدار انسان اگر ذرا بھی خدا ترس دل لے کر غور کرے تو اس کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسانی سے سمجھ جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے محض اپنی مسیحیت کو ثابت کرنے کے لئے خدا تعالی پر افتراء باندھا ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات کے متعلق میرے خیال میں ہمارے نبی اکرم ﷺ کو عیسائیوں کے رد کے لئے اتنا ہی فرما دینا کافی تھا کہ ،تمہارا مسیح مرگیا اور اس کی قبر کشمیر میں موجود ہے،،، اس سے صرف یہی فائدہ نہ ہوتا کہ عیسائی جھوٹے ثابت ہوتے بلکہ ان کا مصنوعی خدا مرجاتا اور وہ اس کی قبر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور بجائے کفارہ کی منادی کے اس کی قبر پر کھڑے ہوکر اپنی قسمت کو روتے اور مسیح کا ماتم کرتے کہ آنخضرت ﷺ نے ایسا نہیں کیا حضرت موسی کی نسبت سب لوگ قائل تھے کہ انہوں نے زمین پر انتقال فرمایا اور زمین پر ان کی قبر موجود ہے مگر یہ عام خیال تھا کہ ان کی قبر لا پتہ ہے اور توریت کے آخری باب میں لکھا ہے کہ:

سو خداوند کا بندہ موسی خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین میں مرگیا اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج کے دن تک کوئی اس کی قبر کو نہیں جانتا۔

(استثنا باب ۳۴ آیت ۵۔۶)

So Moses the servant of the Lord died there in the land of Moab, according to the word of the Lord. And he buried him in a valley in the land of Moab , over against Beth-pe-or: but no man knoweth of his sepulchre unto this day . ( Deuteronomy 34:5-6)

باوجودیکہ حضرت موسی علیہ السلام کی قبر کا پتہ دینا آنخضرت ﷺ کے لئے چنداں ضروری نہیں تھا اور اس قبر کا پتہ لگ جانا بھی کوئی بڑی ضرورت کی بات نہیں تھی تاہم آنخضرت ﷺ نے فرمادیا کہ مجھ کو اس قبر کا پتہ ہے اور بتادیا کہ بیت المقدس سے ایک پتھر کی غار کی راہ کے کنارے سرخ ریتی کے ٹیلے ہے۔ قبره الى جانب الطريق تحت الكثيب الاحمر (مسلم فضائل موسى)

ناظرین خدا کے لئے انصاف کیجئے اور ذرا سوچئے کہ اس کے مقابل حضرت عیسی کی قبر کا پتہ بتانا آنخضرت ﷺ کے لئے کس قدر ضروری تھا اور اس کے بتلا دینے سے یہی نہیں کہ عیسائیوں کا دین دنیا سے مٹ جاتا اور صدیوں کے عیسائی دنوں میں کل کے کل مسلمان ہوجاتے بلکہ آنخضرت ﷺ کی سچائی اور صداقت پر ایک زندہ نشان قیامت تک قائم ہوجاتا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح کی قبر کیا بلکہ مرنے تک کا خیال بھی کسی کو نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا مختصر یہ کہ آنحضرت ﷺ حضرت عیسی کو زندہ بجسد عنصری آسمان پر مانتے تھے اور ارشاد فرما دیا کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے اور پھر زمین پر آ کر ایک مدت مقررہ تک قیام فرما کر انتقال فرمائیں گے اور میرے روضہ میں دفن ہوں گے جہاں ان کی قبر کے لئے جگہ موجود ہے مگر مرزا صاحب کی جو کچھ رائے ہے وہ مندرجہ ذیل اقوال سے ظاہر ہوتی ہے

۱۔ ازالہ اوہام مرزا صاحب کی الہامی کتاب ہے اس میں آپ کہتے ہیں:

یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ (ازالہ اوہام۔ دوم۔ ص۴۷۳)

۲۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۷۴ پر لکھا ہے کہ: مسیح ابن مریم مرنے کے بعد جب کہ وہ جلیل میں جا کر کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گیا چالیس دن برابر نظر آتا رہا۔

۳۔ کتاب تائید حق اور بعض دیگر کتب میں ہے کہ حضرت مسیح کی قبر علاقہ شام میں ہے اور بعض عربوں کی چشم دید شہادتیں درج ہیں کہ جنہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر کی چشم دید شہادت پیش کی ہے

۴۔ اس کے بعد جب مرزا جی وہاں حضرت مسیح کی قبر ثابت نہ کر سکے تو آخر میں آ کر یہ لکھنا شروع کیا کہ: حضرت مسیح صلیب سے نجات پا کر نصیبین کی طرف آئے اور پھر افغانستان کے ملک ہوتے ہوئے کوہ نعمان میں پہنچے اور جیسا کہ اس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ اب تک گواہی دے رہا ہے وہ ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے اور پھر اس کے بعد پنجاب کی طرف آئے آخر کشمیر میں گئے اور کوہ سلیمان پر ایک مدت تک عبادت کرتے رہے اور سکھوں کے زمانہ تک ان کی یادگار کا کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا آخر سری نگر میں ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائی اور خان یار کے محلّہ کے قریب آپ کا مقدس مزار ہے۔ (ملاحظہ ہو: حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست ص۱۴ مورخہ ۷ ستمبر ۱۸۹۹ء۔ راز حقیقت ورسالہ ریویو آف ریلی جنز)

اب مرزائیوں کا فرض ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ ازالہ اوہام لکھتے وقت جس کی نسبت مرزا صاحب کا بیان ہے کہ: خدا تعالی نے اس تالیف میں میری وہ مدد کی جو میں بیان نہیں کر سکتا (ص۵۶۳)

آپ کا الہام کہیں پر لے گیا ہوا تھا کہ عیسائیوں اور دیگر تمام لوگوں کو مخاطب کر کے کہا جاتا ہے کہ: یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل جا کر فوت ہو گیا، پھر یہ کیسے باور ہو سکتا ہے کہ وہی خدا دوبارہ بتلاتا ہے کہ نہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاقہ شام میں ہے جب وہاں بھی پتہ نہیں چلتا تو کہنے لگتا ہے کہ، سری نگر کشمیر میں ہے۔، یہ تمام اقوال اس با ت پر شاہد ہیں کہ مرزا صاحب کا کلام ہی ان کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے پڑھو لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ ا ختلا فاً کثیراً

غرض یہ کہ کوئی بھی مصنف اپنی قلم سے ایسے متضاد مضامین نہیں لکھ سکتا جب تک اس کی عقل درست اور حواس بجا رہیں۔ اللہ تعالی ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ایسی افترا پردازیوں سے بچائے رکھے۔ آمین۔ مرزائیوں کا خیر خواہ: محمد عظیم گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

۱۸ ستمبر ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت اہل فقہ۔ امرتسر ص ۲۴۵۔۲۴۸)

## قادیانی کتاب، نبی اللہ کا ظہور، کا جواب

نبی اللہ کا ظہور، مرزائے کادیانی کی جماعت کے ایک رکن کی تصنیف ہے مصنف نے بخیال خود بڑا پرزور رسالہ لکھا ہے لیکن مطالعہ کرنے والوں سے پوشیدہ نہیں کہ وہی پرانا راگ الاپا ہے جو مرزا صاحب خود الاپ چکے ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں۔ عموماً وہی باتیں ہیں جن کا دنداں شکن جواب مسلمانوں کی طرف سے بارہا دیا جا چکا ہے۔ البتہ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ وصاف ہے . قیمت..

ملنے کا پتہ: مولوی محمد ظہیر الدین موضع اروپ تحصیل وضلع گوجرانوالہ ۔

۲۳۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر صحافت ص ۲۵۶)

## کاروائی انجمن مشیر المسلمین بنارس

پچھلے دنوں بنارس میں جماعت مرزائیہ نے کچھ سر اٹھایا تھا۔ مسلمانان بنارس نے ان کی سرکوبی کے متعلق جو مستحسن کارروائی کی، اس کا مختصر حال اس رسالہ میں درج ہے۔ ۲۸ صفحات کا رسالہ ہے۔ قیمت درج نہیں۔ غالباً انجمن کی طرف سے چھپوا کر تقسیم کیا گیا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ سکرٹری صاحب مشیر المسلمین بنارس۔

۲۳۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔ اہل فقہ۔ امرتسر ص ۲۵۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# روئیداد مناظرہ مونگیر

بنارس کی طرح مرزائیوں نے مونگیر میں بھی کھلبلی مچائی تھی۔وہاں کے باغیرت مسلمانوں نے جماعت مرزائیہ کے عقائد باطلہ کے استیصال کے لئے قابل قدر کوشش کی۔مونگیر میں مرزائیوں کی جوگت ہوئی وہ بے نظیر ہے۔اس کا احساس مرزائی جماعت کو بھی ہے۔اور مرزائیوں نے اگر چہ زبان سے نہیں مگر زبان حال سے اعتراف کیا ہے کہ وہ مونگیر میں مباحثہ کرنے کے قابل نہ تھے۔مسلمانان مونگیر نے شرائط مناظرہ وتقرر مسائل مرزائیوں سے طے کر لئے ہوئے تھے۔مرزائی مناظروں کا صرف یہ کام تھا کہ بہ پابندی شرائط مباحثہ کرتے،لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا اور بری طرح سے اپنے آپ کے لئے ذلت حاصل کی اور صاف لفظوں میں مرزائی مناظر نے...صاحب مختار حکم کو کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ ہم مناظرہ نہیں کرتے۔آپ لکھ دیجئے کہ ہم ہار گئے۔اخبار بدر میں اس کا اعتراف اس طرح کیا گیا کہ اب اپنی جماعت کو ہدایت کر دی کہ کوئی مرزائی بطور خود بلا استصواب دارالخلافہ کے شرائط طے نہ کیا کرے وغیرذالک

مسلمانان مونگیر نے اس کاروائی مناظرہ کو بذریعہ رسالہ جات واشتہارات مشہور کیا ہے۔ان میں سے رسالہ آئینہ کادیانی،و روئداد مناظرہ مونگیرو رسالہ اظہار حق،قابل دید ہے۔سکرٹری اہلسنت وجماعت مونگیر سے یہ رسالے مل سکتے ہیں۔اس سے پہلے مونگیر کے مناظرہ کی ایک مختصر رپورٹ اخبار اہل حدیث میں امرتسر نکلی تھی جس کی پیشانی پر اڈیٹر اہل حدیث کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ ان کو مونگیر کے مسلمانوں نے بلایا تھا مگر وہ بہ باعث جلسہ انجمن اہل حدیث امرتسر کے نہ جا سکے،مگر خواجہ محمد عبدالعزیز صاحب سوداگر شال جو اس مناظرہ کے مہتممین میں سے ہیں امرت سر تشریف لائے ہیں ان کا بیان ہے کہ اڈیٹر صاحب اہل حدیث کو مہتممین جلسہ کی طرف سے کوئی دعوتی پیغام نہیں آیا شائد کسی وہابی نے ان کو بلایا ہوگا۔

۲۳/اکتوبر ۱۹۱۱ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص ۲۵۶۔۲۵۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# مباحثہ مونگیر میں اڈیٹر اہل حدیث مدعو نہ تھے

ہمارے مکرم دوست خواجہ محمد عبدالعزیز صاحب تاجر پشمینہ امرت سری نے ایک خط آمدہ مونگیر معہ لفافہ ہمارے پاس بھیجا ہے اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ خواجہ صاحب کا یہ دعوی کہ مہتممین مجلس مناظرہ نے اڈیٹر صاحب کو مدعو نہ کیا تھا بالکل صحیح ہے ۔باقی رہا کسی غیر مقلد کا اپنے طور پر بلانا اس کا اعتبار نہیں۔ بہرحال وہ خط یہ ہے:

عنایت ذکر فرمائے بندہ زاد عنایۃً

بعد آداب تسلیم مزاج شریف فدوی خیریت سے ہے اور خیر و عافیت آپ کی درگاہ خداوند کریم سے نیک مطلوب قطعہ نواز نامہ پا کر نہایت ممنون و مشکور ہوا۔ بموجب تحریر اخبار اہل فقہ مورخہ ۵ فروری ۱۹۱۲ء واسطے دریافت اس امر کے اڈیٹر اہل حدیث صاحب واسطے مناظرہ مونگیر میں مدعو تھے،

ہم نے مولانا محمد عمر صاحب سے دریافت کیا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اڈیٹر صاحب اہل حدیث کو مدعو کرنے میں برابر خلاف تھے۔ اور مولوی انور حسین صاحب ساکن محلّہ مہولی بہت ہی کوشاں تھے کہ جس میں مولوی ثناء اللہ اڈیٹر صاحب اس مناظرہ مونگیر میں تشریف لائیں، مگر بوجہ خلاف ہونے ہمارے، اڈیٹر صاحب موصوف کو طلب نہیں کیا گیا۔ اگر شائد مولوی انور صاحب کی طرف سے کوئی کاروائی ہو تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ ان لوگوں نے لکھا ہو تو بس۔ مولوی انور حسین صاحب بھی تو اہل حدیث ہیں، وہ لکھا کریں۔ آپ کی تحریر جو ۵ فروری ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں ہے بہت صحیح اور درست ہے فقط۔ محمد عبدالحکیم محلّہ توپ خانہ مونگیر

مکرر آں کہ ہم نے جو خط لکھا ہے بموجب کہنے مولوی محمد عمر صاحب کے جو لفظ ان کے منہ سے نکلا ہے وہی لفظ لکھا گیا ہے۔

۱۱ مارچ ۱۹۱۲ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر۔ ص ۲۹۴۔ ۲۹۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

منگیری مباحثہ میں کون کون مدعو تھا؟

جناب مولانا ثناءاللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ چند کور باطنان وخود غرضوں نے یہ ریمارک کیا ہے جو جلسہ مناظرہ کہ میان اہل سنت والجماعت وقادیان اس شہر منگیر کے منعقد ہوا تھا اور اس میں جو جو ذلتیں قادیانیوں کو نصیب ہوئیں اور ایک مجمع کثیر اہل سنت والجماعت سے نکل بھاگے جس کا سین قابل دید تھا۔ اوس موقع میں آپ کی نہ طلبی ہوئی اور نہ کوئی ٹیلیگرام آپ کے پاس بھیجا گیا۔ اور نہ جماعت اہل سنت کی طرف سے آپ مدعو ہوئے۔ میرے جناب محض غلط ہے یہ سراسر افترا پردازیاں جس وقت مقام محضر پور میں کمیٹی ہوئی اور علماء کی طلبی کا مشورہ کیا گیا تو بالاتفاق یہ رائے قرار پائی کہ جناب مولانا ثناءاللہ صاحب وجناب مولانا ابراہیم صاحب کا اس جلسہ میں آنا فرض ہے کیوں کہ یہ حضرات بابرکات ہر فرعونے راموسےٰ کے مصداق ہیں اور علی الخصوص مولانا ثناءاللہ صاحب فاضل امرتسری جو کہ فاتح قادیان ہیں۔ چنانچہ آپ کے پاس پہلے خط روانہ کیا گیا اس کے جواب کے آنے میں جب دیر ہوئی تو ٹیلیگرام روانہ کیا گیا جس پر آپ نے یہ عذر معقول دکھلایا کہ اوسی تاریخ میں میرے ہاں بھی جلسہ ہے میں حاضر نہیں ہوسکتا ہوں۔ البتہ تاریخ بدل دی جائے تو کوئی عذر نہیں۔ چونکہ یہاں شرائط مناظرہ وتاریخ طے پا چکی تھی مجبوری ہوئی۔ جس کا جی چاہے دفتر اہل سنت والجماعت سے دریافت کرلے کہ آیا مولانا ثناءاللہ صاحب کی طلبی ہوئی تھی کہ نہیں اور خطوط اور ٹیلیگرام دفتر میں موجود ہیں یا نہیں؟

ابو محمد محبوب حسین از انجمن حمایت اسلام منگیر۔ **اڈیٹر اہلحدیث:** اڈیٹر اہل فقہ غور سے پڑھے اور اپنے مخبر صادق کو پڑھوائے۔

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۱۳۔ مورخہ ۵ صفر ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۱۲ء ص: ۳-۴)

## تحفہ بنارس

اس نام کا رسالہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے اس میں ایک لیکچر نقل کر دیا گیا ہے جو مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر کادیان نے بہ مقام بنارس سنایا تھا۔ یہ لیکچر بغرض تبلیغ مذہب مرزائیہ بنارس میں دیا گیا تھا۔ لیکچرار صاحب نے لیکچر میں اس عام دستور کی خلاف ورزی نہیں کی جو عموماً فرقہ مرزائیہ نے اختیار کیا ہوا ہے جس کو غیر مرزائی لوگوں کی اصطلاح میں کذب بیانی کہتے ہیں۔ من جملہ بے شمار کذب بیانیوں کے صفحہ.. اپنی حیثیت میں ایسا بے نظیر ہے، اگر تمام دنیا کے جھوٹ بولنے والے جمع ہو کر چاہیں کہ اس صفحہ کے مقابلہ کا جھوٹ بول سکیں تو امید نہیں کہ وہ عہدہ برآ ہوں۔

فاضل لیکچرار فرماتے ہیں کہ:

بہت سے لوگ حضرت اقدس کے مقابلہ میں الہام کا دعوی کرنے یا نبوت کے مدعی ہو کر آپ سے نشانات طلب کرتے ہوئے اپنے ہی حق میں بددعا کر کے آپ کی سخت مخالفت اور اہانت کی کوشش کرنے کے سبب ہلاک ہوگئے جن میں سے بعض کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد تیس (۳۰) نام درج ہیں۔

فاضل لیکچرر کے مندرجہ بالا دعویٰ کو چار حصوں پر تقسیم کرتے ہیں، یعنی جو تیس نام انہوں نے بقید لفظ بعض درج کئے ہیں وہ چار حال سے خالی نہیں: ۱۔ انہوں نے الہام کا دعویٰ کیا۔ ۲۔ وہ مدعی نبوت ہوئے۔ ۳۔ مرزا صاحب سے انہوں نے مباہلہ کیا۔ ۴۔ مرزا صاحب سے نشانات طلب کرتے ہوئے اپنے ہی حق میں بددعا کر کے مرزا صاحب کی سخت مخالفت واہانت کی کوشش کرنے کے سبب ہلاک ہوگئے۔

اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ گروہ مرزائیہ علیحدہ علیحدہ بتادے کہ حضرت مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری، حضرت مولانا مولوی غلام رسول امرتسری ومولوی اسماعیل علی گڈھی، مولوی نذیر حسین دہلوی نے کب الہام کا دعویٰ کیا، یا کب نبوت کا دعویٰ کیا، یا کب مرزا صاحب سے مباہلہ کیا، یا کب مرزا صاحب سے نشانات طلب کئے۔ اور کب اپنے حق میں بددعا کی؟ (مع حوالہ کتاب)

ہمیں تو افسوس نہیں کہ مرزائی جھوٹ کیوں بولتے ہیں کیونکہ وہ بے چارے معذور ہیں جب کہ ان کے مذہب کا انحصار ہی کذب بیانی پر ہے، تو وہ سچ کس طرح بول سکتے ہیں۔ لیکن اگر افسوس ہے تو یہ ہے کہ صریح کذب بیانی کرتے ہوئے ان کو شرم کیوں نہیں آتی۔ کیا فاضل لیکچرر کو معلوم نہیں کہ مرزا صاحب نے علماء دین کی توہین کی تو خدائے تعالیٰ نے ان کے بدلے میں مرزا صاحب کو کس قدر ذلیل کیا۔ امرتسر میں مرزا صاحب کی جوگت ہوئی کیا آپ اس سے واقف نہیں۔ وہ کیسا سین تھا مرزا صاحب نے غلطی کی کہ یہ الہام پہلے سے نہیں گھڑا کہ الیس بو لیس بکا ف عبدہ، اس نظارہ کے دیکھنے والوں پر اس الہام سے اتمام حجت کا کام نکلتا۔

فاضل لیکچرر نے غلطی کی اس موقعہ پر مندرجہ ذیل نام نہ لکھے:

مولوی عبدالحق غزنوی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم۔ مولوی ثناء اللہ۔ خاکسار غلام احمد اخگر۔ مولوی ابوالحسن تبتّی

عمر بھر میں مرزا صاحب آنجہانی نے صرف ایک مباہلہ کیا جو بمقام امرتسر عیدگاہ اہل سنت میں مولوی عبدالحق سے ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ مولوی عبدالحق اس نتیجہ کی زندہ تصویر اور عبداللہ آتھم کے مقابلہ میں پیش گوئی کر کے مرزا صاحب کا ذلیل ہونا اس کی بین دلیل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عبدالحکیم اور مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں مرزا صاحب نے الہامات گھڑے۔ آخر دعا کی اور دعا کی مقبولیت کے راگ گائے۔ نتیجہ کیا ہوا؟ ڈاکٹر عبدالحکیم اور مولوی ثناء اللہ زندہ نشان قائم ہو گئے اور جھوٹا ان دونوں کی زندگی میں دعا کے مطابق ہیضہ سے ہلاک ہوا۔ فعليه ما عليه

خاکسار (مولانا اخگر) نے مئی ۱۹۰۰ء میں پیش گوئی کہ مرزا صاحب بضع سنين میں بذریعہ موت ہاویہ میں گرائے جائیں گے۔ چنانچہ ٹھیک نویں برس خدائے قدیر و توانا نے مرزا صاحب کو بہ سزائے موت ہاویہ میں گرایا۔

مولوی ابوالحسن تبّتی، مرزا صاحب کے جس قدر مخالف ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایک دفعہ ایک اشتہار میں انہوں نے مرزا صاحب کے حق میں لکھا تھا کہ:

کفش با بر سر خوری از افترائے نا سزا
رو سیہ گشتی میاں مردم قرب و جوار

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی مخالفت یا اہانت ہو سکتی ہے۔ مگر فاضل لیکچرر یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ان کو بمقابلہ مرزا صاحب کوئی تکلیف پہنچی۔

آتھم کی پیش گوئی کے متعلق جو گت مرزا صاحب کی ہوئی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس فیصلہ کو منظور نہیں کیا اور لکھا کہ پہلے مرنا معیار کذب نہیں اور ظالم کی رسی دراز ہوتی ہے، اس لئے خدا نے ان کی خواہش کے مطابق فیصلہ کیا۔

اسی اصول کو اگر مرزائیوں نے اختیار کیا تو عبداللہ آتھم کے مقابلہ میں صاف اور بدیہی نتیجہ ہے کہ مرزا صاحب دعویٰ الہام میں صادق نہ تھے۔ عبداللہ آتھم نے کبھی اس فیصلہ کو نہیں مانا۔ بلکہ یہ کہا کہ مرزا صاحب نے اس کی ضعیف العمری پر خیال کر کے قیاسی پیش گوئی کر دی۔

اگر مرزا صاحب کے خدا کے نزدیک ان کے مخالفین کی رائے کی اس قدر وقعت ہے کہ باوجود اجابت دعا کے خدا نے مولوی ثناء اللہ کی رائے کے مطابق عمل کیا تو ضروری تھا کہ مرزا صاحب پہلے فوت ہو جاتے اور عبداللہ آتھم زندہ رہتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاضل لیکچرر نے بڑی بے باکی سے یہ بڑ ہانکی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں پوری ہوئیں، لیکن افسوس کہ یہ بالکل غلط دعوی ہے۔ مرزا صاحب کبھی اپنی پیش گوئیوں میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ برخلاف اس کے وہ ہمیشہ ناکام رہے، اور جس قدر ذلت وناکامی پیش گوئیوں کے پورا ہونے کے متعلق ان کو حاصل ہوئی وہ کسی معمولی رمال کو آج تک نصیب نہیں ہوئی

الغرض، تحفہ بنارس، کتاب کیا ہے ایک طومار کذب ہے۔ لیکن اس کا وہ حصہ جو مرزا صاحب کے متعلق نہیں بلکہ بت پرست کی تردید میں ہے، قابل قدر ہے۔ حجم ۶۴ صفحے، علاوہ ٹائٹل، لکھائی چھپائی اور کاغذ کے اعتبار سے بہت اچھی کتاب ہے۔ قیمت ۴۔ آنے۔ ملنے کا پتہ: بدر ایجنسی کادیان ضلع گورداسپور۔

۱۸۔ مارچ ۱۹۱۲ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص ۲۹۵۔۲۹۸)

## ایڈیٹر اہل حدیث اور ایڈیٹر الحق کا مباحثہ

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب کادیانی نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا سے انہوں نے دعا کی تھی کہ اگر وہ سچے ہیں تو مولوی ثناء اللہ ان کی زندگی میں ہلاک ہو جائے، اور اگر وہ جھوٹے ہیں تو بدولت مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں دنیا سے رخصت ہوں۔ اگرچہ مرزا صاحب اس سے پہلے بھی بارہا آخری فیصلہ کا اعلان کرتے رہے اور یہ ظاہر فرماتے رہے کہ میرے دشمن ذلیل ہوں گے، خوار ہوں گے، یہ ہوگا، وہ ہوگا، اور تین سال یا کم وبیش میعاد مقرر کر دیا کرتے تھے۔ جب کچھ زمانہ اس مدت میں سے باقی رہ جاتا، تو یہ یقین کر کے کہ ان کا داؤ نہ چلا، دوسرا اشتہار کسی دوسری بنیاد کیلئے جاری کر دیتے تھے۔ مگر بخلاف سابقہ فیصلوں کے بمقابلہ (ثناء اللہ) کی چوٹ کا فیصلہ بارگاہ خداوندی سے صادر ہو گیا۔ یا بالفاظ دیگر خدا نے مرزا صاحب کی دعا قبول فرمائی اور جھوٹا اپنے مخالف کی زندگی میں مرض ہیضہ یا اسہال سے راہی ملک عدم ہوا۔ مرزا صاحب اگرچہ اپنی کسی پیش گوئی کے پوری ہونے کی تمنا کو اپنے ساتھ ہی قبر میں لے گئے لیکن پھر بھی ان کی عادت تھی کہ مخالفوں میں سے کسی کو بخار آ گیا تو جھٹ شہرت مچادی کہ ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مخالفت کے باعث عذاب الٰہی بخار کے رنگ میں موجود ہوا۔ کسی کوزکام کی شکایت ہوگئی تو فوراً ذلت اور عذاب پر محمول کرنے میں سبقت کی۔ پس کوئی وجہ نہ تھی کہ انکے مخالف اس زبردست فیصلہ کا تذکرہ نہ کرتے۔ عام طور پر جب مرزا صاحب کے متعلق کوئی مضمون لکھا جاتا تو اس فیصلہ کا ذکر آہی جاتا تھا، اس پر ایڈیٹر صاحب الحق کچھ بگڑے اور یہ کہنا شروع کیا کہ مرزا صاحب کی یہ دعا نہ تو خدا کی مرضی سے تھی اور نہ ہی خدا نے اسے قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور ساتھ ہی ایڈیٹر اہل حدیث (امرتسر) کو چیلنج دے دیا کہ اگر وہ یہ ثابت کر دے تو اسے انعام دیا جائے گا۔ انعام کی تعداد پہلے تو کم تھی، مگر اس میں ترقی ہوتی گئی اور آخر مبلغ تین سو روپیہ کی رقم تجویز کر دی۔

آخر اس بحث کے لئے شہر لدھیانہ تجویز ہوا جہاں دونوں فریق تاریخ مقررہ پر پہنچ گئے۔ مبلغ تین سو روپیہ انعام موعودہ ایک رئیس کے پاس اس غرض سے جمع کیا گیا کہ منصف کے فیصلہ کے مطابق فریق کامیاب کو سپرد کر دے۔

اڈیٹر اہل حدیث کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور ایڈیٹر الحق کی طرف سے منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروز پور منصف تھے۔ اور سردار بچن سنگھ صاحب بی اے پبلک پراسیکیوٹر لودھیانہ سرپنچ مقرر کئے گئے تھے۔

اڈیٹر الحق کے نزدیک سرپنچ کا فیصلہ اور تین سو روپیہ کی رقم کا ضائع ہونا تو مرزائی مشن کے لئے کوئی ذلت ورسوائی نہیں۔ تحریر میں زائد عبارت پڑھنا اس پر فریق ثانی کا معترض ہونا کہ فلاں عبارت پر خط کھینچ دو پھر صاف اقرار کرنا کہ یہ زبانی تھا تحریر میں نہیں تھا، پھر اس پر فریق ثانی کا استغاثہ مرزائی مشن کا چشم پوشی کا مشورہ دینا، یہ سب امور تو باعث ذلت ورسوائی بنیں۔ ہاں فریق ثانی کو بخیال ان کے بڑی ذلت ورسوائی ہوئی کیا یہ کہ اڈیٹر اہل حدیث نے پرچہ بجائے خود لکھنے کے لکھوایا، اور زبانی بولتے گئے پر کاتب سے صاف نہ پڑھا گیا۔ ایڈیٹر صاحب الحق سخت غلطی کرتے ہیں کہ ایک معزز غیر اسلامی سرپنچ کو جسے فریقین سے کوئی تعلق نہیں، طرف داری سے متہم کرتے ہیں اور اپنا الزام لگاتے ہیں کہ انھوں نے سکھا شاہی فیصلہ دیا۔ وہ خود خیال کرلیں کہ اگر مرزا صاحب فریق ثانی کے خلاف فیصلہ صادر فرماتے تو کیا آپ کے نزدیک فریق ثانی کے اس قول کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھی اثر ہوتا کہ انہوں نے طرف داری کی اور کیا اس امر کو مان لیتے۔

ایڈیٹر الحق فرماتے ہیں کہ انہوں نے سردار بچن سنگھ صاحب کے انتخاب میں سخت غلطی کی۔لیکن دراصل انہوں نے یہ غلطی نہیں کی بلکہ ان سے سخت غلطی یہ سرزد ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنے پیشوا کی سنت پر عمل نہیں۔

اگر وہ مرزا صاحب کی سنت پر عمل کرتے تو جس طرح پیر مہر علی شاہ صاحب کے لاہور میں تشریف لانے پر لاہور کے بازاروں میں اشتہارات بعنوان: پیر مہر علی شاہ صاحب کا انکار وفرار، چسپاں ہو رہے تھے، اسی طرح ایڈیٹر الحق صاحب کو چاہیے تھا کہ دہلی سے اسی طرح کے اشتہارات چھپوا کر ساتھ لاتے، اور جس وقت ایڈیٹر اہل حدیث لدھیانہ میں پہنچا تھا اسی وقت اشتہارات چسپاں کرنے شروع کر دیتے۔فریق مخالف ہزار چلاتا کہ ہم تو لدھیانہ میں بیٹھے ہیں، فرار کیسا! انکار کس طرح! مگر آپ مرزا صاحب کی طرح تاویلات رکیکہ کو پیش لاکر پہلو بچا لیتے ماننے والے تو آپ کو وہی تھے جو مرزا صاحب کے تھے بس شور مچا دیتے کہ ثناء اللہ بھاگ گیا مباحثہ نہ کرسکا وغیرہ

آج تک جس قدر مجلسیں مناظرہ کی مرزائیوں کے متعلق ہوئی ہیں ان میں مرزائی اگرچہ سخت ناکامی اور زک اٹھاتے تھے مگر جس طرح مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہونے پر بھی کامیابی کے راگ گائے جاتے تھے۔اسی طرح مرزائی ہمیشہ ہر ذلت ورسوائی کو اپنی کامیابی کے رنگ میں دکھانے کے عادی تھے مگر لدھیانہ کا مباحثہ دو وجہوں سے ان کی کامیابی کے راگ کی سر بگاڑ رہا ہے۔ایک تو یہ کہ ثالث سرپنچ نے ان کے خلاف فیصلہ دیا، دوسرا یہ کہ تین سو رقم مال غنیمت کی طرح فریق مخالف لے کر شاداں وفرحاں امرتسر پہنچا۔

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

بالآخر ہم محض انسانی ہمدردی کے اقتضاء سے اڈیٹر صاحب الحق کو تسلی دیتے ہیں کہ اگرچہ واقعی آپ کے مشن کو سخت ذلت حاصل ہوئی ہے مگر آپ ہمت نہ ہاریں اور مرزا صاحب کی روش کو نہ چھوڑیں اور اسی طرح کہتے جائیں کہ ہم لدھیانہ میں جیت گئے منکوحہ آسمانی کا خاوند ابھی تک زندہ ہے منکوحہ آسمانی مطابق الہام لا تخف سنعيدها سيرتها الاولى بھی مرزا صاحب کی زندگی میں مرزا صاحب کو انا رادوها اليك یاد دلاتی رہی جب اس سے مرزا صاحب نے ہمت نہ ہاری تو بلا سے تین سو روپیہ گیا اور ذلت ہوئی آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پرواہ نہ کرنی چاہیے۔

خیر یہ تو ایک واقعہ پر ریمارک تھا لیکن ایک امر ضروری قابل بیان ہے کہ اس مباحثہ نے جو فائدہ آئندہ مسلمان مناظرہ کرنے والوں کو پہنچایا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی ڈائری کے متعلق مرزائی منصف صاحب نے بڑا لطیف ریمارک کیا جس سے اس کو پایہ اعتبار سے ساقط ہونے کی کوئی بات باقی نہیں رہ گئی ۔جب اس کا اعتبار ہی نہیں تو آئندہ وہ کسی کام کی نہ رہی۔

ایڈیٹر صاحب الحق قبل مناظرہ اس بات پر بڑا زور دیتے تھے کہ منصف صاحبان فیصلہ حلفی لکھیں۔ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنا فیصلہ حلفی لکھا،مگر منشی فرزند علی صاحب نے لفظ حلفی کو استعمال نہیں کیا۔ چنانچہ سر پنچ صاحب نے اس کی طرف اپنے فیصلہ میں اشارہ کیا ہے۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب کے نزدیک بھی وہی فیصلہ صحیح ہے جو فریق مخالف کے منصف نے لکھا ہے مگر محض اپنی جماعت کی لاج رکھنے کے لئے انہوں نے اپنے فریق کے حق میں فیصلہ لکھا۔اگر ان کا ضمیر بھی یہی شہادت دیتا جو ان کا فیصلہ کہہ رہا ہے تو وہ ضرور حلفی فیصلہ لکھتے۔دفتر اہل حدیث سے کیفیت مناظرہ بطور رسالہ شائع ہونے والی ہے جو چار پائی کے ٹکٹ وصول ہونے پر دفتر مذکور سے منگوائی جاسکتی ہے۔

۲۰مئی ۱۹۱۲ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر۔ص ۳۱۵۔ ۳۱۸)

## عرفان بھیل پوری کا مضمون

ایک اشاعت میں مولانا عرفان علی بیلپوری کا مضمون بعنوان:

ملائے دربھنگی بجواب انصاف البری،

شائع ہوا۔اس مضمون میں فاضل مصنف نے تحذیر الناس سے عبارات نقل کیں جن پر مولانا غلام احمد اخگر مدیر اخبار اہل فقہ نے حاشیہ تحریر کیا۔ہم قارئین کی دل چسپی کے لئے فاضل مضمون نگار مولانا عرفان علی بیلپوری کے مضمون سے اقتباس لے کر مولانا اخگر کا حاشیہ ذیل میں نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقتباس از مضمون مولانا عرفان بیلپوری

اول در بھنگی صاحب ہمارا یہ دعوی ہے کہ آپ کے مولانا مقتدا، نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس میں صراحتاً حضور پرنور سید المرسلین خاتم النبیین کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کیا ہے اور ہمارے اس دعوی کی صداقت پر تحذیر الناس کی عبارات مندرجہ ذیل شاہد ہیں نانوتوی صاحب لکھتے ہیں: اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور قائم رہتا ہے۔ ،

پھر صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوا ہو، تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔،

اسی تحذیر الناس میں ہے کہ: عوام الناس کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدم و تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔،

مولانا غلام احمد اخگر صاحب مذکورہ بالا اقتباس پر یوں حاشیہ تحریر فرماتے ہیں:

فرقہ مرزائیہ میں زیادہ تر وہابی ہی شامل ہوئے۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ مقتدایان فرقہ مذکورہ نے مرزا صاحب کے دعاوی کے لئے راستہ صاف کر رکھا ہے۔ ختم نبوت کے متعلق جو بحث مرزائی کرتے ہیں اس کا ماخذ یہی عبارتیں ہوں گی جو فاضل مضمون نگار نے تحذیر الناس سے نقل فرمائیں۔ مرزا صاحب کادیانی نے اس سے فائدہ اٹھایا اور مدعی نبوت بن بیٹھے اور اس صورت میں مرزا صاحب کو دعوی نبوت اور اس کے متبعین کو تصدیق دعوی مذکورہ پر خدا تعالی سے ملنے والا ہے، اس سب کے مجموعہ کے حق دار مصنف تحذیر الناس ہے ذلك هو الخسران المبين (المدیر)

۲۰ مئی ۱۹۱۲ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر۔ ص ۳۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# مباحثہ ثنائی ومرزائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کو اور تمام ناظرین اہل حدیث وخریداران پیسہ اخبار کو معلوم ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث نے منشی قاسم علی دہلوی ایڈیٹر الحق سے مباحثہ بمقام لدھیانہ کیا اور فیصلہ بحق مولوی ثناء اللہ صاحب کے ہوا۔ سردار بچن سنگھ پلیڈر جو منصف فریقین کی طرف سے مقرر ہوا تھا، کیا۔ خیر یہ تو جو کچھ فیصلہ ہونا تھا ہوا اور پہلے ہی سے معلوم ہو رہا تھا کیوں کہ مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں ہی فیصلہ کر دیا تھا لیکن جو شرط اس میں عرصہ سے قرارداد ہو رہی تھی اور آخر کار رنگ لائی یعنی مبلغ تین صد روپیہ شرط باندھ کر جو مباحثہ شروع ہوا تھا اور آخر کار مولوی ثناء اللہ صاحب نے بخوشی اس میں سے وصول کر لیا ہے اس کے متعلق بندہ کے دل میں دو قسم کا وسوسہ ہے:

ا۔ایک: آیا شرط باندھ کر مباحثہ کرنا از روئے شرع شریف جائز ہے یا غیر مشروع۔ دوم۔اس طرح شرط باندھ کر مباحثہ کر کے روپیہ لینا حلال ہے یا حرام

امید ہے کہ آنجناب اس تحریر کو ایک گوشہ اخبار میں درج فرما کر اور جواب باصواب سے ضرور آگاہ فرما کر اس شک کو دفع فرمائیں گے اور جناب مولوی ثناء اللہ صاحب سے ملتمس ہوں کہ آپ برائے مہربانی اپنے اخبار میں بھی اس سوال کا جواب دے کر مرہون احسان فرماویں۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔

راقم: خاکسار حافظ الٰہی بخش ولد حاجی محمد موسی پراچہ۔

سوداگر سنگی وکلاہ شہر کوہاٹ۔ خریدار اہل فقہ وخریدار اہل حدیث

اہل فقہ: جہاں تک میری تحقیق ہے یہ شرط یا قمار بازی نہیں ہے اس کے مفصل دلائل میں ان شاء اللہ تعالی کی آئندہ اشاعت میں درج کرونگا

۲۷ مئی ۱۹۱۲ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر ۳۲۰۔۳۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## فیصلہ آسمانی

یہ رسالہ حضرت مولانا سید ابو احمد رحمانی (مرحوم) کی تصنیف ہے۔اس میں مرزا صاحب کادیانی کے اعتقادات اوران کے دعاوی کی تردید دلائل عقلیہ ونقلیہ سے کی گئی ہے اور مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے ان کا کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے مرزا صاحب یا ان کے مریدوں کو قطع وتین کے متعلق بڑا ناز ہے اس کی نسبت ایک بسیط تحقیق کر کے مرزا صاحب کی غلطیاں دکھائی گئی ہیں۔جن لوگوں کو مرزائیوں سے مباحثہ کرنے کا اتفاق ہوتا ہے ان کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید اور کارآمد ہے قیمت رسالہ درج نہیں ملنے کا پتہ : مولانا مولوی ابوالحسن صاحب خانقاہ رحمانیہ مونگیر

۳جون ۱۹۱۲ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص ۳۲۱)

## دجال اکبر

لدھیانہ کے مباحثہ کے بعد ہمارا خیال تھا کہ الحق دہلی کا اڈیٹر اب کنج عافیت میں بیٹھ کر اپنی حرکت پر عمر بھر پریشان ہوگا اور اسی پشیمانی میں کڑھ کڑھ کر جان دے دے گا،مگر یہ ہماری غلطی تھی،کیونکہ آخر وہ مرزا صاحب آنجہانی کا دام افتادہ ہے جو ذلت پر ذلت اور رسوائی پر رسوائی حاصل ہونے پر بھی خم ٹھونک کر میدان میں براجتے تھے۔یہ ان کے چیلے ہو کر بلا اس خفت اور ذلت کو پانی گھونٹ سے جلدی ہضم نہ کریں تو مرزائی کیسے۔ شرم چہ کنی است کہ پیش مرداں بیاید

۲۰ستمبر(۱۹۱۲ء) کے الحق میں بعنوان دجال اکبر ایک نوٹ لکھتے ہیں جس میں بحوالہ اخبار پرکاش ایک امریکن موجد کی خبر بتاتے ہیں کہ وہ سائنس کی معلومات کی بنا پر پانی برسا لیتا ہے وغیرہ ۔اس کے بعد اڈیٹر اہل حدیث ایڈیٹر النجم اور ایڈیٹر اہل فقہ کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ مان لیں کہ ان کا دجال آگیا وغیـــرہ ذلك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یاد رکھئے.. مان چکے ہیں کہ دجال ....اب تینوں کی کوئی ضرورت نہیں کہ...کریں کہ وہ دجال ہے۔ ہندوستانی دجال اگرچہ اپنا دجل...کے لئے یہ کہتا تھا کہ انگریز اور پادری دجال ہیں اور ریل ان کا گدھا ہے مگر حجاز اور مدینہ منورہ میں ریل کے پہنچنے سے اس کی یہ بڑھی دجل ثابت ہوگئی کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ دجال حرمین شریفین میں نہ پہنچ سکے گا۔

بالآخر ہم ایڈیٹر صاحب الحق کو یہ جتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ تم لاکھ کوئٹہ کی غلط خبر کو روغن حجاز مل کر اہل حدیث کی ہم آہنگی کرو، مگر یہ یاد رکھو اہل حدیث، اہل فقہ اور النجم میں اگرچہ باہم سر پھٹول ہو، اختلاف ہو، لیکن تمہارے مقابلہ میں سب متفق اور تن واحد ہیں۔تمہارے مقابلہ پر جس وقت تینوں کھڑے ہوں گے تو ایک ایک کرکے تین کھڑک جائیں گے۔

ایڈیٹر الحق یہ بھی یاد رکھے کہ اس کی بدزبانی اگرچہ دائرہ انسانیت اور دائرہ تہذیب سے لاکھوں میل دور ہے تاہم اگر اس کو شوق ہے تو ہم اپنی پرانی تحریریں اگر اس نے نہ دیکھی ہوں ہدیۃً پیش کردیں اس کے بعد بھی اگر ضرورت باقی ہوگی تو بحکم کلوخ انداز.. پاداش سنگ است کرنے کو تیار ہیں۔ ہاں لیکن اخبار میں نہیں بلکہ بذریعہ اشتہارات تاکہ لودھیانہ کی ذلت ورسوائی میں اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہے تو نکل جائے

۱۷۔اکتوبر ۱۹۱۲ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر۔ص ۳۵۴)

## ترکی امداد اور احمدی احباب

پنجابی ہندوؤں کے بعض نادان دوستوں کی مخالفت اور تنگ ظرفی کے باوجود ہم اس امر سے ضرور مسرور تھے کہ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے عالم گیر ہمدردی کی لہر رگ و پا میں سرایت کرگئی ہے اور اس مبارک جذبہ کا پرتو بلا اختلاف عقائد سب پر پڑ رہا ہے۔لیکن اختلاف سے تو ہمارے ہادیان ملت تک کو دوچار ہونا پڑا ہے۔مبارک سے مبارک پوائنٹ بھی کبھی بخیر وخوبی سرانجام نہیں پا سکا۔پھر ہلال احمر کی بیل اگر منڈھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چڑھتی تو کس طرح چڑھتی؟ جس طرح یونیورسٹی سکیم کی تحریک و تحریص کے دوران میں ایک آدھ مخالفت کی بے سری تار ہمارے کانوں تک پہنچی تھی، اسی طرح اب ہلال احمر کی مقبولیت کو بھی دشمنوں اور حاسدوں کی نظر بد لگ گئی ہے۔ اور اس خصوص میں ہمارے مکرم دوست شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان نمایاں ہوئے ہیں۔ آپ کے نزدیک ہلال احمر کی تجویز محض جوش پیدا کرنے والی تجویز ہے جس سے کم از کم احمدی اصحاب کو دور دور رہنا چاہیے۔ اس دوران میں جس انداز استدلال سے کام لیا گیا ہے اس کی نسبت ہم کیا کہیں، کیوں مذہبی تفرقات ہمارا موضوع نہیں، ہاں اس قدر ضرور قابل گزارش ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح قبلہ نور الدین کا مسلک جتلانے میں معزز اور متین معاصر نے کسی قدر عجلت اور غلط فہمی سے کام لیا ہے۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہو سکا ہے ممدوح تو اس قدر گناہ کے مرتکب ہونے کو کچھ زیادہ قابل مواخذہ تصور نہیں فرماتے کہ خدا اور رسول کے خادموں اور اماکن مقدسہ کے محافظوں کو نہیں بلکہ ان کے یتیم اور مظلوم پس ماندگان کو حسب توفیق کچھ نہ کچھ دے دیا جائے۔ الحکم کے مضمون سے ہم کو کس قدر صدمہ پہنچا خدا گواہ ہے کیوں کہ کسی، مسلمان، کہلانے والے کی طرف سے ایسی دل شکن تحریر دیکھنے پر ہرگز آمادہ نہیں تھے ہمارے دوست نے اندازہ لگایا ہوگا کہ اس غیر متوقع آرٹیکل کی بدولت وہ ہمارے مہربانوں کے نزدیک کس قدر قابل وقعت ہوگئے ہیں۔ شہرت کے دو ہی راستے ہیں: صحیح لائن پر قدم پویاں ہو، منزل مقصود ذرا دیر میں نظر آتی ہے اور الٹی ٹیڑھی پگ ڈنڈیاں جلد طے ہو جاتی ہیں لیکن بدنام ہو کر، نام آوری، ہمارے نزدیک تو موزوں نہیں۔

۶ جنوری ۱۹۱۳ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص ۳۶۰۔۳۶۱)

## مرزائے کادیانی کا حقیقی جانشین

جماعت مرزائیہ نے مرزائے کادیانی کے بعد حکیم نور الدین صاحب کو اس کا جانشین منتخب کیا۔ اس کے بعد مولوی عبداللہ تیماپوری ایک مرزائی نے دعوی جانشینی کیا اور بعض مرزائیوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت بھی کی مگر حکیم صاحب نے ان کو پاگل بنا کر جماعت کو اس کے دعاوی پر تحقیق کرنے سے روک دیا۔ اس کے بعد نور پور ضلع کانگڑہ کے ایک مختار صاحب نے صدا بلند کی کہ مرزا کے جانشین خود بدولت ہیں۔ ہمیں اس سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بحث نہیں کہ ان تینوں میں سے حقیقی جانشین کون ہے۔ علاوہ برآں موخر الذکر دو صاحبوں کے حالات سے ہم واقف نہیں اس لئے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ حقیقی جانشین ہو سکتے ہیں یا نہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ حکیم مولوی نور الدین صاحب کسی طرح سے مرزا کے حقیقی خلیفہ اور جانشین ہونے کی قابلیت نہیں رکھتے، کیوں؟

اسلئے کہ حکیم صاحب بڑے شریف الطبع خلیق اور با سلیقہ شخص ہیں، نہ کسی کو گالی دیتے ہیں نہ بدزبانی سے مخاطب کرتے ہیں بحال یہ کہ مرزا کادیانی اپنے مخالفین کو سخت ترین بازاری گالیاں دینے کا عادی تھا اور ظاہر ہے کہ نائب اپنے منیب کے رنگ میں رنگا ہوا ہونا چاہیے اور سیرت میں کامل نمونہ ہونا چاہیے اس لئے کسی صورت سے جائز نہیں کہ حکیم صاحب مرزا کادیانی کے جانشین ہو سکیں اس وقت تمام جماعت مرزائیہ میں البتہ ایک شخص ضرور اس قابل ہے کہ مرزا کا جائز جانشین اور خلیفہ ہو۔ یہ شخص اخبار الحق کا اڈیٹر منشی قاسم علی ہے۔ بلحاظ سیرت کے یہ شخص ہر پہلو سے مرزا کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ جو سب سے بڑا وصف گالیاں دینے کا مرزا میں تھا وہ بدرجہ اتم (کمال) اس میں موجود ہے۔ مرزا ہمیشہ اپنے اقوال سے منحرف ہو کر بہروپ بدلتا رہتا تھا، اسی طرح یہ شخص بھی اسی پر پوری طرح سے عامل ہے۔ چنانچہ مباحثہ لدھیانہ جس کا نتیجہ شاہد ہے اس سے بہتر ہو حکیم صاحب اپنے ہاتھ سے اپنے عزل کا فتوی صادر کر کے مرزائیت کو اڈیٹر الحق کی سپردگی میں دے دیں جو ہر طرح سے انسب ہے اس نے اپنے بازاری اخبار الحق میں مسئلہ نبوت پر چند ہفتوں سے ایک بے ہودہ اور دور از کار بحث چھیڑی ہوئی ہے جو اہل علم کے نزدیک ویسے ہی قابل نفرت ہے جیسے کہ مرزا کی تصانیف۔ البتہ مرزائیوں کے نزدیک مایہ ناز کا رتبہ رکھتی ہیں۔ اس بے ہودہ اور لچر تحریر کو ختم کر کے اس نے رسالہ ختم نبوت پر جو اہل فقہ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے ریویو شروع کیا۔ اس میں اپنی عادت مضمرہ اور سنت مرزائیہ کے مطابق رسالہ ختم نبوت کے قابل قدر اور فاضل مصنف عالی جناب مولانا شاہ محمد حسن پھلواری کو ایسے الفاظ سے مخاطب کیا ہے جو بازاری اور رذیل لوگوں کے روزمرہ میں مستعمل ہیں لیکن افسوس کہ فطرت نے اسے ٹھیک مرزائی سیرت عطا کی ہے اس لئے وہ یہ نہ سمجھ سکا کہ جس شخص کے جواب میں یہ مضمون لکھا گیا ہے حق اس کا ہے کہ وہ اس کا جواب الجواب لکھے۔ مگر وہ تو خاموش ہے تم کو کیا سوجھی کہ خواہ مخواہ ہم بھی پانچوں سواروں میں پکارنے لگے بھلے آدمی ابھی کل کا ذکر ہے کہ جب مباحثہ لدھیانہ میں تو نے منہ کی کھائی تو جماعت مرزائیہ نے صاف کہہ دیا کہ مباحثہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا جانے، جماعت اس کے کسی عہد کی پابند نہیں۔تو اب تم کو کیا حق حاصل ہے کہ تم دخل درمعقولات دو۔اگر تم واقعی کچھ علم و عقل رکھتے ہو تو پہلے اپنی جماعت سے ایک اقرار شائع کرادو کہ یہ شخص واقعی جماعت کا وکیل اور کارکن ہے۔اس کے بعد مرزائی سنت کو چھوڑ کر شریفانہ اور مہذب رویہ میں بحث کرو۔ان شاء اللہ ایسا زبردست اور دنداں شکن جواب دیا جائے گا کہ مرزائیت کی بنیاد بیخ و بن سے اکھڑ کر...حاوی ہو جائے گی۔

حضرت مولانا حسن میاں صرف اسی صورت میں تم کو مخاطب کر سکتے ہیں کہ بازاری لہجہ چھوڑ کر شریفانہ اور مہذب پیرایہ اختیار کرو ورنہ ان کی طرف سے جواب جاہلاں باشد خموشی پر عمل ہوگا مگر ان شاء اللہ جزاء سیئة سیئة پر عمل کر کے مرزائیت کی خدمت پر آمادہ ہوں گے اخبار کے ذریعہ سے نہیں بلکہ اشتہارات کے ذریعہ سے جیسا کہ مرزا کی موجودگی میں ہم خدمت کر چکے ہیں

۲۴ فروری ۱۹۱۳ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر ص ۳۶۸۔۳۷۰)

## تقریظ بر، آسمانی فیصلہ

آج تک مرزائے قادیانی کے رد میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں مگر یہ کتاب اپنی نظیر آپ ہے۔اس کے مصنف جناب مولوی سید ابو احمد صاحب فاضل مصنف نے نہایت تہذیب اور شائستگی سے اور بڑی قابلیت کے ساتھ ایسے لب و لہجہ میں مرزا غلام احمد کے دعاوی کا ابطال کیا ہے کہ ہر ایک سلیم الفطرت (بشرطیکہ ختم الله علی قلوبھم کے درجہ تک نہ پہنچا ہو) مرزا صاحب کی تکذیب پر مجبور ہوگا کیونکہ اس میں نکاح آسمانی والی پیش گوئی پر مفصل بحث ہے مسلمانوں کے لئے عموماً اور ایسے لوگوں کے لئے جن کو مرزائے قادیانی کے دعاوی کے متعلق بحث مباحثہ کی ضرورت پڑتی ہے خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ لازمی ہے حسن معنوی کے ساتھ حسن صوری یعنی کاغذ چھپائی لکھائی بھی بہت عمدہ ہے۔مولوی محمد اسحاق صاحب خانقاہ رحمانیہ مونگیر کے پتہ پر درخواست کرنے سے مل سکتی ہے۔

۱۷ مارچ ۱۹۱۳ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر۔ص ۳۷۴۔۳۷۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# باپ بیٹا کیا کہتے ہیں؟

اخبار اہل فقہ مورخہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۱۳ء میں خاکسار نے وعدہ کیا تھا کہ اگلے پرچہ میں مرزائیوں کے عقائد بیان کردہ تشحیذ الاذہان (جن کا حوالہ اس نمبر میں دیا گیا تھا) پر تنقیدی نظر ڈالیں گے۔ افسوس کہ بہ باعث بعض وجوہات اور مجبوریوں کے چند ہفتے ہو چکے ہیں مگر مضمون نہیں لکھا جا سکا آج کچھ ایفائے عہد کیا جاتا ہے۔

پہلی خصوصیت: خدا کا نبی ماننا ہے۔ تمام اہل سنت و جماعت کا یا دوسرے لفظوں میں کل سچے مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ جناب رسول کریم علیه الصلوة و التسليم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا (نہ حقیقی نہ مجازی اور نہ تشریعی نہ غیر تشریعی) نہیں آئے گا صرف حضرت عیسیٰ نبی اللہ علیہ السلام آئیں گے جو آپ سے پہلے کے نبی ہیں اور جب آئیں گے آپ کی شریعت حقہ کے تابع اور آپ کی غلامی کے مدعی ہوں گے جو خاتم النبیین ہونے کے تعارض نہیں۔

سب سے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ خدا کے پاک بندوں کے مختلف مراتب اور علاحدہ علاحدہ مقامات ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے فضلنا بعضهم على بعض ۔ (البقرة :۲۵۳)

علمائے امت محمدیہ کے نزدیک مومنین صالحین اولیاء اللہ تبع تابعین، تابعین، صحابہ نبی رسول کے معزز خطاب استعمال میں آتے ہیں یہاں چونکہ ولی نبی اور رسول ہی کی بحث مطلوب ہے اس لئے صرف انہیں تین لقبوں کی تشریح چند لفظوں میں بیان کی جاتی ہے

ولی۔ تو اسی لئے ہوتا ہے جس کو اپنے نبی اور رسول کی کامل اتباع سے مرتبہ ولایت ملتا ہے۔ وہ کبھی نبی کے لفظ سے نہیں پکارا جاسکتا۔

نبی۔ پہلے رسول کی شریعت اور رسالت کے ماتحت ہوتا ہے وہ صاحب کتاب اور صاحب شریعت نہیں ہوتا بلکہ پہلے رسول کی شریعت اور کتاب کا خادم اور اشاعت کرنے والا ہوتا ہے

اور رسول وہ ہوتا ہے کہ جس کو کوئی نبی کتاب اور شریعت دی جاتی ہے اور بس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمائے اسلام میں سے کسی کو ممکن ہے کہ اس تعریف سے کسی صورت میں یا کسی حال میں اختلاف ہو مگر مرزائیوں کو اس سے کسی قسم کا اختلاف نہیں چنانچہ اس کی تصدیق بھی مرزائیوں کے سب سے بڑے مشہور آرگن الحکم نمبر ۲۵ جلد ۲ مطبوعہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۵ کالم دوم سے ہوتی ہے جس کا جی چاہے کھول کر دیکھ لے۔ میں اس میں سے ضروری حصہ کو مزید اطمینان کے لئے درج ذیل کر دیتا ہوں وھو ہذا

نبی اور رسول میں فرق یہی ہے کہ رسول نئی شریعت والا اور صاحب کتاب ہوتا ہے اور نبی پچھلی کتاب کا متبع۔ پس اگر مسیح حضرت پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی اور وہ بے کتاب ہے تو وہ صرف ایک نبی ہوئے پھر عیسائی انہیں رسول کیوں کہتے ہیں رسول نبی سے بڑھا ہوا ہوتا ہے

(دیکھو متی باب ۱۱ آیت ۵)

اس صفحہ پر پھر حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی انجیل کی نسبت لکھتا ہے:

ایسا رسول ہو کے نہ ہو صاحب کتاب
عیسائیو! سمجھ میں یہ آنا ذرا نہیں
کہتے ہو کس لئے کہ مسیحا ہوا رسول
اتری کتاب اس پر اگر مطلقاً نہیں

پس اس میں ہر دو فریقین کی مسلمہ تعریف کے بعد اب مرزا جی کے نبی اور رسول ہونے کے دعوی پر جب نظر کی جائے تو مرزا نے گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے ہیں ان متضاد اقوال پر نظر ڈالنے سے ایک موٹی عقل کا آدمی بھی بخوبی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ مرزا کا نبوت کا دعوی کرنا اور رسول کہلانا یا مرزائیوں کا مرزا کو نبی اور رسول کہنا سراسر جہالت اور شریعت حقہ کے بالکل برخلاف ہے مرزا اور مرزائیوں کے مختلف اور متضاد اقوال ہی اس کے بطلان کی کافی شہادت ہیں مرزا کی ساری عمر یہی حالت رہی کہ جب کسی نے نبی اور رسول بننے کی نسبت دلیل شرعی طلب کی تو جھٹ بول اٹھے: من نیستم رسول ونیا وردہ ام کتاب،، اور جس کسی خوش اعتقاد مرید نے کہا کہ حضرت آپ نبی اور رسول بننے سے انکار کرتے ہیں تو جھٹ یہ رٹنا شروع کیا کہ، سچا ہے وہ خدا جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا، وغیرہ (دافع البلاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کی تحقیق سے پہلے مرزا کے مختلف اور متضاد بیانات ناظرین کے سامنے پیش کر دیئے جائیں مرزا کی حالت بعینہ اس شعر کے مطابق ہے

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را
نے کشد بارد نہ پر و بر ہوا
گر ببر گوئیش گوئد اشترم
در نہی بار ش بگوئد طائرم

نبوت کا دعوی پہلے تو ایسی دبی زبان سے کیا جاتا تھا کہ شائد ہی بہ مشکل کوئی سمجھنے والا مرزا جی کی چال کو تاڑ سکے آپ اپنی الہامی کتاب توضیح المرام صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں

اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے اگر چہ اس کیلئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور سے ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالی سے ہم کلام ہونے کا شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطانی سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں،

پہلے تو دعوی ایسے ہی دبے الفاظ میں کیا جاتا تھا مگر اس پر بھی چین اور اطمینان نہیں تھا کہ مبادا کسی شرعی گرفت میں نہ پھنس جاؤں اور کوئی سمجھ دار مرید بھاگ نہ جائے اسکے برخلاف عجیب عجیب قسم کے مغالطے اور دھوکے مرزا نے دیئے ہیں اور وہ فی الحقیقت ایسے متضاد اقوال ہیں کہ مرزا کے دعوی نبوت اور رسالت کے بطلان کیلئے کافی ووافی ہیں بغور سنئے مرزا جی کی نبوت پر جب اعتراض ہونے لگے تو آپ لکھتے ہیں:

من نیستم رسول و نیاورہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب: ٤٠) کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے، وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں (انجام آتھم ص ۲)

اس لکھنے کے بعد دل میں خیال آیا کہ میں تمام کتابوں میں لکھ چکا ہوں کہ میں نبی ہوں، اب کیا ہوگا، آخر سوچ سمجھ کر اس کے آگے پھر مرزا، یوں درافشانی کرتے ہیں ناظرین بغور سنیں اور اس زود طبیعت کی داد دیں اور آئندہ چل کر بیٹا صاحب کے اعتقاد سے موازنہ کریں تا کہ معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں کی کیسی بے سروپا اور بے حقیقت باتیں ہیں آپ لکھتے ہیں:

صاحب انصاف کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت اور رسالت کا دعوی نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کا استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا (ناظرین ان الفاظ کو بغور ذہن نشین کرلیں) کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال (جیسا کہ تمام مرزائیوں کو لگا) لیکن وہ کمالات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالے بکثرت آیا ہے میں ان کو بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا (گویا نعوذ باللہ خدا مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے) لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں میں مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کو میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی وجہ جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حمامۃ البشریٰ صفحہ ۷۹ پر آپ کہتے ہیں:

بھلا یہ مجھ سے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعوی کر کے کافر بنوں۔

ناظرین آپ اس ساری عبارت کا مطلب غالباً سمجھ گئے ہوں گے مرزا کی اس تمام تحریر کا مفہوم صرف دو لفظوں میں ادا ہو سکتا ہے کہ حقیقی معنوں میں نبوت اور رسالت کا دعوی کرنا سراسر کفر اور بے ایمانی ہے غیر حقیقی طور پر مجھ کو نبی کہا گیا ہے جس کو میں خود ہی پسند نہیں کرتا کیوں کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانے کا احتمال ہے۔ میری نیت ان الفاظ سے غیر حقیقی نبوت مراد ہے جیسے یوں ہی کسی ان پڑھ کا نام محمد فاضل یا اندھی کا نام نور بی بی یا کتے کا نام ٹونی غیر حقیقی طور پر رکھ دیا جاتا ہے فی الحقیقت وہ نہیں ہوتا اور اپنا اعتقاد ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مگر ہمارے ناظرین ذرا صبر سے کام لیں اور دیکھیں

یہاں تک تو ان کے کھلے لفظوں میں حقیقی معنوں میں بالکل انکار اور غیر حقیقی معنوں میں ضمناً قرار ہے مگر آگے چلئے اور اس کی نقیض سنئے۔ وہی مرزا جی جو خود نبی نہیں اور نبی کہلانا پسند نہیں کرتے یوں درافشانی کرتے ہیں:

ا۔ خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بے بغیر گواہی چھوڑے ۔(دافع البلاء ص ۸)

۲۔ یہ طاعون اس حالت میں فرو ہو گی جب لوگ خدا کے فرستادہ اور رسول کو قبول کر لیں گے یہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کا فرستادہ اور رسول قادیان میں تھا۔ (دافع البلاء ص ۹) ۳۔ باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دور ہو سکتی ہے؟ (دافع البلاء ص ۱۲)

۴۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

۵۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (حقیقۃ الوحی)

اس کے علاوہ اور مرزائیوں کا کوئی رسالہ یا کتاب ایسی نہیں جو اس دعوی رسالت ونبوت سے خالی ہو مگر شروع میں صرف اتنا ضرور فرق تھا کہ اعلانیہ کھلے کھلے صاف لفظوں میں مرزا کی نبوت اور مرزا کے منکروں کو کافر کہنے سے جھنپتے تھے جیسا کہ مرزا جی کے مندرجہ ذیل اقوال سے ظاہر ہوتا ہے:

میرے دعوی کے انکار سے کوئی شخص کافر و دجال نہیں ہو سکتا میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا میں کبھی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا اور اپنے دعوی سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدید لاتے ہیں ماسوائے اس کے ملہم ومحدث کیسی ہی اعلی شان رکھتے ہیں اور مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا (ضرورت امام)

اور جب کبھی ان سے پوچھا جاتا تھا تو تشریعی نبوت کا جھگڑا لے بیٹھتے۔ کبھی اس لفظ کے لغوی معنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد لئے جاتے اور کبھی بالکل ہی انکار کر دیا جاتا تھا جیسا کہ اقوال مندرجہ بالا سے واضح ہوتا ہے مرزا جب تک زندہ رہا مرزا اور مرزائیوں کا یہی طریقہ رہا مگر مرزا کے مرنے کے بعد تو اب حد کر دی گئی ہے پچھلے دنوں میں مرزا جی کے خلف الرشید محمود صاحب اڈیٹر تشحیذ الاذہان نے جو درافشانی کی تھی اس کا حال ناظرین اخبار اہل فقہ سے مخفی نہیں اس کی تردید میں کئی مضامین لکھے گئے تھے اس میں تو خیریت سے مرزا جی کی نبوت کے صاف اور کھلے لفظوں میں بیان کرنے کے علاوہ مرزا کے منکرین ہی کو نہیں بلکہ مرزا کو ولی اور بزرگ سمجھنے والوں کو بھی کافر قرار دیا تھا مگر اب تو معاملہ بالکل حد سے گزر گیا ہے ان کی دریدہ دہنی ان کی بداعتقادی کی انتہاء ہو گئی ہے اور اگر پدر نتواند پسر تمام کند کے مطابق انہوں نے مرزا کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے جو خود مرزا کے بھی وہم و گمان میں نہ تھا تیرہ سو اکیس برس کے عرصہ میں ایسا گستاخ اور دریدہ دہن سرکار رسالت میں بے ادبانہ کلمات کہنے والا اور، گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی، پر پورا پورا عمل کرنے والا کوئی گروہ یا کوئی فرد نہیں گزرا۔ اور اگر کسی مسلمان کے سینے میں تھوڑی سی بھی ایمان کی چاشنی موجود ہو وہ تو ان لغویات اور کفریات کو سن کر ایک منٹ کے لئے بھی ان کی نسبت کوئی نیک گمان اپنے دل میں نہیں رکھ سکتا۔ مسلمان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں مومن کے پاؤں کے نیچے سے ریت نکل جاتی ہے اور اس کی زبان سے بے ساختہ یہ صدا بلند ہونے لگتی ہے

گر مسلمانی ہمیں است کہ مرزا دارد

آہ گر از پس امروز بود فردائے

ناظرین مرزا کے اقوال تو آپ نبوت اور رسالت کے دعوی کے متعلق پڑھ چکے ہیں جن میں وہ صاف لفظوں میں لکھتا ہے کہ: من نیستم رسول

اور جو شخص قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے وہ کب کہہ سکتا ہے کہ میں بھی نبی ہوں اور اس عاجز نے کبھی حقیقی طور پر نبوت کا دعوی نہیں کیا اور میری نسبت جو لفظ رسول یا نبی کا آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں میں مستعمل نہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور۔۴۔ بھلا یہ مجھ سے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعوی کر کے کافر بنوں۔ اور۔۵۔ میرے دعوی کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا، اپنے دعوی سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت لاتے ہیں وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین ان تمام اقوال کو مدنظر رکھ کر اب بیٹا صاحب کی سنئے کہ وہ کیا کہتے ہیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ جن لوگوں کے اس قدر متضاد اقوال اور احوال ہیں جن کی کتابوں میں اس قدر اختلاف ہو جس کی حالت گرگٹ کی طرح بدلتی رہتی ہو، ان کا کیا اعتبار۔ خدا جانے وہ آئندہ ترقی کرتے کرتے کہاں تک پہنچیں گے (مضمون مکمل دستیاب نہ ہوسکا)

۳۰ جون ۱۹۱۳ء (ردقادیانیت اورسنی صحافت۔ اہل فقہ امرتسر۔ ص ۴۱۴۔۴۲۲)

## باپ بیٹا کیا کہتے ہیں؟

ناظرین آپ نے پڑھ لیا کہ کس دلیری اور جرأت سے تمام سابقہ اقوال قادیانی پر پانی پھیر کر صاف لفظوں میں، صاحب شریعت، ہونے کا دعوی کیا ہے انا للہ و انا الیہ را جعو ن

خداتعالی ان عقل کے اندھوں کو چشم بصیرت عطا کرے اور یہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر اس پر غور کریں کہ وہ شخص اپنے دعوی میں کیوں کر صادق مانا جاسکتا ہے کہ خود ہی لکھتا ہے کہ میں صاحب شریعت رسول نہیں بلکہ میں حقیقی طور پر نبی نہیں بلکہ نبی کہلانا اپنے لئے پسند نہیں کرتا اور پھر خود نبوت ورسالت کا دعوی کرتا ہے اور اس قدر جرأت سے کام لیتا ہے کہ رسول بھی ہے تو ایسا کہ صاحب شریعت۔

آپ یقین جانئے کہ اب وہ دن دور نہیں کہ جس دن یہ لوگ کھلے بندوں اس بات کا بھی اعلان کر دیں گے کہ ہم مرزا قادیانی ہی کی امت ہیں ہمیں نبی عربی فداہ روحی سے کیا کام ہے اس مندرجہ بالا قول سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کیوں کہ جب اس نے صاحب شریعت ہونے کا دعوی کیا ہے اور صاحب شریعت کی یہ تعریف کی ہے کہ، صاحب شریعت وہ ہے جس نے اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا، وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔

درحقیقت وہ صاف لفظوں میں کہہ گیا اور اس کے امتی اس کو مانتے ہیں مگر مصلحت وقت کے لحاظ کے لئے بھی ابھی وہ وقت نہیں دیا کہ وہ صاف اقرار کردیں کہ ہم مرزا کی امت ہیں ہمارا مسلمانوں کے رسول سے کیا واسطہ اور تعلق ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گو بعض ناظرین کو ابھی اس بات کے ماننے میں تامل ہو گا مگر میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ابھی وہ تھوڑے دن صبر کریں پھر وہ خود ہی سن لیں گے کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں مزید اطمینان کے لئے میں مرزائیوں کا آج کل تازہ ایمان بیان کر دیتا ہوں ہم سنا کرتے تھے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے مگر سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایمان کس طرح گھٹتا اور بڑھتا ہے مگر اب یقین ہو گیا کہ ایمان ضرور بڑھتا اور گھٹتا ہے اس کی زندہ مثال مرزائی موجود ہیں پہلے اس کو مجدد مانتے تھے، پھر محدث، پھر مہدی، پھر مسیح موعود، پھر نبی غیر تشریعی، اور اب رسول صاحب شریعت، اور ابھی خدا جانے یہ ایمان کہاں تک بڑھے گا۔ اور بڑھتے بڑھتے کس کدو کی بیل کے ساتھ جا کر سر ٹکرائیگا۔ استغفر الله ۔ لا حول و لا قوة الا بالله

اخبار بدر مطبوعہ ۲۴۔ اپریل میں صاف لکھا ہے:

دنیا میں صرف دو ہی نبی گزرے ہیں جنہوں نے شاہان زمان کو حق کا پیغام پہنچایا۔ ایک سیدنا محمد ﷺ، دوم مولانا احمد مجتبیٰ (قادیانی)

ناظرین! دیکھا ان نادانوں نے کس دلیری سے ایک معمولی آدمی کو نبی اور رسول بنا دیا ہے اور نبی اور رسول بھی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد دوسرے نمبر پر۔ باقی تمام انبیاء علیهم الصلوة و السلام پیچھے رہ گئے جن کی مرزائیوں کی نظر میں مرزا کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں خدا تعالیٰ اس بداعتقادی سے تمام مسلمانوں کو بچائے۔ افسوس ہے کہ بہت سے نافہم مسلمان ان کی دھوکہ بازیوں میں آ جاتے ہیں ان کی عبارت آرائی پر فریفتہ ہو کر اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں حالانکہ مرزا اور ان کے مریدوں نے کلام کا جو عیب تھا یعنی طول بیانی اس کو ہنر سمجھ رکھا ہے اور ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر دکھانا چاہتے ہیں ان کی عبارت کا بہت سا حصہ فضول و بے مطلب ہوتا ہے اور اصل مضمون صرف چند الفاظ ان کی غرض یا مقصود صرف مطلب گم کرنا اور عوام کو مغالطہ میں ڈالنا ہوتا ہے نہ ان کو تحقیق حق کی غرض ہے نہ انہیں ایمان و اسلام کی پرواہ ہے یہ لوگ راہ تحقیق سے بہت دور چلے گئے ہیں اور صداقت اور راستی سے کوسوں دور جا پڑے ہیں جو جی میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں جو قلم کے سامنے آتا ہے دھر گھسیٹتے ہیں مسلمانوں کو عقل و ہوش سے کام لینا چاہیے اندھا دھند کسی کام کے کرنے سے ہمیشہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے مرزا کے نبی ہونے کے جتنے دلائل پیش کئے جاتے ہیں وہ از سر تا پا لغو اور بے ہودہ۔ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی قرآن پاک کی آیت اپنے دعوی میں پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی صحیح حدیث اس کے متعلق بیان میں لا سکتے ہیں اور نہ تیرہ سو اکیس برس میں کسی مسلمان کا ایسا ایمان تھا جیسا کہ یہ رکھتے ہیں مگر پھر بھی افسوس ہے کہ بعض جاہل مسلمان ان کے مدح خوان بن جاتے ہیں ان کے رسالوں اور اخباروں کی اشاعت کرتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ایک شرم ناک حرکت ہے جس سے بچنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے (باقی آئندہ)

۱۴ جولائی ۱۹۱۳ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔اہل فقہ امرتسر۔ص ۴۲۲،۴۲۴)

................................

## حواشی

(ردقادیانیت اور سنی صحافت۔میں آخری انٹری ۱۴ جولائی ۱۹۱۳ کی ہے،۴۲۴ صفحہ پر متن ختم ہوجاتا ہے، اور حواشی شروع ہوجاتے ہیں۔ ذیل میں چند حواشی باریک فونٹ میں نقل کئے جاتے ہیں: بہاء)

### اہل حدیث امرتسر

(مولانا ثناءاللہ امرتسری نے) نومبر ۱۹۰۳ء میں ہفت روزہ اخبار اہل حدیث جاری کیا جو مسلسل ۴۴ سال تک جاری رہا۔مرزا قادیانی کے رد میں کئی کتب تصنیف کیں اور ایک ماہوار رسالہ مرقع قادیانی بھی جاری کیا۔۔محقق اہل سنت مولانا غلام احمد اخگر نے مولانا کے اخبار اہل حدیث کے مقابلہ میں ۱۹۰۶ء میں ہفت روزہ اخبار اہل فقہ جاری کیا جو تقریباً سات سال تک جاری رہا۔

### مولانا عبدالشکور ایڈیٹر النجم

آپ کا تعلق مسلکی اعتبار سے علماء دیوبند کے موافق تھے شیعہ حضرات سے مناظروں وغیرہ میں مشغول رہے۔بعض مناظروں میں مناظر اہل سنت مولانا کرم دین دبیر کے معاون بھی رہے۔اخبار النجم لکھنو محلّہ پاٹانوالہ سے یہ رسالہ غالباً جنوری ۱۹۰۵ء کو ظہور پذیر ہوا جو پندرہ روزہ تھا اور ہجری مہینہ کی ۷، اور ۲۱ کو نکلتا تھا ۳۴ صفحات پر مشتمل ہوتا تھا اس اخبار کے مالک اور اڈیٹر مولوی عبدالشکور فاروقی تھے سالانہ چندہ تین روپیہ تھا۔عمدۃ المطابع لکھنو میں طباعت ہوتی تھی۔۔اس اخبار کو زیادہ تر شہرت شیعہ حضرات کے جوابات دینے کے سبب ملی۔ شیعہ اخبارات و رسائل سے اس کی نوک جھونک چلتی رہتی تھی۔مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات کی بھی تردید کرتا تھا۔

(بحوالہ تاریخ صحافت اردو ج ۴ ص ۵۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیر ابوالحسن غلام مصطفیٰ امرتسری

معروف بہ بابا رسل امرتسری۔ آپ امرتسر میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم، فارسی، اور ابتدائی کتب اپنے بڑے بھائی مولانا عبدالعزیز قاسمی سے پڑھیں۔ پھر مفتی عزیز الدین، مفتی عبدالقدوس سے صرف ونحو اور باقی کتب پڑھیں۔ مولانا حبیب اللہ پشاوری سے بھی استفادہ کیا۔ ذہین وفطین تھے، آپ تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، صرف ونحو، بلاغت، تصوف، عمدگی سے پڑھاتے تھے۔ تمام عمر مسجد خان بہادر میاں محمد جان امرتسر میں خطابت فرماتے رہے۔ خواجہ نور محمد چوراہی سے بیعت تھے۔ تحقیق المرام فی منع القرأۃ خلف الامام۔ عربی، الهام الصحیح فی اثباۃ حیاۃ المسیح عربی لکھیں۔ کچھ عرصہ ندوہ سے وابستہ رہے لیکن پھر علیحدگی اختیار کی۔ دیوبندی وبریلوی علماء کے اختلاف کو پسند نہ کرتے تھے۔ ۶۳ سال کی عمر میں مرض طاعون کے سبب ۷ رمضان ۱۳۲۰ھ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء پیر کے دن وفات ہوئی۔ ہزاروں افراد نے نماز جنازہ پڑھی۔

آپ کے تلامذہ میں مولانا نور بخش توکلی مصنف سیرت رسول عربی، اور دیوبندی مکتب فکر کے مولوی محمد حسن (بانی جامعہ اشرفیہ) نمایاں ہیں۔ آپ کی علمی قابلیت کا شہرہ سن کر مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے آپ کو تمام علوم کی سند ارسال فرمائی حالانکہ آپ کی کبھی ملاقات مولانا سے نہیں ہوئی۔ امرتسر کے مشہور اخبار اہل فقہ اور فقیہ میں آپ کے مضامین ملتے ہیں۔

(ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ص ۴۴۵)

مولانا فقیر محمد جہلمی

ممتاز عالم دین، صاحب طرز ادیب، مصنف، مترجم اور مورخ تھے۔ اردو صحافت کے ذریعہ ملک وملت کی بھرپور خدمت کی۔ اپنی خود نوشت سوانح میں بتاتے ہیں کہ ۱۸۴۴ء موضع چتن نزد جہلم پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ ٹاہلیانوالہ میں پڑھا۔ پھر مولوی نور احمد تلمیذ مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے پڑھا، پھر راولپنڈی جا کر مولوی عبدالکریم مفتی سے پڑھا۔ پھر ۱۲۷۶ھ میں دہلی گئے اور پنجابی کٹرہ میں مولوی نذیر حسین کے درس میں حاضر ہوئے مگر انہوں نے یہ عذر کر کے کہ ہم معقولات نہیں پڑھا سکتے، مولوی محمد شاہ مصنف مدار الحق کے سپرد کر دیا۔ کچھ دنوں بعد مفتی صدر الدین صدر الصدور کی خدمت میں چلے گئے اور ۱۲۷۷ھ میں تقریباً ڈیڑھ سال کتب درسیہ متداولہ پڑھ سن کر واپس وطن آئے۔ کچھ عرصہ لاہور میں مولوی کرم الٰہی (ف ۱۲۸۲ھ) سے استفادہ کیا۔ ۱۲۸۴ھ میں حافظ ولی اللہ لاہوری کی پادری عماد الدین سے امرتسر میں تحریری بحث ہوئی جس سے تردید عقائد نصاری کا شوق پیدا ہوا، اور حافظ صاحب سے بھی کچھ استفادہ کر کے اس فن میں مہارت پیدا کی (حدائق الحنفیہ :۲۲) ردنصاری میں چند مضامین لکھے جو کوہ نور لاہور اور منشور محمدی میں شائع ہوئے۔ مارچ ۱۸۷۵ء میں آفتاب پنجاب کے اڈیٹر مقرر ہوئے نوسال یہ خدمت کی۔

۵ جنوری ۱۸۸۵ء شہر جہلم سے اپنے ذاتی مطبع سراج المطابع سے سراج الاخبار شائع کیا۔ آٹھ صفحات اشاعت ہر دوشنبہ کو ہوتی۔ سالانہ چندہ حکومت سے ۲۰ روپے والیان ریاست سے ۱۲ روپیہ اور عام قارئین سے تین روپیہ تیرہ آنے تھا۔ ابتدا میں خود اڈیٹر تھے پھر یہ ذمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داری اپنے دوست مولوی کرم دین کے سپرد کر دی۔ ۱۹۰۶ء سے اخبار دس صفحات پر شائع ہونے لگا۔ ۱۹۰۹ء میں صفحات ۱۲ پر شائع ہوتا جن میں ٦ صفحات پر صرف خبریں ہوتیں۔۔ مولانا فقیر محمد کی وفات ۲۵۔اکتوبر ۱۹۱٦ء کو ہوئی۔

مولانا عبدالحکیم شرف قادری لکھتے ہیں کہ اس اخبار نے اپنے دور کے اعتقادی فتنوں خاص طور پر فتنہ مرزائیت کی تردید کے لئے بڑا کام کیا( تذکرہ اکابر اہل سنت۔ ص ۳۹۱ )الحمدللہ سراج الاخبار کی تقریباً ۱٦ سال کی فائلیں تلاش کر کے قادیانیت کے متعلقہ خبروں رپورٹوں اور مقالات کو ردقادیانیت اور سنی صحافت کے عنوان سے ایک جلد میں جمع کر دیا گیا ہے یہ کتاب ۳٦ ۷ صفحات پر مکتبہ اعلیٰ حضرت پاکستان سے شائع ہو چکی ہے اور نفس اسلام ڈاٹ کام پر بھی موجود ہے۔

( ردقادیانیت اور سنی صحافت )

اخبار الحق

یہ اخبار ۱۹۱۰ء میں دہلی سے منشی قاسم علی نے جاری کیا۔ منشی صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کے خصوصی مریدوں میں سے تھے۔ یہ اخبار قادیانیوں کا آرگن تھا۔ اپریل ۱۹۱۲ مں منشی قاسم علی قادیانی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مناظرہ کیا جس میں اسے شکست ہوئی اور مولوی ثناءاللہ کو قادیانی جماعت کی جانب سے تین سو روپیہ بطور انعام ملا۔

(تاریخ صحافت اردو۔ ازامداد صابری جلد چہارم ص ۸۱۸،۸۱۹)

قاضی فضل احمد

(آپ کی تصنیفات میں)... تردید فتوی مولوی ابوالکلام آزاد ومولوی محمد علی مرزائی،کلمہ فضل رحمانی، نیام ذوالفقار علی برگردن خاطیء مرزائی فرزند علی،جمیعت خاطر،مخزن رحمت ردقادیانی دعوت،کیا مرزا قادیانی مسلمان تھا؟ ہرگز نہیں،شامل ہیں۔

( ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ ص ۴۴۹)

انجمن حمایت اسلام لاہور

یہ انجمن ۱۸۸۴ء میں قائم ہوئی۔اس کے بانیوں میں خلیفہ حمید الدین لاہوری اور مولانا غلام اللہ قصوری نمایاں ہیں۔انجمن نے ابتدائی طور پر ایک یتیم خانہ قائم کیا۔ نیز مدرسہ حمیدیہ کے نام سے دینی مدرسہ،عصری علوم کے لئے ہائی سکولز بھی بنائے۔اس کے سالانہ اجلاس میں ملک بھر کی نامور شخصیات شامل ہوتی تھیں جن میں علامہ اقبال،مولوی نذیر احمد (دہلوی)،مولانا ابوالبرکات قادری۔ابتدائی جلسوں میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی شامل ہوتا رہا۔( ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ ص ۴۵۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

## مولانا رشید احمد گنگوہی

٦ ذی قعد ١٢٤٤ھ کو گنگوہ میں پیدا ہوئے۔ فارسی کے رسائل اپنے ماموں محمد تقی اور صرف نحو مولوی محمد بخش رام پوری سے پڑھی۔ کچھ اسباق قاضی احمد دین جہلمی سے پڑھے۔ پھر مولانا مملوک علی نانوتوی اور مفتی صدر الدین دہلوی کے شاگرد بنے۔ حاجی امداد اللہ سے بیعت ہوئے۔ دیوبندی مکتب فکر کے بانیوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے، (تذکرہ اولیائے دیوبند مکتبہ رحمانیہ لاہور)

آپ نے میلاد و فاتحہ کے اجماعی مسئلہ پر اختلاف کیا اور براہین قاطعہ جیسی بدنام زمانہ کتاب تحریر کروا کرامت کی یک جہتی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تار تار کر دیا۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے نزاعی مسائل کے متعلق اپنا فیصلہ بنام فیصلہ ہفت مسئلہ تحریر کر کے بھیجا مگر انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کیا اور اتحاد و اتفاق کی راہ سے گریز کیا۔

مرزا قادیانی کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

مولوی غلام احمد قادیانی کی فتح الاسلام بندہ نے بھی دیکھی۔ اجمالاً ان کو جو اول گمان تجدید ہوا ہے یہ اس کا ہی ضمیمہ ہے کہ اب ان کے مخیلہ میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ مثیل عیسی ہوں۔ اس باب میں بندہ یہ گمان کرتا ہے کہ دنیا طلبی تو ان کو مقصود نہیں بلکہ ایک خود پسندی انکے مخیلہ میں بوجہ صلاحیت قائم ہوئی تھی۔ اب یہ خیالات بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اس کو وہ دین و تائید دین اور اپنے کمالات جانتے ہیں اس میں مجبور ہیں۔ اس مثیل عیسی ہونے کو اور نزول حضرت عیسی اور دجال کی روایات کے حقیقی معنی کے انکار جو چند جگہ سے جو بندہ سے استفسار کیا گیا تو بندہ نے یہ لکھا ہے کہ یہ عقیدہ فاسد و خطا خلاف جملہ سلف خلف کے ہے۔ ان کو مالیخولیا ہو گیا ہے کہ خلاف عقل کے ایسی بات لکھتے ہیں کہ تمام عالم نے اس کو نہ سمجھا، اب ان کو اس کی فہم ہوئی، اس پر اشتہار مباحثہ دے دیا اور بندہ کو مخاطب بنایا ہے، اور تکفیر نہیں چاہیے کہ وہ ماوّل ہے اور معذور ہے۔ فقط۔ مکاتیب رشید یہ مرتبہ مولوی عاشق الہی میرٹھی ص ١١٨۔١١٩۔ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور۔

(ردقادیانیت اور سنی صحافت ص ٤٥٨۔٤٥٩)

## مولانا عبداللہ ٹونکی

مولانا مفتی عبداللہ بن صابر علی ریاست ٹونک کے محلّہ گورکھپور میں پیدا ہوئے۔ مفتی لطف اللہ علی گڈھی سے درسیات پڑھیں۔ مولانا احمد علی سہارن پوری سے دورہ حدیث کیا۔ مولانا فیض الحسن سہارن پوری سے عربی ادب پڑھا۔ ١٨٨٣ء میں لاہور کے اورینٹل کالج میں عربی کے صدر مدرس بنے۔ فقہ اسلامی میں مہارت رکھتے تھے۔ مولانا محمود الحسن دیوبندی کے رسالہ جھد المقل کے رد میں رسالہ عجالۃ الراکب فی امتناع کذب الواجب، تحریر کیا۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی سے لاہور میں اسی مبحث پر مناظرہ کیا۔ اس مناظرہ میں مولوی محمود حسن کو سخت ذلت آمیز شکست ہوئی۔ دوسری تالیف، تعلیقات المفتی، شرح سلم حمد اللہ کا حاشیہ شرح سلم کے ساتھ مطبع اسلامیہ لاہور میں طبع ہوا۔ نزہۃ النظر کا حاشیہ عقد الدرر فی جید نزہۃ النظر مطبع مجتبائی دہلی میں طبع ہوا۔ اس کے علاوہ ایک کتاب بنام الکلام الرشیق تحریر فرمائی (تذکرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علمائے اہل سنت از محمود قادری کانپوری۔ص ۱۶۰ مطبوعہ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد)

مفتی صاحب کی سب سے بڑی کتاب معجم المصنفین ہے جو ۸۰ جلدوں میں تصنیف فرمائی اس کی ابتدائی جلدیں مصر سے شائع ہوئیں جب کہ باقی جلدوں کا مسودہ ضائع کر دیا گیا۔مفتی صاحب دبلے پتلے انسان تھے۔جب بات کرتے تو منہ پر رومال رکھ لیتے۔ہر وقت پان چباتے رہتے۔علامہ اقبال فرمایا کرتے تھے،اس ناتواں جسم میں علم وفضل کا اتنا ذخیرہ ہے کہ کوزے میں دریا بند ہونے کی مثل ان پر صادق آتی ہے ۔۱۹۰۳ء میں آپ کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔(شمس العلماء :۲۴۵)

۳۴ سال تک اورینٹل کالج لاہور میں تدریس کے بعد لاہور سے چلے گئے۔کچھ عرصہ دار العلوم ندوہ میں کام کیا اور پھر مدرسہ عالیہ کلکتہ کے صدر مدرس بنے۔اخیر عمر میں کچھ مسائل کی ایسی تاویلیں کیں جو کہ احناف کے ہاں درست نہ تھیں۔تاریخ وفات ۱۹۲۴ء یا ۱۹۳۰ء ہے۔

## مولانا اصغر علی روحی

مولانا اصغر علی بن قاضی شمس الدین بن میاں پیر بخش بن رکن الدین۔ولادت ۱۸۶۷ء موضع کٹھلہ ضلع گجرات میں ہوئی۔پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے منشی فاضل اور مولوی فاضل کیا۔اسلامیہ کالج لاہور میں شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ میں بطور لیکچرر منسلک رہے۔۱۹۴۱ء میں ریٹائر ہوئے۔عربی اردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔۱۹۰۳ء میں ایک ماہوار رسالہ الہدی جاری کیا۔بھاٹی گیٹ کے اندرون مسجد میں خطابت وامامت کرتے رہے۔وفات ۱۹۵۴ء میں ہوئی۔آبائی علاقہ میں مدفون ہوئے

(تذکرہ علماء پنجاب۔ص ۱۱۴)۔(ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ص ۴۶۱)

## مولانا انوار اللہ فاروقی حیدرآبادی

آپ ۱۲۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔۱۱سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔فقہ کی کچھ کتابیں مولانا فیاض الدین اورنگ آبادی سے پڑھیں۔مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی اور مولانا عبدالحی فرنگی محلی سے فقہ اور معقول کی تکمیل کی۔فن تفسیر شیخ عبداللہ یمنی نزیل حیدرآباد سے حاصل کیا اور حدیث کی سند بھی اسی بزرگ سے لی۔حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے بیعت ہوئے۔ریاست حیدرآباد دکن میں مذہبی امور کی نظامت وصدارت کے عہدہ پر متمکن رہے۔جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ میں انتقال ہوا اور اپنے قائم کردہ مسجد نظامیہ حیدرآباد میں سپرد خاک ہوئے

(مطلع انوار۔ص ۳۰۔۳۷ ملخصاً ازمفتی رکن الدین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## مولانا محمد علی مونگیری

آپ کا شمار ہندوستان کے نامور فضلاء میں ہوتا تھا۔ والد کا نام عبد العلی بن غوث علی نقش بندی کان پوری۔ آپ ۳ شعبان ۱۲۶۲ھ کو کان پور میں پیدا ہوئے۔ مولانا عنایت احمد کاکوری، سید حسین شاہ کاشمیری، مفتی لطف اللہ حنفی سے تعلیم حاصل کی، سند حدیث مولانا احمد علی سہارن پوری سے حاصل کی۔ جوانی میں ہی حضرت کرامت علی قادری کالپوری سے بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی۔ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں رہے۔ پھر ۱۳۲۰ھ میں ہندوستان واپس آئے، اور مونگیر چلے گئے وہیں سکونت اختیار کر لی۔ آپ نے قادیانیوں اور عیسائیوں کے رد میں کئی کتب تصنیف کیں۔ ندوۃ العلماء کے ناظم مقرر ہوئے (تذکرہ اولیائے دیوبند۔ ص ۲۶۴)۔ ندوۃ العلماء کا نظریات اہل سنت سے انحراف کے سبب مولوی محمد علی مونگیری سے علماء اہل سنت کے اختلافات پیدا ہو گئے۔

(ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ ص ۴۷۵۔۴۷۶)

## نواب محمد علی خان

آپ کے والد کا نام غلام محمد خان ہے۔ آپ کی ولادت یکم جنوری ۱۸۷۰ء کو ہوئی۔ ۱۹ نومبر ۱۸۹۰ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت کی۔ رجسٹر بیعت میں ان کا نمبر ۲۱۰ ہے۔ ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی کی بڑی بیٹی سے نکاح کیا۔ نواب صاحب نے متعدد شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے نواب صاحب کی اکلوتی بیٹی بوزینب کا نکاح مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے شریف احمد سے ۱۹۰۹ء میں ہوا۔ اور ۱۹۱۵ء میں مرزا غلام احمد کی بیٹی امۃ الحفیظ کا نکاح نواب محمد علی کے بیٹے محمد عبداللہ خان سے ہوا۔ ۱۰ فروری ۱۹۴۵ء کو بعمر ۷۵ سال آنجہانی ہوئے۔ مرزا قادیانی کے احاطہ خاص میں تدفین ہوئی (ماخوذ از نواب محمد علی خان مصنفہ فخر الحق شمس۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)۔

(ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ ص ۴۷۶)

## ملا محمد بخش مالک جعفر زٹلی

ملا محمد بخش ۱۸۵۱ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ عجیب وغریب قابلیت کے مالک تھے۔ دو ہفتہ وار اخبار جعفر زٹلی اور ہنٹر کے اڈیٹر تھے۔ ایک مطبع تاج الہند پریس کے نام سے جاری کیا تھا جس میں یہ دونوں اخبار چھپتے تھے۔ جعفر زٹلی، سرسید اور نیچریوں کا مذاق اڑانے اور ان پر پھبتیاں کسنے کے لئے وقف تھا اور آخر وقت تک یہی کارخیر جاری رہا۔ ۱۹۲۴ء کو لاہور میں انتقال فرمایا۔ (تاریخ صحافت اردو جلد سوم ص ۴۷۴)۔ (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ ص ۴۵۴)۔

اخبار جعفر زٹلی، لاہور محلہ شاہ عالمی گیٹ کوچہ گاہندیان سے ۴ مارچ ۱۸۸۷ء کو یہ ہفتہ وار اخبار جاری ہوا آٹھ صفحات مہتمم مولوی محمد حسن تھے سالانہ چندہ دو روپئے تیرہ آنے تھا مالک ملا محمد بخش تھے (تاریخ صحافت اردو۔ ج ۳ ص ۴۷۳۔۴۷۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملا محمد بخش نے اپنے اخبار سے قادیانیت کو کس حد تک زک پہنچائی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قادیانیوں نے اس اخبار کے ایک اشتہار کے جواب میں ایک غیر معمولی پرچہ الحکم قادیان دارالایمان، جاری کیا جس پر جلی حروف میں عنوان تحریر کیا: خطرناک جھوٹ سے ایک کثیر التعداد جماعت کی دل آزاری۔ قابل توجہ گورنمنٹ۔،، اس اشتہار میں انگریز گورنمنٹ کو اپنی نسل در نسل وفاداری یاد کرواتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

ہم کو حیرت پر حیرت اور تعجب پر تعجب آتا ہے کہ بخت پیٹ اور چند روزہ زندگی کی خاطر نادان انسان لعنت اللہ علی الکاذبین کا سخت وعید پڑھتا پھر بھی دن دیہاڑے سفید جھوٹ بولنے سے شرم نہیں کرتا۔ ہماری جماعت (جس کے ہم ایک فرد اور جس کے پیشوا اور امام گورنمنٹ انگلشیہ کے نسلاً بعد نسلٍ جاں نثار دوست اور فرمان پذیر رئیس جناب مرزا غلام احمد صاحب ہیں) پر سفیہ اور نااہل قسم لوگ مختلف قسم کے دل آزار حملے کرتے اور ستاتے ہیں اسی وجہ سے متعدد مرتبہ گورنمنٹ عالیہ کو خود ہمارے امام ہمام کو توجہ دلانی پڑی ہے۔ یہ لوگ کمینے حملے کرنے سے باز نہیں آتے چنانچہ لاہور کے ایک لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل، ایک عام حیثیت کے آدمی ملا محمد بخش (جو کسی جعفر زٹلی نام کے اخبار کا مالک بھی کہلاتا ہے) نے حال میں ایک اشتہار، افسوس ناک حادثہ، کے عنوان سے کثیر التعداد چھاپ کر شائع کیا ہے جس میں امام ہمام حضرت اقدس مرزا غلام احمد کے دشمنوں کی وفات طاعون جیسی نامراد اور ایک لعنت مجسم مرض سے شائع کر کے ایک بڑی بھاری جماعت کی دل آزاری کی ہے، جو اشتہار اس بے باک ملانے باوجود قانون سڈیشن کے پاس ہو جانے کے شائع کیا ہے ہم اس کا شائع کرنا بھی خلاف تہذیب واخلاق سمجھتے ہیں اس لئے ہم گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ اس خطرناک اشتہار سے ایک بڑی جماعت میں جو گورنمنٹ کے معزز عہدہ داروں اور وفادار ملازموں اور عقیدت کیش رؤساء اور تاجروں کی جماعت ہے سخت بے دلی اور گھبراہٹ پھیلائی گئی ہے جس سے نقص امن عامہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے اس لئے ہم پرزور الفاظ میں گورنمنٹ کے حضور اس دکھ اور تکلیف کا استغاثہ کرنا چاہتے ہیں جو ایک صریح جھوٹ اور لعنت سے بھرے ہوئے کذب سے ہماری جماعت کو پہنچایا گیا ہے (الحکم قادیان۔۳ اپریل ۱۸۹۸ء یوم یک شنبہ)

یہاں قادیانیت کی انگریز سرکار سے وفاداری کا ذکر ہوا ہے تو الحکم سے اس بارے ایک اور اقتباس نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا چنانچہ الحکم میں، گورنمنٹ پنجاب سے ضروری گزارش، کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا جس سے بقدر ضرورت یہاں نقل کیا جاتا ہے:

یہ امر متعدد مرتبہ گورنمنٹ کی توجہ کے لئے بلکہ اپنی ارادت کیش اور عقیدت مند جماعت کے وفادار سے اور خیر خواہی کے اظہار کے لئے ہمارے سید ومقتدا امام ... نے بذریعہ عرض داشتہائے مطبوعہ پیش کیا کہ ہماری جماعت جو سیدنا مرزا غلام احمد رئیس اعظم قادیان کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ اور بنی نوع انسان سے سچی بھلائی، بغاوت اور شرارت کے ارادوں اور خیالوں کو دور کرنے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرتی ہے اور اپنے دل سے کسی ایسے امام مہدی یا مسیح کے آنے کے خیالات کو دور کرتی ہے جو آ کر فتنہ وفساد یا جنگ وجدال کرے اور جہاد بالسیف کا حکم دے۔ گورنمنٹ کے لئے ایک مبارک جماعت ہے اور یہ گورنمنٹ سے مخفی نہیں کہ اس جماعت کا امام یعنی مرزا غلام احمد صاحب ابن مرزا غلام مرتضی مرحوم ایک ایسے خاندان کا چیف ممبر ہے جو ہمیشہ سے گورنمنٹ کا ہوا خواہ اور جان فروش دوست رہا ہے مگر بعض کوتاہ اندیش لوگوں کی ریشہ دوانیوں اور ... جو در پردہ ایسے خیالات رکھتے ہیں کہ کوئی تاج وتخت کا خواہش مند مہدی مسیح آئے گا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ وجدل کرتا پھرے گا اور اسی لئے سیدنا مرزا صاحب کا انکار کرتے ہیں کہ وہ اپنے محسن گورنمنٹ کے ساتھ پوری وفاداری اور خیر خواہی سے سلوک کرنے کی تعلیم دیتا ہے بلکہ اس نے اپنی شرائط بیعت میں یہ امر داخل کر دیا ہے کہ جو آدمی کسی قسم کی بغاوت کا خیال رکھتا ہو، وہ میری بیعت میں داخل نہیں ہوسکتا۔( الحکم مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۸ء (ردقادیانیت اور سنی صحافت۔ص ۴۷۷۔۴۷۸)

....................

# کشف الاسرار

## یعنی ریویو متعلق انگریزی ترجمہ قرآن

## مولوی محمد علی ایم اے ایل ایل بی امیر احمدی جماعت لاہور

جناب غلام حیدر شیخ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

### وجہ تصنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الکریم خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین ۔ اما بعد

اس کتاب کی تصنیف کی وجہ مختصر صرف یہ ہے کہ جب مولوی محمد علی لاہوری مرزائی کا انگریزی قرآن طبع ہو کر ان کے پاس ولایت سے لاہور پہنچ گیا خاکسار کو بعد مطالعہ بعض مقامات پر یقین ہو گیا تھا کہ کوئی اہل سنت انگریزی خوان بالضرور اس کے متعلق کم و بیش روشنی ڈالے گا کیونکہ اس کی تفسیر کا بہت سا حصہ اہل سنت کی تفاسیر کے بالکل خلاف تھا اور اس میں مرزائی و نیچری مذہب کی جھلک جا بجا موجود تھی جس سے انگریزی زبان کے مذاق رکھنے والے اہل سنت مسلمان جو دینیات میں بالعموم کمزور ہوتے ہیں اپنے عقائد کو خراب کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیں گے۔ چند سال اسی انتظار میں گذر گئے مگر کسی صاحب نے اس اہم فرض کو پورا نہ کیا، اور کرتے بھی کیوں کر، جب ان میں اکثر خود اہل سنت کے عقائد و علم تفسیر سے بے خبر تھے۔ اور معدودے چند اہل سنت انگریزی داں جو قرآن کو ٹھیک طور پر سمجھ سکتے تھے انہوں نے خدا معلوم کیوں تساہل سے کام لیا۔ خاکسار کی عمر ستر (۷۰) سال کے لگ بھگ ہو چکی تھی جس میں کوئی دماغی محنت کا کام بالخصوص اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ سے لکھنا آسان نہیں ہوتا۔ آخر بسم اللہ پڑھ کر انگریزی زبان میں قرآن مذکورہ کے مجوزہ ریویو کے متعلق ایک مختصر ۳۲ صفحہ کا رسالہ لکھ کر معاونین کی امداد سے مفت شائع کیا جس میں آئندہ مبسوط ریویو لکھنے کا وعدہ کیا تھا اور ایک کھلی چٹھی بھی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو برادرانہ لہجہ میں بدیں مضمون لکھی تھی کہ آپ نے اکثر مقامات کی تفسیر اس تفسیر کے بالکل خلاف لکھی ہے جو بروایات صحیحہ صحابہ سے ہم کو پہنچی ہے لہذا آپ نے بسبب ناکافی علم حدیث و عدم یقین علم حدیث ایک بھاری ذمہ داری کو بڑی جرأت سے قبول کر کے پبلک کی گمراہی کا سامان مہیا کیا ہے چونکہ توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہے اس واسطے آپ توبہ کو اس وقت تک ملتوی نہ فرمائیں کہ جب توبہ قبول نہیں ہوسکتی ۔فقط۔

اس رسالہ میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے قادیان سے بوریا بستر اٹھا کر لاہور میں آ جانے اور خود اپنی امارت کی علیحدہ بنیاد رکھنے کا بھی ذکر تھا قادیانی جماعت اور مولوی محمد علی کی جماعت کے مابین جو عقائد اصول میں فرق ہے اس کا حال بھی مذکور تھا تورات و انجیل کے معجزات کی تطبیق قرآنی معجزات سے دے کر یہ بھی عرض کیا گیا تھا کہ بوجہ تحریف باقی اکثر مضامین تورات و انجیل قرآن شریف کے عین مطابق نہ ہوں تب بھی ہمارا کوئی حرج نہیں کیونکہ خود قرآن مجید ہمارے پاس موجود ہے اور اللہ کی حفاظت میں ہے مگر معجزات انبیاء کے بیان میں ہر سہ الہامی کتب حصہ مشترک اب تک رکھتی ہیں جس سے انکار کرنا یا ان کی کسی تاویل میں ڈھال کر ان کی واقفیت پر پردہ ڈالنا ایک بے سود کوشش ہے کیا کوئی مومن بالقرآن اس مسئلہ کو عقل سلیم رکھتے ہوئے قبول کرنے پر آمادہ ہوگا کہ تورات و انجیل کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کو معجزات کا دھیان کرنا لازمی تھا مگر قرآن شریف کے نزول کے وقت اس سے سائنس سے ڈر کر اپنی قبیلی سنت کو کسی مصلحت کی بنا پر بالکل ترک کر دیا کہ جیسا خیال کرنا بھی اہل سنت کے نزدیک گمراہی ہے لیکن مولوی صاحب کا معجزات کے بارہ میں جو نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف تورات وانجیل کے مطابق ہیں بلکہ صحاح ستہ بالخصوص بخاری ومسلم میں بھی بروایات صحیحہ مروی ہیں ہم سراسرانکاروتاویلات باطلہ ملاحظہ کر کے بے شک اس قدر کہنے میں ذرہ بھی تامل نہیں کرتے کہ یہ اٹکل آپ نے واقعی سرسید احمد خانصاحب سے سیکھی ہے جو ایسے علم کلام کے اس ملک میں بانی تھے مگر سرسید صاحب نے اپنی تقریر میں صاف اس امر کا اقرار کر لیا تھا کہ اس کام میں میری نیت محض خیر کی ہے خواہ خدا تعالی اس پر مجھے عذاب کرے خواہ معاف کرے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سرسید درحقیقت معجزات سے انکاری نہ تھے زمانہ کی مصلحت نے ان کو اس خیال پر مجبور کر دیا تھا مگر مولوی محمد علی نے اس قسم کا کوئی اعتراف انگریزی قرآن کے دیباچہ میں یا کسی دیگر تحریر میں ظاہر نہیں کیا اس واسطے ان کی تفسیر پر ریویو لکھنا ایک اہم دینی فرض ہے۔

اب یہ مسئلہ قابل توجہ ہے کہ خواہ سرسید صاحب ہوں خواہ کوئی اور صاحب ہوں قرآنی صداقتوں کا جو اناجیل اور احادیث صحیحہ میں موجود ہوں کسی عذر یا بہانہ کی بنا پر بے رحمی سے خون کرنا قابل معافی نہیں حضرت امام غزالی نے اپنی مختلف تصانیف میں اور شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ ودیگر کتب میں ایسے علم کلام سے کام لیا ہے کہ ایک مصنف اور محقق کو اسلامی صداقتوں پر پورا یقین حاصل ہو جاتا ہے جہاں سرسید صاحب نے جنت کی نعمتوں حج قربانی روزہ بیت اللہ شریف ودیگر اسلامی صداقتوں اور شعائر اللہ کے ساتھ بے باکی سے نہایت تمسخرانہ لہجہ اختیار کر کے اپنے خانہ زاد علم کلام کو قابل نفرت بنا دیا ہے وہاں امام غزالی صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے علم کلام سے ان پر صداقت کا ایسا غالب رنگ چڑھایا ہے کہ عقائد صحیحہ کو سر مو صدمہ نہیں پہنچتا ہمارے مولوی صاحب نے اس استہزاء میں سرسید کی پیروی بے شک نہیں کی مگر باقی خانہ زاد تاویلات میں اور انکار معجزات میں اور مفسرین کو مطعون کرنے میں سرسید صاحب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے مگر تعجب ہے کہ ان ہر دو صاحبان نے انہی رد کردہ مفسرین کی کاسہ لیسی کر کے اپنا مقصد بھی پورا کیا ہے۔

مولوی صاحب نے مسیح موعود کا عقیدہ متعلق معجزات انبیاء کا اس طرح ہے

نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس جسم خاکی کے ساتھ کرہ زمہریر تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا اس قدر لغو خیال ہے

(ازالہ اوہام۔ ص ۴۷، قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یہ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا (ازالہ ص ۴۷)

۳۔ قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں

(ملخص ازالہ ص ۵۰۷۔ خزائن ج ۳ ص ۵۰۴) (مسمریزم کو آسٹریا کے مسمر نے اٹھارویں صدی عیسوی میں ایجاد کیا سائکلو پیڈیا برٹینکا زیر لفظ مسمر۔ مسمر انبیاء کے معجزات عطیہ خداوندی کو مسمریزم بتلانا جس پر ایک غیر نبی اور فاسق بھی قادر ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ اور انبیاء کی صریح توہین ہے)

۴۔ جبریل یا ملائکہ کا اصل وجود دنیا پر ہرگز نہیں آتا۔ (توضیح المرام۔ ص ۲۹)

۵۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حقیقت ابن مریم، دجال، یاجوج ماجوج، دابۃ الارض کی معلوم نہ تھی،

(ازالہ اوہام ص ۶۹۱۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں معجزات کو بڑے زور سے ثابت کرتے ہیں اور اپنی کتاب چشمہ معرفت میں متعلق معجزہ شق القمر اس طرح لکھتے ہیں:

یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ضرور ظہور میں آیا تھا اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ قواعد ہیئت کے مطابق نہیں یہ عذرات بالکل فضول ہیں۔ معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہیں ورنہ وہ معجزات کیوں کہلائیں اگر وہ صرف ایک معمولی بات ہے۔

مرزا غلام احمد کے عقائد و خیالات کا سلسلہ ایسا بے ربط و متضاد ہے کہ ایک متلاشی اور محقق کو بخدا ہرگز پتہ نہیں لگ سکتا کہ وہ کن اصول کے پابند تھے۔ معجزہ کا اقرار بھی بڑے خلوص سے ہے، انکار میں نیچری سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اسی طرح اپنی نبوت کے مدعی بھی اور انکاری بھی۔ مسیح موعود کو بروئے احادیث دمشق میں جلالی رنگ میں نازل ہونے والا بھی مانتے ہیں۔ پھر جھٹ انکار کر کے اپنے مسیح موعود منوانے پر کئی ورق سیاہ کر دیئے۔ مسیح موعود پر ایمان لانا ایمانیات سے خارج کرتے ہیں

(ازالہ اوہام۔ ص ۱۴۰۔ خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)۔

مگر پھر اپنے آپ کو عین مسیح موعود پیش کر کے اس پر ایمان نہ لانا موجب عذاب شدید بھی قرار دیتے ہیں

(ازالہ اوہام ص ۳۹۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۲۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کی بنا پر انکو نبی نہیں مانتے مگر مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ دوم مرزا قادیانی کی تحریرات کی بنا پر ان کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ ہر دو جماعت کے عقائد واصول کے اختلاف کے بانی خود مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ یہ رام کہانی اہل سنت کی مختلف جوابی کتب میں مزاح مذکور ہے۔ ناظرین کو صرف اب یہ بتانا ہے کہ ایسے مسیح موعود کے مرید مولوی محمد علی کے انگریزی قرآن پر ریویو کا ہر ایک نمبر صد معارف قرآنی کے علاوہ ایک ایسے دل چسپ شغل کا ذریعہ ہے جس سے طبیعت کو واقعی ایک ایسا لطف حاصل ہوتا ہے جس کو اردو کا لٹریچر آج کل مہیا نہیں کر سکتا مرزا غلام احمد قادیانی کے چند اشعار ذیل متعلق ان کے عقاید کے نقل کئے جاتے ہیں جو محض مسلمانوں کو بنا بر قابو کرنے اور عیش سے اپنا گذارہ جاری رکھنے کے واسطے بنائے گئے ہیں ان پر عمل کرنے سے کوئی مطلب نہیں جس طرح بطور نمونہ ابھی ظاہر کیا گیا ہے اور ریویو کے مطالعہ سے جا بجا خود واضح طور پر ثابت ہو جائے گا

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
اقتدائے قول او در جان ما است
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سا بقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سراج منیر۔صفحہ ز تاح۔قادیانی خزائن ج۱۲ص۹۳۔۹۴)

نوٹ: مولوی محمد علی کے انگریزی قرآن کو پبلک نے اس واسطے غنیمت سمجھا کہ اس سے پہلے علاوہ پادریوں کے غلط تراجم کے صرف دو تراجم مسلمانوں کے موجود تھے جن کی عدم خریداری کی وجہ یہ ہے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے ترجمہ کے ساتھ عربی بالکل نہیں اور تفسیر نیچریت و مرزائیت سے خالی نہیں۔ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اگرچہ مرزائی مذہب سے تائب ہو چکے تھے جس کی دل چسپ وجوہات کو اپنے ترجمہ میں تفصیل سے بیان کر تے ہیں مگر ان کے ترجمہ و تفسیر سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے خیالات کا دامن مرزائیت سے کامل طور پر صاف نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ قریباً بیس سال مرزا غلام احمد کے حلقہ بیعت میں رہ چکے تھے البتہ اس قدر خوبی کے اہل بعد میں ضرور ہو چکے تھے کہ جناب رسول خدا ﷺ کے معجزات مرویہ احادیث صحیحہ کو اپنے ترجمہ میں بیان کر دیا

دوسرا ترجمہ مرزا ابوالفضل کا تھا جو الہ آباد میں کسی تاجر نے معہ عربی طبع کرایا تھا جس میں تفسیری نوٹ ناکافی تھے۔

مگر حقیقت میں وجہ ان ہر دو تراجم کے عام طور پر فروخت نہ ہونے کی یہ ہے کہ عام اطلاع پبلک میں ان کے طبع ہو چکنے کی ہرگز نہیں ہوئی ۔

تیسرا انگریزی ترجمہ عربی متن کے ساتھ مرزا حیرت دہلوی کے زیر اہتمام مولوی محمد علی کے ترجمہ کے بعد صرف گزشتہ سال طبع ہوا جس میں قریباً اسّی گمراہ کن غلطیاں خاکسار نے ملاحظہ کیں جن کا ظہور اس واسطے ہوا کہ باوجود اہل سنت کے عقاید کے مطابق ترجمہ کرنے کے مترجمان نے بوجہ ناکافی علم عقائد و زبان عربی صریحاً ٹھوکر کھائی ہے

غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر مقیم سرگودھا پنجاب

تصدیق قاضی ضیاء الدین صاحب ایم اے سند یافتہ دارالعلوم دیوبند

مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی کے انگریزی ترجمہ قرآن پر ریویو لکھ کر مکرمی مولانا غلام حیدر صاحب نے تمام علماء اسلام کی طرف سے ایک فرض کفایہ ادا کیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس جرأت اور بے باکی سے مولوی محمد علی صاحب مذکور نے معجزات قرآنیہ سے (باوجود تسلیم اصل معجزہ) انکار کیا ہے اور احادیث معتبرہ کو (باوجود ادعا تصدیق واتباع حدیث) اپنے مزعومات کی بنا پر ترک کیا ہے وہ ہر ایک سلیم العقل والا یمان مسلمان کے لئے باعث حیرت وافسوس ہے۔مولانا موصوف نے نہایت مدلل طریق سے مولوی محمد علی صاحب کی اس بے اصولی کے بخئیے ادھیڑے ہیں وہ انہی کا کام ہے

فجزاہ اللہ خیرا عن سائر المسلمین۔

رقیمہ: ضیاءالدین عفی عنہ پروفیسر عربی وفارسی سنٹرل ٹرینگ کالج لاہور ۲۳ شوال ۱۳۴۰ھ

محترمی مولانا غلام حیدر صاحب نے اہل اسلام پر نہایت درجہ کا احسان فرمایا ہے کہ ایک ایسے کلام پر (جس سے انگریزی دان اپنا عقیدہ خراب کر رہے ہیں) ایک ریویو اردو زبان میں تحریر فرمایا ہے اللہ اس سے ہدایت فرمائے اور مصنف کی سعی مشکور فرمائے۔آمین ثم آمین۔

فقیر عبداللہ خطیب جامع مسجد سرگودھا ( سند یافتہ دارالعلوم دیوبند)

ناظرین! اس ریویو کے اخیر میں اصحاب ذیل کے نام مصنف کی طرف سے کھلی چھٹیاں قابل دید ہیں۔ان سے یہ امر بخوبی ثابت ہو رہا ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کی تفسیر تشریح کو نہایت بے باکی سے پس پشت ڈال کر قرآن کی آیات سے ہوا پرستی کا مقصد پورا کیا جا رہا ہے تو دنیا کے اسلامی ممالک اور نیز اس ملک کی اسلامی ریاستوں اور انجمنوں کو بغرض حمایت اسلام اہل سنت کے عقاید واصول کی بنا پر قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ وتفسیر کا جلد اور کافی ومعقول انتظام کر دینا ایک اہم فرض ہے جس سے غفلت کرنا موجب مواخذہ اخروی ہے ورنہ بصورت تساہل جس انگریزی ترجمہ وتفسیر کے ریویو کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے وہ بالضرور پبلک کی گمراہی کا موجب ہو چکا ہے اور آئندہ بھی ہو جائے گا جسکا تدارک محال ہوگا

۱۔ بنام ریاست ہائے اسلامی ملک ہند

۲۔ دوسری کھلی چھٹی بنام مولوی محمد علی ایم اے امیر احمدی جماعت لاہور

۳۔ کھلی چھٹی بنام مرزا حیرت دہلوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ کھلی چٹھی بنام انجمن ہائے اسلامی (حمایت اسلام، انجمن نعمانیہ لاہور) انجمن ہائے پنجاب

۵۔ کھلی چٹھی بنام جوانان اہل سنت گریجوایٹ اہل ہند

۶۔ کھلی چٹھی بنام مولوی ابوعیسیٰ (حشمت علی صاحب) قائم مقام مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل القرآن یعنی منکر الحدیث نبوی لاہور

خاکسار ماسٹر غلام حیدر مقیم سرگودھا

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبرا

ریویو قرآن مترجمہ ومفسرہ محمد علی ایم اے ایل ایل بی امیر احمدی جماعت لاہور۔ نمبرا

(مولوی محمد علی لاہوری اور علم حدیث)

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۲۰ کے صفحہ ۱۳ پر ایک کتاب مسمی بہ، مقام حدیث، مؤلفہ مولوی محمد علی صاحب کا ریویو پڑھ کر خاکسار بہت ہی محظوظ ہوا کہ مولوی صاحب نے علم حدیث کی حمایت میں اپنا قلم اس زمانہ میں اٹھایا اللہ تعالی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ صاحب بحیثیت اڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان میں بھی، احادیث پر آسمانی شہادت، کے عنوان سے ایک نہایت قابل قدر مضمون شائع فرما چکے ہیں۔ پس یہ کہنا بالکل بجا اور خالی از مبالغہ ہے کہ آپ حمایت حدیث میں ہر دو احمدی جماعت میں ایک ممتاز اور قابل رشک پوزیشن رکھتے ہیں۔ آپ نے قرآن شریف کا ترجمہ انگریزی معہ نوٹ بھی شائع فرمایا ہے جس کی کیفیت انگریزی دان کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا۔ چنانچہ ناظرین اہل حدیث کی ضیافت طبع کے واسطے خاکسار بطور نمونہ اس میں سے بالفعل اس نمبر میں صرف دو مقامات کے نوٹوں کا ترجمہ پیش کرتا ہے۔

**مثال اول:** قرآن صفحہ ۱۵۵۔ نوٹ نمبر ۴۲۶ زیر آیت و یکلم الناس فی المھد و کھلا (سورہ آل عمران)

مہد اور کہولت میں کلام کرنا معجزہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ہر ایک تندرست بچہ اگر وہ گونگا نہیں، مہد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بولنے لگ پڑتا ہے۔اسی طرح کہولت میں بھی ہر ایک انسان جو صحت کی حالت میں اس حد کو پہنچ جاتا ہے کلام کر سکتا ہے۔اس خوش خبری کا صرف یہ مفہوم ہے کہ یہ بچہ صحت کی حالت میں رہے گا اور ایام طفولیت میں فوت نہ ہوگا۔

of as, one of It should be remembered that Jesus throughout the holy Quran is spoken those made near, one of the righteous, thus showing that he is regarded only as one of the prophets. As to speaking in the cradle and when of old age, neither of them can be considrered a miracle. Every healthy child which is not dumb begins to talk when in the cradle, and speaking when of old age also shows that this speaking is ordinary

experience of every human being who is healthy and lives to an old age. The good news consists in the fact that the child announced will be healthy child and shall not die in childhood. According to Rz the reason for mentioning Jesus speaking in the childhood and old age is to show the change of condition of Jesus from childhood to old age, while change in the Divine Being is impossible.

Kahl is, according to Rgh, he is whose hair hoariness or greyness has become intermixed. LL has on the authority of Msb, TA, and Mgb, that a man is kahl after he has attained the limit of being a shabb, which is variously fixed at 32, 40 and 51 years. The same authority gives meaning of kahl as of middle age, or between that age and the period when his hair has become inter mixed with hoariness. It would thus appear that, according to the holy Quran, Jesus did not die at thirty three years of age, but lived to a sufficiently old age.

مثال دوم : ترجمہ قرآن صفحہ ۶۵۴ نوٹ نمبر ۱۶۴۱ زیر آیت قلنا یا نار کونی برداً و سلا ماً علی ابرا ھیم۔(سورہ انبیاء)

This event no doubt kindled the fire of opposition against Abraham, but it did no harm to him and he remained in peace . The next verse shows that this fire was only a

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

kaid, or a hard struggle against him, or awar of opposition to him. they may have resolved to burn him, but their plan faild.

بت شکنی کے واقعہ نے ابراہیم کے خلاف مقابلہ کی آگ مشتعل کر دی مگر اس کو اس سے کوئی ضرر نہ پہنچا اور وہ عافیت میں رہا

ارا دوا به کیداً فجعلنا هم الا خسرین

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ محض ایک کید یا مقابلہ تھا، ممکن ہے کہ انہوں نے ابراہیم کو آگ میں جلانے کا ارادہ کیا ہو مگر اس تدبیر میں ناکام رہے بموجب آیت

قا لوا حرّ قو ہ و انصروا آ لهتکم قا لوا اقتلو ہ او حر قوہ فا نجاہ اللہ من النار ۔

(ترجمہ صفحہ ۹۷۷ نمبر نوٹ ۱۹۱۰)۔

کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ ابراہیم کو درحقیقت آگ میں ڈالا گیا، ایک طرف تو یہ مذکور ہے کہ اللہ نے اس کو آگ سے نجات دے دی دوسری طرف یوں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کو قتل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا، لہذا آگ کا مفہوم وہ مقابلہ ہے جو ان کی تدابیر میں مدنظر تھا قال انی مھا جر الی اللہ سے مزید ثبوت ملتا ہے کہ آگ سے نجات کا مفہوم ابراہیم کی ہجرت ہے۔

So here, it is not stated that Abraham was actually cast into fire. On the one hand, the expression used here, then Allah delivered him from fire, shows that the opponents were unable to cast him into the fire. On the other hand, the plan was either to slay or to burn him, and therefore the fire may only stand for the opposition which these plans involved. The word I am fleeing to my Lord indicate his flight to another country whither he was commanded to flee by his lord (Bd). This is more clearly stated in 19:49 : and I will withdraw from you, : being followed by the statement made in 19:50: so when he withdrew from them: This makes it further clear that his delivrance from the fire was brought about by flight to another country.

ناظرین اہل حدیث! یہ حال ہے اس تفسیر کا جس کو تفسیر بالرائے کہتے ہیں جس رسول اللہ ﷺ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن نازل ہوا اور جس کی تعلیم کی شہادت خود قرآن شریف یعلمھم الکتاب (سورہ جمعہ:۲) سے دیتا ہے وہ زبان مبارک سے اس طرح فرماتے ہیں جسکو ہمارے مولوی صاحب نے بسبب عدم علم حدیث یا عم یقین بالکل پس پشت ڈال کر اپنی تفسیر بالرائے کی فضیلت کا پبلک پر سکہ جمانے کی نہایت مکروہ اور قابل مواخذہ کوشش کی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کا نمونہ مذکورہ کے ملاحظہ کے بعد اب براہ کرم ان ہر دو مقامات کے متعلق تفسیر یا ارشاد جناب رسول اللہ ﷺ بھی ذیل میں پڑھیں

مثال اول کے متعلق بخاری کتاب پیدائش انبیاء، حضرت ابو ہریرہؓ، حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مہد میں صرف تین آدمیوں نے کلام کیا۔ ایک عیسیٰ نے (باقی اصل کتاب میں دیکھو)۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں گویا میں اب بھی نبی ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی انگلی چوس کر اس کے دودھ پینے کی کیفیت بتا رہے ہیں۔

نوٹ از خاکسار راقم غلام حیدر: مولوی صاحب نے صرف تکلم کو مدنظر رکھا مگر طرز وقسم کلام کو نظر انداز کر کے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔

قرآن شریف سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ کا تکلم فی المہد الفاظ ذیل میں بیان کرتا ہے

قا ل انی عبداللہ اتا نی ا لکتاب و جعلنی نبیاً و جعلنی مبارکاً این ماکنت
و او صا نی بالصلوۃ و الزکوۃ مادمت حیا و برًا بوا لد تی (مریم: ۳۰،۳۱)

یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھ کو نبی بنایا اور جہاں میں رہوں برکت والا بنایا اور جب تک میں دنیا میں رہوں مجھ کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم فرمایا اور اپنی ماں کا تابعدار بنایا۔

مولوی محمد علی صاحب تکلم فی المہد ہر ایک بچہ کے واسطے جو کہ تندرست ہو اور گونگا نہ ہو جائز اور بالکل ممکن مان کر حضرت عیسیٰ کا تکلم فی المہد بھی معمول میں داخل فرما کر معجزہ سے نکال دیتے ہیں حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ شیر خوارگی کی حالت میں تکلم صرف تین اشخاص تک محدود رکھتے ہیں کیونکہ جس قسم کا فصیح اور مشتمل بر غیب کلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث محولہ بخاری میں اور سورہ مریم میں مسیح سے مرقوم ہے وہ اس کلام سے کوئی نسبت نہیں رکھتا جو شیر خوارگی میں معمولی بچے ٹوٹے پھوٹے بے جوڑ الفاظ بولتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے صرف تکلم کو مدنظر رکھا مگر طرز اور قسم کلام کو نظر انداز کر کے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ اگر حدیث معلوم نہ تھی تو اہل حدیث کے ایک دو مفسرین کو ہی اپنی رائے سے اتفاق کرنے میں پیش کر دیتے جیسا کہ کئی بار اپنی تفسیر میں کرتے ہیں۔ مولوی صاحب مذکورہ قسم کے تکلم فی المہد کی نظیر چند اپنے مفروضہ بچوں میں بر شہادت صادقہ بیان کرنے سے بالکل عاجز معلوم ہوتے ہیں۔

(کاش پیغام صلح کے اڈیٹر صاحب امیر جماعت (مرزائیہ لاہوری) مولوی محمد علی صاحب کو اپنے عقیدے کے موافق جیسا بارہا انہوں نے ظاہر کیا ہے بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ کی طرف توجہ کر کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے قرآن کی تفسیر سے روکنے کا ثواب عظیم حاصل کریں)

(عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال : لم یتکلم فی المھد الّا ثلا ثۃ، عیسی ، ...(صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۴۳۶)

## دوسری مثال کے متعلق بخاری باب پیدائش انبیاء

ام شریک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کے قتل کا حکم فرمایا اور کہا کہ یہ حضرت ابراہیم پر آگ کو پھونکتا تھا۔ متفق علیہ (مشکوۃ باب ما تحل اکلہ و ما یحرم)

ب۔ صحیح بخاری تفسیر سورہ آل عمران: باب ان الناس قد جمعوا لکم

حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل حضرت ابراہیم نے کہا تھا جب ان کو آگ میں ڈالا گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کلمہ کو اسوقت کہا جب منافقوں نے مسلمانوں سے یہ کہا تھا قد جمعوا لکم فاخشو ھم

ج۔ صحیح بخاری میں مذکورہ حدیث کے حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ جب حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو آخری کلمہ آپ کا یہ تھا۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل

د۔ تفسیر عباسی، دیگر تفاسیر زیر آیت یا نار کونی بر داً و سلا ماً علی ابراھیم حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کلمہ سلا ماً علی ابرا ھیم نہ فرماتے تو آگ اس قدر ٹھنڈی ہو جاتی کہ آپ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سردی سے ہلاک ہوجاتے۔

نوٹ از راقم غلام حیدر: مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے یہاں بھی کسی اہلسنت کی معتبر تفسیر کو اپنا ہم خیال ظاہر نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک سلف کے اہل زبان راسخون فی العلم بھی قرآن فہمی سے محروم تھے۔اس مثال کے متعلق خاکسار نے بخاری اور مسلم کی صحیح اور مرفوع حدیث کو سب سے پہلے رکھا ہے اور بعدازاں بطور تفسیر شواہد کو بیان کیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے حدیث کی حمایت میں بے شک کئی دفعہ قلم اٹھایا مگر عین امتحان کے وقت خود ایسے فیل ہوئے کہ اپنی انگریزی تفسیر کو مظہر تاویلات باطلہ بنا کر اس آیت کا مصداق ہو گئے

یحرّفو ن الکلم عن موا ضعه

اس میں کوئی کلام نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے ( ان کی نیت اللہ کو معلوم ہوگی ) مسیح موعود آنجہانی کی نبوت سے بالکل انکار کر دیا ہے۔اگر آئندہ بھی وہ تحقیق پر صدق دل سے کمر بستہ رہے تو ممکن ہے کہ پورے اہل سنت بن جائیں۔بالفعل ان کے انگریزی ترجمہ میں نیچریت کا اقتداء نمایاں ہے۔نہیں معلوم آپ نے علم حدیث کی سند کس درسگاہ سے حاصل کی ہے۔اور یہ بھی پتہ نہیں لگتا کہ آپ حدیث مرفوعہ صحیحہ کو اپنی رائے یا لغت پر ترجیح دینے کو آمادہ ہیں یا نہیں؟ اگر آمادہ ہیں تو بسم اللہ پڑھ کر اپنے انگریزی ترجمہ کی اصلاح کریں، تاکہ جناب رسول اللہ ﷺ کے خلاف تفسیر شائع کرنے سے آپ کا ہر دو جہان میں حقیقی مرتبہ بلند ہو؟ اور اگر پھر بھی احادیث صحیحہ کے بارہ میں آپ کا اعتقاد متذبذب رہے تو خدائے لایزال کی آپ کو قسم دے کر آپ کا فیصلہ سننے کا ہر آن منتظر ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی عدم موجودگی میں ذیل کی آیات کی تعمیل کی کون سی صورت ممکن ہے؟ کہیں بڑے میاں کی طرح خواب یا کشف کے ذریعہ سے جناب ﷺ سے احادیث کی صحت دریافت کا مسئلہ پیش نہ کر دینا جس سے جناب سرور کونین ﷺ کو بعد وفات بھی تبلیغ کا مکلّف ماننا پڑتا ہے

فلا و ربّك لا یؤ منو ن حتّی یحکّمو ك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حر جاً مما قضیت و یسلموا تسلیماً (پ ۵)

(یعنی اے نبی تیرے رب کی قسم ان کا ایمان ہی صحیح نہیں جو اختلافی امور میں تجھ سے فیصلہ نہ کرائیں اور یہی نہیں بلکہ جو فیصلہ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے اس کو بدوں چون وچرا کے بخوشی منظور کر لیں)

فا ن تنا زعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسو ل ان کنتم تومنو ن با للہ و الیو م ا لآ خر ۔(پ۵)(یعنی پھر اگر تمہارے درمیان کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم کو اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے )

مولوی صاحب متوجہ ہو کر سنیں کہ اگر احادیث کا قرآن سے تعلق برحق ہے تو خدا تعالی نے قرآن کی حفاظت کی طرح احادیث کا ضرور انتظام کر دیا ہے ورنہ مذکورہ ہر دو آیات کی اور اسی قسم کی دیگر آیات کی جن کی رسول اللہ ﷺ کے اتباع کا حکم ہے اللہ تعالی ہم سے تعمیل کرانیکا کوئی حق نہیں رکھتا اور ہم ان آیات کو بعد وفات جناب رسول اللہ ﷺ منسوخ العمل یقین کر کے قیامت کے دن مواخذہ سے بری ہو جائیں گے۔

( نوٹ: قرآن شریف کی تفسیر کا یہ ایک مسلمہ واجماعی اصول ہے کہ کسی لفظ کو اس کی ظاہری ومتعارف مراد سے بدوں ضروری وملحقہ قرینہ کے ہرگز پھیرنا جائز نہیں اور اہل سنت کے راسخون فی العلم نے آیات متشابہ مثلاً ید عرش وجہ (چہرہ) وغیرہا کی تاویل کو بھی ناجائز قرار دے کر ان پر صرف ایمان لانا کافی سمجھا ہے کیونکہ انکی تاویل میں فتنہ کا خطرہ ہے لہذا اس دروازہ کا بند کرنا گویا فتنہ سے محفوظ رہنا ہے امام ابو حنیفہ کا قول اس کے متعلق کتاب فقہ اکبر میں اس طرح ہے

اللہ تعالی کی صفات مخلوق کی صفات کی طرح نہیں اللہ تعالی کا ہاتھ وجہ نفس وغیرہ قرآن میں مذکور ہے مگر ان کی کیفیت مجہول ہے اور ہاتھ سے قدرت یا نعمت مراد لینا جائز نہیں کیونکہ ان کی تاویل کرنا فرقہ قدریہ ومعتزلہ کا مشرب ہے۔اگر یہ تاویل صحیح ہے تو یدان (دو ہاتھ) کی تاویل پھر کامل قدرت ہوگی اور یدا یک ہاتھ کی تاویل ناقص یا نصف قدرت ہوگی جو بالکل باطل ہے بعض نے بوقت ضرورت ایسے الفاظ کی تاویل کو جائز کہا ہے کیونکہ لا یعلم تا و یله ا لا اللہ و الرا سخو ن فی العلم آل عمران، میں ان کے نزدیک راسخون فی العلم کے بعد وقف ہے اور جو تاویل کو صرف اللہ تعالی کے حوالہ کرتے ہیں وہ اس آیت میں اللہ پر وقف کے قائل ہیں۔باقی الفاظ جو آیات متشابہ کی مد سے خارج ہیں مثلاً نار وغیرہ سوان کا مفہوم ہمیشہ اپنے متعارف معنی سے متجاوز نہ ہوگا۔الامحض اس صورت میں جب کوئی خاص قرینہ اس لفظ کے متعارف وظاہری مفہوم کو روک دے مثلاً قرآن شریف میں لفظ نار قریباً ایک سو بیس دفعہ واقع ہوا ہے اور سوائے تین مواقع ذیل کے باقی کل دفعہ میں مفرد حالت میں طون؟ قرینہ مذکور ہے

کلما او قدوا نا راً للحر ب اطفأھا اللہ مائدہ:۶۴ یعنی جس وقت یہود مسلمانوں کے واسطے لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اس جگہ نار کے ساتھ للحر ب ہے لہذا نار اپنے متعارف معنوں سے جدا ہو جائے گا۔۲۔ما یاکلو ن فی بطو نھم ا لا النار البقرۃ: ۱۷۴۔۳۔ انما یاکلو ن فی بطو نھم نا را النساء۱۰۔ ان ہر دو مثالوں میں نار کے ساتھ بطون قرینہ موجود ہے جس کا حیات دنیا میں کھانا محال ہے مگر بطور عذاب کے آخرت میں بالکل ممکن ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس تمہید کے بعد اب اس نار کی تحقیق مطلوب ہے جس کا تعلق حضرت ابراہیم کے ساتھ ہے قلنا یا نار کونی برداً انبیاء:۵۹ میں نار کے ساتھ کوئی ایسا قرینہ متصلہ موجود نہیں جس کی خاطر نار اپنے ظاہری و متعارف مراد سے جدا ہو سکے پس مولوی محمد علی صاحب کا نار متعلقہ حضرت ابراہیم سے مقابلہ کی آگ مراد لینا تفسیر بالرائے محض باطل ہے اگر اس کے متعلق کوئی صحیح حدیث نہ بھی ہوتی جب بھی محض علم اصول کے رو سے مولوی صاحب کی تفسیر باطل ہو جاتی مگر اس آیت کے تفسیر کرنے کو جب چند احادیث بھی موجود ہوں تو پھر مولوی صاحب کی تفسیر کے باطل ہونے میں کیا شک باقی ہے۔ افسوس مولوی صاحب نہ علم اصول سے واقف نہ حدیث کے قائل، پبلک کو گمراہ کرنے کا وبال اپنے اوپر اٹھا رہے ہیں

مولوی صاحب خدا معلوم مفسر کے واسطے علم اصول کی واقفیت لازمی خیال کرتے ہیں یا نہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ لازمی نہیں سمجھتے بلکہ وہ علم اصول سے واقف ہی نہیں اسی واسطے بعض الفاظ کو اپنی مرضی کے تابع بنا کر جس طرف لے جانا چاہتے ہیں لے جاتے ہیں چنانچہ موت وحیات سے بھی بدون قرینہ روحانی موت وحیات کا مفہوم قائم کر لیتے ہیں اور علم اصول پر ان کا تحکم اور جبر اس حد تک ہے کہ بعض واقعات کو معجزہ کی مد سے خارج کرنے کے واسطے بدوں قرینہ کے خواب کا قرینہ خود بخود تجویز کر لیتے ہیں جیسا کہ اس ریویو میں ناظرین کو بعض مقامات کے مطالعہ سے بخوبی روشن ہو جائے گا اگر مولوی صاحب کا ترجمہ و تفسیر صحیح ہے تو بالضرور یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ کسی اہل زبان صاحب علم نے چودہ سو برس سے قرآن شریف کو بالکل نہیں سمجھا اور اس قدر اولیائے کاملین وراسخون فی العلم، قرآن کو بدوں سمجھنے کے دنیا سے رخصت ہو گئے خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ قرآن شریف کے متعلق جو تعلیم جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو دی وہ بسند صحیحہ ہمارے زمانہ میں موجود ہے ۔اب ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ اس سے استغناء کرنا کہاں تک خطرناک اور گمراہ کن ہے )

**شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:**

**مولوی محمد علی صاحب لاہوری گو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود مہدی مسعود اور مجدد مانتے ہیں لیکن ایسے امور خرق عادت یہاں تک کہ پیدائش مسیح میں بھی آپ سرسید احمد خان مرحوم کے خیالات سے متفق ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی، مسیح کی پیدائش کو خلاف عادت بے پدر کہتے ہیں: من عجب تر از مسیح بے پدر**

**مگر مولوی محمد علی صاحب لاہوری باپدر کہتے ہیں۔**

**یہ بھی کہتے ہیں کہ مسیح موعود امت کے اختلاف مٹانے آئے گا۔**

**معلوم نہیں پھر مولوی محمد علی صاحب کو ایسے مسیح مہدی اور مجدد سے اختلاف کرنے کا کیا حق ہے جس کو وہ خود ان تینوں القاب سے ملقب مانتے ہوں۔**

( ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۶ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء مطابق ۱۷ محرم ۱۳۳۹ھ ص ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن ۔ ریویو نمبر۲

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر اس سے پہلے کچھ نمونہ مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور کی تفسیر القرآن بزبان انگریزی پیش کردہ خاکسار دیکھ چکے ہوں گے۔اوران کے علم حدیث کا یا عدم ضرورت حدیث فی تفسیر القرآن کے عقیدہ کے متعلق اہل حدیث مورخہ یکم اکتوبر میں مطلع ہو گئے ہوں گے مگر چونکہ سابقہ نمونہ اس قدر کافی نہیں کہ اس سے بعض اصحاب کوئی معقول رائے قائم کرسکیں اس لئے خاکسار سابقہ سلسلہ کے ساتھ اس نمبر کو پیوست کرنے کے واسطے ادب سے خواستگار ہے

۱۔انگریزی ترجمہ فنادی فی الظلمات ان لاالٰہ الّاانت سبحانک انی کنت من الظالمین ۔ فاستجبناہ و نجیناہ من الغم و کذلک ننجی المومنین ۔ (الانبیاء:۸۷۔۸۸) (یعنی یونس نے اندھیروں میں یہ پکار شروع کردی: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے۔میں بے شک قصورواروں سے ہوں)

فالتقمہ الحوت و ھو ملیم۔ فلو لا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون ۔(صافات : ۱۴۲۔۱۴۴) ( پس یونس کو لقمہ کرلیا مچھلی نے اور وہ اپنے آپ کو ملامت کررہا تھا پس اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا تو مچھلی کے پیٹ میں پڑا رہتا اس دن تک جب مردے دوبارہ زندہ ہوں)

محمد علی کی تفسیر کا خلاصہ.. ظلمات البحر سے مراد سمندر کے مصائب ہیں (دیکھئے محکم لغات اور لین کی عربی انگریزی لغات)لہذا مصیبت سیاہی یا تاریکی کے مشابہ ہوتی ہے

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نوٹ ۲۱۲۳ میں اس طرح فرماتے ہیں:

قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ لقمہ؟ جو یہاں مذکور بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا۔لین صاحب اپنی لغات میں التقم فاھا فی التقبیل ؟ کی نظیر لکھ کراسکے معنی کرتا ہے( اس کا بوسہ لینے کے وقت اس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لیا)اس بارہ میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت یونس کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا۔ اس میں بھی قرآن بائیبل کی تردید کرتا ہے یعنی بائیبل یونس کا مچھلی کے پیٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نکالا جانا اور اس کے پیٹ میں داخل ہونا بیان کرتی ہے جو قرآن کے خلاف ہے۔

The Quran does not anywhere states that Jonah was devoured by the fish, for the word iltaqama, which is used here, does not necessrily signify the act of devouring, but simply that of drawing or taking into his mouth. See LL, which illustrates the sense of the word by sayning"""  which  it explains as meaning he took her mouth within his lips in kissing. From asaying of the Holy Prophet it appears that only his heel was drawn by the fish into his mouth. This is another circumstance wherein the Quran contradicts the Bible. The word batn means both a tribe (LL) and belly. I prefer the former as  explaining the meaning of the words that follow, the significance being, had he not been one of those who glorify Allah he would have remained as an ordinary man in his tribe and would not have been made a prophet. Taking the meaning to belly, the pronoun hi  would refer to the fish; but even then it does not lead to the conclusion that he was actually devoured by the fish, the significance being only that he would have been devoured if he had not been one of those who glorify Allah.

اس کے بعد مولوی محمد علی لاہوری اس طرح فرماتے ہیں

بحوالہ لغات لین صاحب بطن کے معنی قبیلہ اور پیٹ ہر دو ہیں۔

مولوی محمد علی لاہوری قبیلہ کے معنی کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک مابعد کے الفاظ سے یہ مفہوم خوب چسپاں ہوتا ہے مولوی محمد علی صاحب اس طرح فرماتے ہیں

اگر یونس اللہ تعالی کی تسبیح کرنے والوں سے نہ ہوتا تو وہ اپنی قوم میں ایک معمولی حیثیت کا انسان رہتا اور نبی کا مرتبہ نہ پاتا۔ اگر بطن کے معنی پیٹ لئے جائیں تو ضمیرہ کا مرجع مچھلی ہوگا مگر پھر بھی یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا کہ مچھلی نے یونس کو درحقیقت نگل لیا تھا مفہوم صرف یہ ہے کہ اگر یونس تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا تو مچھلی اس کو نگل جاتی۔

نوٹ از شیخ غلام حیدر: مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی عجیب وغریب توجیہ کی گو قارئین اہل حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قدر نہ کریں مگر یہ خاکسار تاویل سازی کے فن میں ان کے قابل رشک کمال کا قائل ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے لغت سے بوسہ کی مثال سے فائدہ اٹھا کر مچھلی کو بھی اسی قیاس پر اجازت نہ دی کہ اس نے حضرت یونس کو لقمہ کر کے اپنے پیٹ میں نگل لیا ہو اگرچہ برخلاف بوسہ کے اس قسم کی اشیاء کا لقمہ کرنا پیٹ میں ڈالنے کا ایک پیش خیمہ ہوتا ہے۔ دوسری خوش قسمتی مولوی صاحب کی یہ ہے کہ بطن کے معنی لغت نے قوم کے بھی بتائیے۔ پس ان کے واسطے اب من مانگی مراد بلا زحمت اٹھانے کے آسانی سے حاصل ہو گئی، اور ترجمہ کرنے کا راستہ بالکل صاف ہو گیا کہ یونس اگر تسبیح نہ پڑھتا تو اپنی قوم میں ایک معمولی آدمی رہتا اور نبوت کا رتبہ نہ پاتا۔ گویا یہ مفہوم ہوا کہ یونس اس واقعہ سے پہلے نبی نہ تھے، صرف تسبیح کی بدولت ان کو نبوت عطا ہوئی اور مولوی محمد علی صاحب کے استدلال سے یہ جدید مسئلہ بھی قائم اور ثابت ہو گیا کہ نبوت وہبی عطیہ رحمان نہیں بلکہ سعی سے وابستہ ہے۔ اس کے بعد الی یو م یبعثو ن کے متعلق مولوی صاحب نے نہیں بتایا کہ اگر بطن کے معنی قوم ہیں تو قیامت تک یونس معمولی آدمی کس طرح رہ سکتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اس تاویل میں الی یو م یبعثو ن کو بالکل نظر انداز کر گئے ہیں۔

خیر آگے سنئے! مولوی صاحب بطن کے معنی پیٹ تسلیم کر کے بھی ایک حدیث کی بنا پر جس کا کوئی پتہ ونشان ظاہر نہیں کیا حضرت یونسؑ کی صرف ایڑی مچھلی کے منہ میں دیتے ہیں اور مچھلی کے پیٹ میں ان کے داخل ہونے کا مقدمہ بالکل ڈسمس کر دیتے ہیں۔ مولوی صاحب کو قادیانی لیاقت نے جس کی وہ سند حاصل کر چکے ہیں اس تاویل سازی کے فن میں بہت مدد دی ہے اب مولوی صاحب کو اپنی توجیہ پر یہاں تک حق الیقین حاصل ہو گیا ہے کہ توراۃ یوناہ نبی کی کتاب باب دوم میں جو واقعہ حضرت یوناہ (یونس) کا قرآن شریف اور حدیث کے مطابق پایا جاتا ہے اسکو بھی محرف اور جعلی قرار دے دیا ہے گویا قرآن یا حدیث صحیح کے مطابق بھی انجیلی بیانات محرف ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے حدیث پیش کرنے میں ضرور بخل کا ثبوت دیا ہے اگر اس حدیث کو روشنی میں لاتے تو ہم کو بھی اس حدیث کا دیدار نصیب ہو جاتا۔ ایک دفعہ ان کے بڑے میاں (مرزا جی) نے بھی کرشن جی کی نبوت پر یہ حدیث پیش کی تھی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كان فى الهند نبياً اسود اللو ن اسمه كا هنا

یعنی ملک ہند میں ایک نبی کالے رنگ والا ہو گذرا ہے جس کا نام کاہن (کرشن) تھا۔

ہم نے دس سال تک سعی بلیغ کی کہ ہم کو اس جماعت سے یا حضرت اقدس (بڑے میاں جی) سے اس حدیث کا کوئی سراغ ملے مگر ہم ناکام رہ کر آخر ہار گئے (قادیانی کرشن کا تو قاعدہ تھا کہ جس کلام کو میں حدیث کہہ دوں وہ حدیث ہے اور جس کو میں غلط کہہ دوں وہ غلط ہے چونکہ آپ اس قاعدہ کو نہیں مانتے اس لئے آپ کو تکلیف ہوئی اور کامیاب بھی نہ ہوئے۔اڈیٹر اہل حدیث) خیر کچھ ہو مولوی محمد علی صاحب نے حدیث کا حوالہ دے کر اس مثل کو صادق کر دکھایا ہے جس میں ایک شخص روزہ تو بالکل نہیں رکھتا مگر سحری اٹھ کر خوب (اہل خانہ کے ساتھ) کھالیا کرتا تھا۔ایک دن اس کی ماں نے کہا بیٹا تم روزہ تو رکھتے نہیں سحری کس مطلب کے واسطے کھاتے ہو۔وہ بولا تم مجھ کو اسلام سے بالکل خارج کرنا چاہتے ہو، روزہ رکھنا یا نہ رکھنا امر دیگر ہے، مگر سحری چھوڑنے میں صریح ترک سنت ہے۔تم مجھ کو کافر بنانا چاہتے ہو۔

اب خاکسار (غلام حیدر) اصل مقصود بیان کر کے اخبار اہل حدیث امرتسر کی خاطر بالفعل اس نمبر میں ایزادی سے پرہیز کرتا ہے اگر ناظرین اہل حدیث میری صحت کے لئے دعا کرنا پسند فرماویں تو انشاء اللہ آئندہ بھی کبھی کبھی مولوی محمد علی صاحب کی انگریزی تفسیر سے کچھ خلاصہ نذر کیا کرونگا۔

آیات محولہ کے متعلق مشکوۃ جلد ثانی میں حدیث مذکور ہے

عن سعد قال قال رسو ل الله ﷺ دعوة ذی النو ن اذ دعا ر به و هو فی بطن الحوت لا اله الاانت سبحانك انی كنت من الظا لمین لم یدع بها ر جل مسلم فی شئی ا لااستجا ب له ۔(رواہ احمد والترمذی)۔(یعنی سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یونسؑ کی دعا جب انہوں نے اپنے رب سے کی جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی لا الـه ....الخ ہر ایک مسلمان جو کسی حاجت کے واسطے اس دعا کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کو قبول فرماتا ہے)۔

اس حدیث مرفوع نے جن کو دو معتبر محدثوں نے روایت کیا ہے مولوی محمد علی صاحب کی تمام محنت پر پانی پھیر دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ مولوی صاحب کو احادیث صحیحہ پر مطلقاً ذرا بھی اعتبار نہیں اگر چہ وہ احادیث کی حمایت کے مدعی ہیں اور یہ بھی اس حدیث سے ظاہر ہو گیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجید کی غلط اور باطل تفسیر لکھ کر لوگوں کو گمراہ کرنے کا وبال اپنے اوپر لیا ہے مولوی صاحب کو حضرت یونسؑ کے مچھلی کے پیٹ میں جانے سے معلوم نہیں کیوں ضد اور انکار ہے۔ اگر بقول مولوی محمد علی صاحب مچھلی نے حضرت یونسؑ کی صرف ایڑی ہی اپنے منہ میں رکھ لی تھی اور ان کو نقصان نہ پہنچا تھا تو معجزہ یا خرق عادت فعل تو اس طرح بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ مولوی صاحب نے مزید روشنی نہیں ڈالی کہ مچھلی نے جب حضرت یونسؑ کی ایڑی کو اپنے منہ میں لیا تھا تو آپ کا باقی جسم سمندر میں کس پوزیشن میں موجود رہا، کھڑا رہا، یا لیٹا رہا۔ پانی میں غوطے کھاتا رہا۔ اور مولوی صاحب نے اس امر کا بھی اطمینان نہیں دلایا کہ مچھلی جیسا گوشت خور جانور حضرت یونس کا کس بنا اور کس اصول پر جسم خورد برد کرنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جب تک ان کی ایڑی منہ میں رہی خود روزہ سے رہتا ہے حتیٰ کہ سمندر کے کنارے پر ڈال دیتا ہے مولوی صاحب کے نزدیک یہ سب کچھ بامر اللہ جائز ہو سکتا ہے مگر حضرت یونس کا مچھلی کے پیٹ میں جانا جائز نہیں۔ اب بھی اگر قرآن کی ایسی تفسیر کو دیکھ کر کسی اسلامی ریاست کے حاکم یا اسلامی انجمن کے صدر یا سکرٹری کی رگ حمیت میں جوش نہ آئے تو اس کی ہستی اور عدم ہستی ہر دو برابر ہیں۔ اہل سنت کے صحیح مسلک پر انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیر تیار کروا کر انگریزی خوان مسلمانوں کو گمراہی سے بچانا سب کا اولین فرض ہے کاش کوئی اسلامی انجمن یا اسلامی ریاست اس طرف متوجہ ہو کر اجر عظیم حاصل کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۷ مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۳۹ھ ص ۷۔ ۹)

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۳

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ اخبار اہل حدیث امرتسر میں خاکسار شیخ غلام حیدر کے دو مضمون یکے بعد دیگرے مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء و ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو شائع ہو چکے ہیں جن میں اس امر کو بخوبی ثابت کیا گیا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری احادیث صحیحہ کو صرف زبان سے تسلیم کرتے ہیں مگر قرآن شریف کی تفسیر میں ان کو پس پشت ڈال کر تفسیر بالرائے کو پیش کر دیتے ہیں۔ ان کے اور قادیانی جماعت کے نزدیک اگرچہ یہ فعل بالکل جائز ہو مگر محمدی مسلم انگریزی دانوں کے واسطے جو دینی تعلیم سے کافی حصہ نہیں رکھتے یہ تفسیر سراسر گمراہی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجب ہے۔

اس قسم کے انگریزی دان گریجوایٹ بالعموم قرآن شریف کو بھی انگریزی زبان کے ذریعہ ہی سیکھنا پسند کرتے ہیں اور باوجود اردو پڑھ سکنے کے بھی وہ کسی محمدی مسلمان کا اردو ترجمہ یا اردو تفسیر دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

چونکہ اہل سنت کے اصول اور عقاید کی بنا پر کوئی انگریزی ترجمہ معہ تفسیر اب تک شائع نہیں ہوا، اور نہ کسی مسلم ریاست کی توجہ اس طرف ہوئی، نہ انجمن حمایت اسلام لاہور، نہ انجمن نعمانیہ لاہور، نہ کسی انجمن اہل حدیث نے اس ضرورت کو اب تک پورا کرنے کا وعدہ یا اعلان شائع کیا ہے، اس واسطے ہمارے انگریزی دان بھائی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے ترجمہ اور تفسیر کو خرید کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

صرف اسی قدر نہیں بلکہ اس کی تعریف میں چند کلمات مدح کے ان کی زبان سے خاکسار نے خود اپنے کانوں سے سنے ہیں۔ اگر بنظر ہمدردی یا غیرت اسلام کوئی انگریزی دان اہل سنت سے مولوی صاحب کے ترجمہ اور تفسیر کے متعلق کچھ روشنی بزبان انگریزی ڈال دیتے تو خاکسار کو اس ضعیف العمری میں وہ محنت برداشت نہ کرنی پڑتی جو کچھ عرصہ سے کرتا رہا ہوں مگر الحمد للہ کہ اللہ تعالی نے آخر اس خدمت کے واسطے اس حقیر بے بضاعت کو پسند فرمایا

ذلك فضل الله يو تيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم

آج پورے ۳۲ صفحہ کا ایک انگریزی رسالہ مولوی محمد علی صاحب کے قرآن کے متعلق... تقسیم ہو کر شائع ہو گیا ہے جو قابل مطالعہ ہے ممکن ہے کہ کسی وقت اس کے اقتباسات سے ناظرین اہل حدیث کو محظوظ کیا جائے۔ اس قدر اطلاع دینا دلچسپی سے خالی نہیں کہ سرگودھا میں مذکورہ انگریزی قلمی رسالہ جس جس گریجوایٹ نے پڑھا ہے اس کے دل میں مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ اور تفسیر کی نسبت وہ سابقہ عظمت باقی نہیں رہی، اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے کہ میرے رسالہ کی چھپائی کا خرچ کا زیادہ حصہ انہوں نے ہی ادا کر دیا ہے۔

اب آخر میں ناظرین اہل حدیث کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ اگر کوئی صاحب ایف اے یا زیادہ تک انگریزی دان ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ لفافہ میں ارسال کر کے رسالہ مذکورہ ذیل کے پتہ سے مفت منگوا سکتے ہیں۔

ماسٹر غلام حیدر پنشنر مکان شیخ غلام احمد سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ گوجرانوالہ۔ پنجاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔۱۷ جون ۱۹۲۱ء۔۳۔۱۰ شوال ۱۳۳۹ھ)

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر۴

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر گذشتہ تین نمبروں میں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے اس ترجمہ اور تفسیر کی مختصر کیفیت سے آگاہ ہو چکے ہوں گے جو آپ نے بزبان انگریزی شائع فرمائی ہے۔ مولوی صاحب نے پہلی دفعہ پانچ ہزار جلدیں ولایت ولایت سے تیار کرائی تھیں جو قریباً کل فروخت ہو چکی ہیں۔ اب آپ نے دس ہزار جلد کا انڈنٹ ولایت میں بھیجا ہوا ہے جس کی تعمیل امروز وفردا ہوا چاہتی ہے۔ ہمارے اسلامی بھائیوں کی بد مذاقی سے مولوی صاحب نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ان کو معلوم تھا کہ فیصدی اسّی گریجوایٹ ودیگر انگریزی دان مسلمان بوجہ مسلمان ہونے کے باوجود ریش منڈ وانے کے انگریزی قرآن کو ضرور کم وبیش پڑھیں گے پس ترجمہ وتفسیر کے ذریعے سے اپنے جدید فرقہ کے عقاید سے ان کو متاثر کرنے کا بہتر موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ اگر تحقیق کی جائے تو انشاءاللہ پہلی پانچ ہزار جلد سے چار ہزار جلد ضرور محمدی مسلمان خرید چکے ہیں اس نتیجہ پر بعض شہروں میں محمدی مسلمانوں کے پاس مولوی صاحب کا انگریزی ترجمہ بچشم خود دیکھ کر پہنچا ہوں۔ ممکن ہے میرا یہ تخمینہ پورا صحیح نہ ہو مگر اس کے قریباً صحیح نہ ہونے میں شک نہیں مولوی صاحب نے اپنے ترجمہ وتفسیر میں ملائک کے متمثل ہونے سے صریح انکار کر دیا ہے درحالیکہ بخاری اور مسلم میں علاوہ دیگر کتب حدیث کے ملائک کا انسانی وجود متمثل ہونا ہونا بلا تاویل روز روشن کی طرح اکثر احادیث سے ثابت ہے۔ ایک طرف مولوی صاحب کا احادیث صحیحہ کو برسروچشم قبول کرنا اور دوسری طرف ان سے صاف انکار کر دینا ایک ایسی بد اصولی ہے جس کو جس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے کم ہے۔ قادیانی جماعت نے البتہ پہلے پارہ کے اردو ترجمہ میں اپنی تفسیر سے چند اصول شروع میں لکھے ہیں جن میں احادیث صحیحہ مرفوعہ کو تسلیم کر لیا ہے مگر آخر اس پر قائم نہیں رہی چنانچہ ناظرین مبصرین سے یہ راز پوشیدہ نہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ لاہوری اور قادیانی ہر دو جماعتیں قابل دید ہے کہ احادیث صحیحہ کو ہر دو جماعت تسلیم کرتی ہیں مگر کم از کم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر میں ان کو پس پشت ڈال کر اپنی رائے سے کام لیتی ہیں۔ اہل سنت سے ان ہر دو جماعتوں کے مناظرے ہوئے ہیں جن میں اہل سنت نے ان کا قافیہ ایسا تنگ کیا ہے کہ فرار کے سوا ان جماعتوں کے پاس بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہیں آئی اس جماعت کے ہر دو فریق سے آئندہ اگر بحث کا موقع ہاتھ لگے تو احادیث صحیحہ کو قبول کروانے کا اصول ضرور قائم کروالینا چاہیے ورنہ ان کے چیلنج کی مطلقاً پرواہ نہ کرنی چاہیے۔ شکست کی صورت میں یے لوگ اپنے اخبارات میں اپنی فتح کا ڈنکہ بجا کر اپنا سکہ جما لیتے ہیں۔

اس نمبر میں بخاطر ضیافت طبع ناظرین ایک دو مثالیں مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن انگریزی سے پیش کرنا ان کی قرآن فہمی اور عربی دانی کا سرٹیفکیٹ خیال کرنا مناسب ہوگا۔ مولوی صاحب صفحہ ۱۲۳ پر بر ذیل آیت او کالذی مرّ علی قریةٍ کے واقعہ کو خواب کا واقعہ بتلا کر فرماتے ہیں کہ قرآن ایسے واقعات کے متعلق جو خاص عبارت یا طرز واقعہ یا کسی ماقبلی تاریخ کے رو سے خود بخود خواب کا معلوم ہو، لفظ خواب کا بالعموم استعمال نہیں کرتا۔

اس اصول خانہ زاد کی تصدیق میں مولوی صاحب حضرت یوسف کی مثال پیش کرتے ہیں کہ جب حضرت یوسف نے گیارہ تاروں اور سورج چاند کو اپنے کو سجدہ کرنے کا تذکرہ اپنے والد کو سنایا تو خواب کا لفظ بالکل استعمال نہ کیا۔

اگر حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ سے اس تذکرہ کے وقت خواب کا لفظ استعمال نہیں کیا تو کیا ہرج تھا کیونکہ اس وقت وہ بالکل نابالغ تھے اور واقعہ بھی ایسا تھا جس کا ظاہری عالم ناسوت میں امکان نہ تھا۔ جب باپ نے یہ واقعہ سنتے ہی کہہ دیا

یا بنیّ لا تقصص رء یاك علی ا خوتك فیکیدوا لك کیداً

(اے بیٹا اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تیرے واسطے کوئی بری تجویز کرینگے)۔

تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ قرآن نے اس واقعہ میں خواب کا لفظ استعمال کرنے سے کیونکر پہلوتہی کی۔

اگر ایک بچہ نے سہواً خواب کا لفظ ترک کیا تو دوسرے ہوشیار اور زیرک بزرگ نے اس بات کو واضح کر دیا لہذا مولوی صاحب کا اصول خانہ زاد تار عنکبوت سے بھی کمزور ہے۔ یہ جماعت قرآنی معارف کے خاص علم کی مدعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔مگر مولوی صاحب اگر کچھ آگے چل کر قرآن کو دیکھتے تو اس آیت کو خود حضرت یوسفؑ کی زبان سے سن لیتے

قا ل یا ابت ھذا تأ ویل رؤ یا ی من قبل قد جعلھا ر بی حقاً

مولوی محمد علی صاحب نے تعجیل سے کام لے کر اپنا بنا بنایا کام بگاڑ دیا ہے۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ جو جو واقعہ خواب کا قرآن مجید میں مذکور ہے وہاں قرآن نے اس کو پردہ اخفا میں نہیں رکھا بلکہ صاف لفظ (منام )یا (رؤیا) کا استعمال کر کے کسی اہل ہوا کی دال نہیں گلنے دی ۔حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے اس اصول کو تاڑ کر اہل اسلام پر ایک بڑا بھاری احسان کیا ہے کہ قرآن شریف میں لفظ (رؤیا) پورے سات دفعہ دیکھ کر صرف سورہ بنی اسرائیل والے رؤیا کو اس کے عام معنی سے مستثنٰی کر دیا ہے چنانچہ امام بخاری نے پارہ ۱۹اور ۲۷ میں دو دفعہ اس پر باب باندھا ہے

و ما جعلنا الرؤ یا الّتی ار ینا ك ا لّا فتنۃ للناس

جس رؤیا کا صحیح مفہوم واقعہ چشم دید ہے نہ کہ خواب کا۔حضرت ابن عباسؓ رئیس المفسر ین نے اس آیت میں لفظ فتنہ کے قرینہ کو دیکھ کر مطلب اور مفہوم کو بخوبی واضح کر دیا۔مگر افسوس اہل ہوا نے اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اپنے آپ کو اس فتنہ کا مصداق ثابت کر دیا اور معراج نبوی کو خواب یا کشف سے منسوب کر کے اہل سنت کی جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔قرآن کو قرآن سے سمجھنا قرآن فہمی کا سب سے پہلا اصول ہے۔دوسرا اصول حدیث مرفوع ذریعہ ہے۔تیسرا اصول حضرت ابن عباس و دیگر جمہور صحابہ کا مفہوم۔چہارم تاریخ وعربی علم ادب،بشرطیکہ یہ پہلے تین اصولوں کے خلاف نہ ہو۔کچھ اور بھی اصول ہیں جن کا محل بیان یہ مضمون نہیں۔

۲ . فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حو تھما فا تخذ سبیلہ فی البحر سر با ۔

(الکھف:۶۱)یعنی جب ہر دو شخص دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے پس مچھلی نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنا راستہ بنالیا،

مولوی محمد علی کا مع قادیانی جماعت کے جب معجزہ سے صاف انکار کا عقیدہ ہے تو کس طرح ممکن تھا کہ ترجمہ میں تحریف نہ کرتے آپ نے صفحہ ۶۰۰ پر یوں ترجمہ کیا ہے(اور مچھلی سمندر میں راستہ لے کر چلی گئی) مولوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے ســــــر بــــــا کو جو راستہ لینے کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اپنے نوٹ نمبر ۱۵۱۳،اور ۱۵۱۴ میں اسی صفحہ پر اس طرح لکھتے ہیں:

بموجب حدیث بخاری مچھلی کا گم ہونا صرف منزل مقصود مل جانے کا نشان تھا۔ قرآن یا حدیث میں ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ یہ بھولی ہوئی مچھلی تھی تعجب کا اظہار مچھلی کے دریا میں چلے جانے پر نہیں بلکہ اس امر پر ہے کہ صاحب موسی اس کا تذکرہ موسی سے کرنا بھول گیا۔

The loss of the fish was, according to a report, to serve as a sign that the goal had been attained (Bkh). There is nothing either in the Holy Quran or in the report to show, however, that this was a roasted fish.

The taking of refuge on the rock shows that they were staying as a place which was flooded by the river, and Moses' companion, when fleeing for refuge, forgot to take the fish along with him. The wonder is not expressed at the fish having gone down into the river, but because he had forgotten to mention the loss to Moses.

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے بخاری کا حوالہ دینے سے اپنی حدیث دانی پر سخت دھبہ لگایا ہے ۔امام بخاری نے ۱۳ ویں پارہ میں حضرت موسی اور خضر کے واقعہ کے متعلق ایک باب باندھ کر دو احادیث لکھی ہیں جن سے مچھلی کا عجیب طرح سے راستہ دریا میں بنانا میں ثابت ہوتا ہے۔

ناظرین خود بخاری کھول کر دیکھ لیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے کہاں تک دیانت داری سے کام لیا ہے۔ راقم بوجہ طوالت ان کی نقل سے معذور ہے۔

مچھلی کے عجیب طور پر راستہ بنانے پر ایک تو لفظ سـر بـاً شاہد ہے۔ دوسرا حضرت موسی کے رفیق کا خود چشم دید واقعہ جس پر یہ آیت شاہد ہے

و اتّخذ سبیله فی البحر عجباً ( الکهف :٦٤)۔

باقی رہا مولوی محمد علی صاحب کا فرمانا کہ قرآن سے ثابت نہیں کہ یہ مچھلی بھونی ہوئی تھی،سو ناظرین مولوی صاحب کی قرآن فہمی پر ضرور ہنسیں گے کہ جب موسی نے اپنے رفیق سے ناشتا طلب کیا ( آتـنـا غداء نا ) تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ گم شدہ مچھلی ناشتہ کا کیونکر ایک جزو نہ تھی؟ کیا کھانے کے ساتھ زندہ مچھلی رکھ لی تھی ؟ اور بالفرض محال زندہ رکھ لی تھی تو جب بھی اتنا عرصہ بدون پانی کے وہ کیونکر زندہ رہ سکتی تھی؟ قرآن شریف سے مچھلی کا زندہ ہو جانا بہر صورت ثابت ہے اور مولوی صاحب کی تفسیر بالرائے باطل ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کو خاکسار نے اپنے انگریزی جدید رسالہ میں صادق توبہ کا اعلان کرنے کے واسطے ایک مودبانہ چٹھی لکھی ہے دیکھئے مانتے ہیں یا نہیں۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۸ نمبر ۳۸۔ ۵۔ اگست ۱۹۲۱ء۔ ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۳۹ھ ص ۴۔۶)

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۵

(احتساب قادیانیت میں اسے ریویو نمبر ۶ لکھا ہے)

مولوی محمد علی اپنے ترجمہ قرآن میں زیر آیت وما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبّہ لھم ، و انّ الّذین اختلفوا فیہ لفی شكّ منہ ما لھم بہ من علم الا اتّباع الظّن و ما قتلوہ یقیناً (النساء:۱۵۷) یہ بیان تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ صلبو سے مسیح کے صلیبی عذاب کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔ نفی صرف صلیبی عذاب سے موت کی ہے۔ اس کے متعلق کچھ اور بیان بھی درج ہے جس کا مفہوم یہ ہے مسیح صلیب پر عذاب ضرور دیئے گئے مگر وہاں وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ بعد ازیں قدرتی موت سے مر چکے ہیں۔ مولوی محمد علی لاہوری صاحب، مسیح کے صلیبی عذاب میں نصاری کے مقلد ہیں اور ان کی قدرتی موت کے وقوعہ میں اپنے خیالات کے پابند ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے قرآن کی چار آیات ذیل کو بالکل نظر انداز کر کے قرآن فہمی کے ایک اعلی اصول کو پس پشت ڈال ہے۔

۱۔ و جیھاً فی الدنیا و الآخرۃ و من المقربین (پ۳)

یعنی فرشتوں نے مریم کو بطور خوش خبری کے سنایا کہ مسیح دنیا اور آخرت ہر دو میں باعزت ہوگا اور خاص الخاص بندوں میں سے ہے۔

۲۔ و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین (پ۳۔ع۱۳)

یعنی یہود نے مسیح کے بارہ میں بری تدبیر سوچی اور اللہ نے بھی تدبیر سوچی اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں پر غالب رہتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ و اذ كففت بنى اسرا ئيل عنك (پ۷ع۵)

اے مسیح تم اللہ کا احسان یاد کرو جب اس نے تم کو بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے بچالیا۔

۴۔ و جعلنى مبار كاً اين ما كنت (پ ۱۶ع۵)

اور حضرت مسیح نے بالہام الٰہی مہد میں کہا کہ اللہ نے مجھ کو بابرکت کیا ہے جہاں کہیں میں رہوں۔

اگر کوئی با انصاف عربی سمجھنے والا مذکور بالا چار آیات کی صحیح مراد پر غور کرے تو ہرگز ممکن نہیں کہ وہ اس امر کو قبول کرنے کے واسطے تیار ہوگا کہ یہود نے حضرت مسیح پر قابو پالیا اور ان کو پکڑ کر ذلیل بھی کیا اور آخر صلیب پر چڑھا کر کیل کانٹے ان کے ہاتھوں اور پیروں میں ٹھونک دیئے۔ مولوی محمد علی لاہوری نے چار آیات مذکورہ میں سے صرف دوسری آیت کی تاویل اس طرح ہے کہ یہود کا مکر یہ تھا کہ وہ مسیح کو صلیب پر لعنتی کی موت ماریں اور اللہ تعالی کا یہ مکر تھا کہ مسیح کو لعنتی موت سے بچالیا۔

مولوی محمد علی احادیث مرفوعہ کے ردّ کرنے میں تو مولوی عبداللہ چکڑالوی کے قریباً ہم پلہ تھے ہی مگر نصوص قرآنی کو بھی ردّ کر کے ان کی ایسی تاویل کرنے کے عادی ہیں جسکی دیگر آیات مانع ہیں۔ نہیں معلوم اللہ تعالی نے اس ناچیز خاکسار کو مولوی محمد علی لاہوری کی قرآنی تفسیر کی تردید پر بالخصوص کیوں مامور کیا جب کہ ملک میں خاکسار سے بڑھ کر انگریزی اور عربی دان مسلم اصحاب موجود ہیں جن کی شاگردی کو میں اپنا فخر خیال کرتا ہوں۔ مجھ کو اس میں یہی حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالی قرآن فہمی میں میرا خاص معاون ہونا پسند کرتا ہے۔

ناظرین ایک کرشمہ قدرت کی مثال اس کے متعلق ملاحظہ فرما کر میرے حق میں دعا کریں تا کہ آئندہ بھی اس اسلامی خدمت کو خلوص باطنی سے انجام دیتا رہوں۔ وہ کرشمہ قدرت یا رحمت الٰہی یہ ہے کہ تدبر سے قرآن کی ایک ایسی آیت میرے سامنے لائی گئی ہے جو مذکورہ چاروں آیات کی پوری اور صحیح تفسیر ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی مردود تاویل کا پورا قلع قمع کر دیتی ہے۔

قرآن شریف کے پارہ۔۹۔ رکوع ۱۸ میں آیت ذیل نے ہر قسم کی باطل تفسیر بالرائے کو رد کر دیا ہے اور مسیح کے یہود کے قابو میں ہرگز نہیں دیا اور جب یہود کو ان پر قابو ہی نہیں دیا تو ان کی گالوں پر طمانچے مارنا، منہ پر تھوکنا، اور کانٹوں کا تاج پہنانا، اور آخر سولی پر چڑھا کر کیل کانٹے ہاتھوں اور پاؤں میں ٹھونک دینا کیونکر لائق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسلیم ہے؟

و اذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك اویخر جو ك و یمکرو ن و یمکر الله و الله خیر الما کر ین ۔یعنی اے محمد علیک السلام، ہمارے احسان کو یاد کرو جس وقت کافروں نے تمہارے گرفتار کرنے یا قتل کرنے یا شہر سے نکال دینے کی تدبیر کی۔اور وہ تدبیر کرتے تھے اور اللہ بھی تدبیر کرتا تھا اور اللہ سب کی تدبیروں پر غالب آنے والا ہے ۔

اس جگہ تعجیل سے شائد کوئی میرا بھائی اس طرح نہ کہدے کہ یہ آیت تو جناب سرور کونین ﷺ کے بارے میں نازل ہوئی ہے حضرت مسیح کا اس سے کیا تعلق؟ ہاں تعلق تو ایک طرف رہا بلکہ بعینہ یہی آیت حضرت مسیح کی حفاظت کے متعلق نازل ہوئی ہے۔اگر فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ مسیح کا زمانہ چونکہ قرآن کے نزول کے وقت گذر چکا تھا اس واسطے اس آیت میں ہر دو افعال ماضی میں ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق جو مذکورہ آیت ہے اس کے ہر دو افعال مضارع میں ہیں۔کیونکہ آپ نزول آیت کے وقت موجود تھے مگر والله خیر الما کرین ہر دو آیات کے اخیر میں مساوی مذکور ہے و مکروا و مکر الله والله خیر الما کر ین۔یعنی آیت نمبر۲ اور آیت و یمکرو ن و یمکر الله والله خیر الا کر ین مذکورۃ الصدر ایک ہی قبیل اور مفہوم کے ماتحت ہیں اور تمام قرآن میں دو دفعہ یہ آیت واقع ہوئی ہے اور صرف دو پیغمبروں کے واسطے۔

اب خاکسار کو ظن غالب ہے کہ اہل سنت مسلمان تو ایک طرف رہے لاہوری اور قادیانی ہر دو فریق بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ پر کفار قریش قابو نہ پا سکے۔جب انہوں نے ایک رات آپ کے مکان کا محاصرہ گرفتاری یا قتل کے ارادہ سے کر لیا تھا مگر آپ حضرت علیؓ کو اپنی چارپائی پر لٹا کر بہمراہ حضرت ابوبکر صدیقؓ چپکے سے الوپ ہو کر غار ثور میں جو مکہ شریف سے قریب ہی واقع تھا جا چھپے تھے اور محاصرین اس غیبی اور اعجازی فرار کو معلوم کر کے باوجود گرما گرم تعاقب کے آپ کو گرفتار کرنے میں سخت ناکام اور مایوس ہوئے تھے۔

یہ ایک متواتر تاریخی واقعہ ہے جس سے انکار کرنا گویا اللہ تعالی کی غالب تدبیر کو جس کا اظہار اور ثبوت خیر الماکرین میں موجود ہے بالکل باطل کر دینے کے مساوی ہے۔اب اہل باطل کی کل تاویلات باطلہ کو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت نے بالکل ھباءً منثورا کر دیا ہے۔

نہایت تعجب اور حیرت ہے کہ وہی آیت جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے وارد ہو تو وہاں یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ آپ کفار کے قبضہ میں بموجب وعدہ الٰہی ہرگز نہ آسکے لیکن جب بعینہ وہی آیت حضرت مسیح کے بارہ میں وارد ہو تو یہ نتیجہ برآمد کیا جاتا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو گرفتار کر لیا۔ راستہ میں ہر طرح کی ناگفتنی بے عزتی بھی کی۔ اور آخر سولی پر چڑھا کر ان کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل کانٹے بھی ٹھونک دیئے (نعوذ باللہ من هذه البهتان العظيم) ایک ہی قسم کی ہر دو آیات سے دو مختلف نتیجے پیدا کرنا اہل حق اور اہل علم کی شان سے نہایت بعید ہے۔

اب خاکسار اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا راز بیان کرتا ہے کہ اس نے صرف دو پیغمبروں کے واسطے ہی کیوں ایک ہی قبیل کی آیت نازل فرمائی؟

عالم الغیب جل جلالہ کو معلوم تھا کہ مسلمانوں سے بھی ایک فرقہ کسی وقت بتقلید اہل کتاب حضرت مسیح جیسے برگزیدہ پیغمبر کو باوجود مذکور پانچ آیات ان کی شان میں پڑھنے کے ان کی تاویل باطلہ کر کے حضرت مسیح کو یہود کے حوالہ کر کے بڑی بے آبروئی سے آخر صلیب پر چڑھائے گا اور ان کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل کانٹے ٹھونک دینا تسلیم کر کے کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرے گا۔

جب سے مرزائی فرقہ کا ظہور ہوا ہے اور اہلسنت نے اس سے مناظرے بھی کئے اس کی تاویلات باطلہ کی اپنی اکثر تصنیفات میں خوب قلعی بھی کھولی مگر جناب رسول خدا ﷺ کے متعلق خیر الماکرین والی مذکورہ آیت کو حضرت مسیح کے متعلق خیر الماکرین والی آیت سے تطبیق دے کر اس مرزائی فرقہ پر کسی نے اب تک حجت پوری نہیں۔

جناب سرور کونین ﷺ کے متعلق خیر الماکرین والی آیت ہمیشہ قرآن میں ہر زمانہ میں زیر تلاوت رہی۔ سلف کے علماء اور مفسرین کو حضرت مسیح والی خیر الماکرین کی آیت سے تطبیق دے کر صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی اس واسطے ضرورت محسوس نہ ہوئی کہ ان کے عہد میں مرزائی خیالات کی اس قدر چرچا نہ تھی۔ انہوں نے دیگر آیات محولہ بالا صدر کو مسیح کے عدم صلیب اور عدم ذلت پر کافی نصوص خیال کیا۔ چنانچہ اہل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنت کے ایک بھی باعلم مصنف یا مفسر نے حضرت مسیح کا یہود سے گرفتار ہوکر صلیب پر چڑھایا جانا تسلیم نہیں کیا۔ حتی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح ابن مریم بنانے کی خاطر جدید عقاید کی بنیاد ڈالی اور قرآنی آیات کی تاویلات باطلہ کا دروازہ ایسا فراخ کردیا کہ بموجب پیش گوئی حضرت مسیح اچھے پڑھے لکھے بعض مسلمان اس چاردیواری میں داخل ہوگئے۔

خاکسار غلام حیدر بالفعل احادیث صحیحہ کو نظر انداز کر کے جن کی رو سے مرزا صاحب قادیانی، مسیح موعود ہرگز نہیں ہوسکتے، ہردو لاہوری اور قادیانی جماعت کو اس آیت کی طرف متوجہ کرتا ہے و یمکرو ن و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکر ین ۔(پ۹ع۱۸)۔ یہ آیت متعلق جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت مسیح والی آیت و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین (پ۳۔ع۱۳) کی مرادف ہے۔ اندریں صورت خاکسار نہایت اشتیاق سے اس امر کا منتظر رہے گا کہ ہردو مرزائی جماعتوں میں کوئی فرد باانصاف قرآن شریف کو اللہ تعالی کا بے مثل بلیغ کلام یقین کر کے اس قرآنی نص کے سامنے جو کسی تاویل کی متحمل نہیں، اپنے تقلیدی عقیدہ سے توبہ کر کے اہل سنت کے زمرہ میں شامل ہونے کے واسطے آمادہ ہے یا نہیں۔ مگر

ابو جہل از کعبہ مے آید و ابراہیم از بت خانہ
کار بالعنایت است باقی بہانہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۵۔۷)

## متفرق تحریریں

(ریویو نمبر ۷۔ از احتساب قادیانیت

ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں:

خاکسار نے نمبر ۵ مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۲۱ء میں چند آیات قرآنی کی بنا پر ثابت کیا تھا کہ یہود حضرت عیسی ابن مریم پر ہرگز قابو نہ پاسکے چہ جائے کہ ان کو بے عزت کر کے سولی پر چڑھا دیا ہو۔ اور یہ بھی لکھا تھا کہ کسی اہل سنت کے مفسر یا عالم نے اس امر کو تسلیم نہیں کیا کہ حضرت مسیح واقع میں سولی پر چڑھائے گئے تھے۔ اس پر اڈیٹر پیغام صلح نے اپنے اخبار مورخہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۳ پر اس کے متعلق اہل سنت کی ایک معتبر کتاب کے حوالے سے اس مضمون کی تردید لکھی۔ خدا بھلا کرے اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث کا جنہوں نے محض حق کی تائید کی خاطر اپنے اخبار مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء میں اڈیٹر پیغام صلح کی علمیت ودیانت کی ایسی قلعی کھول دی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب تک وہ ان کے چیلنج کے سامنے آنے کی بالکل جرأت نہیں کر سکا وہ مضمون بعد حذف امور غیر متعلقہ وبعد حذف عربی عبارت عنوان ذیل سے شروع ہوتا ہے قادیانی امت علم وفضل میں کہاں تک درجہ کمال رکھتی ہے ....ہم بتاتے ہیں کہ تحقیق مسائل میں اس امت کو کیا درجہ نصیب ہے...

(باپ پر پوت گرو پر چیلا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس مثل کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بیٹے میں باپ کا جسمانی اثر فی الجملہ ہوتا ہے،تندرست کا تندرستی ، بیمار کا بیماری ،اسی طرح گرو یا مرشد کا اثر چیلوں اور مریدوں پر فی الجملہ ضرور ہوتا ہے۔اسی اصول سے ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی نبی کی امت میں بھی اس کا اثر خوب اچھی طرح ظہور پذیر ہوتا رہتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے قصور علم کی وجہ سے کبھی یہ کہہ اٹھتے تھے،اس مضمون کی کوئی حدیث نہیں آئی نہ صحیح نہ ضعیف ۔ حالانکہ ہوتی تھی۔ چنانچہ حمامۃ البشری اور چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسی مسیح کے آسمان پر جانے آنے کا ثبوت کسی ضعیف روایت میں بھی نہیں ملتا حالانکہ امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات میں یہ حدیث موجود ہے۔

اسی طرح ان کے مریدین بھی اپنے تبحر علمی میں ایک واضح امر کا انکار کر جاتے ہیں۔اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۳ستمبر میں بعنوان، قادیانی امت کی حدیث دانی،

لکھا تھا۔اس کے صفحہ ۳ پر ایک حدیث ابوبکر بن ابی الدنیا محدث کی روایت سے بحوالہ تفسیر حافظ ابن کثیر جلد ۹ لکھی تھی اسکے جواب میں فاضل اڈیٹر پیغام صلح نے اپنے مرشد اور ہادی کی طرح لکھ دیا کہ اس نام کا کوئی محدث ہی نہیں (پیغام صلح ۵۔اکتوبر ۱۹۲۱ء)

یہ سن کر ہمیں حیرت ہوئی کہ حافظ ابن کثیر جیسا محدث ابوبکر جیسے مشہور محدث سے ایک روایت نقل کرتا ہے اور قادیانی پیغمبر کا امتی اردو خوان علامہ اڈیٹر پیغام صلح انکار کرتا ہے اب ہم مانیں تو کس کو؟

اس فیصلے کیلئے ہم نے تذکرۃ الحفاظ میں تلاش کیا تو وہاں فوراً ہم کو مل گیا:

ابـن ابی الد نیا المحدث العالم الصدوق ابو بکر عبد الله بن محمد بن عبید بن سفیا ن بن ابی الد نیا القرشی ا لا موی صا حب التصانیف سنة ثمان . ( جلد ۲ ص ۲۴۸)

یعنی ابوبکر بن ابی دنیا سنہ...میں پیدا ہوئے بہت سی تصانیف کے مصنف ہیں

ناظرین!یہ ہے ان لوگوں کا سرمایہ علم جس پر ان کو اتنا ناز ہے کہ دنیا میں کسی کو اپنا ہم سر نہیں جانتے۔آہ:

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

یہ تو اس روایت کا بنیادی انکار تھا کہ ابوبکر بن ابی الدنیا کوئی محدث ہوا ہی نہیں،دوسری وجہ اس سے بھی عجیب اور ضحکۃ الصبیان ہے۔ہمیں خطرہ ہے کہ مدرسہ عربی کے نحو میر پڑھنے والے طلبا یہ وجہ سن کر سارا دن ہنستے ہنستے اپنا سبق حرج کر لیں گے۔فاضل اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتے ہیں کہ اس روایت میں جو یہ لفظ آیا ہے:

ید خل اھل الجنة الجنة علی طو ل آ د م علی حسن یو سف و علی میلاد عیسی .

یہ غلط ہے کیونکہ فعل کے متعلق حرف جارہ مکرر سہ کرر نہیں آیا کرتا( ۱۲۔اکتوبر)

خدا جانے فاضل اڈیٹر صاحب کا کیا مطلب ہے بظاہر جو لفظوں سے مفہوم ہوتا ہے وہ تو بالکل غلط ہے۔

اڈیٹر صاحب آپ نے درود تو پڑھا ہو گا سنیئے ،اسی طرح ہے نہ؟ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد ۔ اس میں ایک ہی جارہ دو دفعہ آیا ہے یا نہیں؟ لیجئے تین دفعہ بھی سنئے اور اپنے امیر قوم علامہ فہامہ کو بھی سنایئے۔ہاں ہاں بلکہ اپنی جماعت کے کل علماء عربی دانوں کو ایک جا جمع کر کے سنایئے اور مرد میدان بن کر ہمارے پیش کردہ حوالہ کا مثل سابق انکار کر دیجئے ۔سنئے: و لله العزة و لر سو له و للمو منین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی حرف جارہ جتنی دفعہ ایک ہی فعل سے متعلق ہوا ہے۔ ذرا شمار کر کے بتایئے گا۔ پس آسان جواب یہ ہے کہ صاف کہہ دیجئے گا کہ یہ عبارت ہم نے کسی کتاب میں نہیں پڑھی۔ بس یہی ایک جواب کافی ہے۔ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا تمہارے سلطان القلم کا حوالہ بھی موجود ہے۔

لیجئے ہم آپ پر احسان کرتے ہیں کہ آپ کو اس دعوی کے اثبات کیلئے نحو کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں پوچھتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ علم نحو میں بھی اسی عالم فاضل سے مستفیض ہونگے جسنے اپنی تجدید کے اثر سے ر أت کا مفعول بہ مرفوع لکھا جس کا شعر ہے

أ آخیـــــت ذئبـــــا عـــــایثـــــا او ابـــــا الـــوفـــا

أ وافیـــــــــت مُـــــدًا او رأیـــــــت امـــــــرتســــــرُ

ہاں ہاں اسی عرب بلکہ متعرب سے مستفید ہوں گے جس کے نزدیک علم صرف کے صیغے مونث اور مذکر سب ایک ہیں جس کا ایک شعر ہے:

فـــقـــلـــت لك الـــویـــلات یـــا ارض جـــولـــرا

لـــعِـــنـــتِ بـــمـــلـــعـــون و انـــت تـــدمّـــر

سبحان اللہ! ار ض جو لڑا (گولڑے کی زمین) لعنتِ اور انت تینوں مونث مگر ان کا فعل تد مر مذکر

دہلی کے ایک بامذاق شاعر کا شعر بڑا لطیف تھا:

از چلچل تو پائے من زار شد کچل

من خود نے چلم تو اگر ے چلی تو چل

مگر مجدد صاحب قادیانی کا اعجازی قصیدہ مندرجہ اعجاز احمدی شعر مذکور سے بھی لطیف تر ہے۔

یہ قصہ ہمارے مضمون کی ایک تمہید ہے۔ اس سے ہمارا مقصود یہ تھا کہ ہم بتاویں کہ قادیانی امت بہر دو گروہ علم و فضل میں کہاں تک درجہ کمال رکھتی ہے۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ تحقیق مسائل میں اس امت کو کیا درجہ نصیب ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہمارے مکرم دوست ماسٹر غلام حیدر صاحب پنشنر سرگودھا، قادیانی امت کے انگریزی ترجمہ قرآن کی تنقید کر رہے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے ۷ نمبر نکل چکے ہیں ان کے جواب میں اڈیٹر پیغام صلح لاہور ایک جگہ لکھتا ہے (پیغام صلح لاہور۔ ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ ص ۳):

ماسٹر (غلام حیدر) صاحب نے تو سنی سنائی ہی باتیں یاد کی ہوئی ہیں اگر ماسٹر صاحب اس روایت ہی کو پڑھ لیتے جو کتاب استیعاب سے مدارج النبوۃ میں نقل ہوئی ہے کہ بعد نزول سورہ نساء جس میں آیت ماصلبوہ وارد ہوئی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ (جو بدری صحابی تھے) آنحضرت ﷺ کے قاصد ہو کر مقوقس والی سکندریہ کے پاس جو عیسائی تھا نامہ مبارک آنحضرت ﷺ لیکر گئے تو مقوقس نے ان سے یہ اعتراض کیا کہ اگر تمہارا صاحب نبی ہے تو اس نے کیوں خدا سے دعا نہ کی کہ

اس کو مکہ سے ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ اس پر حاطب ؓ نے فرمایا حضرت عیسی بھی تو نبی تھے انہوں نے کیوں نہ دعا کی کہ دار پر نہ کھینچے جاتے، تو یہ کبھی نہ کہتے کہ حضرت علامہ سیدنا محمد علی صاحب مسیح کے صلیب پر کھینچے جانے میں نصاری کے مقلد ہیں ۔

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ کتاب استیعاب سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتہ نے حضرت عیسی کے صلیب پر چڑھائے جانے کا اعتراف کیا ہے۔ آیئے ہم استیعاب میں اس مضمون کو تلاش کریں مگر پیش کرنے سے پہلے ہم قادیانی امت کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ اپنے اندر صداقت پاتے ہیں تو آئیں استیعاب کو بیچ میں رکھ ہمارے ساتھ فیصلہ کریں: تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

پس سنیئے! الاستیعا ب فی معرفة الا صحا ب میں یوں مذکور ہے:

قا ل بعثنی رسو ل الله ﷺ الی المقو قس ملك ا لا سکندریه فجئته بکتا ب رسو ل الله ﷺ فا نز لنی فی منز لة واقمت عنده لیـالـی ثم بعث الیّ و قد جمع بطارقه فقا ل الی اسألك بکلا م ا حب ان تفهمه منی قا ل قلت هلم قال ا خبر نی عن صاحبك الیس هـو نبیاً قـلـت بـلـی هـورسو ل الله قال فما له حیث کان هکذا لم ید ع علی قو مه حیث ا خر جو ه من بلدة الی غیر ها فقلت له فـعیسـی ابـن مـر یـم اتشهد انه رسو ل الله فما له ا خذه قو مه فا را دوا صلبه ان لا یکو ن دعا علیهم بان یهلکهم الله حتی رفعه الله الیه فی سماء الد نیا ـ قا ل ا حسنت انت حکیم جا ء من عند حکیم ( ص ١٣٤ )

حاطب نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اسکندریہ کے حاکم مقوقس کے پاس بھیجا میں نے آنحضرت ﷺ کا خط اسکو پہنچایا اس نے مجھے اپنے مکان میں ارارا میں اس کے پاس کئی روز ٹھہرا رہا۔ ایک روز اس نے اپنے مذہبی علماء کو بلا کر مجھے بھی مجلس میں بلایا اور کہا کہ میں تجھ سے ایک بات پوچھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تو وہ بات میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح سمجھ لو۔ میں نے کہا فرمائیے، کہا تو مجھے اپنے صاحب کی طرف سے بتا کیا وہ نبی ہے۔ میں نے کہا ہاں وہ رسول اللہ ہیں۔ یہ سن کر مقوقس نے کہا پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کی قوم نے اسکو اس کے شہر سے نکال دیا تھا تو اس نے ان پر بدعا کیوں نہ کی؟ میں (حاطب) نے کہا حضرت عیسی کی بابت آپ شہادت دیتے ہوں گے کہ وہ رسول اللہ تھے پھر کیا وجہ ہے کہ جب ان کو ان کی قوم نے پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہا تو انہوں نے ان پر اس مضمون کی بدعا کیوں نہ کی کہ خدا ان کو تباہ کردیتا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو اپنی طرف پہلے آسمان میں اٹھالیا۔ یہ جواب سن کر مقوقس نے کہا تو نے بہت اچھا جواب دیا تو بڑا حکیم (دانا) ہے اور بڑے دانا کے پاس سے تو آیا ہے۔

یہی روایت خصائص کبری جلد ۲ ص ۱۴ پر بعینھا انہی لفظوں سے موجود ہے۔

احمدی دوستو! کیا ہم امید رکھیں کہ تم لوگ اپنے ہی پیش کردہ حوالہ کو سامنے رکھ کر ہمارے ساتھ فیصلہ کرلو گے؟ واقعات گذشتہ سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم لوگ مدینہ کی ایک شریف قوم کی طرح خیرنا و ابن خیرنا کہہ کر فوراً اپنے قول کے برخلاف شرنا و ابن شرنا کہنے لگ جایا کرتے ہو۔ پس اگر تم نے اپنے حوالہ استیعاب کے مطابق حضرت عیسی کی زندگی اور آسمان پر جانے کے مسئلے کا فیصلہ استیعاب سے ہمارے ساتھ نہ کیا تو ہمارا دعوی ثابت ہوگا، اگر کرلیا تو ہمارا غلط۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ ءمطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۹ ص ۱۔۳)

ضمیمہ ریویو نمبر ۷

خاکسار غلام حیدر اس نمبر میں ایک مختصر مضمون میر ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا اخبار اہل حدیث مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ ء سے اس واسطے نقل کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے کہ ناظرین کو مرزائی جماعت کے مبلغ علم اور عقائد سے پورے طور پر واقفیت حاصل ہوجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ شائد کوئی قادیانی بھی اس کے مطالعہ سے حق کی طرف رجوع کرے لہذا سالم نمبر مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہل حدیث امیر جماعت اہل حدیث پنجاب اور ان کے نائب اور وزیر کے قلم سے اپنی تائید کے واسطے مفید پاکر ناظرین کے سامنے بطور تحفہ کے پیش کرتا ہے

<u>لاہوری مرزائی اور مرزا صاحب</u>

حضرت مولانا محمد ابراہیم میرؔ سیالکوٹی لکھتے ہیں:

ہمارا پختہ خیال ہے اور بالکل حق ہے کہ لاہوری جماعت احمدیہ سنت نبویہ سے تو الگ تھی ہی، مرزائی اصول سے بھی بہت پرے ہٹ گئی ہے یہاں تک کہ وہ ان احادیث کو بھی نظر انداز کردیتے ہیں جن کو جناب مرزا صاحب آنجہانی نے نہایت مزے کی حالت میں خود اپنے مطلب کے لئے پیش کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کا رسالہ، اشاعت اسلام، بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء اس وقت میرے سامنے ہے اس کے اخیر میں ایک عنوان ہے: حد درجہ کی لاعلمی۔ اس کے ضمن میں اڈیٹر (خواجہ کمال الدین) صاحب نے بیان کیا کہ ولائتی اخبار السٹریٹڈ کرانیکل میں اسلام کے متعلق کچھ غلط گوئیاں شائع ہوئیں کسی (محمدی) مسلمان نے خدا اس کو جزائے خیر دے، ان غلط بیانیوں کا جواب لکھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اخبار مذکور کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو حضرت مسیح کی نسبت کوئی علم نہیں تھا۔

اسکا جواب محمدی مجیب صاحب نے یہ دیا کہ یہاں غلط بیانی سے کام لیا ہے آپ (ﷺ)، حضرت مسیح کو خدا کا رسول اور اپنے سے دوسرے درجہ پر مانتے تھے اور مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح دوبارہ آئیں گے تو انہیں دفن کرنے کیلئے روضہ مبارک میں جگہ رکھی ہوئی ہے۔

خواجہ کمال الدین اڈیٹر رسالہ اشاعت اسلام کو یہ جواب مرزائیت کے خلاف نظر آیا تو انہوں نے باوجود علم حدیث سے مطلقاً ناواقف ہونے کے محمدی مجیب صاحب کی تغلیط کرتے ہوئے یوں رقم طرازی شروع کردی:

اس موقع پر ہم مضمون نگار کو دو باتوں سے آگاہ کردیتے ہیں نبی کریم ﷺ نے یہ کہیں دعوی نہیں کیا کہ آپ کا رتبہ حضرت مسیح سے بلند ہے بلکہ اپنے پیرؤوں کو حکم دیا کہ وہ اس قسم کی تفریقات سے باز رہیں۔ یہ حضرت نبی کریم ﷺ کے وسعت قلب کی دلیل ہے۔ دوم، نبی کریم کے مقبرہ میں حضرت مسیح کے دفن ہونے کے لئے کوئی جگہ نہیں رکھی گئی (ص ۶۹۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکر ہے کہ خواجہ صاحب نے سرے سے اس امر ہی سے انکار نہیں کر دیا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا پر آئیں گے اور صرف قبر کی جگہ کے انکار پر اکتفا کی لیکن ہم ان کو بتلاتے ہیں کہ محمدی مجیب صاحب کو آگاہ کرتے کرتے خواجہ صاحب خود کتنے بھکے کہ مرزا صاحب کے مایہ ناز و سرمایہ راحت امر کو بھی بھول گئے۔ بغور سنئے:

ا۔ آنحضرت ﷺ نے سید ولد آدم ہونے کا دعوی کیا احادیث میں مذکور ہے (مشکوۃ)

اور انبیاء میں تفریق کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں جیسا کہ چھٹے پارے کے شروع میں ہے۔ ایک کا دوسرے سے افضل ہونا موجب تفریق نہیں کیونکہ اس میں تو خود قرآن شریف کی نص صریح موجود ہے۔ پارہ ۳ کی پہلی آیت میں اور سورہ بنی اسرائیل کے رکوع نمبر ۱۰ کو دیکھو

خیر اگر اس پر بھی آپ کو قناعت نہ ہو تو یوں سمجھ لیجئے کہ اگر فضیلت انبیاء کا مسئلہ موجب تفریق ہے تو جناب مرزا صاحب کے اس شعر کے کیا معنی:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور ان کے حق میں جو یہ ترانہ نہایت ذوق وشوق سے گایا جاتا ہے اسکا کیا مطلب ہے

سب اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل

یہ مصطفیٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

اب سنایئے آپ کے خیال میں حضرت مسیح سے برتری کا دعوی ہے اگر آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا اور اس کا نام تفریق ہے اور یہ ممنوع ہے تو مرزا صاحب نے جو حضرت مسیح سے برتری کا ادعا کیا ہے، اس کے رو سے مرزا صاحب کا کیا حشر؟ افسوس آپ لوگوں کے دلوں سے ایمان تو گیا ہی تھا، دماغوں سے عقل بھی جاتی رہی۔ کیا آپ ان باتوں کے ہوتے بھی مرزا غلام احمد کو ہادی و مجدد مانتے رہیں گے۔

۲۔ حضرت عیسیٰ کے دفن کی جگہ کے متعلق بھی احادیث میں فیصلہ ہو چکا ہے خود جناب مرزا غلام احمد صاحب منکوحہ آسمانی اور محبوبہ لاثانی محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۳ کے حاشیہ پر جس حدیث کو پیش کرتے ہیں اسی حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں فيدفن معي في قبري یعنی حضرت عیسیٰ میرے پہلو میں میرے مقبرے میں دفن کئے جائیں گے۔

سنایئے ابھی معلوم ہوا یا نہ کہ آنحضرت ﷺ حضرت عیسیٰ کے مدفن کے متعلق خود فرما رہے ہیں اور مرزا غلام احمد اس حدیث کو صحیح جان کر محمدی بیگم کے نکاح کے لئے دستاویز بناتے ہیں۔ اب یہ بھی لیجئے کہ داخل حجرہ نبویہ ایک قبر کی جگہ بھی باقی پڑی ہے چنانچہ مشکوۃ میں ابو مودود کی روایت سے عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ عیسیٰ بن مریم، محمد ﷺ کے پاس دفن ہوں گے اس کے بعد ابو مودود راوی حدیث جو مدینہ طیبہ کا باشندہ ہے کہتا ہے و قد بقي في البيت موضع قبر۔ یعنی حجرہ نبویہ میں ایک قبر کی جگہ باقی پڑی ہے۔۔ یہ تو پرانے زمانے کی بات ہے خاکسار خود جن ۱۳۳۰ھ میں مشرف زیارت مسجد نبوی ہوا تو داخل حجرہ نبویہ ایک قبر کی جگہ خالی پائی اس امر میں خاکسار کی ایک مستقل تصنیف الخبر الصحيح موجود ہے جس میں پورا نقشہ بتایا گیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۳-۴)

# محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن

## پیغام صلح کی لعنت کا مصداق کون ہے؟

## (احتساب قادیانیت میں اسے ریویو نمبر ۵ بتایا گیا ہے)

### ہمارے بزرگ دوست ماسٹر غلام حیدر صاحب پنشنر انگریزی ترجمہ مرزائی کی اصلاح کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔ پیغام صلح ان کو جواب دیتا ہے مگر عنوان میں اخبار اہل حدیث کو مخاطب کرتا ہے جو فن اڈیٹری سے اس کی ناواقفی پر دال ہے۔ خیر یہ تو اسکی مرضی ہے جو چاہے لکھے۔ مگر ایک کام ضرور کیا کرے کہ جس پرچہ میں جواب لکھے وہ ماسٹر صاحب کو بھی بھیجے۔ وہ چاہے تو اس پرچہ کی قیمت دفتر اہل حدیث سے لیا کرے، دفتر ہذا دینے کو تیار ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر

جناب ماسٹر غلام حیدر پنشنر سرگودھا لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدی لاہور کے انگریزی ترجمہ کا اردو میں یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء سے سلسلہ ریویو شروع ہے جس پر پیغام صلح نے اڈیٹر نے ایسی سکوت اختیار کی ہے کہ گویا ان کی دوات سے سیاہی نے جواب دے دیا ہے۔ آٹھ ماہ کے بعد اب ذرا بیدار ہو کر موت عیسی کے متعلق مندرجہ نمبر ۴ مطبوعہ ۵۔ اگست ۱۹۲۱ء اہل حدیث کا جواب لکھا ہے مگر باقی اعتراضات کے نزدیک آنے سے آپ کا قلم کانپ گیا ہے ہم شروع سلسلہ سے ہی ہر دو احمدی جماعت پر معجزہ کے انکار کا الزام عائد کر رہے ہیں جس پر پیغام صلح مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۳ پر مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر نقل کرے لعنت اللہ علی الکا ذبین کا فتوی سناتا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے قرآنی معجزات کو ملعون کہا ہے مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ درحقیقت اس لعنت کا مصداق کون ہے۔ اصول عمل کی خاطر وضع کیا جاتا ہے مگر باوجود معجزہ ثابت ہو جانے کا اس کو تسلیم نہ کرنا منکر کو لعنت اللہ علی الکا ذبین کا واقعی مصداق بنا دیتا ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء و مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء نمبر ریویو ۱ و ۲ میں ہم نے متعلق تین معجزات کے بحوالہ احادیث صحیحہ تفسیر کی تھی جس سے مولوی محمد علی صاحب نے اپنے انگریزی ترجمہ میں بالکل انکار کر دیا ہوا ہے۔ ایک تو حضرت ابراہیم کا واقعی آگ میں ڈالا جانا، دوسرا حضرت یونس کا مچھلی کے پیٹ میں داخل ہونا، تیسرا حضرت عیسی کا بحالت رضاعت الہام سے غیب کے متعلق کلام کرنا۔ اب پیغام صلح لاہور کے اڈیٹر صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ یا تو حتی الوسع جلد ثابت کر دیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ واقعات کے متعلق ہماری بیان کردہ تفسیر نہیں کی، بلکہ آپ (ﷺ) پر محض بہتان ہے یا اس لعنت کو واپس لے کر حسب مراتب ہر دو احمدی جماعت میں تقسیم فرما دیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باقی پیغام صلح لاہور کی مہذ بانہ تحریر کی بابت ہم قلم کو روک لیتے ہیں کیونکہ ان کی سنت موکدہ ہے۔ ہاں انکے چیلنج کا جواب انشاءاللہ دیا جائیگا (نوٹ: جواب دیکھو ریویو نمبر۱۰ میں)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۴۔اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۵۔۶)

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۶

(یہ ریویو، احتساب قادیانیت میں نمبر ۸ ہے)

ناظرین کرام سے پوشیدہ نہیں کہ حضرت ایوبؑ کا ذکر قرآن مجید میں صرف دو موقعہ پر ہے۔ایک دفعہ تو سورہ انبیاء پارہ ۱۷ رکوع ۶ میں، دوسری دفعہ سورۃ ص پارہ ۲۳ رکوع ۳ میں۔ ہر دو موقعہ پر حضرت ایوبؑ کی ایک سخت مصیبت یا ابتلاء کا ذکر ہے جس سے مخلصی پانے کے واسطے آپ نے بارگاہ ایزدی میں نہایت عجز سے دعا کی اور ہر دو موقعہ پر آپ کی دعا قبول ہونے کا ذکر ہے۔ پہلے موقع پر دعا کے الفاظ یہ ہیں انی مسّنی الضرّ و انت ار حم الرا حمین ۔اور موقعہ ثانی میں دعا اس طرح مذکور ہے انی مسنی الشیطان بنصبٍ و عذاب۔ پہلی دفعہ اجابت دعا کا اظہار بدیں الفاظ ہے فکشفنا ما به الضر ۔اور دوسری دفعہ یوں ہے ارکض بر جلك هذا مغتسل بارد وشرا ب ۔ باقی عنایات ایزدی کا ذکر ہر دو مقامات میں مساوی بایں الفاظ ہے:

و آ تینا ہ اهله و مثلهم معهم ر حمة من عند نا و ذكرى للعابدين۔ و و هبنا له ا هله و مثلهم معهم و ذكر ى لا و لى الالباب

مولوی محمد علی اس کے متعلق اپنے ترجمہ قرآن کے صفحہ ۸۸۶۔۸۸۷ پر اس طرح تحریر فرماتے ہیں: جس مصیبت کی حضرت ایوبؑ شکایت کرتے ہیں وہ کسی ریگستانی سفر کا واقعہ معلوم ہوتا ہے جس میں آپ کو تھکان اور پیاس سے تکلیف محسوس ہوئی، اس قیاس کی معاون بہت سے دلائل ہیں۔ایک تو لفظ نصب جس کے معنی تھکان کے ہوتے ہیں ۔دوسرا قرینہ یہ ہے کہ بطور علاج یا تلافی کے آپ کو ایسی جگہ بتلائی جاتی ہے جہاں پینے اور غسل ہر دو کے لئے ٹھنڈا پانی موجود ہے۔تیسرا قرینہ اس تکلیف کے ساتھ شیطان کا ذکر ہے کیونکہ، شیطان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفلا،حسب قاموس اور عربی لغات مصنفہ لین صاحب پیاس ہے۔ ایوب کے اس مصیبت ناک سفر میں بلاریب وہ اس طویل سفر کی طرف اشارہ ہے جو نبی ﷺ کو خاص مصیبت ناک حالات میں مکہ سے مدینہ تک پیش آنے والا ہے ار کض بر جلك یعنی اپنے گھوڑے کو ایڑی لگا کر دوڑاؤ۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ایوبؑ وہاں جا پہنچتے ہیں جہاں پینے اور غسل کے واسطے ان کو پانی مل جاتا ہے۔ایوب کو خیال ہوا کہ وہ ایک بے آب ریگستان میں وارد ہے اور اس نے تھکان اور پیاس کی شکایت کی تو اس کو جواب ملتا ہے کہ اپنے گھوڑے یا سواری کے جانور کو تیز چلاؤ پھر تم کو آرام مل جائے گا۔ یہ ایک نصیحت ہے کہ مشکلات میں ناامید نہ ہونا چاہیے خذ بیدك ضغثاً و لا تحنث

اس آیت میں تین الگ الگ الفاظ ہیں ان کے مفہوم کے متعلق عموماً غلط فہمی واقع ہوئی ہے اس کے قصہ میں کل مفسرین ایک دوسرے کے مقلد ہیں۔مفسرین کا بیان ہے کہ ایوب نے اپنی بیوی کو سو کوڑے مارنے کی حلف اٹھائی تھی اور اس نے اپنی حلف کو آخر اس طرح پورا کر دیا کہ تنکوں کا ایک مٹھا لے کر اس کو مار دیا قرآن شریف یا کسی صحیح حدیث میں اس قصہ کا کوئی نشان نہیں ملتا ( ضـغـث ) کے معنی اگرچہ ٹہنیوں کا مٹھا بھی ہے مگر اس کے دوسرے معنی بھی ہیں اور مترجم کا فرض ہے کہ اصل عبارت کے موقعہ کو مدنظر رکھ کر مناسب معنی تجویز کرے اور صاف الفاظ کی تشریح کے واسطے قصہ ایجاد کرنے سے پرہیز کرے حدیث اخذ الضغث کے معنی دنیاوی اسباب کے لینے والا ہے۔قرآن میں بھی ان دو الفاظ کا یہ مفہوم ہے کہ ایوب کو کچھ دنیاوی مال ومتاع دیا گیا تھا۔اب صرف لاتحنث کی تشریح باقی ہے۔پس اس کا حقیقی مطلب سمجھنے کوئی بڑا اشکال نہیں کیونکہ قاموس اور لین صاحب کی لغت میں حنث کے معنی درج ہیں کہ فلاں شخص حق سے باطل کی طرف مائل ہو گیا۔اب اس آیت کا مفہوم حاصل یہ ہوا کہ ایوب کو نصیحت کی جاتی ہے کہ حصول دولت پر بدی کی طرف راغب مت ہونا۔

مولوی محمد علی کی تفسیر متعلقہ حضرت ایوبؑ کے جس قدر تھے وہ خاکسار غلام حیدر نے ان کے انگریزی قرآن سے اردو میں ترجمہ کر کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔

ار کض بر جلك کے متعلق مولوی صاحب دو امثلہ ر کضت الفرس بر جلی یعنی میں نے گھوڑے کو اپنے پاؤں سے مارا کہ وہ تیز چلے ر کض الدا بة بر جلِ یعنی اس نے گھوڑے کو تیز چلانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے پاؤں سے مارا۔ان کی تفسیر میں بحوالہ لغات مذکور ہیں جو سہواً مجھ سے رہ گئی ہیں اور اب بیان کر دی گئی ہیں تا کہ مولوی صاحب کا حق میرے پر باقی نہ رہے۔

مولوی محمد علی لاہوری صاحب حضرت ایوبؑ کے تذکرہ میں تین افسوس ظاہر فرماتے ہیں ایک یہ کہ مترجم حسب منشاء متن قرآن ترجمہ نہیں کرتے۔

دوم، یہ کہ کل مفسرین ایک دوسرے کی تقلید بلاتحقیق کرتے ہیں۔

سوم، یہ کہ سب مفسرین نے بدوں کسی صحیح روایت کے یہ قصہ خود بخود گھڑ لیا ہے کہ ایوبؑ نے اپنی بیوی کو سو درہ لگانے کی قسم کھائی تھی جس کو انہوں نے اس طرح پورا کر دیا کہ سو تنکوں کا ایک مٹھہ لے کر اپنی بیوی کو مار دیا۔

اب کون پوچھے کہ مولوی صاحب! کسی اہل زبان فاضل نے گذشتہ صدیوں میں اگر قرآن کے اس مقام پر آپ کی طرح تفسیر نہیں کی تو آپ کی تفسیر کل کے مقابلہ میں کیونکر قابل اعتبار ہے؟ حالانکہ نہ آپ کو اہل زبان ہونے کا فخر حاصل ہے، نہ عرب اور مصر میں رہ کر علماء سے عربی علم ادب سیکھنے کا۔آپ نے اسی پنجاب میں کچھ ٹوٹی پھوٹی عربی سیکھ کر اہل زبان مفسرین کی عربی دانی پر نکتہ چینی شروع کر دی۔کیا سلف کے اہل زبان فضلاء سے کوئی بھی اس لائق نہیں تھا کہ قرآن کو سمجھ سکتا؟ جو کچھ آپ کے ترجمہ کا معہ اکثر دیگر مقامات کے ترجمہ کے مفہوم ہے وہ حدیث ذیل کا مصداق ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اخیر زمانہ میں فریب دینے والے جھوٹے ایسی باتیں بنائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا، نہ تمہارے باپ دادوں نے۔پس ان سے بچو اور ان کو آپ سے بچاؤ۔مبادا وہ تم کو گمراہ کر کے فتنہ میں ڈال دیں۔(مشکوۃ باب اعتصام بالکتاب والسنہ۔رواہ مسلم)

اس زمانہ میں قرآنی معارف کے علم کی ہر دو احمدی جماعتیں (لاہوری اور قادیانی) مدعی ہیں مگر بموجب حدیث مذکورہ آپ کے معنی باطل ہیں کیونکہ سلف کے کسی اہل زبان مفسر نے اس طرح ترجمہ نہیں کیا۔آپ فرماتے ہیں کہ مفسرین نے قصہ خود گھڑ لیا ہے جس کی بنا کسی حدیث صحیح پر نہیں۔

سبحان اللہ! مولوی محمد علی صاحب کی جرأت! علماء سلف سے مطالبہ حدیث! ایسا مطالبہ محض اس شخص کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی بموجب شہادت قرآن شریف یعلمھم الکتاب و الحکمۃ، تعلیم قرآنی کا قائل ہو مگر جو شخص احادیث صحیحہ متعلقہ تعلیم کو پس پشت ڈال کر تفسیر بالرائے یا لغت غیر متعلقہ کو ترجیح دیتا ہو وہ، چہ دلاورست کہ بکف چراغ دارد، کا صریح مصداق ہے ۔

مولوی صاحب! اگر بعض مفسرین نے بوجہ عدم ضرورت قصہ زیر بحث کے متعلق حدیث کا حوالہ نہیں دیا، تو اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا کہ واقع میں بھی کوئی صحیح حدیث نہیں۔ ہمارا سارا رونا اسی بات کا ہے کہ آپ تفسیر میں احادیث صحیحہ کو ردّ کر کے اپنی من مانی تفسیر کرتے ہیں جس کی مثالیں گذشتہ نمبروں میں اہل حدیث کے کالموں میں خاکسار پیش کر چکا ہے۔ کیا ان مثالوں کو دیکھ کر اور میری کھلی چٹھی مندرجہ جدید انگریزی رسالہ پڑھ کر آپ نے احادیث کو پس پشت ڈالنے سے اپنی توبہ کا اعلان شائع کر دیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو اب اس قصہ کے متعلق حدیث پیش ہونے پر کیا آپ اپنی تفسیر بالرائے سے توبہ کرنے کا اعلان شائع کرنے کو صدق دل سے آمادہ ہیں؟ مگر آپ میں تحقیق حق کی سچی پیاس ہرگز نہیں کیونکہ سائنس اور تقلیدی مذہب آپ کو اپنے محدود دائرہ سے ایک بال بھر بھی باہر قدم رکھنے کی جب ہرگز اجازت نہیں دیتے تو مطالبہ حدیث چہ معنی دارد

آئندہ نمبر کے لئے تیار ہونے تک خاکسار آپ کے عہد کا انتظار کرے گا جب کہ غالباً پندرہ یوم لگیں گے۔ اگر اس عرصہ تک آپ نے حلفاً عہد کا اعلان شائع فرمادیا تو چشم ماروشن دل ماشاد، ورنہ ناظرین کی خاطر آپ کا مطالبہ انشاء اللہ پورا کر کے آپ پر حجت تمام کی جائے گی۔

آپ نے ارکض برجلك کا ترجمہ (اپنے گھوڑے کو ایڑی مار کر دوڑا لے چلو) قرآن مترجمہ مولوی عبداللہ چکڑالوی منکر حدیث سے لیا ہے مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول نے بھی وہیں سے لیا تھا۔ نیچری تفسیر نے اور مولوی عبداللہ مذکور کی تفسیر نے آپ کو بڑی مدد دی ہے۔ یہ ہر دو تفاسیر اہلسنت کی تفاسیر کے بالکل خلاف ہیں۔ تفسیر بالرائے کا نظارہ اور پورا فوٹو ہیں جن سے بموجب فرمان رسول اللہ ﷺ بچنا لازم ہے جیسا کہ بحوالہ مشکوۃ اوپر مذکور ہو چکا۔ آئندہ نمبر میں انشاء اللہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ و تفسیر کا بطلان احادیث و عقلی دلائل سے ثابت کیا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ۔ ۱۸۔ صفر ۱۳۴۰ جلد ۱۸ نمبر ۴۹ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن ۔ ریویو نمبر ۷

سلسلہ زیب عنوان نمبر ۶ مطبوعہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱۔اکتوبر ۱۹۲۱ء میں خاکسار شیخ غلام حیدر نے مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے جو کچھ اپنے ترجمہ وتفسیر میں متعلق ابتلاء حضرت ایوبؑ لکھا تھا اس کو بیان کر کے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر مولوی محمد علی صاحب ۱۵ دن تک تفسیر بالرائے سے اپنی توبہ کا اعلان شائع فرماویں گے (شملہ میں کسی ناظر اہل حدیث نے مولوی محمد علی لاہوری سے آپ کے سلسلہ مضامین کا ذکر کیا تو مولوی صاحب نے کہا ماسٹر غلام حیدر صاحب اگر پرائیویٹ طور پر مجھے اطلاع دیتے تو میں غور کرتا۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ سب سمجھ سکتے ہیں۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) تو انشاء اللہ خاکسار بذریعہ احادیث صحیحہ اور اقتضاء النص و دلالت النص آئندہ نمبر میں ثابت کردے گا کہ ابتلاء حضرت ایوبؑ کو جو پیش آیا تھا اس کی نوعیت کیا تھی اور ارکض برجلك کا ترجمہ (اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر تیز چلاؤ) نہیں اور خذ بيدك ضغثا فاضرب به و لا تحنث (ص:۴۴) کا مفہوم (دنیاوی اسباب کسی قدر لے لو پھر اسی پر قناعت کرو اور باطل کی طرف میلان مت کرو) صحیح نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے رکض کی جو دو مثالیں اپنے نوٹ میں پیش کی ہیں، وہاں ہر دو میں جانور کا لفظ ساتھ شامل ہے۔اور ایسے موقع پر بلا ریب مفہوم، جانور کو تیز کرے، کے سوا دوسرا نہیں ہوسکتا۔مگر نص زیر بحث میں نہ فرس ہے، نہ دابہ۔لہذا مولوی محمد علی صاحب نے (گھوڑا) اپنی رائے سے اس میں شامل کر کے ثابت کردیا کہ لغت کی مثال کی بھی وہ بخوبی اصلاح کرسکتے ہیں۔

اسی طرح فاضرب به کا ترجمہ (پھر اسی پر قناعت کرو) اس کی خانہ زاد ایجاد ہے ضرب کے معنی اگر قناعت کرنے کے عربی محاورہ میں ہو سکتے تو مولویصاحب کو کسی لغت سے اس کی مثال پیش کرنا مناسب تھا۔مگر اس میں ناکام ہو کر تفسیر بالرائے کا حق پورا ادا کیا۔جب مولوی محمد علی صاحب کی اپنی علمیت کی یہ حالت ہو تو کل مفسرین پر آیات زیر بحث کا غلط ترجمہ کرنے کا الزام لگانا انصاف سے بعید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی نے اس الزام سے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی جن کی تفسیر کا اکثر دفعہ حوالہ پیش کرتے ہیں مستثنی نہیں کیا۔ اگر کوئی فرشتہ، امام رازی مرحوم کی قبر میں جا کر ان کے کان میں کہہ دے کہ حضرت کچھ خبر ہے کہ مولوی محمد علی احمدی جماعت کے امیر نے آپ کی تفسیر کو بھی ردی کر دیا ہے تو وہ یقیناً مسکرا کر یہ شعر پڑھ دیں گے

کس نیا موخت علم تیر از من۔ کہ مراعاقبت نشانہ نہ کرد

چونکہ خاکسار کو کامل یقین ہے کہ مولوی محمد علی صاحب عمر بھر بھی اپنی تفسیر بالرائے سے رجوع نہیں کریں گے کیونکہ خاکسار کی کھلی چٹھی مندرجہ انگریزی رسالہ مصنفہ خاکسار کو پڑھ کر بھی آپ نے پانچ ماہ میں اب تک رجوع نہیں کیا اور علاوہ ازیں وہ اپنے انگریزی قرآن کے دیباچہ میں فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی زمانہ جدید کے افضل مجدد و مہدی نے اس ترجمہ وتفسیر کے متعلق میرے دل میں نہایت عمدہ آگاہی بطور الہام ڈال دی ہے اور اسکے علمی چشمہ سے میں نے بخوبی سیر ہو کر حصہ لیا ہے۔

اس واسطے ان کے رجوع کا زیادہ انتظار فضول جان کر اپنا وعدہ خاکسار پورا کرتا ہے۔ اول خود عبارت النص، دلالت النص، اقتضاء النص، اشارت النص سے بعد ازاں احادیث صحیحہ و دیگر معتبر ذرائع سے وماتو فیقی الّا با للہ العلی العظیم

حضرت ایوبؑ کو جب ایک خاص ابتلاء سے اللہ تعالی نے نجات بخشی تو بطور تعریف وقدردانی کے انّا و جد ناہ صا برا آسمانی یونی ورسٹی سفر کی معمولی یا غیر معمولی تھکان اور پیاس برداشت کرنے کی وجہ سے اس قسم کا کریڈٹ یا اعلی سرٹیفیکیٹ ہرگز نہیں دیا کرتی کیونکہ کی سخت سے سخت تکالیف ایک غیر مومن بھی بخوبی برداشت کرنے کی قابلیت رکھتا ہے جس کی تاریخ اور واقعات میں مشاہدہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر میں بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ایوبؑ کو جب تھکان اور سفر میں پیاس نے بہت لاچار کیا تو آپ نے رفع تکلیف کے واسطے دعا مانگی جس پر اللہ تعالی نے الہام کیا کہ اے ایوب اپنے گھوڑے کو ایڑی لگا کر تیز کر لو تم کو غسل اور پینے کے واسطے ایک جگہ مل جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب کون پوچھے کہ مولوی صاحب! ایک آدھ دن کی تکلیف سے بھی جو لاچار ہو کر صبر کا دامن چھوڑ کر واویلا کرنے لگ پڑتا ہے کیا اللہ تعالی اس کو انا و جد ناہ صابراً کی اعلی سند عطا فرما کر قیامت تک اپنے قرآن میں نمونہ قائم کر سکتا ہے؟

یہ اعلی سند مولوی محمد علی صاحب نے ایسی سہل الحصول کر دی کہ بخدا ہم کو لالچ پیدا ہو گیا ہے۔ مگر افسوس کہ سفارش کر کے دلانے والا مسیح موعود اب موجود نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب قادیانی بہشتی مقبرہ میں چند فٹ خالی جگہ بدوں کافی مالی ایثار کے ملنی دشوار ہے، تو ایسی اعلی آسمانی سند ایک معمولی سفر کی تکلیف کی برداشت کے عوض نہیں بلکہ عدم برداشت اور واویلا کرنے سے کیونکر مل سکتی ہے، بالخصوص ایک پیغمبر کو جن کے حصہ میں اللہ تعالی نے بموجب حدیث سب خلق سے بڑھ کر مصائب مقدر فرمائے ہیں تاکہ خلقت کے واسطے وہ سبق الا شیاء، اوبجکٹ لیسن کا کام دیں۔ قرآن شریف میں انبیاء کے خاص خاص اخلاق کا جہاں مذکور ہے اس سے مراد ایسے کامل اخلاق کی بلا ریب ہے جس سے بڑھ کر بشر میں ہونا غیر ممکن ہے۔ جب تک کسی نبی کا اخلاق (شکور، حصور، حلیم، اواب، صابر وغیرہ) مختلف مواقع پر بذریعہ متواتر عملی نتائج کے ثابت نہ ہو جائے آسمانی تعلیم گاہ کمالیت کی سند ہرگز عطا نہیں کرتی۔

ہمارے مولوی محمد علی صاحب نے قرآن فہمی کے اصول سے پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے حضرت ایوبؑ کو انّا و جد ناہ صابراً کی ڈگری اور سند خدا تعالی سے سفر کی معمولی تکلیف کے واسطے جس کو وہ پورے طور پر برداشت نہ کر سکے دلوا دیتی ہے ما قدروا اللہ حق قدرہ، اور الہام بھی وہ کرا دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ایوبؑ نہایت موٹی عقل کے پیغمبر تھے، بلکہ بدون الہام ربانی کے اس قدر بھی سمجھنا دشوار تھا کہ سفر میں تھکان اور پیاس کے سبب پانی کا چشمہ تو تم کو مل جائے گا مگر اپنی سواری کو ایڑ لگا کر تیز کر لو۔

ایک معمولی ناخواندہ کم عمر انسان بھی اس قدر خداداد عقل رکھتا ہے کہ ایسی حالت میں اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ آگے کچھ دوری پر پانی مل جائے گا وہ بشرطیکہ سواری پر ہو بلا تحریک و ترغیب اپنی سواری کو ہر ممکن کوشش سے تیز قدم کر لے گا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک پیغمبر کو ارکض برجلك یعنی بموجب ترجمہ مولوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد علی صاحب (اپنی سواری کو ایڑ لگا کر تیز کرلو) کے الہام کی کیا ضرورت تھی اور صرف ھذا مغتسل بارد و شراب کا الہام کافی تھا ار کض بر جلك کا الہام ایک تحصیل حاصل ہے جس سے معاذ اللہ خدائے ذو الجلال کے ایک برگزیدہ پیغمبر پر یہ الزام عائد ہوتا ہے کہ وہ ایک موٹی عقل کے ایسے انسان تھے جو تکلیف میں پانی کے عنقریب ملنے کی اطلاع پا کر بھی بدون الہام کے اپنی سواری کو تیز کرنے کی اٹکل سے خالی الذہن تھے۔

ناظرین نے اس خاکسار کے مذکورہ بیان سے ضرور بھانپ لیا ہوگا کہ جس قادیانی علمی چشمہ سے سیرابی کا وافر حصہ لیا گیا ہے وہ چشمہ کیا حقیقت رکھتا ہے جس کا ہمارے مولوی محمد علی صاحب کو اس قدر ناز اور فخر ہے کہ کل مفسرین کو بیک نوک و کرشمہ مسترد کر دیا ہے کہ وہ سیاق وسباق کو دیکھے بغیر غلط فہمی کر کے ایک دوسرے کی تقلید میں بناوٹی قصے اپنے دل سے گھڑ لیتے ہیں۔

اب حدیث سے ثبوت کی باری ہے۔ دلالت النص و اقتضاء النص سے جو مفہوم پیدا ہوتا تھا، محض اس کو ہی اگر ہمارے مولوی محمد علی غور اور تدبر سے تقلید مرزا غلام احمد قادیانی کی زنجیر سے آزاد ہو کر سمجھتے تو حدیث کا اس بارہ میں کوئی مطالبہ نہ کرتے۔ مگر ان کے قلم سے جو نکلنا تھا وہ بموجب والقلم و ما یسطرو ن رکنا محال تھا۔ خیر خدا ان کا بھلا کرے کہ خاکسار کو اللہ تعالی نے خاص یہ خدمت سپرد کر کے اپنی غیبی نصرت فرمائی اور اخبار اہل حدیث امرتسر کے ناظرین کے واسطے ایک غیر معمولی ضیافت طبع پیش کی للہ الحمد مبار کاً طیباً کثیراً

حدیث کی عربی عبارت کا ملاحظہ اگر کسی کو منظور ہو تو کتاب ر حمۃ المھداۃ الی من یر ید زیادۃ العلم علی ا حا دیث المشکوۃ صفحہ ۲۸۶ مطبوعہ مطبع فاروقیہ دہلی کو دیکھئے۔ اگر کسی کو اردو ترجمہ معہ سلسلہ روایت متعلقہ اس حدیث کے دیکھنا پسند ہو، تو تفسیر مواہب الرحمٰن المشتہر بہ جامع البیان پارہ ۲۳ صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ کا ملاحظ کرے۔ خلاصہ حدیث یہ ہے۔ شیخ ابن کثیر نے اس مقام پر لکھا ہے

قال ابن جر یر و ابن ابی حاتم جمیعاً حد ثنا یو نس بن عبد ا لا علی اخبر نا ابن و ھب و ا خبر نی نافع بن یز ید عن عقیل عن ابن شھا ب عن انس بن ما لك کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالی کا پیغمبر ایوب اپنی بلاء میں اٹھارہ سال تک مبتلاء رہا۔ اس کو نزدیک اور دور کے قرابتیوں نے چھوڑ دیا سوائے دو مردوں کے جو ایوب کے خاص ترین بھائیوں میں سے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہر دو ایوب کے پاس صبح وشام آیا جایا کرتے تھے ایک دن ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ و اللہ ایوب نے کوئی ایسا سخت گناہ کیا ہے کہ شاید اہل عالم میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا۔اس کے ساتھی نے کہا تو کس دلیل سے ایسا کہتا ہے۔اس نے جواب دیا اس دلیل سے ایسا کہتا ہوں کہ آج اٹھارہ برس گذرے کہ اللہ تعالی نے ایوب پر رحم نہ فرمایا کہ اس سے یہ بیماری دفع ہو جاتی۔

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس بیماری میں ایوب کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ اپنی قضائے حاجت کے واسطے جاتے اور جب فارغ ہوتے تو ان کی زوجہ ان کا ہاتھ تھام لیتی یہاں تک کہ اسی سہارے پر اپنی جگہ پہنچ جاتے۔ پھر ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ جب ایوب قضائے حاجت کو گئے اور یہ نیک بخت عورت منتظر تھی مگر کوئی آواز نہ آئی اور اللہ تعالی نے ایوب کو وحی فرمائی ار کض بر جلك هذا مغتسل بارد و شرا ب۔

پھر جب عورت کو انتظار میں بہت دیر لگی تو وہ پاک دامنہ بڑھ کر ادھر اودھر دیکھنے لگی۔ناگاہ اس کی نگاہ پڑی کہ ایوب ایسے حال میں اس کے سامنے آرہا ہے کہ جو بیماری اسکو تھی وہ بالکل جاتی رہی ہے عورت کو یہ گمان بھی نہ ہوا کہ یہی آدمی ایوب ہے وہ مخاطب ہوکر بولی بھلا تو نے اس پیغمبر کو کہیں دیکھا ہے جو بیماری میں مبتلا تھا،اور و اللہ تندرستی کی حالت میں وہ بالکل تیرے مشابہ تھا۔اس پر حضرت ایوب نے جواب دیا کہ میں ہی وہ ایوب ہو ں۔،ماخذ اس حدیث کا حافظ ابو نعیم اصفہانی کی کتاب حلیہ ہے۔

اب ناظرین نے دیکھ لیا ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو ایک معمولی سفر کی تکلیف کے واسطے حضرت ایوبؑ کو درس گاہ آسمانی سے انا و جد نا ہ صا برا ً کی سند دلوائی تھی اور آپ کی طرف پانی ملنے کی توقع سے گھوڑے کو تیز کر لینے کا الہام جو نازل کرادیا تھا،واقعی وہ مصیبت کس قدر عرصہ آپ پر وارد رہی اور ارکض بر جلك سے مراد ایڑی مارنے سے بطور خارق عادت چشمہ کا پھوٹ نکلنا تھا ایسی لاچاری کی حالت میں جب وہ چلنے پھرنے سے عاجز تھے ۱۸ سالہ ابتلاء کے بعد اجابت دعا کا نتیجہ اس سے کم تر کیا ہوتا۔توریت کے سارے بیان سے ہمارا اتفاق نہیں مگر حضرت ایوب کے پہلے اور دوسرے باب میں حضرت کے جسم پر تمام سخت چھالے پڑنے کا ذکر موجود ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان نے ایوب کو ضرر پہنچانے کے واسطے اللہ سے اجازت لے لی۔اللہ کو بھی ایوب کا ابتلاء منظور تھا تا کہ وہ قیامت تک صبر کا عملی نمونہ خلق کے واسطے قائم ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا انی مسّنی الشیطان بنصبٍ توریت کے اس بیان پر خود شاہد ہے بہرصورت سخت قسم کی بیماری میں حدیث شریف اور توریت دونوں متفق ہیں اگر چہ تورات والی خاص بیماری کے ہم قائل نہ ہوں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو نہیں بتلایا۔ باقی بیماری کے عرصہ کا اور چشمہ کا ایوبؑ کے لات مارنے سے پھوٹ نکلنا صرف حدیث سے ثابت ہے جو خاص آیات متعلقہ کی تفسیر ہے۔ باقی جواب خذ بيدك ضغثا کی تشریح آئندہ کسی نمبر میں ہوگی انشاءاللہ

( ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۱ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۴۰ جلد ۱۹ نمبر ۶۔ ص ۳-۵ )

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۸

( یہ ریویو، احتساب قادیانیت میں نمبر ۱۰ ہے )

سابقہ نمبر ۷ مطبوعہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۲۱ء میں ہر دو باقتضاء النص قرآن وحوالہ صحیح حدیث یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت ایوبؑ پورے اٹھارہ سال تک ایک سخت بیماری میں مبتلا رہے، جس میں سوائے ان کی پاک دامن بیوی کے ان کی خدمت سے سب قریبی اور بعیدی رشتہ دار بھاگ گئے تھے۔ حتی کہ حضرت ایوب کی دعا پر اللہ تعالی نے انہیں کے پاؤں کی ٹھوکر سے ایک ایسا چشمہ بطور خرق عادت کے جاری فرمادیا جس کے بابرکت پانی کے استعمال سے آپ بالکل صحیح وتندرست ہوگئے۔

جس غیر معمولی صبر سے حضرت ایوبؑ نے اس ابتلاء کو اٹھارہ سال تک برداشت کیا، اس کے صلہ میں اللہ تعالی نے ان کو قرآن میں انّا وجدناه صابراً کی سند عطا فرمائی، جو ہمارے مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے سفر کی ایک آدھ دن کی معمولی تکلیف کے واسطے ان کو دلوادی تھی۔ باقی بیان کے اعادہ کی ضرورت نہیں، تمہید نمبر موجودہ کے واسطے اسی مقدار کی ضرورت تھی۔

نمبر ۷ میں خذ بيدك ضغثاً فاضرب به و لاتحنث کے معنی آئندہ لکھنے کا وعدہ تھا جسکو اب بفضل اللہ تعالی پورا کیا جاتا ہے۔ ہمارے مولوی محمد علی نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے: اپنے ہاتھ میں کسی قدر دنیاوی مال لے لو پھر اسی پر قناعت کرو۔ اور باطل کی طرف مت جھکو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لغت کی بعض کتب سے اپنے معنی ثابت کرنے کی بہت کوشش بھی کی گئی ہے مگر افسوس ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے فا ضر ب به کے معنی کسی عربی لغت کی کتاب یا محاورہ عرب سے (قناعت کرنے کے) ثابت کرنے کی زحمت کو عمداً گوارا نہ کیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اعتراض اس آیت کے بالکل غلط ترجمہ کرنے کا وہ کل مفسرین پر کرتے ہیں، اس کے صحیح ترجمہ کا خود بھی ثبوت نہ دے سکے۔

لغت متعدد معنوں کی بیشک متحمل ہوتی ہے، مگر بموجودگی صحیح حدیث یا معتبر قول صحابی، جس سے دوسرے صحابہ نے انکار نہ کیا ہو، لغت کے متعدد معنوں سے صرف وہی قبول کیا جانے کا حق رکھتے ہیں جو مطابق حدیث یا قول صحابی ہو جس کی تشریح ابھی ہو چکی ہے۔ صحابہ زیر تعلیم جناب رسول اللہ ﷺ رہ چکے ہیں جس پر دلیل یہ آیت ہے یعلّمھم الکتا ب و الحکمۃ (جمعہ)۔ بعض میں خصوصیت بطور معجزہ بطفیل دعا سرور کائنات ﷺ ثابت ہے مثلاً حضرت عبداللہ بن عباس ؓ۔

جلال الدین سیوطیؒ اپنی تفسیر درمنثور میں زیر آیت مذکورہ بروایت امام احمدؒ، ابن عباس ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ ایوبؑ نے اپنی بیماری میں (کسی قصور کے واسطے) اپنی بیوی کو سو کوڑے مارنے کی حلف اٹھالی تھی۔ اب حال پوشیدہ نہیں کہ بعد صحت یاب ہونے کے اپنی قسم کو پورا کرنے کی فکر پڑی۔ اس کی خدمت یاد آتی تھی تو کوڑے لگانا خلاف انصاف دیکھتے، قسم یاد آجاتی تو اسکا پورا کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا۔

اللہ تعالی نے ایک آسان تدبیر بتلادی کہ حضرت ایوبؑ اپنے ہاتھ میں سو سینکوں کا ایک مٹھا باندھ کر یک دفعہ ہی بیوی کو مار دے، اور قسم میں جھوٹا مت بنے۔

سب سے اول جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی آیت کی نص سے ایک ضعیف الخلقت شخص پر، جو زنا کے سو کوڑے کی حد برداشت نہ کرسکتا تھا، اس قسم کی حد لگانے کا حکم دیا۔ دیکھو مشکوۃ جلد ۳ کتاب الحدود فصل ثانی حدیث سعید بن سعید بن عبادہ۔

مسند احمد میں بھی ایسا ہی ایک ذکر مذکور ہے۔ طبرانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ مذہب حنفی میں اس قسم کا حکم موجود ہے۔ اب اس قدر قرائن کو نظر انداز کر دینا مولوی محمد علی امیر جماعت لاہوری کا ہی کام ہے۔

حضرت علی ؓ جنھوں نے کوفہ کو اپنی خلافت میں صدر مقام بنایا، وہاں کی مسجد میں اگا ہوا ( ضغث ) دیکھا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سے حضرت ایوبؑ کو اللہ تعالی نے ان کی بیوی کو مارنے کا حکم فرمایا تھا (دیکھو مجمع البحار اور وحید اللغات)

ضغث کے ساتھ قرینہ فاضرب بہ کا صاف مانع ہے کہ اس کو مال دنیا کے مفہوم میں خواہ مخواہ تبدیل کیا جائے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب لاہوری لغت یا محاورہ عرب سے ( ضرب ) کے معنی قناعت کرنے کے ثابت کر دیتے، جوانہوں نے بالکل نہیں کئے، اور نہ وہ آئندہ کر سکتے ہیں، تو البتہ اس صورت میں ہم اس نرالی تاویل کی ایجاد میں ان کی قابلیت کی داد دیتے۔

مولوی محمد علی کا کل مفسرین کو اس آیت کے غلط مفہوم بیان کرنے کے واسطے الزام دینا درست نہیں۔ جس مفہوم کے بیان میں کل مفسرین یا اکثر متفق ہوں، وہ بالضرور تحقیق کی بنا پر ہوتا ہے، اس کو ایک دوسرے کی تقلید سے منسوب کرنا عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے خود مولوی عبداللہ چکڑالوی کی اس آیت میں اور اکثر مواقع میں تقلید کی ہے۔ تورات میں تو اس قدر ثابت ہے کہ ایوبؑ کی بیوی نے ان کی بیماری میں ان سے اس طرح کہا تھا

(کیا تو اب تک اپنی دیانت پر قائم رہتا ہے؟ خدا کو ملامت کر اور مر جا)، اس کے جواب میں انہوں نے کہا (تو نادان عورتوں کی بات بولتی ہے کیا ہم خدا سے اچھی چیزیں لے لیویں اور بری چیزیں نہ لیویں) (توریت: ایوب باب ۲ آیت ۹۔۱۰)

Then said his wife unto him, Dost thou still retain thine integrity? Curse God, and die. But he said unto her, Thou speakest as one of the foolish women speaketh. What? shall we receive good at the hand of God, and shall we not receive evil? In all this did not Job sin with his lips. (Job 2: 9.10)

مفسرین نے چند دیگر وجوہات بھی بیان کی ہیں جو حضرت ایوبؑ کے اپنی بیوی سے ناراض ہونے کا باعث ہوئیں۔ مگر ہم ان کو نظر انداز کر کے اقتضاء النص پر صرف قناعت کرتے ہیں کہ ضرور آپ اپنی بیوی سے ناراض ہو کر سزا دینے کی قسم کھا بیٹھے تھے جس کو پورا کرنے کی اللہ تعالی نے ان کو ایک نہایت آسان تدبیر بتلائی اور حیلہ شرعی کا جواز بھی اسی نص کی بنا پر ہے بشرطیکہ اس میں کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ جس طرح خود جناب سرور کونین ﷺ سے ایک زانی کی سزا میں ثابت ہے جس کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس نمبر میں ہم ایک قرضہ سے بھی سبک دوش ہونا چاہتے ہیں جو بصورت چیلنج پیش کیا تھا (پیغام صلح لاہورے ستمبر ۱۹۲۱ء) کہ ماسٹر غلام حیدر قرآن کریم سے مچھلی کا بھنا ہوا ہونا اور پھر زندہ ہو جا ثابت کریں۔

اڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور اپنے مضمون میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ بخاری کی احادیث کتاب العلم و کتاب الانبیاء میں مچھلی کے مردہ ہوکر زندہ ہونے کی طرف کنایہ اور اشارہ تک موجود نہیں۔

شکر ہے کہ اڈیٹر صاحب پیغام صلح نے بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کر لیا ہے۔ مگر معلوم نہیں آپ کے امیر (مولوی محمد علی) کا اس کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ ہم نے گذشتہ نمبروں میں بعض آیات کی تفسیر بموجب احادیث بخاری کے ثابت کیا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے ان سب احادیث کو پس پشت ڈال کر تفسیر بالرائے کو ترجیح دی ہے۔

آئندہ بھی چند احادیث بخاری سے پیش کر کے ہم ہر دو جماعتوں پر ثابت کر دیں گے کہ بخاری شریف کے متعلق اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا دعوی ان حضرات کا محض زبانی ہے، نہ عملی۔ گاہ گاہ بطور تبرک یا رفع بدظنی کوئی کوئی حدیث عملی طور پر بھی مان لیتے ہیں

احادیث صحیحہ خواہ وہ کسی محدث کی ہوں، اہل سنت کے نزدیک قابل قبول ہیں۔ بہت سے مسائل شریعت اسلام کے ایسے بھی ہیں کہ بخاری یا مسلم ان کا کوئی فیصلہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ غرض احادیث صحیحہ کے بارہ میں ہر دو جماعت کا عقیدہ عبداللہ چکڑالوی منکر احادیث اور اہل سنت کے بین بین ہے۔ نہ تو بالکل اہل القرآن ہیں نہ بالکل اہل سنت۔ مرزا غلام احمد (ہر دو جماعت کے امام) کا بھی یہی مسلک تھا۔ پس بموجب آیت فـــلا و ربّك لا يؤ منو ن حتّى يحكّمو ك فيما شجر بينهم ثمّ لا يجدوا فى انفسهم حر جاً ممّا قضيت و يسلّموا تسليماً ۔ ان سے توقع رکھنا بالکل فضول ہے۔ یہ آیت مومن اور غیر مومن کے امتیاز کے بارہ میں ایک قطعی نص ہے۔

اب ہم حـــو ت موسی کے متعلق چیلنج اڈیٹر پیغام صلح لاہور کا بخوشی منظور کر کے عرض کرتے ہیں کہ بموجب احادیث بخاری، اڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اس قدر تو تسلیم کر لیا ہے کہ مچھلی تڑپ کر برتن سے نکل کر دریا کے کنارے پر گری، مگر اللہ تعالی نے پانی کی رو کو مچھلی سے روک لیا، اور وہ اس کے اوپر طاق کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن کر رہ گئی۔یعنی اس مچھلی کو بہا کر نہیں لے گئی۔اڈیٹر پیغام صلح اگر صرف دلالت النص پر غور کرتے تو مچھلی کا موجودہ حالت سے زندہ ہوجانا سمجھ جاتے۔ایک خاص مقام پر پہنچ کر مچھلی کا زنبیل سے تڑپ کر باہر کود پڑنا اور اس سے پہلے غیر متحرک رہنا، صاف دلیل ہے اس امر کی۔

اس مقام کی تاثیر کا اللہ تعالی کو علم تھا جس کو روایات صحیحہ میں چشمہ حیات یا آب حیات بتلایا گیا ہے اوراسی واسطے اللہ تعالی نے حضرت خضرؑ کے پتہ کا نشان بھی یہی خاص مقام حضرت موسیٰؑ کو بتایا تھا۔

اڈیٹر پیغام صلح لاہور فرماتے ہیں کہ مچھلی کے مردہ سے زندہ ہوجانے کا احادیث بخاری ومسلم میں کنایہ واشارہ تک موجود نہیں۔پانی کی رو کا رک جانا اور مچھلی کے اوپر طاق کی طرح بن جانا، بھی خارق عادت امور ہیں ۔جب ان کو ماننے سے چارہ نہیں تو خاص مچھلی کا اسی مقام خاص پر متحرک ہوکر اوراچھل کر خود بخود پانی میں جاپڑنا مردہ سے زندہ ہونے کی کافی دلیل ہے جس کو اہل علم دلالت النص بولتے ہیں۔

اچھا اگر اڈیٹر صاحب، بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ صرف زبان سے کہتے ہیں، مگر اس کو غور سے مطالعہ کر نے یا اس کی مدد سے اپنے عقاید کی اصلاح اور قرآن کا مطلب سمجھنے کی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔اگر بخاری کو آپ نے کسی اہل علم اہل سنت سے باقاعدہ پڑھا ہوتا، یا صرف مطالعہ کے ذریعہ سے اس پر عبور ہوتا، تو اس کے ۱۹ ویں پارہ میں سورہ کہف کے متعلق تین احادیث مجمع البحرین کی بھی آپ کی نظر سے گذرتیں اور آپ کو بے فائدہ چیلنج دینے کی زحمت اور شرمساری برداشت نہ کرنی پڑتی۔

براہ مہربانی ان ہرسہ احادیث کی شرح وترجمہ بھی ساتھ رکھ لینا کیونکہ یہ معمولی کتاب نہیں کہ بدون ان ذرائع کے اسکے باریک نکات حل ہوسکیں۔آپ ان احادیث میں مچھلی کا مردہ ہونا ضرور پائیں گے( خذ نونا میتاً حیث ینفخ فیه الروح ) بروایت ابن عباسؓ( وکان الحوت قد اکل من فلما قطر علیها الماء عاش ) ( فی اصل الصخرة عین یقال له الحیوة لا یصیب من ماء ها شئی الا حیّ ) مسلم باب فضائل الخضر ( فقیل له تزود حوتاً مالحاً )

باقی احادیث اس حوت کے متعلق ترمذی ودیگر محدثین کی بوجہ طوالت نظر انداز کرکے مجبوراً عرض کرتا ہوں کہ ہر دو احمدی جماعت دنیا میں باذن اللہ مردہ کے زندہ ہونے کو تسلیم نہیں کرتیں (اگرچہ یہ قرآن اور حدیث ہر دو سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہو وہاں اپنی رائے سے کوئی نہ کوئی تاویل کر کے ایسے واقعہ کو خرق عادت فعل سے خارج کر دیتے ہیں خواہ کوئی قرینہ ایسی ضرورت کا موجود ہو یا نہ ہو)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جنوری ۱۹۲۲ء مطابق ۱۴ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۱ ص ۳۔۴)

(صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۷۲۶ : خذ حو تا میتاً حیث ینفخ فیه الرو ح۔ فأخذ حوتاً فجعله فی مکتل فقا ل لفتا ہ : لا أکفلك الّا ان تخبر نی بحیث یفارقك الحو ت ۔۔۔)

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۹

### (یہ ریویو، احتساب قادیانیت میں نمبر ۱۱ ہے)

۱۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے قرآن شریف کے صفحہ ۴۶۶ نوٹ ۱۱۸۸ میں متعلق آیت و لقد جاء ت ر سلنا ابرا ھیم با لبشری قا لوا سلا ما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید سے صاف طور پر ثابت نہیں کہ وہ رسول واقعی فرشتے تھے۔

توریت پیدائش باب ۱۸ سے مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس بیان کو صحیح تسلیم کر لیا ہے کیونکہ وہاں فرشتوں کی بجائے حضرت ابراہیم کے پاس مردوں کا آنا اور طعام میں شریک ہونا لکھا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری اگر تورات سے پیدائش کے باب ۱۹ کو بھی دیکھتے تو ان مردوں کو فرشتہ لکھا ہوا پاتے۔ پس ہر ایک محرف کتاب کا حوالہ جس میں دو مختلف بیان ایک وجود کی شخصیت کے مذکور ہوں۔ مولوی صاحب بطور حجت اس کو نہیں پیش کر سکتے عقل باور نہیں کر سکتی کہ جب مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے باب ۱۸ دیکھا تھا تو باب ۱۹ نہ دیکھا ہو، کیونکہ وہ باب نہایت قریب اور متصل ہے۔ اپنا مطلب پورا کرنے کو چشم پوشی سے کام لیا مولوی محمد علی صاحب لاہوری فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے مرسلین کو قرآن شریف وضاحت سے فرشتے بیان نہیں کرتا،

جناب من! توریت ایسے بیان سے قاصر، نہ قرآن شریف جس نے اس بارہ میں وضاحت کا ایسا حق ادا کر دیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں قرآن مجید میں لفظ رسول، رسل، مرسلین، بعوض ملائک قریباً تیرہ دفعہ مذکور ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثلاً اللـہ یصطفی من الملا ئکۃ رسلاً و من الناس (پ۱۷۔ع۱۷)۔جا عل الملا ئکۃ رسلاً اولی اجنحۃ (فاطر:۱)،تو فتہ رسلنا (پ۷ع۱۴)۔بلی و ر سلنا لد یھم یکتبو ن ( ز خر ف : ۸۰ ) وغیرہ۔قرآن شریف نے مقام زیر بحث کے لفظر سلنا کی بعض دیگر مواقعہ پر ایسی تفسیر خود کردی ہے کہ شک کی ہرگز گنجائش نہیں۔سورہ عنکبوت میں ہے قا لوا انا مھلکوا اھل ھذہ القریۃ، ان اھلھا کانوا ظا لمین ( العنکبو ت :۳۱ ) ۔ انا منزلو ن علی اھل ھذہ القریۃ ر جزاً من السماء بما کا نوا یفسقون ۔(العنکبوت:۳۴)۔پھر پارہ ۲۶ رکوع ۱۹ میں اس طرح ہے۔قا لوا انا ار سلنا الی قوم مجر مین لنرسل علیھم حجارۃ من طین ۔

اب ان تین مذکورہ مقامات سے بوضاحت ثابت ہورہا ہے کہ وہ فرشتے انسان کی صورت میں متمثل تھے کیونکہ جومشن انہوں نے اپنا ظاہر کیا یعنی ما مور بہ ہلاکت قریہ ءلوط علیہ السلام، وہ انسانی طاقت سے محال ہے۔اور بموجب مد برّا ت امراً ملائک مختلف امور پر ما مور ہوتے ہیں اور اس عالم اسباب میں اللہ تعالی کی سنت اسی طرح جاری ہے۔اگر چہ وہ لاشریک لہ کن فیکون پر اکیلا قادر ہے،عمل لکھنے والے، جان قبض کرنے والے،مومنین کے واسطے استغفار کرنے والے،غرض بہت سے امور پر ملائک موکل ہیں جس سے مومن بالقر آن ہرگز انکار نہیں کرسکتا،مگر صرف وہی جسکی قسمت میں قرآن شریف کے متعلق شرح صدر کا حصہ نہیں رکھا گیا محرف توریت نے ان کے وجودوں کو مرد بھی لکھ دیا ہے،اور آٹے کے پھلکے اور دودھ اور گوشت بھی کھلا دیا ہے( پیدائش باب ۱۸) جس سے ان مولوی صاحب کو اپنی تفسیر بالرائے کو صحیح ثابت کرنے کا عمدہ موقعہ قسمت سے مل گیا ہے۔مگر مولوی محمد علی صاحب نے اگلے باب کو نہ دیکھا، جہاں ان اشخاص کو فرشتہ لکھا گیا ہے۔

And he ( Abraham ) lift up his eyes and looked, and, lo, three men stood by him: and when he saw them, he ran to meet them from the tent door, and bowed himself toward the ground.

And Abraham hastened into the tent unto Sarah, and said, Make ready quickly three measures of fine meal, knead it, and make cakes upon the earth.

And Abraham ran unto the herd, and fetcht a calf tender and good, andgave it unto

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

young men, and he hastened to dress it.

And he took butter, and milk, and the calf which he had dressed, and set it before them, and he stood by them, under the tree, and they did eat.

And they said unto him, Where is Sarah thy wife? And he said, Behold, in the tent. And he said, I will certainly return unto thee according to the time of life, and lo, Sarah thy wife shall have a son. And Sarah heard it in the tent door, which was behind him.

And the men turned their faces from thence, and went toward Sodom: but Abraham stood yet before the Lord. (Genesis 18)

And there came two angels to Sodom at even; and Lot sat in the gate of Sodom: and Lot seeing them rose up to meet them; and he bowed himself with his face towards the ground. (Genesis: 19)

محرف توریت کو کیا خبر ہے کہ فرشتے کھانا نہیں کھایا کرتے ۔ یہ فیصلہ قرآن کریم کے ذمہ تھا جو کامل کتاب ناممکن التحریف تا قیامت ایک زندہ معجزہ صداقت نبوت جناب محمد رسول اللہ ﷺ و دین اسلام پر شاہد ہے۔قرآن شریف نے جہاں ضیف ابرا ھیم المکر مین کو ایک بڑے معرکہ کی مہم پر مقرر کر کے ملائکہ کا ثبوت وضاحت سے بہم پہنچایا ہے وہاں ساتھ ہی گوشت روٹی میں ان کی عدم شراکت بھی ظاہر کر دی ہے تا کہ آئندہ کوئی توریت کے محرف حوالہ سے غلط فہمی سے ٹھوکر نہ کھائے

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ .فلمّا رء آ ا يد يهم لا تصل اليه نكر هم و او جس منهم خيفة ، قا لوا لاتخف انّا ار سلنا الى قو م لوط (ھود:۶۹۔۷۰)(یعنی جب حضرت ابراہیم نے فوراً ان کی تواضع کے واسطے تلا تلا بچھڑے کا گوشت ان کے سامنے لا رکھا۔اور جب دیکھا کہ وہ اسکھانے کی طرف اپنے ہاتھ نہیں بڑھاتے تو ان سے متوحش ہوئے اوران سے دل میں ڈرے انہوں نے کہا ڈر مت ہم قوم لوط کی جانب بھیجے گئے ہیں )۔

پھراسی واقعہ کا ذکر پارہ ۲۶ رکوع ۱۸ میں اس طرح ہے

هل اتا ك حد يث ضيف ابرا هيم المكر مين . اذ دخلوا عليه فقا لوا سلا ما. قا ل سلا م قو م منكرو ن .فرا غ الى اهله فجاء بعجل سمين .فقر به اليهم قا ل الا تا كلون.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاوجس منهم خيفة قالوا لا تخف و بشروه بغلام حليم ۔ فأقبلت امرأته فی صرة فصکّت و جهها و قالت عجوز عقیم ۔ قالوا کذلك قال ربك انه هو الحكيم العليم ۔ قال فما خطبكم ايها المرسلون قالوا انا ارسلنا الى قوم مجرمين۔ لنرسل عليهم حجارة من طين (الذاريات:٢٤۔ ٣٣) ...

اب اس سے زیادہ صراحت اور وضاحت ان کے ملائک متمثل با انسان ہونے کے بارہ میں اور کیا ہوگی۔ ہاں احادیث صحیحہ سے بھی ثبوت ملائکہ کے متمثل با انسان ہونے اور صحابہ کو نظر آنے کا خاکسار پیش کرسکتا ہے۔ بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا مقولہ اس جماعت کا قسم بخدا محض زبانی ہے، درحقیقت یہ جماعت احادیث بخاری سے منکر اور قرآن مجید سے بے خبر ہے۔ قرآن مجید کو اپنی ہوا کے تابع کرتی ہے مگر ان کو یہ توفیق نہیں کہ اپنی ہوا کو قرآن شریف کے تابع کریں۔ ملائک کے بارے میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے قرآن مجید کے صفحہ ۶۲ا نوٹ ۱۵۳۶ متعلق آیت فتمثل لها بشراً سویاً (مریم) فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ خواب کا تھا کیونکہ فانی آنکھ انسان کی ملائک کے وجود کو دیکھنے سے قاصر ہے۔

مولوی صاحب بخوبی جانتے ہیں کہ ایمان بالملائکہ ایمان کی ایک لازمی جزو ہے۔ پس ملائک کو قرآن شریف اور حدیث شریف نے جس حیثیت میں پیش کر دیا ہو اس پر ایمان نہ لانا واقعی ایمان کا صریح نقص ہے اور جب یہ صورت ہے تو ان کی تفسیر بجائے عقاید صحیحہ کا مظہر ہونے کے خود تراشیدہ تاویلات کا آئینہ ہے۔

حضرت مریم صاحبہؑ کے روبرو فرشتہ جب حسب فرمودہ قرآن انسان کی صورت میں متشکل ہوکر ظاہر ہوا، تو مولوی محمد علی صاحب کا خواب کی تاویل کرنا دخل در معقولات ہے۔ قرآن شریف نے کل خواب کے واقعات کو صاف کھول کر بیان کر دیا ہے (دیکھو ریویو نمبر ۴) بلا قرینہ یقینی اپنی رائے سے قرینہ گھڑ لینا تفسیر بالرائے ہے جس پر شارع ﷺ نے وعید فرمایا ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس فرشتے متمثل با انسان ہوکر آئے تھے تو ان کی بیوی نے بھی ان کو فانی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا بلکہ ان سے کلام بھی کیا تھا

دیکھو پارہ ۱۲ع ۷۔ اور پارہ ۲۷ع ۱۹۔

جب یہ واقعہ خواب کا نہیں تو حضرت مریم صاحبہؑ کا فرشتہ کو دیکھنا بدون قرینہ کیوں کر خواب کا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے۔

خاکسار شیخ غلام حیدر نے بتائید ایزدی اسی واسطے ضیف ابراہیم کو قرآن شریف سے ملائک ثابت کرنے کی پہلے کوشش کی ہے، تاکہ یہ امر ثابت ہونا آسان ہو جاوے کہ جس طرح ان کی بیوی نے فرشتوں کو جاگتی حالت میں دیکھ کر ان سے کلام کیا تھا، اسی طرح حضرت مریم صاحبہ کا یہ واقعہ بھی تھا۔

اب بطور تکمیل حجت من جملہ احادیث کثیرہ جو ملائک کے متمثل بہ بشر ہونے پر وارد ہیں خاکسار صرف تین احادیث پیش کر کے مولوی محمد علی لاہوری صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ واقعات بھی خواب کے ہیں؟

ا۔ مشکوۃ کتاب الایمان میں صحیحین کی حدیث جس میں جبریل نے نہایت سفید لباس میں متمثل ہو کر جناب ﷺ سے ایمان اسلام احسان علامات قیامت وغیرہ کے متعلق سوال کئے اور حضرت عمرؓ راوی اس حدیث کے بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے جناب ﷺ نے پوچھا کیا تم سائل کو جانتے ہو میں نے عرض کیا، نہیں۔ فرمایا جبریل تھے کہ تم کو مسائل دین سکھلائیں۔

ب۔ مشکوۃ باب البعث و بدء الوحی عائشہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کیفیت نزول وحی دریافت کی۔ جس پر آپ ﷺ نے منجملہ دیگر جوابات کے اس طرح فرمایا: واحیاناً یتمثل بی الملك رجلاً فیکلمنی فاعی۔ یعنی گاہ گاہ فرشتہ بصورت آدمی میرے پاس آکر مجھ سے کلام کرتا ہے پس اس کلام کو یاد رکھتا ہوں (حدیث یوں ہے۔ عن عائشة: انّ الحارث بن هشام سأل رسول الله ﷺ فقال: یا رسول الله! کیف یأتیك الوحی: فقال رسول الله ﷺ: احیانا یأتینی مثل صلصلة الجرس و هو اشده علیّ فیفصم عنّی، و قد وعیت عنه ما قال، و احیانا یتمثّل لی الملك رجلا فیکلّمنی فأعی ما یقول۔ قالت عائشة: و لقد رأیته ینزل علیه الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنه و انّ جبینه لیتفصد عرقاً۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۲)

ج۔ مشکوۃ باب المعجزات حدیث حضرت سعدؓ بن ابی وقاص میں بیان مذکور ہے کہ جنگ احد کے دن میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں سفید لباس والے دو شخص دیکھے جو سخت قتال کر رہے تھے۔ جن کو میں نے نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں دیکھا، یعنی جبریل و میکائیل۔ بخاری و مسلم ہر دو اس کے راوی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ کیا اب بھی آپ یہی کہیں گے کہ حضرت مریم صاحبہ کو فرشتہ خواب میں نظر آیا تھا؟ قسم بخدا خاکسار آپکو آیت ذیل کا مصداق پاتا ہے

و یقو لو ن آمنا باللہ و با لرسول و ا طعنا ثم یتولی فر یق منھم من بعدذلك و ما او لئك بمو منین ۔

جب اس آیت کے مطابق آپ لوگوں کا ایمان ہی صحیح نہیں، تو ایسے مردود اسلام و ایمان کی اشاعت قابل فخر ہرگز نہیں، بلکہ آخرت میں قابل مواخذہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر قرآن شریف نازل ہوا۔ آپ نے بموجب حکم و انزلنا الیك الذّکر لتبیّن للنّاس مانزّل الیھم (پ ۱۴۔ ع ۱۲) جہاں مناسب جانا صحابہ کو بتلا دیا۔ اب اس معلم حقانی کی تفسیر کو رد کر کے تم لوگ دین الٰہی کو صریحاً بگاڑ رہے ہو۔

دنیا روزے چنداست عافیت کار با خداوند است

آخر میں قرآن فہمی کا ایک باریک نکتہ بھی سامنے رکھ دیتا ہوں جس سے ممکن ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری یا ان کی جماعت سے کوئی فرد غور کر کے حضرت ابراہیمؑ کے رسل کو فرشتے یقین کر سکے گا۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں الفاظ (رسو ل رسل اور حرف س کی نصب سے تین الفاظ ذیل ہیں ، مر سل، مرسلو ن ، مر سلین ، باستثناء آیہ سورہ نمل پ۱۹ع۱۸۔ وہاں نبی اللہ یا فرشتہ سے مراد ہے۔ یعنی سوا ایک موقعہ کے کل مقامات میں غیر نبی اللہ یا غیر ملائک ہرگز مراد نہیں ۔

۲۔ مولوی محمد علی اپنے ترجمہ قرآن کے صفحہ ۵۳۰ نوٹ ۱۱۹۸، ۱۱۹۶ میں متعلق آیت فجعلنا عا لیھا سا فلھا و امطر نا علیھم حجارۃ من سجیل (سورہ حجر) فرماتے ہیں کہ بستیوں کا تہ و بالا ہونا زلزلہ کا نتیجہ تھا اور زلزلہ کے ساتھ کوہ آتش فشاں سے نکل کر پتھر بھی گرے تھے۔ جبریل کا بستیوں کو آسمان تک اٹھا کر پھر زمین پر اوندھا کر کے پھینک دینا بالکل بے بنیاد قصے ہیں۔

یہی مطلب سرسید احمد علی گڑھی تفسیر میں مذکور ہے جس کی تقلید ہمارے مولوی محمد علی نے کی ہے۔ اب کون پوچھے کہ آپ نے ایم اے پاس کیا۔ کس پرانے اور نئے جغرافیہ میں تمام عرب و شام میں کوہ آتش فشاں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محل وقوع لکھا ہے۔ یہ خطہ کوہ آتش خیز سے بالکل خالی ہے۔

جزاء سیّئة سیئة مثلها (شوری) اصول الٰہی کے مطابق لوطؑ کی بستیوں کو بسبب خلاف فطری لواطت کے گناہ کے اللہ تعالیٰ نے زمین سے اٹھا کر پھر اوندھا کر دیا ہو، تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ان بستیوں کو قرآن میں مؤ تفکات یعنی الٹائی گئی بستیاں بھی اسی وجہ سے لکھا گیا ہے۔ ان بستیوں کے محل وقوع پر بحر مردار ہے جس میں کوئی جاندار چیز زندہ نہیں رہ سکتی یہاں زلزلہ سے اوندھا کرنا ایجاد بندہ ہے

جبریل کو اللہ تعالیٰ کا اس کام پر موکل کرنا خلاف سنت نہیں جیسا کہ اس پہلے خاکسار ثابت کر چکا ہے کہ ابراہیم کو فرشتوں نے کہا تھا کہ ہم لوط کی بستیوں کو تباہ اور ہلاک کرنے کے واسطے جا رہے ہیں۔ کیا انہوں نے جھوٹ بولا تھا۔ اور کیا ملائک کو انسان کی طرح ایسا کام کرنا دشوار ہے۔ کیا آسمان سے ہلاکت کا ذریعہ نازل کرنا ایک غیر ممکن امر ہے؟ چونکہ جعلنا عا لیها سا فلها میں فاعل اللہ تعالیٰ ہے، اور انا مهلكوا ، انا منزلو ن رسل مذکورہ آیات کے افعال میں فاعل فرشتے ہیں، اس واسطے مولوی محمد علی کو بجائے تطبیق دینے کے تفسیر بالرائے سے کام لینا پڑا۔ قرآن کریم کے طرز بیان کا علم ہر کسی کو حاصل نہیں۔ محض دعوی سے کام نہیں چل سکتا بلکہ بقول

ہزار نکتہ باریک تر ز مو ایں جا ست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

کچھ عملی طور پر کام کر کے عہدہ برآ ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بسبب علۃ العلل ہونے کے بعض دفعہ بعض افعال کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے جس سے ملائک کے ذریعہ افعال کا سرانجام دینا باطل خیال کرنا قرآن شریف سے بے علمی کی دلیل ہے۔ سورہ یٰس میں و نکتب ما قدّموا و آثارهم میں اللہ تعالیٰ فاعل ہے۔

اب کیا اس سے یہ آیات منسوخ ہو جائیں گی۔ انّ رسلنا يكتبو ن ما تمكرو ن (یونس۔ ۲۱)۔

بلی و رسلنا لد يهم يكتبو ن (زخرف: ۸۰) جن میں ملائک فاعل ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے بستیوں کا اٹھایا جا کر اوندھا کیا جانا بیہودہ قصے سمجھ کر گویا ان مفسرین پر چوٹ کی ہے جنہوں نے واقعات صحیحہ کی بنا پر ایسا لکھا ہے۔ اگرچہ روایات کو بعض نے بیان نہیں کیا اب چند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معتبر روایات بیان کر کے خاکسار مولوی محمد علی پر حجت پوری کرتا ہے۔

الف :ابن جریر محمد بن کعب قرظی جو اجلہ آئمہ تابعین سے ہیں، بیان کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جبریل کو قوم لوط کے الٹ جانے والے ( مؤتفکات ) کی طرف بھیجا۔ وہ ان شہروں کو اپنے پروں پر لے کر اونچے ہوئے یہاں تک کہ آسمان دنیا کے ملائک نے ان کے کتوں کے بھونکنے اور مرغیوں کی آواز سنی پھر وہاں سے اوندھا الٹ دیا پھر پڑھی یہ آیت

فجعلنا عا لیھا سافلھا و امطر نا علیھم حجا رۃ من سجیل

ب ۔عبد الرزاق اپنی تصنیف اور ابی منذر اور ابی حاتم اپنی تفسیر میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

ج ۔سعید بن منصور اپنی سنن میں اور حاکم اپنی مستدرک میں اور امام ابو بکر بن ابی الدنیا بھی کتاب العقوبات میں حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

د۔ ابن جریر، مجاہد شاگرد ابن عباسؓ سے اور قتادہ شاگرد انس بن مالک سے بھی ایسا ہی بیان کرتے ہیں ۔

مولوی محمد علی جب بخاری اور مسلم کی احادیث کو بھی اپنی تفسیر بالرائے کے مقابلہ میں رد اور ترک کر دینے کے پختہ عادی ہو چکے ہیں، تو بھلا مذکورہ روایات کس شمار میں ہیں۔

۳۔ مولوی محمد علی اپنے قرآن کے صفحہ ۵۲۵ نوٹ ۱۳۳۳ میں متعلق آیت الّا من استرق السّمع فاتبعه شھا ب مبین ( الحجر : ۱۸ ) فرماتے ہیں کہ کاہن آسمانی اخبار کے حصول کا دعوی کرتے تھے مگر وہ اللہ کے حضور سے دفع کئے جاتے ہیں اور ( شھا ب مبین ) سے ان کا ناکام ہونا مراد ہے۔ مگر مولوی محمد علی نے اس سے ماقبل آیت وحفظنا ھا من کل شیطا ن ر جیم کو نہیں دیکھا۔ یعنی ہم نے ہر شیطان مردود سے آسمان کو محفوظ کیا ہے۔

پس استرق السمع کا تعلق شیطان سے ہے، نہ کاہن سے۔ صریح طور پر شیاطین پر آسمان سے انگارے پڑنے کی تاویل ناکامی سے کر کے مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے علم طبعی کی حمایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تفسیر کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بخاریؒ نے بخاری شریف کی کتاب التفسیر میں آیت الّا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبين کا ایک علیحدہ باب باندھ کر مرفوع حدیث سے تفسیر کر دی ہے جس میں حکم الٰہی کے نزول پر ملا ئک کا مرعوب اور ہیبت زدہ ہو جانا اور کسی ایک آدھ خبر کا وہاں ملائک سے سن کر ساحر یا کاہن کا سو جھوٹ ملا کر کہہ دینا اور کبھی اوپر والے شیطان کو نیچے والے شیطان کو اس کی خبر کے بتلانے کی مہلت نہ ملنا اور اس کا آگ کی چنگاری سے جل جانا، سب کچھ بصراحت مذکور ہے۔

(حدیث یوں ہے: حدثنا عليّ بن عبد الله : حد ثنا سفيا ن بن عمرو، عن عكر مه عن ابی هر يرة يبلغ به النبی ﷺ قال : اذا قضى الله الا مر فی السماء ضر بت الملائكة بأجنحتها خضعاناً لقو له كا لسّلسلة على صفوا ن۔

قال عليّ۔ و قال غيره ، صفوا ن ينفذ هم ، ذلك ۔ فا ذا فزّع عن قلو بهم قا لوا : ما ذا قال ر بكم ۔ قا لوا للذی قال : الحق و هو العليّ الكبير ۔

فيسمعها مستر قو السمع و مستر قو السمع هكذا ، وا حد فوق آ خر ۔ و وصف سفيا ن بيده وفرّج بين اصا بع يده اليمنى ، نصبها بعضها فوق بعض فر بما ادرك الشها ب المستمِع قبل ان ير مى بها الى صاحبه فيحر قه ، و ربما لم يد ر كه حتى ير مى بها الى الذی يليه ، الى الذی هو اسفل منه حتى يلقو ها الى الا ر ض۔ و ربما قال سفيا ن : حتى تنتهی الى الا ر ض، فتلقى على فم السا حر فيكذ ب معها مأة كذبة، فيصدّق فيقولو ن : الم يخبر نا يو م كذا و كذا يكو ن كذا و كذا ؟ فو جد نا ه حقا ۔ للكلمة التی سمِعت من السماء۔

حد ثنا على بن عبد الله حد ثنا سفيا ن حد ثنا عمرو عن عكر مة عن ابی هر يرة : اذا قضى الله الا مر ، و زا د ۔ و الكا هن ۔

و حد ثنا سفيا ن فقال ؛ قال عمرو، سمعت عكر مة، حد ثنا ابو هر يرة قال : اذا قضى الله الا مر ، و قال، : على فم السا حر ، قلت لسفيا ن : أأنت سمعت عمراً قا ل : سمعت عكر مة، قال سمعت ابا هر يرة؟ قال : نعم ۔ قلت لسفيا ن : انّ انسا ناً رو ى عنك : عن عمرو، عن عكر مة، عن ابی هر يرة و ير فعه : انه قر أ : فرِّ غ۔ ۔ قال سفيا ن : هكذا قرأ عمرو فلا ادری سمعه هكذا ام لا ۔

قال سفيا ن : و هی قِراء تنا ۔ صحيح بخاری۔ حد يث نمبر ٤٧٠١)

دیباچہ میں مولوی محمد علی نے ترتیب قرآن شریف کے متعلق احادیث سے بخوبی فائدہ اٹھایا ہے۔ پس یہ خیال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح نہیں کہ آپ نے بخاری کی احادیث متعلقہ تفسیر کو نہ دیکھا ہو۔ خاکسار کو خدا لگتی کہنے میں شرم مانع نہیں ہو سکتی، لہذا یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ مولوی محمد علی کو بخاری کی تفسیر اور اعجاز بیان کرنے والی احادیث پر مطلقاً یقین نہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۹ ص ۵۔۷)

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱۰

(یہ ریویو، احتساب قادیانیت میں نمبر ۱۲ ہے)

ا۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے صفحہ ۸۴۱ پر

حتی اذا فزّع عن قلو بهم قا لوا ما ذا قا ل ر بکم قا لوا الحق و هو العلی الکبیر (سورہ سبا)

کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:

حتی کہ جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاوے گا وہ کہیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا۔ وہ جواب دیں گے حق فرمایا اور وہ عالی سب سے بڑا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مولوی محمد علی لاہوری نے دو صریح غلطیاں کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس آیت کا تعلق قیامت سے سمجھ کر ترجمہ زمانہ مستقبل میں کیا ہے دوسری غلطی یہ کی ہے کہ اس آیت سے بھی شفاعت کا وہی مسئلہ نکالا ہے جسکا ذکر وہ ایک دو ماقبلی مقامات پر کر چکے ہیں۔ مگر اس آیت کا خاص اشارہ ملاء اعلی (ملائک) کی طرف ہے جن کی شفاعت کی توقع سے مشرک اون کو پوجتے ہیں (دیکھو ماقبل والی دو آیات) اللہ ان کے زعم باطل کی تردید میں فرماتا ہے کہ وہ بے چارے ازخود شفاعت میں کیوں کر دخیل ہو سکتے ہیں جب خود ان کی یہ حالت ہے کہ کسی حکم الہی کے نزول پر ان پر ایسی ہیبت طاری ہو جاتی ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں۔ جب ان کو اس شدت خوف سے افاقہ ملتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کہ اللہ تعالی نے کیا حکم فرمایا۔ دوسرا (جو غالباً زیادہ قریب ہوتا ہے) جواب دیتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے فرمایا سو حق ہے۔

اس آئت پر حضرت امام بخاری انیسویں پارہ میں تحت سورہ سبا میں ایک خاص باب باندھ کر مرفوع حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے تفسیر کر دی ہے اور یہ خاص واقعہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اس واسطے قیامت والے عام مسئلہ شفاعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ آیت حال استمراری کو بیان کرتی ہے جس طرح سورہ فرقان کی آیت و اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلا ما ہے۔

مولوی محمد علی نے امام بخاریؒ کی کتاب التفسیر سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور عمداً جناب رسول اللہ ﷺ کی تفسیر کو پس پشت ڈال کر ایک بھاری ذمہ داری کو بڑی جرأت کے ساتھ قبول کر لیا ہے و سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبو ن (سورہ شعراء)۔

۲۔ و لقد فتنّا سلیما ن و القینا علی کر سیه جسداً ثم ا نا ب (سورہ ص) کے متعلق مولوی محمد علی اپنے ترجمہ قرآن کے صفحہ ۸۸۵ نوٹ ۲۱۴۱ میں فرماتے ہیں کہ

سلیمان کو معلوم تھا کہ اوس کا بیٹا رجعام تخت کا وارث حکومت کے نا قابل ہے۔ اس واسطے اپنی سلطنت کو تباہی کے آثار دیکھ کر یا الہام کے ذریعہ سے مطلع ہو کر اللہ تعالیٰ طرف رجوع کیا۔ اون کے تخت پر محض جسد کے رکھا جانے کا مفہوم اوسی بیٹے کی نالائقی اور نا قابلیت ہے۔ جیسا تورات اول سلاطین باب ۱۲ آیت ۱۷ میں مذکور ہے رجعام سے بنی اسرائیل کے کل قبائل سوائے ایک کے منحرف ہو گئے۔ یا یربعام مراد ہے جس نے داؤد کے خاندان کے برخلاف علم بغاوت کھڑا کیا، اور بنی اسرائیل کے دس قبائل پر حاکم ہو کر بت پرستی کو قائم کیا (توریت اول سلاطین باب ۱۲:۲۸ تورات اول سلاطین باب ۱۴:۱۵) پس سلیمان کے تخت پر ایک جسم بے جان کے ڈالا جانے سے مراد رجعام یا یربعام ہے۔

صحیح تفسیر کا یہ ایک مسلّمہ اصول ہے کہ اہل کتاب کی روایت بصورت قرآن شریف وحدیث کے خلاف ہونے کے ہرگز قابل حجت نہیں۔ اس واسطے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی یہ تفسیر آیت مذکور کے متعلق باطل ہے کیونکہ بخاری باب ۱۳ کتاب بدء الخلق میں ایک حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے اس طرح مذکور ہے کہ

جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج شب کو میں ستر (۷۰) عورتوں کے پاس جاؤنگا۔ ہر عورت کے پیٹ میں شہسوار آجائے گا جو خدا کی راہ میں جہاد کرے گا،، تو اون سے اون کے ہمنشین نے کہا انشاء اللہ کہیے مگر سلیمان نے نہ کہا۔ پس کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی۔ سوائے ایک کے۔ اور اوس کے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جسکا ایک جانب گرا ہوا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا اگر وہ انشاءاللہ کہہ لیتے تو سب عورتیں حاملہ ہو جاتیں اور وہ سب بچے راہ خدا میں جہاد کرتے۔

( عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال : قال سلیما ن ابن داؤد : لأطوفنّ علی سبعین امرأة تحمل کل امرأة فارساً یجاهد فی سبیل الله، فقال له صاحبه ، ان شاء الله، فلم یقل، و لم تحمل شیئاً الا واحداً ساقطاً شقّیه ۔ فقال النبی ﷺ: لو قالها لجاهدوا فی سبیل الله ۔صحیح بخاری حدیث نمبر۳۴۲۴ ) اس حدیث کو امام مسلم نے بھی لیا ہے۔عورتوں کی تعداد میں قدرے فرق ہے باقی اوسی طرح ہے۔

نوٹ:تفسیر روح المعانی اور بخاری شریف کی شرح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ناقص الخلقت بچہ اٹھا نے حضرت سلیمانؑ کے تخت پر اون کے سامنے لا رکھا تھا جس پر آپ انشاءاللہ کہنے کی فروگذاشت پر بہت نادم ہوئے۔

اب اس حدیث سے حقیقت جسد اور کرسی اور وجہ انابت حضرت سلیمان صاف ظاہر ہے۔اس آیت کے بعد قال رب ا غفر لی و هب لی ملکا لا ینبغی لا حدٍ من بعدی انك انت الو هاب کی آیت میں حضرت سلیمانؑ کا مغفرت طلب کرنا محض ترک انشاءاللہ کی وجہ سے تھا کیونکہ طلب مغفرت ذاتی فروگذاشت کے واسطے تھی جس کا تعلق غیر کی ذات سے نہیں تھا۔مولوی محمد علی لاہوری، حضرت سلیمانؑ کی مذکورہ دعا کے متعلق نوٹ ۲۱۴۲ میں فرماتے ہیں کہ

اس دعا والی آیت کے ماقبل نالائق جانشین کا چونکہ تذکرہ ہے اس واسطے حضرت سلیمان نے روحانی سلطنت مانگی کیونکہ ایسی ہی سلطنت کو نالائق وارث خراب نہیں کر سکتا اور سلیمان کی دنیوی سلطنت اون کی وفات کے بعد نابود ہو گئی تھی۔

جب ماقبلی آیت میں جانشین کا اشارہ ہی حدیث مذکورہ کی بنا پر غلط ہے تو پھر دعا کا مقصود روحانی سلطنت بیان کرنا خود باطل ہے قرآن شریف نے اس دعا کا صحیح مفہوم جب حرف ف سے بعد میں خود اسطرح فرمادیا ہے فسخّرنا له الریح تجری با مره رخاءً حیث ا صاب و الشیاطین کل بنّاء و غوّاص و آخرین مقرنین فی الا صفاد

تو اب اس کے سامنے حضرت سلیمانؑ کی دعا کو روحانی سلطنت پر محمول کرنا قرآن شریف پر تحکم ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔اب مولوی محمد علی صاحب سے کون پوچھے کہ کیا ایک پیغمبر بعد نبوت کے روحانی سلطنت سے محروم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان کو ایک تحصیل حاصل کے واسطے دعا کی ضرورت محسوس ہوئی۔اور اگر مولوی محمد علی صاحب کا مفہوم صحیح تسلیم کیا جاوے تو مطلب یہ حاصل ہوا کہ حضرت سلیمان نےؑ لا ینبغی لا حد من بعدی سے قیامت تک بعد کے پیغمبروں اور صالحین کے واسطے روحانی سلطنت سے محرومی کا سوال کیا تھا۔جو شان نبوت سے نہایت بعید ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری نوٹ نمبر۱۸۴۳ میں فرماتے ہیں کہ:شیاطین کی تسخیر سے مراد غیر ملک کے قبائل ہیں جن کو آپ نے مطیع کر کے مختلف کاموں پر لگا رکھا تھا۔

اور مزید ثبوت میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ زنجیروں میں جنات یا شیاطین کو بسبب اون غیر مادی اجسام کے قید کرنا غیر ممکن ہے۔پھر تورات ۲ تواریخ باب ۲ آیت ۸۔۱۲ کے حوالہ سے شیاطین کو انسانی وجود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے پھر لغت کا حوالہ بھی دیا ہے کہ عرب میں ہوشیار آدمی کو بھی جن بولتے ہیں۔

بارہا اس سے پہلے خاکسار غلام حیدر عرض کر چکا ہے اور اب پھر خاص توجہ دلاتا ہے کہ اہل کتاب کی روایت اور لغت کے لغوی معانی کا حوالہ صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ قرآن شریف کے خلاف نہ ہو۔جب خاکسار گذشتہ نمبر ۹ میں ابھی ثابت کر چکا ہے کہ ضیف ابراہیم کی شخصیت کے متعلق تورات کوئی صحیح فیصلہ نہیں کر سکتی کہ آیا وہ انسان تھے یا فرشتہ (کیونکہ اون کو کھانے میں شریک کر کے انسان بھی لکھ دیا ہے اور پھر مابعدی باب میں اون کو فرشتے بھی لکھا ہے) تو شیاطین کی شخصیت کے فیصلہ کی توقع توریت سے رکھنا فضول ہے۔لہذا ذیل میں صحیح بخاری کے ۱۳ پارہ کتاب بدء الخلق سے ایک مرفوع حدیث لکھی جاتی ہے جس سے یہ امر بوضاحت ثابت ہو جاتا ہے کہ تسخیر شیاطین کی کیا حقیقت تھی جو حضرت سلیمانؑ کی دعا کی اجابت کا نتیجہ تھا۔

ابو ہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک سرکش جن یکا یک رات کو میرے پاس آیا تا کہ میری نماز خراب کر دے پس اللہ نے مجھے اوس پر قابو دے دیا۔میں نے اوس کو پکڑ لیا اور چاہا کہ اوس کو مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تا کہ تم سب اوس کو دیکھ لو۔مگر مجھ کو اپنے بھائی سلیمان کی دعا رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یاد آ گئی پس میں نے اوس کو نامراد واپس کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

( عن ابی ھر یرۃ عن النبی ﷺ: انّ عفریتاً من الجنّ تفلّت علیّ البا رحۃ لیقطع علیّ صلا تی فأمکننی اللہ منہ فأخذ تہ فا ردت ان أربطہ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم، فذکر ت دعوۃ ا خی سلیما ن : رب ا غفر لی و ھب لی ملکاً لا ینبغی لاحدٍ من بعدی ،( ص : ۳۵ ) فرددتہ خا سئاً ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر۳۴۲۳ )

حضرت امام بخاریؒ نے حضرت سلیمانؑ کی اس دعا پر سورہ ص کے متعلق ۱۹ پارہ میں بطور تفسیر ایک خاص باب بھی باندھا اور پھر وہی مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔اب مولوی محمد علی صاحب سے کون پوچھے کہ فخر کونین سید المرسلین ﷺ تو ایک پیغمبر کے قول کا اس قدر پاس اور لحاظ کریں کہ تسخیر جنات کی مشابہت سے بھی پرہیز کریں، مگر آپ اون کے امتی ہو کر اون کی تفسیر کی پرواہ نہ کریں، اور محرف توریت و دیگر ذرائع کا سہارا لے کر اپنی تفسیر بالرائے کو ترجیح دیں۔

مولوی محمد علی کو واضح ہو کہ ایک غیر نبی جنات کو زنجیر وغیرہ سے بیشک باندھ نہیں سکتا، مگر ایک پیغمبر کے واسطے اون کو باندھ رکھنا اور لوگوں کو دکھلا دینا آسان ہے۔حضرت سلیمانؑ بھی بعض جنات کو زنجیر میں قید کرتے نہ سب کو جیسا کہ وآخرین مقرنین فی الاصفاد سے ثابت ہے۔

جو شخص و خلق الجانّ من مارج من نار (سورہ رحمٰن) سے واقف ہے وہ تو جنات کو غیر مادی وجود نہیں جانتا۔البتہ آگ کے لطیف مادہ سے ان کی خلقت ہے جو اخفاء و اظہار ہر دو کی متحمل ہے۔مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو واضح ہو کہ جنات کی خوراک لید، ہڈی اور کوئلہ اور آدمی کے دسترخوان پر سے گرے ہوئے ریزے ہیں (دیکھو مشکوۃ ج اول باب آداب الخلاء۔دو احادیث بروایت ابن مسعود اور مشکوۃ جلد ثالث کتا ب الاطعمۃ حدیث جابر)

حضرت امام بخاریؒ نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے جس سے ثابت ہوا کہ جنات غیر مادی نہیں کیونکہ جب ان کی خوراک مادی ہے تو اون کا مادی وجود ہونا خود ثابت ہے۔اسرار الٰہی سے جس قدر پردہ شارع ﷺ نے اٹھا کر ہم کو بتلا دیا اس سے زیادہ کرید کرنا موجب گمراہی ہے۔

تسخیر ریح کے متعلق بھی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی تفسیر خود باطل ہو گئی جو انہوں نے نوٹ ۲۰۲۵ میں متعلق غدو ھا شھر و روا حھا شھر بیان کی ہے کیونکہ تسخیر ریح اسی صورت میں ہوسکتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت سلیمانؑ کو جس وقت اور جس طرف کی اور جس وقت کی ریح مطلوب ہو، وہ باذن اللہ ان کی مسخر اور مطیع ہو۔ ورنہ بادبانی جہازوں کو چلانے والی قدرتی ہوا نہ وقت کی پابند ہے، نہ سمت کی، نہ نرمی و درشتی میں کسی کے زیر حکم ہوسکتی ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب والی بادبانی جہازوں کی قدرتی ریح سے یہاں مراد مراد لی جائے، تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ حضرت سلیمانؑ خود اوس ریح کے تابع تھے۔ جب وہ ٹھیر گئی یا حد سے تیز ہوگئی یا سمت مطلوبہ کی طرف متحرک نہ ہوئی تو سلیمانی جہاز بھی مدتوں کنارہ پر لنگر ڈالے پڑے رہے۔ سبحان اللہ! تسخیر ریح کی تفسیر مولوی محمد علی صاحب کے مریدوں کو مبارک ہو۔ لاہوری اور قادیانی ہر دو جماعت پیغمبروں کے واسطے جو معجزات بطور خرق عادت اللہ تعالی نے عطا فرمائے ہیں ان سے درحقیقت منکر ہیں اگرچہ مسلمانوں کو قابو کرنے کے واسطے یہ شعران کے ورد زبان ہے

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

اب مولوی محمد علی سے کون پوچھے کہ کیا سلیمانؑ کو اپنے ملک میں خشکی کے سفر کی حاجت کبھی درپیش نہ ہوتی تھی کہ تسخیر ریح کو محض بادبانی جہازوں تک محدود سمجھا جاوے۔

فسخر نا ہ الر یح تجری با مرہ ر خاء حیث ا صا ب (سورہ ص)

یعنی ہم نے ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا جو اوس کے حکم کے مطابق جہاں وہ پہنچنا چاہتے نرم نرم چلتی تھی۔

اس آیت میں ہر طرف ملک میں سفر کرنے کا اشارہ ہے جس کو ہمارے مولوی محمد علی محدود بہ بحری سفر کرتے ہیں۔ اس اعجازی عطیہ کو بگاڑنے کے واسطے مولوی صاحب کو قرآن شریف کی تحریف کرنے میں ذرا بھی اون کے ضمیر نے ملامت نہیں کی۔ چنانچہ آیت مذکورہ کا ترجمہ اس طرح لکھتے ہیں: ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کے تابع کر دیا وہ اس کے حکم کو جہاں وہ پہنچانا چاہتا آہستگی سے پہنچا دیتی یعنی حضرت سلیمانؑ کے صرف حکم کو جہاں وہ چاہتے پہنچا دیتی۔ مولوی محمد علی لاہوری نے ریح کو ذریعہ انتقال حکم سلیمانی کا قرار دیکر اپنی عربی دانی پر سخت دھبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگایا ہے۔ درحالیکہ صحیح ترجمہ اوس طرح ہے جس طرح اوپر پہلے مذکور ہوا کہ ریح حضرت سلیمان کو جس جگہ وہ پہنچنا چاہتے لے چلتی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء۔ یکم شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۲۔ ص ۴۔ ۶)

(اس کے بعد احتساب قادیانیت میں کئی نمبر ریویو ہیں جو اخبار اہل حدیث امرتسر میں نہیں ہیں۔ اوران سب کے بعد کھلی چھٹی ہے جو ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء میں ہے)

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱۳

(یہ ریویو صرف احتساب قادیانیت میں ہے)

سبحا ن الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی با ر کنا حو لہ لنر یہ من آ یا تنا انہ ھو السمیع العلیم (بنی اسرا ئیل : ۱) یعنی ہرعیب ونقص سے پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے بیت المقدس تک جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے تا کہ ہم اس کو اپنی قدرت کے نشانات دکھلائیں بے شک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے

اس آیت میں ذکر معراج نبوی ہے جو ایک سال قبل ہجرت جناب رسول اللہ ﷺ کو کرائی گئی تھے۔ مسجد الحرام سے مسجد بیت المقدس تک رات کے ایک حصہ میں تا کہ آپ کو بہشت اور دوزخ کی کیفیت دکھلائی جائے اور انبیاء سے ملاقات کرائی جائے۔ مولوی محمد علی لاہوری اپنے انگریزی ترجمہ کے صفحہ ۵۶۱ نوٹ نمبر ۱۴۰۱ میں اس کو واقعہ معراج کا تسلیم کر کے نوٹ نمبر ۱۴۴۱ میں متعلق آیت و ما ارینا ک الرؤ یا التی ا رینك الا فتنۃ للناس و الشجرۃ الملعو نۃ فی القرآن (بنی اسرا ئیل : ۶۰)۔ یعنی ہم نے اے محمد جو دکھلاوا تم کو دکھلایا اور تھوہر کا ملعون درخت جو قرآن میں مذکور ہے ان ہر دو سے ہم کو لوگوں کی آزمائش منظور ہے،، اسی طرح لکھتے ہیں کہ اکثر مفسرین اس امر میں متفق ہیں کہ اس سے مراد واقع معراج کا ہے۔ علماء میں اختلاف ہے کہ آیا یہ معراج جسمانی تھی یا روحانی ۔

جمہور جسمانی کے قائل ہیں مگر حضرت معاویہؓ اور حضرت عائشہؓ اس کو روحانی بتلاتے ہیں مگر بلحاظ صاف الفاظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ما ارینك الرؤیا التی ارینا ك کے جمہور کی رائے ردّ کر دینے کے لائق ہے۔قرآن شریف کئی مواقع میں بدوں ذکر خواب کے خواب کا حال بتلاتا ہے مگر اس آیت میں جب صاف لفظ رؤیا خواب مذکور ہے، تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کو خواب یا کشف تعبیر کیا جائے۔احادیث سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا کہ یہ واقعہ خواب کا تھا یا بے داری کا۔

ایک آدھ اور دلائل بھی اپنی رائے کی تائید میں لکھی ہیں جو جواب میں قابل لحاظ نہیں۔

جواب: ا۔قرآنی معجزات میں معراج سب سے اعلیٰ معجزہ ہے اور اس کے قبول کرنے سے رفع ونزول عیسیٰ کی تاویل کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔اس واسطے مولوی محمد علی صاحب کو سخت ضرورت پڑی (جس طرح ان کے مجدد مرزا صاحب قادیانی کو پڑی تھی) کہ جمہور کا عقیدہ جسمانی معراج کا تسلیم کر کے بھی اس کو خواب یا کشف سے زیادہ رتبہ نہ دیا جائے۔اہل سنت کے عقاید جمہور صحابہ اور جمہور اہل علم کے دلائل پر مبنی ہوتے ہیں اور بعض کا اختلاف عقائد اہل سنت میں مضر نہیں ہوتا۔جمہور صحابہ میں اختلاف معراج جسمانی میں نہ تھا، بلکہ صرف رؤیت اللہ تعالیٰ میں تھا نہ کہ معراج کی حقیقت میں، بیت الحرام سے بیت المقدس تک معراج جسمانی کا منکر اہل سنت کے نزدیک کافر ہے اور باقی معراج آسمانی کا مذکورہ سورہ نجم کا منکر بدعتی ہے۔

۲۔حضرت معاویہؓ اور حضرت عائشہؓ کا یہ حال ہے کہ حضرت معاویہؓ تو فتح مکہ کے بعد اسلام میں داخل ہوئے اور حضرت عائشہؓ کو مکی زندگی میں جناب ﷺ کے پاس رہنے کی رخصت نہیں ملی تھی غایت مافی الباب معراج میں ان ہر دو کا بیان اس روحانی معراج کا سمجھنا چاہیے جو رسول اللہ ﷺ کو علاوہ معراج جسمانی کے کئی بار ہوا تھا

۳۔مولوی محمد علی صاحب جمہور کی رائے جسمانی معراج کے متعلق تسلیم کر کے بھی قرآن کے صرف لفظ رؤیا کی بنا پر فرماتے ہیں کہ لفظ اپنے معنی کے لحاظ سے خواب پر چسپاں ہوتا ہے نہ کہ بیداری پر۔

مولوی محمد علی بخاری شریف کو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ مان کر بھی اس کی احادیث کو، جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں، ردی میں پھینک دیتے ہیں۔جس آیت کی بنا پر مولوی محمد علی معراج کو کشفی یا نومی واقعہ بتلا کر جمہور کا فیصلہ ڈسمس کرتے ہیں، اسی آیت پر امام بخاری ایک باب باندھ کر حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔(نہیں کیا ہم نے اس روایت کو جو تجھے دکھلائی شب معراج میں مگر آدمیوں کے لئے فتنہ اور اس رؤیت سے خواب مراد نہیں بلکہ عین رؤیت ہے جو شب معراج میں نبی ﷺ کو دکھلائی گئی تھی)(بخاری ج ۲ ص ۶۸۶ کتاب التفسیر)(عن ابن عباس و ما جعلنا الرء یا التی ارینا ک الّا فتنة للناس ۔ قال : هی رؤیا أریها رسول الله ﷺ لیلة اسری به ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۷۱۶)

اس حدیث نے مذہب صحابہ اور باقی علماء کے مذہب سے اطلاع کر دی ہے کہ کوئی اس رؤیت کو خواب پر محمول نہ کرے مگر مولوی محمد علی صاحب صحابہ سے قرآن کو بہتر سمجھنے کے مدعی ہیں اس واسطے ان کو جبراً کو ن منوا سکتا ہے کہ آپ غلطی پر ہیں۔

معراج کے متعلق قرآن شریف نے لفظ فتنہ اسی واسطے آیت محولہ میں استعمال کیا ہے کہ کئی آدمی جسمانی معراج سے انکار کریں گے کہ ایسا سفر جو چالیس دن میں ختم ہوتا ہے رات کے ایک قلیل حصہ میں کیونکر ممکن ہے ۔ مولوی صاحب آیت میں لفظ رؤیا تو دیکھ کر بڑے خوش ہو گئے کہ ڈگری ہم کو مل گئی مگر امام بخاری نے (خدا ان کا بھلا کرے) اسی محولہ آیت پر باب باندھ کر صحیح تفسیر بتلا دی اور مولوی صاحب کو بالکل ناکام کر دیا ہے۔

۴۔ زیادہ تر تعجب تو اس بات پر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ احادیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ معراج کا واقعہ بیداری کا ہے یا خواب کا۔ مولوی صاحب کی نسبت ریویو کے تقریباً ہر نمبر میں یہی ثابت کرنا ہمارا نصب العین ہے کہ مولوی صاحب ان احادیث سے صاف منکر ہیں جو ان کے تقلیدی عقیدہ کے خلاف ہیں۔ اب مولوی محمد علی صاحب سے کون پوچھے کہ اگر احادیث سے معراج جسمانی ثابت نہیں تو اہل سنت کے جمہور اس کے کیوں کر قائل ہو گئے؟

امام بخاری نے کتاب التفسیر میں اسری بعبدہ لیلاً پر بھی باب باندھ کر جابر بن عبداللہ سے یہ حدیث لکھ دی ہے کہ جناب نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب قریش نے مجھ کو (معراج کے قصہ میں) جھٹلایا تو میں کعبہ میں مقام حجر میں آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بیت المقدس کو ظاہر کر دیا اور میں دیکھنے لگا پھر ان کو اس کی نشانیاں بتلانے لگا

( قال ابو سلمة : سمعت جا بر بن عبد الله قال سمعت النبی ﷺ یقو ل : لمّا کذّبنی قریش قمت فی الحجر فجلّی الله لی بیت المقدس، فطفقت أخبر هم عن آ یا ته و انا انظر الیه۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۷۱۰ )

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ حضرت امام مسلم نے بھی اپنی صحیح کی جلد اول کے صفحہ ۹۶ باب الا سراء میں بروایت حضرت ابو ہریرہ ؓ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ

قریش نے معراج کے متعلق مجھ کو اپنے سوالات سے اس قدر غمگین کیا کہ اللہ تعالی نے حجاب بیت المقدس کا مجھ سے اٹھا دیا پھر جو جو پتہ وہ بیت المقدس کا مجھ سے پوچھتے میں ان کو بتلا دیتا۔

۶۔ حضرت بریدہ ؓ نے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی کے اشارے سے پتھر میں سوراخ کر دیا اور براق کو اس سے باندھ دیا

(رواہ ترمذی۔ مشکوۃ۔ ص ۴۵۰ باب معجزات فصل ثانی)

۷۔ ہرقل شاہ روم کے پاس ابوسفیان بھی واقعہ معراج کے بعد وارد ہوا تو منجملہ دیگر باتوں کے جو اس نے ہرقل سے حضور نبی کریم ﷺ کی بابت ذکر کیں واقعہ معراج بھی تھا۔ اس وقت بیت المقدس کا ایک پادری بھی ہرقل کے دربار میں موجود تھا جس نے کہا میں اس رات کو خوب پہچانتا ہوں۔ ہرقل نے متوجہ ہو کر کہا کہ تم کو اس کا علم کیوں کر ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ میں بدون مسجد کے دروازے بند کرنے کی کبھی نہیں سوتا تھا۔ اس رات میں نے کل دروازے بند کر دیئے تھے سوائے ایک دروازہ کے جس کو میں نے بمدد کل ملازمین بند کرنے کی نہایت کوشش کی مگر نا کام رہا۔ حتی کہ بعض نجاروں کو طلب کر کے ان سے وہ دروازہ بند کرانا چاہا۔ نجاروں نے دیکھ بھال کر جواب دیا کہ ایسا نقص واقع ہو گیا ہے کہ جس کو ہم صبح سے پہلے درست نہیں کر سکتے۔ صبح کو جب میں دروازہ پر گیا تو وہ بالکل ٹھیک تھا اور جو پتھر مسجد کے زاویہ میں تھا جہاں پیغمبروں کی سواریاں بندھتی تھیں اس میں سوراخ دیکھا۔ اور چوپایہ بندھنے کے آثار موجود تھے۔ پس اس عجیب واقعہ کے مشاہدہ کے بعد میں نے اپنے لوگوں سے کہا ضرور کوئی نبی اس رات آیا ہے اور اس نے نماز پڑھی ہے۔

اس واقعہ کو شیخ ابن کثیر نے بروایت صحیح بیان کیا ہے دیکھو تفسیر مواہب الرحمٰن المشہور جامع البیان جلد ۱۵ صفحہ ۲۴، ۲۵ تفسیر سورہ بنی اسرائیل

۸۔ ہمارے مولوی محمد علی جب عصائے موسیٰ کے تفجیر الحجر اور شق البحر کے ادنی معجزے کو تسلیم نہیں کرتے تو معراج جسمانی کو کیوں کر قبول کر سکتے ہیں۔ چند احادیث البخاری مسلم اور ترمذی کی خاکسار نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کردی ہیں جو اس معراج کی حقیقت کو بخوبی ظاہر کر رہی ہیں۔ بیت المقدس کے پتے پوچھنا، منکرین معراج جسمانی کا اسی صورت میں درست ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس واقعہ کو عین بیداری کا بتلایا تھا۔ ورنہ خواب میں خواہ کوئی کیسے عجائبات کا معائنہ کرے اس پر سوالات متعلقہ پتہ ونشان کے کرنا بالکل بے معنی ہے۔

بعض روایات میں جو خاکسار غلام حیدر نے بوجہ اختصار بیان نہیں کیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے قریش کے بعض قافلوں کا حال بھی بتایا تھا جو راستہ میں سفر کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کو نبی کریم ﷺ نے صدیق کا لقب اسی واسطے عطا کیا تھا کہ جب ابوجہل ودیگر منکرین حضرت ابوبکرؓ کے گھر جا کر کہنے لگے کہ تیرا یار کہتا ہے کہ میں آج کی رات سات آسمانوں کی سیر کر آیا ہوں، تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر میرے یار نے ایسا کہا ہے تو یہ ضرور واقعہ صحیح ہے۔

۹۔ سبحان کا لفظ معمولی واقعہ پر نہیں بولا جاتا۔ عبد جسم اور روح ہر دو کا مرکب ہے۔ اسراء انتقال جسمانی پر بولا جاتا ہے ان اسر بعبادی (طٰہٰ وشعراء)۔ فاسر باھلك (ھود و حجر)

۱۰۔ جو مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو بخشا ہے جس کا بیان قرآن کریم اور احادیث میں مذکور ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے معراج جسمانی ہرگز محال نہیں۔ آپ کی روحانی حالت ہی اس قدر ترقی پر پہنچ گئی تھی کہ جسم بھی روح ہی روح ہو گیا تھا۔ آپ وصال کے روزے برابر کئی دن تک بدون سحری وافطار کے رکھا کرتے تھے۔ اور فرماتے کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، اللہ تعالیٰ ہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

پچھلی صف کو بدوں لوٹنے کے آپ ﷺ برابر دیکھ سکتے تھے۔ آپ ﷺ کے پسینہ سے عطر کی خوش بو آتی تھی۔ خاکسار کہاں تک بیان کرے مگر جو احادیث صحیحہ کو بھی ظنی کہتا ہو اس کو خاکسار کسی طرح بھی منوا نہیں سکتا۔ معراج کا واقعہ سن کر کئی مسلمان مرتد ہو گئے تھے۔ اب مولوی محمد علی سے کون پوچھے کہ خواب کی کیفیت بیان کرنے سے بھی کبھی کوئی مرتد ہو جایا کرتا ہے۔ قرآن نے اس واقعہ پر فتنہ کا لفظ استعمال کر کے خود تفسیر کر دی ہے کہ یہ معراج جسمانی تھا۔ ورنہ خواب موجب فتنہ نہیں ہوتا۔

خاکسار نے نہایت اختصار سے دس دلائل پیش کئے ہیں۔ اگر ان سے کسی کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کر دے تو اس کے فضل سے کچھ بعید نہیں۔ کشفی معراج تو اس امت کے اکثر کاملین کو بھی ہوا ہے اور حدیث الصلوۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معراج المومنین ہرایک کے واسطے جوصلوۃ کوصحیح طور پرادا کرتا ہے معراج کا وعدہ پیش کرتی ہے مگر جناب نبی کریم ﷺ کے معراج کوخاص ایسا مرتبہ حاصل ہے جس میں امتی شریک نہیں ہوسکتا۔

سورہ نجم میں اس معراج کے متعلق آیات ما زاغ البصر و ما طغی لقد رای من آیاتہ الکبری (النجم :۱۷،۱۸)۔(یعنی پیغمبر ﷺ کی نگاہ نہیں چوکی نہ حد سے بڑھی بے شک اس نے اپنے مالک کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں ) سے ثابت ہوتا ہے کہ معراج روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا کیونکہ بصر رویت کشف اور خواب کے مفہوم کے مانع ہیں۔

## ریویوحصہ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ریویو کے حصہ دوم کے متعلق صرف اس قدر عرض کرنا باقی ہے کہ اس شہر میں بسبب بیماری دو ہر مطابع بند ہو چکے تھے ادھر پبلک کی بے صبری اور اشتیاق مطالعہ امر واقعہ تھا۔لہذا ہر دو مطابع کے جاری ہونے پر ریویو کی طبع کا کام بانٹ کر تقسیم کر دینا قرین مصلحت تھا ،تا کہ کام کی تکمیل جلد ہو۔

خاکسار غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر مقیم سرگودھا

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر۱۴

وورث سلیمان داؤد و قال یا ایھا الناس علّمنا منطق الطیر و اوتینا من کل شیء ان ھذا لھو الفضل المبین و حشر لسلیمان جنودہ من الجن و الانس و الطیر فھم یوزعون

(نمل :۱۶۔۱۸)(یعنی سلیمان جانشین ہوا داؤد کا اور کہنے لگا اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھلائی گئی ہے اور ہم کو ہر چیز عطا کی گئی ہے واقعہ میں صریح فضیلت ہے اور سلیمان کے واسطے جمع کئے گئے لشکر جنات اور انسانوں اور پرندوں کے پس وہ الگ الگ صف باندھ کر کوچ کرتے )

ان آیات میں جو عظمت و جبروت لشکر سلیمانی کا بیان مذکور ہے اور جس کی الگ الگ امثلہ قرآن مجید آئندہ بیان کرتا ہے ہمارے مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک وہ ایک معمولی درجہ سے زیادہ نہیں۔ چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے صفحہ ۷۴۶ پر زیر نوٹ ۱۸۴۴ فرماتے ہیں کہ: منطق الطیر سے یہ مراد ہے کہ حضرت سلیمان پرندوں سے پیغام رسانی کا کام لیتے تھے۔

پھر بہت سے معانی لغت سے اخذ کر کے نوٹ نمبر ۱۸۸۶ میں فرماتے ہیں

کہ طیر سے مراد رسالہ یعنی سواروں کی جماعت ہے

ایک تیسری تاویل یہ بھی کرتے ہیں کہ پرندوں کے غول فاتح لشکر کے ہمراہ مفتوحہ لشکر کی لاشوں کو کھانے کے واسطے بھی جایا کرتے ہیں اور اس خیال کی تائید میں عرب کے کچھ اشعار بھی نقل کئے ہیں۔ لے دے کے آخر ہر صنف مذکور کو نوع انسان میں داخل کرتے ہیں

۲۔ مولوی محمد علی صاحب کی ہر سہ توجیہات قابل داد ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ سلیمانی لشکر کی صنف طیر کی اصل حقیقت کیا تھی۔ اگر واقعہ میں وہ انسان کی ہی قسم تھی تو باقی دو تاویل کا خود اپنی قلم سے بے کار کر دینا بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اپنی وسعت معلومات کا پبلک کو یقین دلا دیں۔

قرآن شریف میں الفاظ طیــر کل انیس دفعہ مع طیــر متنازعہ فیہ مذکور ہے اور سمجھ میں نہیں آتا کہ پوری اٹھارہ دفعہ یہ لفظ اپنی اصلی حقیقت اور شخصیت میں سوائے پرند یعنی پرواز جانور کے غیر وجود پر استعمال نہیں ہوا تو زیر بحث مقام پر اس عام اصول سے کیوں علیحدہ ہو کر جزماً سواروں کا رسالہ بن گیا۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ حضرت سلیمانؑ کو گھوڑوں کا شوق تھا

اذ عرِض علیه بالعشی الصا فنات الجیاد ( ص : ۳۱ )

مولوی محمد علی صاحب نے لفظی معنوں کی طرف مائل ہونے والوں کے پاس خاطر کے لئے پرندوں کی بھی دو طرح تاویل کر کے حق تفسیر کا ادا کر دیا ہے تا کہ کوئی ان پر یہ الزام لگانے کے قابل نہ رہے کہ کسی اہل زبان مفسر نے آج تک طیــر متنازعہ کا مفہوم سواروں کا رسالہ ہر گز بیان نہیں کیا۔ پیغام رسانی کے واسطے مولوی صاحب نے بالکل نہیں بتایا کہ اس قدر تعداد کی حضرت سلیمانؑ کو کیوں غیر معمولی حاجت تھی جب کہ ایک قلیل تعداد بھی پرندوں کی ایک بڑی جنگ میں کافی ہو سکتی ہے۔

دوسری توجیہ مولوی محمد علی صاحب کی تو بالکل مضحکہ خیز ہے کیونکہ پرند اگر محض مفتوحہ لشکر کی لاشوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چٹ کرنے کی خاطر حضرت سلیمانؑ کے لشکر کے ہمراہ ہوتے تھے تو بالضرور وہ دانہ خور قسم سے نہ تھے بلکہ مردار خور قسم سے تھے۔اور اس قسم کے پرند کوچ و مقام میں قبل جنگ شروع ہونے کے راستہ میں کس چیز سے پیٹ بھرتے تھے۔مولوی محمد علی صاحب نے قبل حصول مفتوحہ لشکر کی لاشوں کے نہ ان پرندوں کی روزہ داری کا ثبوت دیا، نہ ان کے واسطے حیوانی خوراک کے کسی خاص انتظام کا ذکر کیا اور مردار خور پرندوں کی خوراک کو محض مفتوحہ لشکر کی لاشوں تک محدود کر دیا۔اب کون پوچھے کہ مولوی محمد علی صاحب کیا فاتح لشکر سے کسی کا بالکل نہ مارا جانا اور ہمیشہ مفتوحہ لشکر سے مقتولوں کا ڈھیر لگ جانا تا کہ مذکورہ پرندوں کو پیٹ بھرنے کا موقعہ ہاتھ آئے ایسی عاقلانہ تاویل ہوسکتی ہے جس کو معمولی عقل بھی قبول کرنے کے واسطے آمادہ ہو؟ اگر واقعہ میں یہ پرند مردار خور تھے تو فاتح لشکر کی لاشوں کو چٹ کرنے سے بالکل باز رہنا اور مفتوحہ لشکر کی محض لاشوں کے انتظار میں بھوکے پڑے رہنا ایک ایسی تاویل ہے کہ بدوں ہمارے مولوی محمد علی صاحب کے کسی دوسرے کی عقل میں آنا نہایت دشوار ہے۔ہاں اگر مولوی صاحب معجزہ سلیمانی سے منسوب کر دیتے تو ہم کو پھر اس پر جرح کرنے کا کوئی حق نہ تھا ،مگر مولوی صاحب کوئی معجزہ بھی کیوں ماننے لگے بلکہ ان کی ساری ہمت کا مقصود ہی صرف یہی ہے کہ کوئی اعجازی واقعہ مذکورہ قرآن کریم کا ثابت ہی نہ ہوسکے جیسا کہ ہم بارہا گذشتہ نمبروں میں بخوبی ثابت کر چکے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ثابت کریں گے۔ہمارے مولوی محمد علی صاحب نے اپنی اس تاویل کی بنا کو عرب کے بعض اشعار پر قائم کر دیا مگر شعرا کے مبالغہ آمیز کلام کو بموجب الم تر انھم فی کلّ وادٍ یھیمون (شعرا: ۲۲۵) پر ذرا بھی توجہ نہ کی کیونکہ واقعات کا تجربہ اور مشاہدہ اس نرالی تاویل کی ہرگز تائید نہیں کرتا۔

۳۔چونکہ حضرت سلیمانؑ نے فضیلت میں سب سے پہلے منطق الطیر کی تفہیم کا ذکر کیا تھا،اس واسطے قرآن شریف بھی پہلے اس کی دو مثالیں بیان کرتا ہے۔پہلے مثال نملہ کی منطق کی کیونکہ تغلیباً وہ طیر میں داخل ہے۔جس طرح ابلیس تغلیباً ملائک میں داخل کیا گیا ہے حالانکہ وہ جنس ملائک سے نہ تھا۔اور یہ باریک نکتہ علم معانی کے ماہر سے پوشیدہ نہیں۔قرآن شریف جب خود طیر کی مثال میں نملہ کا ذکر شروع کرتا ہے تو طیر میں اس کا تغلیباً داخل ہونا بلاریب صحیح ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں حضرت سلیمانؑ کے لشکر کے کوچ کا ذکر اس طرح شروع کرتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حتی اذا اتوا علی وا دِ النمل قالت نملة یا ایها النّمل ا د خلوا مسا کنهم لا یحطمنّکم سلیما ن و جنو ده و هم لا یشعرو ن۔ فتبسم ضا حکاً من قو لها و قال ربّ اوزعنی ان اشکر نعمتك (نمل ۱۸:۱۹ )( حتی کہ جب حضرت وہ چیونٹیوں کے میدان کے قریب پہنچے تو ایک چیونٹی نے اپنی بولی میں کہا کہ اے چیونٹیوں اپنی بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو سلیمان اور اس کا لشکر کچل ڈالے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ پس سلیمان اس کی اس بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور دعا کرنے لگے کہ اے میرے رب مجھ کو توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکرادا کروں )

مولوی محمد علی صاحب لاہوری سے کون بندہ خدا کا پوچھے کہ اگر نملہ واقعہ میں کوئی انسان ہی تھا تو سلیمانؑ اور ان کے لشکر سے باقی اس کے ہم جنس انسانوں کے کچلا جانے کے متعلق کلمات سن کر مسکرانا اور ہنس پڑنا حضرت سلیمانؑ جیسے دانا پیغمبر کی شان کے کیوں خلاف نہیں؟ نملہ کے اس کلام میں جو سلیمانؑ کے ضحک کا موجب ہوا آخر کوئی نہ کوئی غیر معمولی راز تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کیونکہ ایک پیغمبر کسی معمولی بات پر ہرگز نہیں ہنسا کرتا۔ بالخصوص ایک ایسا پیغمبر جس کی عقل مندی ضرب المثل ہے۔ نملہ کی اس گفتگو پر حضرت سلیمانؑ کا اللہ تعالی سے شکر گزار بندہ بننے کے واسطے دعا کرنا بھی اس راز کی غیر معمولیت پر شاہد ہے۔ اگر وہ نملہ انسان تھا تو کیا حضرت سلیمانؑ بالخصوص اور ان کا لشکر اس قدر بے لگام اور غیر محتاط تھا کہ گھروں سے باہر نکلے ہوئے سب آدمیوں کو لتاڑ ڈالتے اور ان کو خبر بھی نہ ہوتی؟ ایک آدھ انسان کا لتاڑا جانا تو ممکن ہے مگر اتنی تعداد کا حضرت سلیمانؑ جیسے پیغمبر اور ان کے لشکر سے اندھا دھند کچلا جانا اور پھر ان کا اس سے بے خبر رہنا ایسی توجیہ ہے کہ اس کو عقل سلیم ہرگز قبول نہیں کرسکتی۔ اگر وہ نملہ اور اس کے باقی ہم جنس واقعہ میں انسان تھے تو کیا وہ سارے ہی اندھے تھے کہ اس قدر لشکر کی آمد کو محسوس نہ کر سکتے تھے؟ اس قصہ سے صاف طور معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت سلیمان اپنے لشکر کے آگے آگے کوچ کر رہے تھے کیونکہ سب سے اول نملہ زیر بحث کا کلام آپ نے ہی سنا تھا اور یہ صحیح نتیجہ ہے اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ وہ لشکر کے اعلی افسر بھی تھے تو پھر ان کی بے خبری میں باقی آدمیوں کا پس جانا صحیح نہیں ہوسکتا اگر نملہ کو حضرت سلیمانؑ کا نام معلوم تھا تو ان کا پیغمبر ہونا بھی بالضرور معلوم تھا لہذا اندریں صورت وہ بے خبری میں اس کے ہم جنسوں کے کچلا جانے کا الزام ایک پیغمبر پر سب سے اول کیوں کر لگا سکتا تھا مگر صد آفرین اس نملہ پر کہ اس نے ایک پیغمبر کو مع ان کے لشکر کے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے خبری میں لتاڑ ڈالنے کے الزام سے بری کر دیا۔اب سلیمانؑ اوران کے لشکر کے بے خبری میں کچلا جانے کا امکان اور احتمال اسی صورت میں یقین کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے کہ نـــمـــلـــہ اوراس کے باقی ہم جنسوں کو چیونٹیاں تسلیم کیا جائے جو سفر میں کوچ کرنے والے لشکر سے بسبب اقل مقدار کے لتاڑی جا سکتی ہیں جیسا کہ ہم روزمرہ کے واقعات سے بچشم خود مشاہدہ کرتے ہیں۔پس خدا تعالیٰ کی ایک اس قدر حقیر اور ادنیٰ جاندار کے منہ سے ایسی عاقلانہ بات کا سننا جس میں وہ حضرت سلیمانؑ کو مع ان کے لشکر کے بے خبری سے کچل ڈالنے کے الزام سے بری کر رہی ہے، بالضرور حضرت سلیمانؑ کے ضحک کا باعث ہوا جس کے بعد آپ نے مذکورہ دعا مانگی۔ورنہ کسی انسان سے ایسی بات سن کر ایک معمولی انسان بھی جب تعجب سے نہیں ہنستا تو ایک عاقل اور سنجیدہ پیغمبر کیوں کر مسکرا کر ہنس دیتا ہے؟

وادی نملہ بیشک طائف میں اب تک ایک میدان موجود ہے مگر یہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کہ اس میدان کا ابتداء میں نام کسی انسان کی قوم نملہ کے سبب سے تھا اور اکثر آدمیوں کے نام اور ان کی کنیت پرندوں اور جانوروں کے نام سے مشہور ہوتی ہے مگر اس سے ہرگز یہ لازم نہیں کہ باقی کل قرائن قویہ اور دلائل عقلیہ کو بالکل نظر انداز کر کے ایسے اسماء کو ہر حالت میں جزماً انسان سمجھ لیا جائے اور اصلی ومتعارف مراد کو بالکل رد کر دیا جائے۔

۴۔قرآن شریف میں طیر کی دوسری مثال اب بیان کرتا ہوں تا کہ منطق الطیر کے علم کی فضیلت کا اظہار حضرت سلیمانؑ کے حق میں کامل طور پر ثابت ہو ورنہ طیــر اگر جنس انسان میں داخل ہے تو اس کی بولی کے وہبی علم پر حضرت سلیمانؑ کا اظہار فضیلت بالکل لغو ہو جاتا ہے۔ایک معمولی بے علم آدمی بھی جب غیر ملک کی زبان سمجھ کو سمجھ سکتا ہے تو ایک پیغمبر کی شان سے نہایت بعید ہے کہ ایسی زبان دانی پر فضیلت کا اظہار کرے۔ پس یہ حقیقی پرندوں کی بولی کے علم کا واقعی ایک وہبی اور عجازی عطیہ تھا اور اس میں سلیمانؑ کے والد حضرت داؤدؑ بھی شامل تھے جس پر یہ آیت شاہد ہے

و سخر نا مع دا ؤد الجبا ل یسبّحن و الطّیر (الانبیاء : ۷۹)

اسی واسطے حضرت سلیمانؑ نے علم منطق الطیر میں بوقت اظہار فضیلت اپنے والد حضرت داؤدؑ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی شامل کرلیا تھا۔

۵۔اب جنس طیر سے دوسری مثال قرآن ہدہد کی بیان کرتا ہے و تفقّد الطّیر فقال مالی لا اری الھدھد ام کان من الغائبین۔ لا عذّ بنّه عذاباً او لاذبحنّه او لیأتینّی بسلطان مبین (النمل ۲۰۔۲۱)(اور سلیمان نے حاضری لی پرندوں کی اور کہا کیا وجہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غیر حاضر ہے، میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کرڈالوں گا ورنہ میرے سامنے کوئی معقول عذر پیش کرے۔

فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط به و جئتك من سبأ بنبا یقین۔ انی و جدت امرأة تملکھم و اوتیت من کل شیء و لھا عرش عظیم ۔ و جدتھا و قومھا یسجدون للشمس من دون الله و زین لھم الشیطان اعمالھم فصدھم عن السبیل فھم لا یھتدون (النمل:۲۲۔۲۴)

(پس ہدہد تھوڑی ہی دیر میں آ گیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایسی بات معلوم کی ہے جو آپ کو معلوم نہیں۔اور میں سبا سے آپ کے واسطے ایک سچی خبر لایا ہوں وہاں ان لوگوں پر ایک عورت حکمرانی کرتی ہے اور اس پر ہر ایک ضروری چیز دی دی گئی اور اس کا تخت بڑا عالی شان ہے وہ ملکہ اور اس کی قوم سوائے اللہ کے سورج کو سجدہ کرتی ہے )قال سننظر أصدقت ام کنت من الکاذبین۔ اذھب بکتابی ھذا فألقه الیھم ثم تولّ عنھم فانظر ما ذا یرجعون۔ قالت یا ایھا الملأ انی القی الیّ کتاب کریم۔ انه من سلیمان و انه بسم الله الرحمن الرحیم ۔ الا تعلوا علیّ و أتونی مسلمین( النمل:۲۷۔۳۱)

(حضرت سلیمانؑ نے کہا ہم عنقریب ہی معلوم کرلیں گے کہ آیا تم نے سچ کہا ہے یا تم جھوٹ بولنے والوں سے ہو۔ میرا یہ خط لے کر ان کے آگے ڈال دو پھر ان سے یک سو ہو کر دیکھو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔۔وہ ملکہ بولی اے درباریو! میری طرف ایک معزز خط ڈالا گیا ہے یہ حضرت سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا مضمون یوں شروع ہوتا ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔تم میرے مقابلہ میں تکبر مت کرو اور مسلمان ہو کر میرے پاس چلے آؤ)

(باقی ملکہ اور درباریوں کی باہمی گفتگو خاص قرآن شریف میں دیکھنا چاہیے) اس کے متعلق مجاہد وسعید ابن جبیر حضرت ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں کہ ہدہد کی یہ شان تھی کہ اللہ تعالی نے اس کو ہندسہ کا علم دیا تھا پس سفر میں حضرت سلیمانؑ اس کو طلب کر کے پانی کا پتہ زیرزمین دریافت کر لیتے جسکو لشکر کے واسطے کھود کر نکالا جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہذا ہد ہد کا ایسے موقعہ پر غائب ہو جانا حضرت سلیمانؑ کی خفگی کا باعث ہوا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۶۵ سورہ نمل)

ملکہ سبا کے ہاں بعد صلاح مشورہ یہ قرار پایا کہ حضرت سلیمانؑ کے یہاں کچھ تحائف قاصدوں کے ہمراہ بھیج کر نتیجہ دیکھنا چاہیے۔ ہد ہد نے ان سے پہلے ہی پہنچ کر ملکہ کی تجویز سے حضرت سلیمانؑ کو اطلاع کر دی تھی۔ جب قاصد تحائف لیکر حضرت سلیمانؑ کے پاس آئے تو آپ نے تحائف کو نامنظور کر کے کہا کہ ہم زبر دست لشکر لیکر ان پر جہاد کریں گے وہ ہرگز مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ان کو ذلیل کر کے وہاں سے نکال دیں گے

اسکے بعد حضرت سلیمانؑ نے اپنے دربار والوں کو کہا کہ کون تم میں ایسا ہے جو اس ملکہ کا تخت ان کے مطیع ہونے سے پہلے میرے پاس لا کر حاضر کر دے۔

ایک بڑے جن نے کہا کہ میں اس کو لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور میں یہ کام کرنے کی طاقت رکھتا ہوں اور امین بھی ہوں۔

جس درباری کو علم الکتاب یعنی اسم اعظم کا علم تھا وہ بولا میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت کو لا سکتا ہوں۔ پس جب سلیمانؑ نے اسی دم تخت کو اپنا پاس موجود پایا تو کہا کہ یہ کام میرے رب کے فضل سے ہے تا کہ مجھ کو آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

پس حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا کہ تخت کی صورت بدل ڈالو تا کہ معلوم کیا جائے کہ ملکہ اپنے تخت کو شناخت کر سکتی ہے یا نہیں۔

جس وقت ملکہ خود حاضر ہوئی تو حضرت سلیمانؑ نے اس سے پوچھا کہ آیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ بولی گویا یہ تخت وہی ہے اور ہم کو اس سے پہلے ہی آپ کے متعلق آگاہی ہو چکی ہے اور ہم آپ کے مطیع بن چکے ہیں۔

۶۔ مولوی محمد علی اس جگہ ہد ہد کو مشہور پرند تسلیم نہیں کرتے بلکہ کوئی اہل کار بتلا کر اس کو انسان قرار دیتے ہیں۔ مگر قرآن شریف جو افصح اور ابلغ الکلام واقع ہوا ہے سلیمانی لشکر کے تین الگ الگ قسم ہی بیان نہیں کرتا بلکہ ہر ایک قسم کی الگ الگ اعجازی امثلہ بھی پیش کرتا ہے۔ یعنی دو مثالیں منطق الطیر کی، ایک عفریت جن کی، ایک آدمی کی۔

مولوی محمد علی صاحب نوٹ نمبر ۱۸۵۱ میں فرماتے ہیں: یا ایھا الملأ ایکم یأتینی بعرشھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبل ان یأتو نی مسلمین (نمل:۳۸) میں مراد اس کی تخت ہے جو حضرت سلیمان ملکہ بلقیس کو بٹھلانے کے واسطے اپنے اہل کاروں سے علیحدہ تیار کرانا چاہتے تھے۔ پس یأتینی بعرشھا کا صحیح ترجمہ اس طرح ہے (اسکے واسطے تخت لے آؤ) یعنی تیار کر کے یا کروا کر، اس سے بلقیس والا تخت مراد نہیں۔

۷۔ اب مولوی محمد علی صاحب سے کون عربی دان منوائے کہ عرش کے پہلے ب تعدیہ ہے اور لازمی فعل کو متعدی بنانے میں اکثر یہ قاعدہ ملحوظ ہوتا ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اس ب کی بدولت تعدیہ کے علاوہ مفعول لہ کے معنی بھی خود بخود گھڑ لئے ہیں۔ آنکھ جھپکنے تک تخت بنا کر تیار کر دینے کو جلدی بنا سکنے پر محمول کیا ہے۔ کون پوچھے کہ جب قال نکروا لھا عرشھا (نمل:۴۱) میں آپ نے (اس کا تخت) ترجمہ کیا تو یأتینی بعرشھا میں (اس کے واسطے) کس قاعدہ کی رو سے ترجمہ کیا؟

مولوی محمد علی لاہوری نے نکروا لھا عرشھا کا صرف ترجمہ کیا ہے (اس کے واسطے اس کا تخت بدل ڈالو) مگر کوئی نوٹ اس پر عمداً نہیں لکھا کیونکہ جب مولوی صاحب بلقیس کے واسطے سلیمانی اہل کاروں کی مدد سے ایک جدید تخت کا تیار کرایا جانے کا مطلب بیان کر چکے ہیں تو اب اصل تخت کی حالت کو بخاطر ملکہ بلقیس بدل ڈالنا بالکل بے جوڑ سمجھ کر نوٹ لکھنے سے ڈر گئے تا کہ ساری محنت پر یک دفعہ پانی نہ پھر جائے

مولوی محمد علی نے عفریت من الجن (نمل ۳۹) کو ایک دراز قد انسان لکھا ہے۔

قبل ان تقوم من مقامك نشست کی حالت سے اٹھنا مراد نہیں بلکہ اس جگہ سے کسی دوسرے مقام پر پہنچنے کا مفہوم لکھا ہے۔

فلما رأه مستقرا عنده کا یہ مفہوم نہیں کہ پہلی گفتگو کے اثنا میں وہ آ گیا تھا بلکہ یہ بالکل ایک علیحدہ واقعہ ہے۔ قرآن شریف کے صاف صاف الفاظ میں عجیب عجیب حکایات اس خیال کی بنا پر مفسرین داخل کر لیتے ہیں کہ یہ کل واقعات ایک ہی سلسلہ میں وقوع پذیر ہوئے (نوٹ ۱۸۵۲، ۱۸۵۴۔ انگریزی ترجمہ)

الجواب: مولوی محمد علی صاحب لاہوری سے کون پوچھے کہ جب اہل زبان مفسرین نے بھی تیرہ سو برس کے اندر قرآن کو صحیح نہ سمجھا اور سب پرانی لکیر کے فقیر تھے تو پھر قرآن کو باقی امت نے کس ذریعہ سے سمجھا۔ مولوی صاحب کو کون سمجھائے کہ جو سلیمانؑ ملکہ بلقیس کے بیش قیمت تحائف کو کمال حقارت سے دور کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو جہاد کا الٹی میٹم دیتا ہے، پھر اسی کی آؤ بھگت کی خاطر اس کے باعزت بٹھلانے کے واسطے ایک شاندار تخت کی تیاری کا حکم دے کر اپنے دبدبہ اور رعب کو ایک سورج پرست ملکہ کے مقابل کیوں کر ایسا خفیف کر سکتا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ ایسے تخت کی تیاری میں بڑی تشویش آمیز کلام بھی استعمال کرتا ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ جب وہ تیار کردہ تخت اس کے سامنے لا کر رکھا جاتا ہے تو نہایت مودبانہ طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس تخت سے میری آزمائش ہو رہی ہے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

ایک دولتمند امیر بھی ایسی معمولی کی چیز کی تیاری کو موجب ابتلاء نہیں سمجھتا تو اس قدر سروسامان والا پیغمبر اور بادشاہ اس کو کیوں کر موجب اپنے ابتلاء کا سمجھ سکتا ہے؟

کیا حضرت سلیمانؑ کو اپنی توفیق اور اپنے اہل دربار کی قابلیت پر بالکل یقین نہ تھا کہ وہ حسب دلخواہ تخت بنوا سکتے ہیں اور پھر اس تخت کے تیار ہو کر پیش کئے جانے پر اس کو ایک ایسا اچنبھا اور خلاف توقع نعمت سمجھے کہ صرف اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا شکریہ ہی ادا نہ کرے بلکہ اپنے ابتلاء کا موجب بھی قرار دے۔ جب حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کے قاصدوں کو مع تحائف کے واپس کر کے جہاد کا الٹی میٹم دیا تو اپنے اہل دربار کی قابلیت جس کو وہ بالضرور جانتے تھے عملی تجربہ کرنا چاہا اور جس عرش عظیم کی شیخی بلقیس کو تھی پہلے اس کے جلد منگوانے کا حکم دیا۔ اس کام کو عفریت جن نے بھی جلد پورا کرنے کا ذمہ اٹھا لیا تھا مگر جنی قوت چونکہ آخر فطرتی قوت ہوتی ہے اس واسطے اعجازی قوت کی بنا پر جس پر درباری مومن بطفیل اسم اعظم قادر تھا عرض کرنے لگا کہ طرفۃ العین میں بلقیس کا تخت لا سکتا ہوں۔ پس اس کا اتنا عرض کرنا اور تخت کا آپ کے سامنے لا رکھنا حضرت کی شکر گذاری اور حمل ابتلاء کا باعث ہوا۔ مولوی محمد علی کو کون یقین دلائے کہ قرآن شریف میں قریباً بارہ دفعہ جن وانس مل کر مذکور ہیں اور ہر دفعہ بدوں استثناء دو الگ الگ جنس مراد ہے تو اس جگہ جن وانس کیوں کر ایک ہی واحد جنس (انسان) ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو کوئی اور عربی لغت کیا بوقت نزول قرآن شریف یاد نہ تھی جسکے استعمال سے مولوی صاحب کے مزعومہ جن کا اظہار کر سکتا۔

اسی طرح طیر بھی قرآن مجید میں بدوں مفہوم پرند ہرگز مذکور نہیں جس کو مولوی صاحب نے تسلیم کر کے بھی آخر ایسا بگاڑا ہے کہ عقلی دلائل اور مشاہدہ کی بنا پر ایسے نرالے پرند کا وجود ہی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویونمبر ۱۵

۱۔ مولوی محمد علی صاحب اپنے انگریزی ترجمہ قرآن (صفحہ ۲۹ نوٹ ۷۴) میں متعلق و ارکعوا مع الراکعین (البقرہ:۴۳) اس طرح فرماتے ہیں:

جو رکوع کرتے ہیں وہ مسلمان ہیں اور نماز میں ان کو مسلمانوں کی طرح اقتداء کا حکم ہے۔

جواب: آج تک مشاہدہ سے ثابت نہیں ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب نے خود یا ان کی جماعت کے کسی رکن رکین نے کسی غیر احمدی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھی ہو۔ اگر مولوی صاحب کا واقعی یہ عقیدہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر نہیں کہتے جیسا کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے اعلان مطبوعہ احمدیہ سٹیم پریس لاہور سے ثابت ہے (جس میں بحوالہ تریاق القلوب۔ ص ۱۳۰۔ قادیانی خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲) مرزا غلام احمد قادیانی کا فتویٰ درج کیا ہے کہ: لفظ کافر صرف انہی پیغامبروں کے منکروں پر صادق ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں) تو پھر اس جماعت کا غیر احمدی مسلمانوں کے ساتھ نماز میں عمداً اقتداء نہ کرنا یا بطور امام کے نماز کے وقت میں آگے کھڑا ہونا جانا صاف اس امر کا اعلان ہے کہ آیت اتأمرون الناس بالبر و تنسو ن انفسکم (البقرۃ:۴۴) ۔ پر عمل کرنا اس جماعت کے واسطے نہیں بلکہ دوسروں کے واسطے فرمایا گیا ہے۔ اس قسم کے الفاظ کا اظہار محض چندہ وصول کرنے کی خاطر ہے ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جو مسلمان مسیح موعود نہیں مانتا یہ لوگ درحقیقت اس کو اچھا نہیں جانتے اور نہ نماز میں اس کی اقتداء کرتے ہیں۔

۲۔ انگریزی ترجمہ قرآن صفحہ ۴۰۴ نوٹ نمبر ۱۰۵۲ میں متعلق آیت اتخذوا ا حبارھم و رھبانھم اربابا من دو ن اللہ و المسیح ابن مریم (توبہ:۳۱) ،

مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ: جو مسلمان اپنے پیروں یا بزرگوں کو یہی مرتبہ دیتے ہیں وہ بھی اس الزام کے ماتحت ہیں۔

جواب: اب مولوی محمد علی لاہوری کو کون قائل کرے کہ جو رتبہ آپ نے مرزا غلام احمد کو دے رکھا ہے، اس میں آپ کا پلڑا اس قدر بھاری ہے کہ پیر پرست بعض مسلمان اس کے مقابل کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ نہیں معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے کیوں کر قبول کرلیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی درحقیقت وہی مسیح موعود ہیں جن کی قرآن شریف میں مجملاً اور احادیث صحیحہ میں مفصلاً اطلاع دی گئی ہے۔ کیا آپ نے محض مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامی دعوی کی بنا پر ان کو مسیح موعود تسلیم کرلیا ہے یا جو فرائض جناب رسول اللہ ﷺ نے مسیح موعود کے متعلق بتائے ہیں ان کی تکمیل کا مصداق ان کو دیکھ کر قبول کیا ہے۔

مولوی صاحب کو ابھی مسیح موعود کی شخصیت کا فیصلہ بھی ضروری ہے کیونکہ مسیح موعود کی شخصیت کا فیصلہ جناب رسول اللہ ﷺ ایسی وضاحت اور تفصیل سے فرما چکے ہیں کہ اس پر کسی تاویل کا رنگ نہیں چڑھ سکتا۔ اب صرف دو معیار ہیں جن سے مرزا غلام احمد قادیانی یا کوئی اور صاحب پرکھے جاسکتے ہیں کہ آیا وہ واقعی مسیح موعود ہیں یا نہیں۔ وہ دو معیار کیا ہیں؟ ایک شخصیت کا دوسرا تکمیل مشن یا خاص فرائض کا ۔

ہم اہل سنت مسلمان آپ کے مسیح موعود کو جب ان پر ہر دو معیار مقرر کردہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پرکھتے ہیں تو ان کو ہر دو میں پورا فیل پاتے ہیں جس طرح سلف نے مدعی مسیحیت کو بالکل فیل شدہ پا کر مسیح کاذب کا لقب دے دیا۔

اب آپ براہ کرم بتلائیں کہ مذکورہ معیار مقرر کردہ و ما ینطق عن الھوی کے سوا کوئی تیسرا معیار آپ کے پاس موجود ہے۔ اگر موجود ہے تو کس مطلب اور غرض کے واسطے اس کو اب تک پبلک سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے؟

آپ لاکھ ہاتھ پاؤں ماریں ان کو مسیح موعود ثابت نہیں کرسکتے۔ ہم اس کے جواب میں آپ کی طرف سے ہر آن منتظر ہیں جب تک آپ مذکورہ معیاروں کا مصداق مرزا قادیانی کو مسیح موعود ثابت نہ کرسکیں گے ( اربابا من دو ن اللہ ) والی آیت کا مصداق ہم آپ کو سب سے بڑھ کر یقین کرتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ معیار پر تو آپ انشاء اللہ مرزا غلام احمد کو ہرگز مسیح موعود ثابت نہیں کرسکتے اور اسی انکار کی وجہ سے آپ پر ( ار با با من دو ن اللہ ) خوب چسپاں ہو رہا ہے بعض مسلمان اگر پیر پرست ہیں تو وہ بخدا آپ کی مرزا پرستی کی حد سے بہت نیچے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## معیار شخصیت وفرائض مسیح موعود

ا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی ابن مریم عین وہی نام زبان مبارک سے فرمایا جو قرآن شریف میں قریباً ۱۹ دفعہ مذکور ہے تاکہ شخصیت کی پوری تمیز ہو کر امت کو غلط فہمی نہ ہو۔اس مسئلہ میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کو حسب ایماء مسیح یوحنا نبی بتلا کر غلط فہمی سے کام لیا ہے اس انجیلی محرف بیانی میں چونکہ تناسخ ثابت ہوتا ہے اس واسطے اہل سنت کے عقائد بالکل خلاف ہیں۔اگر بالفرض باقی پہلی امتیں سب کی سب گمراہ بھی ہوگئیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ساری کی ساری ہرگز گمراہ نہیں ہوسکتی کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بطور خوش خبری تین باتیں بتادی ہیں

اول یہ کہ میری ساری امت گمراہ نہیں ہوسکتی۔

دوم یہ کہ تمہارا نبی بددعا کر کے تم سب کو ہلاک نہیں کروائے گا۔

سوم یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ ہوسکیں گے

دیکھو مشکوۃ ص ۵۱۲ باب فضائل سید المرسلین مشکوۃ ص ۵۸۳ باب ثواب هذه الامه میں مذکور ہے کہ یہ امت خیر امت ہے اور ایک گروہ اس کا ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جس کو کوئی مخالف فریق گمراہ نہ کر سکے گا۔

اس الہامی بیان کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کا ابن مریم کی شخصیت کے بارہ میں کل امت کو گمراہ بتلانا درست نہیں۔

ایلیا نبی کی آمد ثانی کی بابت یوحنا نبی سے پوچھا گیا کہ تو ایلیا ہے،تو اس نے انکار کردیا۔دیکھو انجیل یوحنا باب ۴ آیت ۲۱۔

ایسا مشتبہ حوالہ قابل حجت نہیں ہوسکتا۔

مسیح ابن مریم اسم علم ہے جسکی تاویل ازروئے علم معانی ناجائز ہے الا دو صورتوں میں:

اول جب تشبیہ مطلوب ہو مثلاً لکل فرعو ن موسی اس مثال میں کل کا قرینہ فرعون اور موسیٰ کو اسم علم کی تعریف سے خارج کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوم جب ایک نام کے وجود ہوں مثلاً خت ھا رو ن حضرت مریم وقرآن شریف نے لکھا ہے اور یہ ہارون حضرت موسی کا بھائی نہ تھا۔

شخصیت کے متعلق سب سے اول علم اصول کے قاعدے کا بیان کر دیا ہے تا کہ معلوم ہو کہ مسیح ابن مریم کا حج کرنا پھر نکاح کر کے صاحب اولاد ہونا پھر مقبرہ نبوی کے اندر مدینہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے پہلو میں دفن ہونا پھر جناب حضرت رسول اللہ ﷺ کا فرمانا کہ مسیح ابن مریم قیامت کے دس نشانات میں سے ایک نشان ہے جیسا کہ سورہ زخرف میں و انه لعلم للسا عة (زخرف:٦١)۔ وارد ہے کیونکہ ان کا نزول من السماء ایک خارق عادت فعل باقی خارق عادت افعال کا ایک پیش خیمہ ہے۔یعنی دجال، دابۃ الارض، طلوع الشّمس من المغرب وغیرہ۔اسی معیار پر پہلے کے مدعیان مسیحیت قیل ہوئے اور یہی معیار مرزا غلام احمد قادیانی کے واسطے ہے۔مرزا صاحب قادیانی ( حقیقت الوحی۔ص ۲۹) میں ابن مریم مسیح موعود کی شخصیت اور فرائض پر پردہ ڈالنے کی خاطر اس طرح فرماتے ہیں:

> یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پیئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال وحرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا (معاذ اللہ)

مگر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے برخلاف اس طرح فرمایا ہے کہ ابن مریم کے وقت اسلام ہی اسلام دین واحد رہ جائے گا اور وہ حاکم عادل ہوں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔یعنی نصاری بھی اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور قتال و جزیہ موقوف ہو جائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ نے اس حدیث کو بیان کر کے یہ آیت پڑھی

و ان من اهل الكتا ب ا لا ليو منن به قبل مو ته و يو م القيامة يكو ن عليهم شهيدا (نساء: ۱۵۹) .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مریم کے ساتھ سیاسی حکومت کا ہونا حدیث سے ثابت ہے اور لیظهره علی الدین کله کا پورا عمل درآمد آپ کے عہد کے ساتھ وابستہ ہے۔

دجال مخصوص وہ نہیں جس کو مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائی پادری بنا دیا ہے اس کو الف لام معرفہ اسی واسطے احادیث میں لگا ہوا ہے کہ ثلاثون دجالون کذابون سے اس کی شخصیت ممتاز ہو جائے جو بعد حضرت ﷺ کے جھوٹا دعوی نبوت کر کے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ اس دجال خاص کے خرق عادت افعال کا ذکر (مشکوۃ ص ۴۷۵ باب العلامات بین یدی الساعة و ذکر الدجال) میں مذکور ہے جو قوم یہود سے ہوگا۔ اور تمیم داری کی حدیث میں اس کی شخصیت سے سارا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اور جس طرح فرعون کی ہلاکت حضرت موسیٰؑ کے ہاتھوں سے واقع ہوئی اسی طرح الدجال کی ہلاکت حضرت ابن مریم کے ہاتھوں سے احادیث میں مذکور ہے۔

امام مہدی کے پیچھے ابن مریم کا نماز ادا کرنا بھی احادیث میں بوضاحت مذکور ہے اور صرف اسی شخص کو اس بارہ میں شبہ ہوگا جو مرزا غلام احمد قادیانی کے کلام و تاویل کو جناب ﷺ کی احادیث صحیحہ پر ترجیح دینا پسند کرے گا۔

اللہ تعالی پر افتراء کرنا موجب فوری ہلاکت نہیں کیونکہ مرزا سے پہلے بھی مدعیان نبوت مسیحیت مہدویت گذر چکے ہیں جنہوں نے قریباً مرزا قادیانی کے برابر دعاوی کئے اور ان کو حکومت سیاسی بھی حاصل تھی جس سے مرزا قادیانی محروم رہے۔ چنانچہ صالح بن طریف ۳۷ سال تک مدعی نبوت رہا۔ یونس ۴۴ سال حسن بن صباح ۳۵ سال تک

(دیکھو تاریخ ابن خلدون ج ۶ تاریخ ابن اثیر تذکرہ بہادران اسلام، ابو منصور عیسی سید محمد جون پوری مدعی الہام و مہدویت)

انجیل مرقس باب ۱۳ آیت ۲۱۔۲۲ میں حضرت مسیح کی ایک پیش گوئی مذکور ہے کہ کاذب مسیح اور کاذب نبی بہت ظاہر ہوں گے اور اس قدر عجائب کرشمے دکھلائیں گے کہ بعض برگزیدہ بھی گمراہ ہو کر ان کو قبول کر لیں گے۔

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین (الحاقہ ۴۴۔۴۶) محض قرآن کی عظمت کی خاطر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو فرمایا گیا ہے ورنہ اس کے علاوہ افتراء علی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ ہوتا رہا ہے اور مرزا غلام احمد بھی افتراء علی اللہ اور افتراء علی محمد رسول اللہ کرتے رہے، اور آیات ذیل کے تحت ان کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے جیسا کہ خود اللہ اپنے رسول کی معرفت ہم کو اطلاع دیتا ہے کہ غیر قرآن کا افتراء فوری ہلاکت کو مستلزم نہیں جسکی صداقت پر تاریخ گواہ ہے

۱۔ قل انّ الذین یفترون علی اللّٰہ الکذ ب لا یفلحو ن (یونس:۶۹)۔

۲۔ و من ا ظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذ با او کذ ب بآ یا تہ انہ لا یفلح الظا لمو ن (انعام:۲۱)۔

۳۔ ومن ا ظلم ممن افتری علی اللہ کذ با او قا ل او حی الیّ و لم یو ح الیہ شیء (انعام: ۹۳)۔

۴۔ قل من کا ن فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا۔ حتی اذا رأوا ما یوعدون امّا العذاب و امّا السا عۃ( مریم:۷۵)

اب ان حالات کی موجودگی میں مولوی محمد علی لاہوری کا بعض پیر پرست مسلمانوں پر اتخذوا احبا رھم و ر ھبا نھم ار با باً من دو ن اللہ (توبہ:۳۱) کے ماتحت الزام لگانا ایسا ہے جیسا کہ کسی دوسرے کی آنکھ میں ایک تنکا دیکھنا اور اپنی آنکھ میں شہتیر نہ دیکھنا ہے۔

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱۶

۱۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے صفحہ ۳۷۶ پر نوٹ، نمبر ۹۸۳ میں متعلق آیات:

اذ تستغیثو ن ر بّکم فا ستجا ب لکم انّی ممدّ کم بالفٍ مّن الملا ئکۃ مر دفین۔ و ما جعلہ اللہ الا بشری و لتطمئن بہ قلوبکم و ما النّصر ا لا من عند اللہ ان اللہ عزیز حکیم (انفال:۹۔۱۰)

اس طرح فرماتے ہیں کہ قرآن میں کہیں مذکور نہیں کہ فرشتے درحقیقت لڑائی میں شریک ہوئے۔ امداد ملائک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مراد مومنوں کے دل کو اطمینان دلانا مطلوب تھا پس جب مومنوں کے دلوں کو اطمینان حاصل ہو گیا تو کفار کے دلوں پر رعب طاری ہو گیا۔ ہزار ملائک کی تعداد کفار کی تعداد کے مطابق تھی جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے مقابل برسر پیکار ہوئے ۔

چند دیگر حوالہ جات بھی مولوی محمد علی صاحب نے اس نوٹ میں لکھے ہیں جن کا مفہوم بھی یہی ہے کہ فرشتے جنگ میں بالکل شریک نہ ہوئے تھے۔

جواب: مولوی محمد علی جب ملائک کے وجود کا متمثل ہونا ہی تسلیم نہیں کرتے ( دیکھو ریویو نمبر ۱۱ ) تو جنگ میں ان کا ایسی صورت میں شریک ہونا کیوں کر قبول کر سکتے ہیں۔

اب آیات مذکورہ کو سمجھنے والا تو مومنین کے استغاثہ و دعا سے اس کی قبولیت پر نص کی موجودگی میں ضرور یقین کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے ملائک کے ذریعہ سے امداد اور اطمینان کا جھوٹا وعدہ نہیں کیا تھا۔ اگر ملائک سے صرف دلی اطمینان کا حصول مطلوب ہے، تو مومن کے واسطے یہ تحصیل خود حاصل ہے۔ خاص جنگ کے موقعہ پر جب تعداد مخالف کی بہت زیادہ تھی تو مومنین کی تضرع کا عملی رنگ میں بھی قبول ہو جانا محال نہ تھا اور اسی کا ذکر ان آیات میں ہے جن کو مولوی محمد علی صاحب کا تقلیدی عقیدہ واقعیت سے خارج کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اور پھر لطف یہ کہ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں مذکور نہیں کہ ملائک واقعی جنگ میں عملی طور پر شریک ہوئے تھے۔ اب اگر کوئی مولوی محمد علی صاحب سے پوچھے کہ آپ ہر نماز میں جو رکعات کی تعداد معینہ ادا کیا کرتے ہیں اور پھر ہر رکعت میں دو سجدے کرتے ہیں، اس کا ذکر کس آیت میں ہے؟ تو غالباً حدیث نبوی و عمل جمہور کا حوالہ دے کر اپنی خلاصی کرائیں گے۔ مگر ان آیات کی تفسیر میں بخاری ومسلم کی روایات مندرجہ مشکوۃ صفحہ ۵۳۰۔۵۳۲ باب فی المعجزات میں حدیث عائشہ وحدیث انس جن میں ملائک کا عملی طور پر جنگ میں شریک ہونا مذکور ہے حتی کی فرشتوں نے جو کفار سے قتال کیا تھا اس میں بعض مقتولوں کے زخموں کے نشان بھی صحابہ نے ملاحظہ کئے جو اس وقت غیبی کوڑے سے لگے تھے جس کی آواز بھی بعض صحابہ نے سنی تھی ،اور بعض ایسے سواروں کی صورت کو بھی دیکھا جو نہ جنگ سے پہلے موجود تھے نہ جنگ کے بعد موجود رہے، اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی بعض ان بیانات کو صحابہ سے سن کر فرمایا تھا کہ تم سچ کہتے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب! آپ کو فیصلہ محمدی قبول کرنے سے مرزا غلام احمد کی کورانہ تقلید مانع ہے۔کیا پھر بھی آپ یہ دعوی کریں گے کہ ہم مرزا کو رسول اللہ نے نہیں مانتے؟

ہاں بلکہ مرزا جی نے جو عقیدہ آپ کے کان میں پھونک دیا ہے اس کے خلاف محمد رسول اللہ ﷺ کی صریح تفسیر بھی آپ کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔جن احادیث میں قرآن شریف کی صحیح تفسیر کا پتہ ملے یا جن میں معجزات انبیاء کا ذکر ہو آپ ان سے چکڑالوی مولوی عبداللہ صاحب کی طرح عملی طور پر منکر ہیں، دعوی اشاعت اسلام اور عقیدہ انکار فیصلہ محمدی۔

۲. و اذ استسقی موسی لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا (البقرۃ: ۶۰) ۔(یعنی جب موسی نے اپنی قوم کے واسطے ہم سے پانی طلب کیا تو ہم نے اس کو کہا کہ اپنے عصا کو پتھر پر مارو اور پھر (جب اس نے عصا مارا) تو اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے)

اس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے صفحہ ۳۵ پر نوٹ نمبر ۹۶ میں فرماتے ہیں کہ:

ضرب کے معنی چلنا بھی لغت میں لکھا ہے اور عصا ماعت کے واسطے بھی لغت میں مذکور ہے۔اس واسطے اس کے معنی یہ ہیں اپنی سوٹی با جماعت کے ساتھ پہاڑ میں راستہ کی تلاش کرو..الخ (لغت سے چند امثلہ اپنے ترجمہ کے ثبوت میں پیش کی ہیں)

جواب: تیرہ سو برس سے کسی اہل زبان مفسر نے یہ معنی بیان نہیں کئے حالانکہ وہ لغت کو مولوی محمد علی صاحب سے بہتر جانتے تھے۔قرآن کا اسلوب بیان ایسے ابلغ اور افصح رنگ اور طرز میں واقعہ ہوا ہے کہ کسی اہل ہوا کی وہاں دال نہیں گل سکتی۔ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جو معنی مولوی محمد علی صاحب نے ضرب اور عصا کے لغت سے بیان کئے ہیں وہ صحیح ہیں، مگر کم از کم قرآن شریف میں وہ معنی ناجائز ہیں کیونکہ قرآن شریف میں جس جس جگہ ضرب اور اس کے مشتقات کے معنی چلنا کے ہیں، وہاں اس کے بعد صلہ حرف جار (فی) مذکور ہے۔مثلاً

ا۔ لا یستطیعون ضرباً فی الارض (البقرہ: ۲۷۳)

ب ۔اذا ضربتم فی سبیل اللہ (النساء: ۹۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج ۔ و اذا ضر بتم فی ا لا ر ض ( النساء : ۱۰۱ )

د ۔ ان انتم ضر بتم فی ا لا ر ض ( الما ئدہ: ۱۰۶ )

ہ ۔ و آ خرو ن یضر بو ن فی ا لا ر ض ( المز مل : ۲۰ )

یہ کل پانچ مواقع قرآن شریف میں لفظ ضــر ب اوراس کے مشتقات کے ہیں جہاں اس کے بعد صلہ فــی مذکور ہے اور بالضرور معنی اس کے چلنا ہے۔ برخلاف دیگر مواقع کے جہاں ضــر ب کے معنی حسب صلہ وقرینہ مختلف ہیں۔ مولوی محمد علی کو قرآنی اسلوب کا چونکہ علم نہیں اس لئے ا ضر ب بعصاك میں بھی ضر ب کے معنی چلنا بدوں فی کے بیان کررہے ہیں۔

دوسری سخت غلطی متعلق اسلوب قرآنی کے لفظ عــصــا کے مفہوم میں کررہے ہیں۔ یہ لفظ بطور اسم قرآن شریف میں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ایسا مقید وملزوم ہو چکا ہے کہ پوری گیارہ دفعہ محض سوٹی کے مفہوم میں واقع ہوا ہے اور اس خصوصیت کو قرآن کی بلاغت نے یہاں تک محفوظ رکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے متعلق اگر جماعت کا ذکر مطلوب ہوا ہے تو وہاں لفظ قو م یا عبادی استعمال کر کے ایک آئندہ واقعہ ہونے والے اہل ہوا ء کے مغالطہ سے ہم کو پہلے ہی بخوبی متنبہ کردیا ہے۔

عربی زبان میں عــصــا کا مفہوم جماعت پر ہوا کرے، مگر قرآن نے اس مفہوم کو ایک دفعہ بھی اعتبار نہیں کیا کیو نکہ یہ لفظ موسیٰؑ کی سوٹی کیساتھ مخصوص ہو چکا ہے اور مجھ کو شرح صدر کے نور سے اس کے متعلق ایک اور عجیب نکتہ معلوم ہوا ہے جس کا کسی مفسر نے ذکر نہیں کیا کیونکہ اس سے پہلے ان کے زمانوں میں ایسے باطل معنی پیدا نہیں ہوئے تھے۔

وہ عجیب نکتہ یہ ہے کہ پارہ ۲۲ رکوع ۸ میں حضرت سلیمانؑ کے عصا کو لفظ مــنــسـأۃ سے ظاہر کیا گیا ہے اور اس میں راز یہ ہے کہ لفظ عــصــا کو قرآن شریف نے حضرت موسیٰؑ کے واسطے مخصوص کردیا ہے تو پھر ضرور تھا کہ سوٹی یا لکڑی کا مترادف بوقت ضرورت دیگر موقعہ پر کسی اور لفظ سے ظاہر کیا جائے پس

فلما قضينا عليه الموت ما د لهم على مو ته ا لا دا بة ا لا رض تأكل منسأته

( سبا : ۱۴ )

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں عصا موسی کی خصوصیت کا راز سمجھنے والے تو اس باریک نکتہ کی ضرور داد دیں گے مگر اہل ہوئ زیادہ چڑیں گے۔مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ترجمہ میں سر سید احمد صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب منکر حدیث نبوی کے ترجمہ کی تقلید کی ہے کیونکہ زمانہ حال میں گنتی کے صرف یہی دو شخص قدرت نے پیدا کئے ہیں جن کی تفسیر سے ہمارے مولوی محمد علی صاحب کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ ہاتھ آیا ہے۔باقی صدہا اہل زبان مفسرین کے مقابلہ میں یہ کل تین صاحب قرآن کے حقیقی مفہوم کو بگاڑنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے۔مولوی صاحب اگر اس عصائے موسی کو بموجب ہدایت قرآن ( آیت الله ) تسلیم کر لیتے جس کی بدولت موسیٰؑ نے فرعون اور اس کے جادوگروں کو مغلوب کیا تھا، تو انکو اس قدر باطل توجیہ کی طرف جھکنا نہ پڑتا۔مگر کسی بھی معجزہ کو تسلیم نہ کرنا ان کا اصل عقیدہ ہے۔ اس واسطے وہ حضرت موسیٰؑ کا عصا مار کر بطور خارق عادت کے پتھر سے پانی کب نکالنے دے سکتے ہیں۔

تورات مقدس خروج باب ۵ کا حوالہ اس واقعہ کے متعلق لکھ کر بھی مولوی محمد علی نے پھر اس کو ایسا ردی کرنے کی کوشش کی ہے کہ معجزہ کا اعجاز اس سے مفقود ہو جائے۔

قادیانی جماعت نے بھی مولوی محمد علی صاحب کی ریس کر کے پہلے پارہ کا اردو ترجمہ معہ تفسیر شائع کیا ہے۔ انہوں نے اس واقعہ کے متعلق مولوی صاحب کے بھی کان کتر ڈالے ہیں۔وہ اس طرح لکھتے ہیں کہ

> پہاڑوں میں بعض جگہ سطح زمین کے ساتھ ساتھ پانی کا چشمہ بہتا ہے،اور ذرا سی ٹھوکر سے باہر نکل کر بہ پڑتا ہے۔اللہ تعالی نے الہام کے ذریعہ بتلا دیا کہ فلاں جگہ پانی ہے اپنا عصا مار کر فلاں پتھر کو توڑ دو اس کے نیچے پانی نکل آئے گا۔

اس توجیہ کی ضرورت ان کو بھی اسی واسطے پیش آئی کہ ان کے عقائد میں بھی معجزات انبیاء کو بگاڑ کر باطل تاویلات میں تبدیل کرنا ضروری ہے اور تاویل سازی میں ایک جماعت دوسری جماعت سے بڑھ چڑھ کر ہے۔جب کوئی محمدی مسلمان ان ہر دو جماعت کے کسی فرد کو کہتا ہے کہ تمہاری تحریروں میں معجزات انبیاء کا انکار ثابت ہوتا ہے تو جھٹ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے اشعار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان است
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

اس کو سنا کر لعنة الله علی الکا ذبین پڑھ دیتے ہیں تا کہ غیر احمدی مسلمانوں کو یقین حاصل ہو جائے کہ واقعہ میں مرزا غلام احمد قادیانی معجزات کے منکر کو ملعون قرار دیتے ہیں مگر ان اشعار کا مصداق اللہ تعالی نے کذب بیانی میں خود انہیں ہر دو جماعت کو بنا دیا ہے۔

قادیانی جماعت کی تاویل عصاء موسوی کے اعجازی قوت زائل کرنے میں بوجوہات ذیل نہایت مضحکہ خیز ہے:

ا۔ اگر پہاڑ کے قریب سطح زمین کے نیچے بعض جگہ پانی ہوتا ہے تو ذرا سی ٹھوکر مارنے سے سطح زمین کیا کوئی انڈے کا چھلکا تھا کہ جھٹ سے ٹوٹ گیا۔

ب۔ کیا موسیٰ کا عصا کوئی لوہے کا تھا جس نے سطح زمین میں جھٹ سوراخ کر دیا۔

ج۔ اگر لکڑی کا تھا تو براہ مہربانی کسی قوی الجسم شخص کی معرفت پہاڑی زمین میں ہم کو لکڑی کی سوٹی سے سوراخ نکلوا دیں اور وہ لکڑی بھی ٹوٹنے سے بچ رہے تو ہم آپ کی تاویل کی داد دیں گے ورنہ آپ کے انکار سے عصائے موسیٰ کی اعجازی قوت ہرگز زائل نہیں ہو سکتی۔

اگر وہ لکڑی سانپ بن سکتی ہے اور جادوگروں کے سانپ نگل سکتی ہے تو پانی کو خشک اور جاری بھی کر سکتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو معجزات سے انکار کرنے کی خاص تعلیم اس واسطے دی گئی ہے کہ مبادا کوئی تمہارے مرزا غلام احمد سے حضرت عیسیٰ یا موسیٰ جیسا معجزہ طلب کر بیٹھے اور وہ دکھلا نہ سکیں۔ پس شروع ہی سے معجزہ کی نفی کی تعلیم دی گئی ہے تا کہ کوئی معجزہ طلب ہی نہ کیا جائے۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

افسوس ان ہر دو جماعت کو تقلید کورانہ نے عقل سے ایسا خالی کر دیا ہے کہ تاویل سازی کے وقت ان کو اس قدر بھی سوچنے کی فرصت نہیں ملتی کہ یہ تاویل جو ہم بڑے فخر سے کر رہے ہیں آیا وہ عقل کے ترازو میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ وزن بھی رکھتی ہے یانہیں۔ ہر دو جماعت روحانیت کی مدعی ہو کر مادہ پرستوں کے اصول کو اختیار کر رہی ہے جن کا یہ اصول ہے کہ جہاں کوئی چیز نہیں ہوتی وہاں سے کوئی چیز نہیں نکل سکتی اس واسطے عصا موسی سے بطور خارق عادت پانی کا جاری ہونا ان کے نزدیک غیر ممکن ہے۔

۳۔ مولوی محمد علی لاہوری معجزہ کو بگاڑنے کے واسطے اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کرتے کہ جو معنی ہم بیان کرر ہے ہیں وہ قواعد عربی زبان کے مطابق بھی ہیں یانہیں۔ چنانچہ سورہ فیل میں ترميهم بحجارة من سجيل کا ترجمہ آپ انگریزی قرآن کے صفحہ ۱۲۲۵ پر اس طرح کرتے ہیں

اصحاب الفیل کو سخت پتھروں پر پٹکا کر مارتے تھے

یعنی پرند اصحاب الفیل کی لاشوں کو سخت پتھروں سے زور سے ٹپکاتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب نے یہاں عربی قواعد کو جس بے باکی سے نظر انداز کر کے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے اس کی نظیر سلف وخلف میں نہیں ملتی۔

یہی مولوی سورہ مرسلات میں انها ترمی بشرر میں لفظ شرر کو رمی کا مفعول بنا کر بالکل صحیح ترجمہ اس طرح کرتے ہیں: وہ محلوں کی طرح چنگاریاں پھینکتی ہے

مگر سورہ فیل میں وہی محاورہ اب تحریف کا رنگ اختیار کر کے لازمی فعل کو متعدی بنانے والی ب حرف جار بنائی جاتی ہے اور اس سے علی کا کام لیا جا رہا ہے تا کہ کسی طرح یہ مراد حاصل ہو جائے کہ پرندوں نے اصحاب الفیل پر قہری پتھر نہیں پھینکے تھے بلکہ اصحاب الفیل کو چیچک نکل پڑی تھی جس سے وہ مر گئے اور ان کی لاشوں کو توڑ توڑ کر وہ سخت پتھروں پر مارتے تھے۔

جب مولوی محمد علی صاحب نوٹ نمبر ۱۳۸۷ میں بیان کرتے ہیں کہ مفتوحہ لشکر کی لاشوں کو چٹ کر نے کے واسطے پرند آجاتے ہیں، تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ پرند بجائے کھانے کے لاشوں کو پتھروں پر کیوں مارتے تھے؟

اس میں کلام نہیں کہ پرند قہری پتھروں کو اصحاب الفیل پر پھینکتے تھے جس سے ان کے جسموں پر ایسے چھالے پڑ جاتے کہ وہ کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح وہیں ڈھیر ہو جاتے کہ مولوی محمد علی صاحب کا اس مقام میں مفسرین پر طعنہ کرنا کہ انہوں نے بیہودہ قصے گھڑ لئے ہیں غیر معقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر مواہب الرحمٰن میں سورہ فیل کی تفسیر اٹھارہ صفحہ سے کچھ اوپر مذکور ہے جس میں روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ام ہانی، حضرت علیؓ کی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس ان پتھروں کا ٹوکرا موجود تھا جن کو پرندوں نے اصحاب الفیل پر پھینک کر ہلاک کیا تھا۔ اور بعض صحابہ نے ان جانوروں کی بیٹ کا چشم دید رنگ بھی وغیرہ بھی بتلا دیا تھا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کو پرندوں کے ذریعہ سے پتھر گرا کر اصحاب الفیل کی اعجازی ہلاکت سے سخت انکار ہے، اس واسطے مفسرین پر بھی سخت ناراض ہیں۔ اور پتھر بھی وہ تجویز کرتے ہیں جو آسمانی نہیں بلکہ مکہ شریف کے گرد و نواح میں جو قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں جن پر پرند اصحاب الفیل کی لاشوں کو مارتے تھے اور ترمیھم بحجارةٍ مّن سجّیل کے اصل معنی بگاڑ کر یحرّ فو ن الکلم عن موا ضعه کے مصداق ہو رہے ہیں۔

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱۷

حضرت امام بخاریؒ نے بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۲۱ میں و انشق القمر و ان یروا کل آ یة یعر ضوا و یقـولـوا سحر مستمر یعنی سورہ قمر کی پہلی آیت پر باب باندھ کر اس کے بعد چار احادیث نقل کی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ مکہ والوں نے حضرت محمد ﷺ سے کہا کہ ہم کو کوئی معجزہ دکھلاؤ آپ نے ان کو شق القمر کا معجزہ دکھلایا کہ چاند پھٹ گیا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ پر الگ نظر آتا تھا اور دوسرا ٹکڑا اس کے پار جس پر حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ دیکھ لو۔

(عـن ابـن مسـعـود قـال : انشق القمر علی عهد رسو ل الله ﷺ فر قتین : فرقة فوق الجبل و فر قة دو نه ، فقال رسو ل الله ﷺ ؛ اشهدوا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۸۶۴

عـن انـس قـا ل : ان اهـل مـکـه سـألوا رسو ل الله ان یر یهم آ یة ۔ فارا هم القمر شقتین حتی رأوا حراء بینهما۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۸۶۸

عـن انـس انـه حدّثهم ان اهل مکة سألوا رسو ل الله ﷺ ان یر یهم آ یة ، فأرا هم انشقاق القمر۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۶۳۷ )

مشکوۃ صفحہ ۵۲۴ باب علامات النبوۃ فصل اول میں بھی معجزہ شق القمر کا بیان ہے جس کے متعلق امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری واامام مسلم کی متفق علیہ احادیث مذکور ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے صفحہ ۱۰۲۲ نوٹ نمبر ۲۳۸۸ میں اس واقعہ کو حضرت محمد ﷺ کا معجزہ تسلیم کر کے بھی آخر ایسا بگاڑتے ہیں کہ وہ محض خسف کی صورت میں بن جاتا ہے۔اور حوالہ تفسیر کشاف اور فخر الدین رازی کا اس کے متعلق دیتے ہیں۔مولوی محمد علی صاحب اور ان کے مجدد (مرزا قادیانی) کی عادت ہے کہ جس ماخذ سے مقصود پورا ہو سکے اس پر پورا بھروسہ کر لیتے ہیں۔ان کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ ماخذ کی صداقت یا عدم صداقت کی تحقیق بھی ضروری ہے۔مولوی صاحب جن مفسرین کو زہر کی طرح کئی دفعہ اگل بیٹھے ہیں پھر ان کی پیروی میں ذرا بھی غیرت نہیں کرتے۔مولوی صاحب کو شائد معلوم نہیں کہ تفسیر کشاف کا مصنف زمخشری اہل سنت کے مفسرین سے بوجہ معتزلہ ہونے کے خارج ہے۔البتہ لغت کا امام ہے۔آخرت میں خدا تعالی کے دیدار کا سخت منکر ہے۔اس کے عقائد کو مفصل بیان کرنا ہماری بحث سے خارج ہے،اس کا اس قدر بھی پتہ اس واسطے لکھ دیا ہے کہ کوئی ہمارے مولوی محمد علی صاحب کی طرح شق القمر کے معجزہ کو چاند کا خسوف نہ سمجھ بیٹھے۔تفسیر کبیر کے مصنف امام فخر الدین رازی اگرچہ اہل سنت کے مفسر ہیں مگر چونکہ ان کی طبیعت میں فلسفیانہ میلان زیادہ تھا اس واسطے بعض دفعہ اعتزال کی طرف بڑی رغبت سے جھک پڑتے ہیں۔حتی کہ کبھی کبھی امام بخاریؒ پر بھی عدم تفقہ کا اعتراض کر دیتے ہیں۔اور علم حدیث میں ان کی نظر وسیع نہیں۔ابو مسلم اصفہانی نے معتزلہ کے حوالہ جات سے اپنی تفسیر کو بے اعتبار کر دیا ہے۔

ان ہر دو مفسرین مذکورہ کے حوالہ جات سے مولوی محمد علی صاحب کو یہ دکھلانا مطلوب ہے کہ معجزہ شق القمر کو خسف بتلانا ہمارا ہی عقیدہ نہیں بلکہ سلف کے دو مسلمہ مفسرین بھی اس مسئلہ میں ہم سے متفق ہیں۔ اب کون پوچھے کہ اگر آپ کے نزدیک ان صاحبوں کی واقعی ایسی قدر و منزلت ہے تو پھر اپنی تفسیر کے کئی مقامات پر جہاں کل مفسرین کا کسی امر میں اتفاق ہوتا ہے آپ سب بدوں استثناء کے کیوں رد کر دیتے ہیں ایک آدھ دفعہ کی تقلید میں احادیث صحیحہ اور جمہور کا فیصلہ نظر انداز کر دینا آپ کا مسلک ہے ہم اہل سنت کا اصول اس مسئلہ میں قرآن و حدیث و جمہور ہے درحقیقت معجزہ شق القمر میں چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی دوسرا پہلو اختیار کیا ہے یعنی اس کو معجزہ تسلیم کر کے علم ہیئت کے قواعد کو رد بھی کر دیا ہے اور خسف بھی بتلایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس مولوی محمد علی صاحب اپنے پیر و مرشد سے علیحدہ نہیں ہو سکتے ۔ بخاری اور مسلم کی متفق علیہ احادیث میں چاند کا دو الگ الگ ٹکڑے نظر آنا جب صاف طور پر مذکور ہے تو پھر ان کے مقابل کوئی ایسا قول پیش کرنا جو اس کے خلاف ہو فیصلہ محمدی سے بے علمی یا بے یقینی کا نشان ہے۔ رات کے وقت چاند گرہن کا صرف وہی ایک ٹکڑا نظر آتا ہے جو روشن ہوتا ہے اور جس قدر ٹکڑے پر خسوف کا اثر ہوتا ہے وہ مدھم ہوتا ہے۔ قرآن شریف جیسا ابلغ الکلام شق القمر یعنی چاند کا پھٹنا جب بیان کرتا ہے اور متفق علیہ احادیث سے بھی ہر دو ٹکڑوں کا الگ الگ نظر آنا جب ثابت ہے، تو پھر خسوف کی طرف اس معجزہ کو منتقل کرنا صاف طور پر معجزہ محمدی سے انکار کرنا ہے۔ یہاں اللہ تعالی نے مجھے توفیق دی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا ایک راز ظاہر کروں کہ جب آپ یأتی من بعدی اسمہ احمد کے مصداق بننے کے مدعی ہوئے تو ان کے خیال میں آیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے تو شق القمر کا معجزہ منکروں کو دکھلایا تھا تم بھی دکھلا دو۔ اس پر آپ کو یہ معجزہ بگاڑ کر خسف بنانے کی حاجت ہوئی تا کہ ایک طور پر مساویت کیا، بلکہ حضرت محمد ﷺ پر بھی فضیلت ثابت ہو جائے۔ پھر یوں فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کے واسطے ایک خسف واقعہ ہوا اور میرے واسطے دو خسف۔ اب بھی مولوی محمد علی کہیں گے کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعوی نہیں کیا بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے مجددیت کا رتبہ پایا۔ مولوی صاحب نے شائد کہیں پڑھا ہوگا کہ کسی سلف کے مجدد نے حضرت ﷺ سے اپنی فضیلت کا اظہار کیا ہے؟ حضرت ﷺ کے قرآنی معجزہ کو خسف بنا کر اپنے واسطے ڈبل خسف ثابت کر دیا۔

اب باقی رہے حضرت مسیح کے قرآنی معجزات، سو وہ معجزات کی مد سے بالکل خارج کر دیئے گئے ہیں۔ وہ سحر مسمریزم شعبدہ بازی ہیں اور نہایت مکروہ اور قابل نفرت ہیں۔ ورنہ مرزا غلام احمد فرماتے ہیں کہ میں ان میں مسیح ناصری سے بڑھ جاتا۔ انجیل میں حضرت مسیح نے جو فرمایا تھا کہ کاذب مسیح ایسے عجائبات دکھلائیں گے کہ اچھے اچھے فہمیدہ لوگ بھی ان کے جال میں قابو آ جائیں گے اس پیش گوئی کی تصدیق ہم اس زمانہ میں بچشم خود دیکھ رہے ہیں مہابھارت میں بھی اسی معجزہ کا ذکر موجود ہے۔ اور تاریخ فرشتہ میں بھی اس معجزہ کی تصدیق ایک ہندو راجہ کی طرف سے لکھی ہوئی پائی جاتی ہے۔ بعض اس عہد کے اہل ہوا نے واقعہ شق القمر کو قیامت کے وقت لکھا ہے مگر اس وقت اس کو سحر مستمر کہنے والا کون ہوتا یہ ثابت نہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واسطے یہ تاویل بالکل بے ہودہ اور علم حدیث سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱۸

و اذ قال الله یا عیسی انی متو فیك و رافعك الیّ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے بروایت صحیح بخاری متو فیك کے معنی ممیتك بتلائے ہیں اور مولوی صاحب را فعك کے معنی بروئے لغت عزت دینے کے بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ رفع کے معنی ہیں مع الجسم حضور خدا تعالی اٹھایا جانا۔

گویا خدا تعالی کو ایک مکان میں محدود کر دینا ہے۔

اور مزید ثبوت میں فرماتے ہیں کہ مسلمان ہر روز اپنی نمازوں میں و ار فعنی پڑھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ میرا مرتبہ بلند کر (انگریزی ترجمہ قرآن صفحہ ۱۶۰ نوٹ نمبر ۴۳۶۔۴۳۷)

جواب: جو کچھ مولوی محمد علی نے لکھا ہے ہم کو اس سے ہر گز انکار نہیں۔ مگر اس تفسیر میں حقیقی پہلو لکھنا چونکہ مولوی صاحب کے عقیدہ کے خلاف تھا اس واسطے اس کو بالکل نظر انداز کر کے اہل سنت کے عقیدہ کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے متو فیك کا مفہوم ممیتك بیشک بتلایا ہے مگر اس مفہوم میں ان کا مذہب تقدیم و تاخیر کا ہے، یعنی میں تم کو پہلے اپنی طرف اٹھا دوں گا اور بعد نزول کے فوت کروں گا۔

تفسیر در منثور مصنفہ جلال الدین سیوطی کی جلد ۲ صفحہ ۳۶ میں بروایت ابن عساکر و اسحاق بن بشر، عبداللہ ابن عباسؓ کا مذہب اس آیت میں تقدیم و تاخیر کا مذکور ہے۔

اتقان فی علوم القرآن جلد ۲ صفحہ ۳۲ پر جلال الدین سیوطی نے تقدیم و تاخیر قرآن پر باب ۴۴، الگ باندھا ہوا ہے۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۷ ص ۲۱۷ و تفسیر فتح البیان ج ۱۲ ص ۳۶۸ میں بھی زیر آیت و انّه لعلم للسّا عة (سورۃ زخرف) حضرت ابن عباس کا یہی مذہب لکھا ہے۔ فتح الباری و قسطلانی ہر دو شرح بخاری میں حضرت ابن عباس کا مذہب تقدیم و تاخیر کا مذکور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وعدے کا ایک حصہ رفع عیسی میں پورا ہو چکا ہے دوسرا حصہ نزول کا پورا ہو کر رہے گا جس پر حد یث صحیحہ اس کثرت سے وارد ہیں کہ ہر زمانے میں اہل سنت نے ان کی بنا پر اپنا عقیدہ قائم کیا ہے۔ مگر افسوس کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو باوجود دعوی نبوت دعوی میسحیت و دعوی معارف قرآنی اس قدر بھی معلوم نہ تھا کہ ترتیب ذکری ہمیشہ ترتیب وقوعی کو لازم نہیں کرتی۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۴۵۹ (قادیانی خزائن ۳ ص ۳۴۵) میں تقدیم تاخیر کے مسئلہ کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی مفسرین کو برا بھلا کہتے ہیں۔ مگر ہم چند امثلہ تقدیم تاخیر الفاظ قرآنی کی ذیل میں پیش کر کے اس نئے مجدد صاحب کے دعوی معارف قرآن کا ناظرین پر حال روشن کرتے ہیں

ا۔ و الله يد عوا الى الجنة و المغفرة با ذنه (البقرہ:۲۲۱)

اس آیت میں دعوت جنت کی مقدم ہے اور دعوت مغفرت کی موخر ہے۔ حالانکہ بدون مغفرت جنت کا حصول محال ہے چنانچہ سا رعوا الى مغفرة من ر بكم و جنة (آل عمران:۱۳۳) میں مغفرت مقدم ہے اور جنت موخر ہے۔

ب۔ كنتم خير امة ا خر جت للنّاس تأمرو ن بالمعرو ف و تنهو ن عن المنكر و تؤمنو ن بالله (آل عمران:۱۱۰) اس آیت میں امر بالمعروف ونھی عن المنکر مقدم ہے اور ایمان باللہ موخر ہے حالانکہ ایمان باللہ کے بدون امر ونہی کی کوئی فضیلت نہیں رکھتا، نہ موجب ثواب ہے۔

ج۔ و الذين يبيتون لربهم سجداً وقياماً (الفرقان:۶۴) اس آیت میں مومنوں کا وصف پہلے سجدہ ہے اور قیام بعد ہے درحال یہ کہ واقعہ میں سجدہ قیام کے بعد ہے

د۔ و اد خلوا البا ب سجّداً و قو لوا حطّة (البقرۃ:۵۸)۔

اور قو لوا حطّة و اد خلوا البا ب سجّداً (اعراف:۱۶۱) ہر دو آیات میں ایک ہی واقعہ کا بیان ہے مگر ترتیب الفاظ میں تقدیم وتاخیر موجود ہے۔

ہ۔ انّا او حينا اليك كما او حينا الى نو ح و النّبيين من بعده و او حينا الى ابرا هيم و اسما عيل و اسحاق و يعقو ب و الا سبا ط و عيسى و ايو ب و يو نس و ها رو ن و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلیمان و آتینا داؤد زبوراً (نساء:) ۔اس آیت میں بعد عیسیٰ جن پیغمبروں کا نام مذکور ہے وہ محض ترتیب ذکری کے طور پر ہے حالانکہ بطور واقعہ وہ سب پیغمبر حضرت عیسیٰ کے پہلے گذر چکے ہیں

نوٹ: قرآن شریف کی بلاغت میں تقدیم و تاخیر الفاظ کا مسئلہ بالضرور داخل ہے جس کی بعض امثلہ ابھی مذکور ہو چکی ہیں اس کی متعدد وجوہات علم بلاغت میں پائی جاتی ہے۔دیکھو اتقان نوع ۴۴ جلد ۲ صفحہ ۳۲، مگر مرزا غلام احمد قادیانی (ازالہ اوہام ص ۴۵۹ خزائن ج ۳ ص ۳۴۵ میں) اس مسئلہ سے سخت انکاری ہو کر مفسرین کو مطعون کر تے ہیں۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو باوجود دعوی معارف قرآنی اس معمولی مسئلہ کا بھی علم حاصل نہ تھا اور یہ مسئلہ واقع میں بہت سے مسائل و معارف کی کلید ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری فرماتے ہیں کہ رفع کو آسمان کی طرف محمول کرنا خدا تعالیٰ کی جہت کو آسمان میں ظاہر کرنے کے مترادف ہے، مگر مولوی صاحب سورہ ملک آیت ۱۶ أأمتم من فی السماء پڑھتے ہیں جس میں اللہ اپنی ذات کی نسبت آسمان کی طرف اشارہ کر رہا ہے عظمت کے لحاظ سے اور مقام ملائک اور اجرائے احکام کے لحاظ سے قرآن شریف ہمیشہ آسمان ہی کی طرف اشارہ کرتا ہے معراج شریف میں بھی پیغمبروں کی ملاقات کا ذکر آسمانوں میں ہی ظاہر کیا گیا ہے اور اسی بنا پر را فعك الیّ آسمان کی طرف پھرنا خلاف نص و دلیل ہرگز نہیں، مگر ہمارے مولوی صاحب اصول علم قرآن سے عدم واقفیت سے بار بار ٹھوکر کھاتے ہیں۔ بیشک مسلمان نماز کے جلسہ استراحت میں ار فعنی ترقی منزلت کے واسطے دعا کرتے ہیں، مگر اس سے دوسرا پہلو زائل کرنا چونکہ مولوی محمد علی صاحب کے عقیدے کے مطابق ہے اس واسطے وہ قرآنی نص کی بھی پرواہ نہیں کرتے الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه (فاطر:۱۰) کو پڑھیں تو رفع کی مزید حقیقت ان کو معلوم ہو۔

قرآن شریف میں حضرت ادریسؑ کے واسطے و رفعناہ مکانا علیا (مریم:۵۷) مذکور ہے جس کی تورات ۲ سلاطین باب ۲ آیت ۱۱ میں تصدیق موجود ہے کہ وہ آسمان پر معہ جسم کے اٹھائے گئے تھے۔ جو بیان قرآن شریف اور تورات کا مصدقہ اور مشترکہ ہو، اہل سنت کے ہاں وہ مقبول ہے۔مگر مولوی صاحب کے نزدیک ان کے عقیدے کے خلاف ہونے کی وجہ سے وہ زہر قاتل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد جب دینیات میں ہوائے نفسانی سے پاک تھے رفع ونزول مسیح کو جمہور اہل سنت کی طرح برابر ما نتے رہے اور متـــو فیك کا ترجمہ (براہین احمدیہ ص ۵۲۰ میں) اور خلیفہ نورالدین صاحب تصدیق براہین حاشیہ صفحہ ۸ میں تجھ کو پوری نعمت دینے والا، اور تجھ کو لینے والا ہوں،

کر چکے ہیں۔ مگر جب مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود بننے کا خیال غالب ہوا، جس میں حواری حکیم نور الدین صاحب نے بڑی امداد دی، تو اہل سنت والا عقیدہ متعلق رفع ونزول مسیح اسی دم رخصت ہو گیا اور تاویلات کا دروازہ ایسا فراخ ہو گیا جسکی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

## محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن۔ ریویو نمبر ۱۹

مولوی محمد علی اپنے ترجمہ قرآن کے صفحہ ۴۷۲ میں متعلق آیات فأما الذين شقوا ففى النار لهم فيها زفير و شهيق خالدين فيها ما دا مت السما وا ت و ا لار ض ا لا ما شاء ر بك ان ربك فعا ل لما ير يد (ھود: ۱۰۶۔۱۰۷) (یعنی جو لوگ بدبخت ہیں وہ آگ میں ہوں گے وہاں وہ چلا ئیں گے اور ڈھاریں ماریں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک کہ آسمان وزمین قائم ہیں مگر جو تیرا رب چاہے بے شک تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہتا ہے)

اس طرح فرماتے ہیں: اہل شقاوت دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہینگے کیونکہ مـادا مت السما وا ت و الا ر ض کے بعد ا لا مـا شاء ربك ان ربك فعال لما ير يد ہے جس میں استثنا موجود ہے۔ اور لفظ فعال مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی خدا ایسی بات بھی کر ڈالتا ہے جو انسان کو غیر ممکن معلوم ہوتی ہے مگر جنت والی آیت میں بھی اگر چہ استثناء بھی موجود ہے لیکن اس کے بعد عـطـاء غير مجذو ذ ہے جس سے ثابت ہے کہ بہشت کی حالت غیر منقطع ہے برخلاف جہنم کے جو ابدی بہشت کی طرح نہیں۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی بعض احادیث سے بھی یہی مفہوم ثابت ہے یعنی جہنم ابدی نہیں بلکہ منقطع الزمان ہے مثلاً مسلم کی صحیح حدیث کا آخری حصہ اس طرح مذکور ہے:

پھر اللہ یوں فرمائے گا کہ پیغمبر فرشتے اور مومنین اپنی اپنی باری میں گناہ گاروں کے واسطے شفاعت کر چکے ہیں اور اب ان کو واسطے سفارش کرنے والا سوا رحمٰن کے کوئی نہیں۔ پس اللہ تعالی آگ سے ایک لپ بھر کر ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو آگ سے باہر نکال دیگا جنہوں نے ہرگز کوئی نیکی نہیں کی نوٹ نمبر ۱۲۰۱

۳۔ کنز العمال میں بھی بعض احادیث اسی مضمون کی ہیں:

الف۔ جہنم پر یقیناً ایک دن ایسا آئے گا جب کہ وہ ایسے اناج کے کھیت کی طرح ہوگی جو کچھ عرصہ سرسبز رہ کر بالکل خشک ہو گیا۔

ب۔ بے شک جہنم پر ایک ایسا دن آئے گا کہ اس میں ایک متنفس بھی نہ ہوگا (کنز العمال ج ۷ ص ۲۴۵۔ نوٹ نمبر ۱۲۰۱)

۴۔ حضرت عمر کا ایک مشہور قول اسطرح ہے گو جہنم کے رہنے والے ریگستان کی ریت کے دانوں ں کی طرح بے شمار ہوں جب بھی ایک دن بیشک ایسا آئیگا کہ وہ اس میں سے باہر نکالے جائینگے (فتح الباری، تفسیر درمنثور، حاوی الارواح مصنفہ ابن قیم نوٹ نمبر ۱۲۰۱)

۵۔ مگر لفظ ابد کا حل کرنا باقی ہے جس کا مفہوم بالعموم ہمیشگی خیال کیا جاتا ہے یہ لفظ ابدا قرآن میں جہنم کے متعلق تین دفعہ مذکور ہے ایک سورہ نساء میں دوسرا احزاب میں تیسرا سورہ جن میں ان ہر سہ موقعہ پر مولوی محمد علی نے طویل عرصہ کا ترجمہ کیا ہے اور یہ مفہوم مذکورہ احادیث کی بنا پر صحیح معلوم ہوتا ہے مختلف لغت کی کتب میں ابد ایسے وقت پر بھی حاوی ہے جو ہرگز ختم نہیں ہوتا اور ایسے وقت پر بھی جو اگر چہ دراز اور طویل ہے مگر ختم ہو جاتا ہے (نوٹ نمبر ۱۲۰۱)

۶۔ سورہ نباء پارہ ۳۰ میں جہنم کا عرصہ احقاب سے ظاہر کیا گیا ہے جو حقب کا جمع ہے اور حقب اسّی سال کا عرصہ ہوتا ہے پس خواہ کس قدر ایسے احقاب ہوں آخر منقطع ہونے والے ہیں اگر احقاباً سے ہمیشہ رہنے والا زمانہ مراد ہوتا تو جہنم کے واسطے احقاباً قرآن میں نہ ہوتا۔ پس ابد کا مفہوم طویل عرصہ ہے لہذا قرآن جہنم کی ہمیشہ کی زندگی کی کس مسئلہ بالکل رد کرتا ہے۔ (نوٹ نمبر ۱۲۰۱)

۷۔ بہشت کے متعلق غیر مجذوذ سورہ حجر و ما هم منها بمخرجین بھی وارد ہے جس سے ثابت کہ بہشت سے بہشت والے ہرگز نکالے نہ جائینگے۔ (نوٹ نمبر ۱۲۰۲)

۸ جو لفظ احقاب جہنم کے واسطے قرآن میں مذکور ہے وہ جنت کے واسطے ہرگز نہیں پایا جاتا جس سے ثابت ہے کہ اگر احقاب سے ہمیشہ کا مفہوم صحیح ہوتا تو جنت کے واسطے بھی اس کا استعمال جائز ہوتا جہنم کی محدود

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الوقت سزا کے اشکال کو مفسرین نے اس طرح رفع کیا ہے کہ یا تو یہ آیت محدود الوقت سزا والی منسوخ ہے یا جہنم سے وہ طبقہ مراد ہے جس میں فاسق مسلمان رہیں گے نہ کہ کافر مگر بحوالہ دو آیات جزاء و فاقاً انهم کا نوا لا یرجون حسابا و کذبوا بآیاتنا کذابا مفسرین کی یہ توجیہ غیر معقول ہے عذاب کا محدود اور قابل منقطع ہونا سراسر قرآن کی روح ورواں ہے۔ (نوٹ نمبر ۲۶۴۵)

۹۔ ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة و لا يزالون مختلفين الا من رحم ربك و لذلك خلقهم و تمت كلمة ربك لأملئن جهنم من الجنة و الناس اجمعين (ھود:۱۱۸-۱۱۹)

یعنی اور اگر میرا رب چاہتا تو کل آدمیوں کو ایک ہی دین پر کر دیتا اور لوگ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے مگر جس پر تیرا رب رحم فرمائے اسی بات کے واسطے ان کو پیدا کیا اور تیرے رب کا فرمان پورا ہوا کہ میں دوزخ کو ضرور جنوں اور آدمیوں سب سے بھروں گا۔

۱۰۔ نوٹ نمبر ۱۲۰۹ میں مولوی محمد علی صاحب اس طرح فرماتے ہیں کہ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کل انسانوں کو رحم کے واسطے پیدا کیا ہے وہ اپنے رحم سے بعض کو راہ راست پر چلاتا ہے مگر بعض کو جنہوں نے بسبب بدعملی کے اپنے آپ کو جہنم کا مستحق بنا دیا ہے اللہ کا رحم بعد سزا کے حاصل ہوگا وہ لوگ اپنے ہاتھوں سے تکلیف و مشکل میں گرفتار ہوتے ہیں مگر اللہ رحم کر کے ان کو اس سے نکالتا ہے

۱۱۔ پھر نوٹ نمبر ۱۲۱۰ میں مولوی صاحب اس طرح لکھتے ہیں کہ چونکہ ان لوگوں نے اس طریق پر عمل نہ کیا جو اللہ نے بسبب رحم کے ان کو بتلایا تھا اس واسطے ضرور ہے کہ وہ ایک دوسری مصیبت یا ابتلاء میں داخل ہوں تا کہ بدی سے پاک ہو کر روحانی ترقی کے لائق ہو سکیں۔

جواب: مولوی محمد علی کا بیان مسئلہ فناء النار کے متعلق خاکسار نے پورے گیارہ نمبروں میں نہایت تفصیل سے لکھ دیا ہے، تا کہ ناظرین اور محققین کو خاکسار کا جواب نمبر وار بغور مطالعہ کر کے اس مسئلہ میں اہل سنت کا جو صحیح عقیدہ ہے اس کی اطلاع ہو و ما توفيقى الا بالله العلى العظيم

تمہید: چونکہ اہل سنت کے عقائد میں یہ مسئلہ معرکۃ الآراء ہے اس واسطے اس کے متعلق کچھ سلف کا حال لکھنا بھی ضروری ہے تا کہ جن کو پورا علم نہیں ان کو واضح ہو جائے کہ یہ مسئلہ فناء النار کا ایسا مسئلہ نہیں جس کی ایجاد ہم بعض دیگر مسائل کی طرح محض قادیانی فتنہ سے منسوب کر کے اس سے اعراض کرنے کو مصلحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھیں یہ بالکل ٹھیک ہے کہ محی الدین ابن العربی، حافظ ابن قیم یہ دو مشہور اشخاص اپنی بعض کتب میں اس مسئلہ کو موید ثابت ہوتے ہیں کہ دوزخ کسی وقت آخر بالکل نابود یا فنا ہو جائے گی اور اگر چہ اللہ تعالی کی وسیع رحمت کے خیال نے ان صاحبوں کو ایسے عقیدہ کی طرف مائل کر دیا ہو تو تعجب کی کوئی بات نہیں مگر ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ محی الدین ابن عربی سے پہلے اور ابن قیم کے سوا کسی اور اہل علم مسلم کا رجحان اس طرف تھا یا نہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ ان مذکورہ دو اشخاص یا ان کے شاگردوں کے دائرہ تک محدود رہا اور بعض صوفیا بھی جو رطب و یابس روایات کی تنقید نہیں کرتے اس مسئلہ کے قائل ہوئے مگر جمہور اہل سنت کے راسخون فی العلم نے اس مسئلہ میں ہرگز ان سے اتفاق نہیں کیا بلکہ اس کی تردید میں ابن جوزی، امام شوکانی، زمخشری نے اس قسم کی احادیث کو موضوع ثابت کیا ہے۔ شیخ احمد مجدد الف ثانی نے محی الدین ابن عربی کے بعض عقائد کے اوپر ایک رسالہ لکھا ہے جسکو خاکسار نے ۱۹۰۳ء میں دیکھا تھا جس میں اس مسئلہ کا بطلان بخوبی مذکور تھا۔ محمد بن اسماعیل نے اس مسئلہ پر ایک مضبوط رسالہ بنام رفع الاستار لا بطال ادلة القائلین بفناء النار تصنیف کیا مگر یہ سب رسالے اب نایاب ہیں البتہ اہل سنت کی اکثر تفاسیر میں اس مسئلہ کے قائلین کی نہایت معقول تردید موجود ہے۔ ان تفاسیر میں اول قائلین کے دلائل کو نقل کیا گیا ہے۔ پھر بعد میں اس کا ردّ نہایت معقول طور سے لکھا ہے۔ غرض جمہور اہل سنت کا عقیدہ فناء النار کا بالکل نہیں۔ اس واسطے اہل سنت کے عقائد کی جس قدر کتب موجود ہیں ان میں ایسے مشرکین و کفار کا عذاب النار دوامی مذکور ہے جو بدوں توبہ کفر و شرک کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ مدت سے فنا النار کا مسئلہ رفت گذشت ہو چکا تھا جسکو مرزا غلام احمد قادیانی نے چودھویں صدی میں پھر از سر نو تازہ کر کے ایک فتنہ عظیم برپا کیا ہے اور دیگر بعض عقائد میں بھی اہل سنت سے اختلاف کر کے ایک الگ فرقہ کی بنیاد قائم کی ہے تاکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وہ پیش گوئی پوری ہو جس میں آپ نے اپنی امت کے بارہ میں فرمایا ہے کہ اس کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے، حق پر صرف ایک طائفہ ہوگا یعنی وہی جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر عامل ہے (جن کا اہل سنت والجماعت نام بطور شرعی اصطلاح کے جمہور اہل علم نے قائم کیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## مولوی محمد علی کے دلائل کا جواب

ا۔ہاں بےشک ما دا مت السما وا ت کے بعد ا لا ما شاء ر بك ان ر بك فعال لمایر ید (ھود :۱۰۷)مذکور ہے جس سے ثابت ہے کہ عـذا ب الـنار کا خدا تعالی کی مشیت سے منقطع ہو جانا بالکل ممکن ہے۔ مگراس استثناء میں آپ نے کفار و مشرکین کو بھی داخل کر کے خاص قرآن کی ان آیات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے جو کفار و مشرکین کی عدم نجات پر قطعی نصوص ہیں۔اس آیت میں بھی فاسق مذکور ہیں، نہ کہ کافر و مشرک۔ اب خاکسار ان آیات کو بیان کرتا ہے جن سے مذکورہ استثناء کا حال بھی روشن ہو جائے گا اور مشرک وکافر کی عدم نجات بھی۔

الف: انّ الـلـه لا یـغفر ان یشرك به و یغفر ما دو ن ذلك لمن یشا ء (نساء:۴۸،۱۱۶۔ دودفعہ)۔ اس آیت میں عدم مغفرت مشرک بطور نص ثابت ہے اور باقی اقسام گناہ کی معافی مشیت الٰہی کے تحت ہے، بالکل معاف کر دے یا کم وبیش عذاب دیگر

ب۔ انّ الـذیـن آمـنوا ثمّ کفروا ثم آ منوا ثم کفروا ثم از دا دوا کفراً لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهد یهم سبیلاً (نساء:۱۳۷)۔اس میں کافر کی عدم مغفرت وعدم ہدایت مذکور ہے۔

ج۔ انّ الّـذیـن کفروا و صدّوا عن سبیل الله ثمّ ما توا و هم کفّار فلن یغفر الله لهم۔( محمد:۳۴) اس آیت میں بحالت کفر فوت ہونے پر عدم مغفرت وعدم نجات ثابت ہے۔

د،انّه من یّشرك بالله فقد حرم الله علیه الجنّة ومأواه النّار (مائدہ:۷۲)

نوٹ: اللہ تعالی مشرک پر جنت کو حرام کرنے کے بعد پھر اگر اپنا قول توڑ ڈالے اور اس کو بہشت میں داخل کر دے تو اللہ تعالی کے قول میں کذب لازم آئے گا اور تبلیغ رسالت و پیدائش دنیا و آخرت کا سلسلہ بھی تمام بے کار ہو جائے گا و من ا صدق من الله حد یثا (نساء: ۸۷)۔ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالی سے بڑھ کر کوئی بھی اپنے قول میں سچا نہیں۔اگر مشرک اور کافر بھی آخر ایک دن بہشت کے وارث ہو سکتے ہیں تو مرسلین جو بہ لحاظ تبلیغ کے مبشرین اور منذرین بنے، خوش خبری سنانے والے اور عذاب کا خوف دلانے والے قابل اعتبار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ جب اس عقیدہ کو ان کی تبلیغ کا ایک لازمی جزو قرار دیا جائے گا کہ آخر ہر ایک انسان جنت کا وارث بن جائے گا، تو رسالت کا درحقیقت صرف بشارت ہی کا واحد پہلو باقی رہ جائیگا، اور دوسرا پہلو نذرات کا بے کار ہو کر موجب فتنہ عظیم ہو کر ہدایت اور اصلاح کی طرف پورا میلان پیدا کرنے سے مانع ہو جائے گا۔ یہ عقیدہ مسئلہ کفارہ مسیح سے بھی بدتر ہے کیونکہ اس میں کفر وشرک پر دلیر ہونے کی نسبتاً زیادہ ترغیب ہے۔

اللہ تعالی نے تبلیغ کے ہر دو پہلو کو ایسا قائم کر دیا ہے کہ دنیا اور آخرت ہر دو میں وہ قائم ہے ورنہ یوم الدین انصاف کا دن کوئی حقیقی چیز نہیں وہاں بھی جب آخر جنت انجام ہے تو جو چاہو کرو جو خدا تعالی تین درہم کی چوری پر قطع ید کا اور زانی کو مارنے اور زانیہ کنوارہ کو پورے سو درّے لگانے کا حکم دیتا ہے اور مومنین کو فرماتا ہے ولا تأخذکم بهما رأفة فی دین الله (نور:۲) یعنی اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل میں تم کو رحم ہرگز مانع نہ ہو۔ وہ خدا تعالی کیونکر ایسا نرم دل ہوسکتا ہے کہ اپنے قول کو بھی بھول جائے اور یوں عذر کرنے لگے کہ پیغمبروں کی معرفت میں نے تم کو صرف اصلاح کے واسطے ڈرایا تھا، ورنہ درحقیقت بعد عرصہ کے تم کو اے کافرو اور مشرکو بہشت میں داخل کر کے عیش و راحت کا کل سامان تمہارے لئے مہیا کر دینے کا ارادہ تھا۔ بالفعل مجھ کو سچا کرنے کے واسطے کچھ عرصہ تکلیف برداشت کرلو، مبادا پیغمبر اور مومن لوگ مجھ پر یہ الزام نہ دیں کہ اے اللہ تعالی اگر واقعی تو نے دوزخ کو فنا کر کے صرف بہشت ہی بہشت قائم اور آباد رکھنا تھا، تو ہم کو جہاد کا حکم دے کر خواہ مخواہ ہمارا سر کٹوایا، اور روزوں میں بھوکا مارا، اور شب بیداری کرا کے ہمارا لہو خشک کرایا، اور قیامت کے...ہولناک تذکرے سنا سنا کر ہمارے آرام کو ہم پر تلخ کر دیا۔

۵۔ انّ الّذین کفروا و ماتوا و هم کفار اولئك علیهم لعنت الله و الملائکة و الناس اجمعین۔ خالدین فیها لا یخفف عنهم العذاب و لا هم ینظرون۔ (البقرہ:۱۶۱۔۱۶۲)

نوٹ: ان آیات میں کافروں کے واسطے چار باتوں کی وعید ہے اول لعنت الله و الملائکة و الناس کا، جو ایسی سخت لعنت ہے کہ اس میں کسی مخلوق کو بھی سفارش کی گنجائش نہیں رہتی۔ دوسرا دوامی لعنت جس کا انجام دوامی دوزخ ہے۔ تیسرا عدم تخفیف عذاب۔ چوتھا عدم مہلت بنا بر معذرت یا توقع معافی۔

اب ایسی نص مبین کے سامنے الّا ما شاء ربّك سے کفار کو نجات دلانے کا مفہوم ثابت کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر بالرائے ہے۔البتہ استثناء کی تفسیر اگر بروئے نص کی جائے تو وہ صرف اس آیت میں مل سکتی ہے:

انّ الله لا يغفر ان يشرك به و يغفر ما دو ن ذلك لمن يشاء (نساء: ۴۸، ۱۱۶)

مگر قرآن شریف میں دوزخ سے نجات کی نص کفار کے واسطے پیش کرنا غیر ممکن ہے۔ا لا ما شاء ر بك والی آیت میں بھی فاسق کی طرف اشارہ ہے نہ مطلق کافر کی طرف

د . انّ الّذين كذّ بوا بآ يا تنا و استكبروا عنها لا تفتح لهم ابوا ب السّماء و لا يد خلو ن الجنّة حتّى يلج الجمل فى سمّ الخياط و كذلك نجزى المجرمين

(اعراف: ۴۰) یعنی جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے واسطے آسمان کے دروازے ہرگز کھولے نہ جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئے کے ناکے سے نہ گذر جائے

۲۔بعض احادیث سے ثابت ہے کہ دوزخ ابدی نہیں بلکہ منقطع الزمان ہے، یہ آپ کا خاص اجتہاد ہے اس کے متعلق جو حدیث صحیح مسلم کی آپ نے بیان کی ہے اس میں کوئی لفظ ایسا موجود نہیں جس سے بطور نص یہ عقیدہ ثابت ہو سکے۔صرف اسی قدر مذکور ہے کہ فرشتے اور پیغمبر اور مومن سفارش کر چکے اور اب صرف ارحم الرا حمین باقی رہ گیا ہے پھر وہ یعنی اللہ تعالی دوزخ سے ایک مٹھی ایسے لوگوں کی لے کر نکال دے گا جنہوں نے کوئی نیکی ہرگز نہیں کی ہوگی۔

اس لپ یا مٹھی (قبضہ) سے آپ نے کیوں کر سمجھ لیا کہ کل اہل دوزخ کو نکال کر جنت میں داخل کر دے گا۔حتی کہ کفار و مشرکین و ابلیس تک کو بھی نکال کر نجات اور بہشت کا وارث بنا دے گا۔یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی امام مسلم کے علاوہ امام بخاری نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔مذکورہ جواب نمبر ایک میں قرآن شریف کی چھ آیات معہ تشریح مذکور ہیں، پس مومن بالقرآن کا کوئی حق نہیں کہ اس حدیث کی تفسیر و تشریح قرآن کی منشاء کے خلاف بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرے۔

لفظ (قبضہ) اللہ تعالی کا آیات متشا بہات میں داخل ہے جس کی تاویل کو جب رسول اللہ ﷺ نے بھی صاف نہیں بتلایا تو آپ کیا حقیقت رکھتے ہیں۔عجب نہیں کہ اس میں نابالغ مجانین اور ایسے لوگ داخل ہوں جن کو تبلیغ نہیں پہنچی۔یا بالکل کان سے بہرے اور آنکھوں سے اندھے معذور لوگ ہوں۔ اور اس قسم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بہت سے شروح اہل سنت کے راسخو ن فی العلم نے لکھی ہیں، مگر کسی ایک میں بھی مولوی محمد علی صاحب کا مفہوم ثابت نہیں۔

باقی رہی تاویل قبضہ کی، سو مٹھی میں اگر قلیل مقدار لی جائے جب بھی مٹھی کا محاورہ اس پر اطلاق کر سکتا ہے، اور اگر کثیر مقدار ہو جب بھی یہی محاورہ بولا جائے گا۔ پس مٹھی کو خواہ اسم آلہ بناؤ خواہ ظرف مکان بناؤ ماخوزات؟ ومعمولات کا تعین انسانی عقل سے برتر ہے۔ لہذا جو قرآن کی نصوص کے خلاف کل زمانوں کے مشرکین اور کفار اور شیطان اور اس کی ذریت کو بھی اللہ تعالیٰ مٹھی میں داخل کر کے ان کو بہشت دلوا تا ہے وہ بیشک خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پر افتراء کرتا ہے۔

۳۔ بے شک کنز العمال میں ایسی بعض احادیث مذکور ہیں۔ احادیث کی صحت کا مدار سند روایت پر ہے، نہ اس دلیل پر کہ فلاں کتاب میں موجود ہیں۔ ان کی صحت مشکوک ہے جیسا کہ هدیة المهدی مصنفہ نواب وحید الزمان مترجم وشارح صحاح ستہ صفحات ۷۱،۷۲ میں درج ہے۔ تفسیر مواہب الرحمٰن پارہ ۱۲ صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹ میں بھی ان احادیث کو مجروح لکھا ہے۔ معہ دلائل کے کتب اسماء الرجال سے راویان کے صدق وکذب وضعف کی بابت تحقیق کرنا ان علماء کا کام ہے جو اس فن کے ماہر ہیں۔ اور جب ان کے نزدیک اس قسم کی احادیث میں ہی کلام ہے تو ماء شما ان کو بطور حجت کے پیش نہیں کر سکتے۔ بالخصوص جب وہ خاص قرآن اور احادیث صحیحہ مرفوعہ کے خلاف ہوں۔ اس مسئلہ کے متعلق ابن حجر مکی نے ایک رسالہ از وا جر عن اقترا ف الکبائر لکھا ہے۔ امام شوکانی نے بھی اس کے متعلق سوال وجواب کے طور پر ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے۔ غرض سب نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ اخبار متواتر اس امر پر شاہد ہیں کہ فاسق ایمان دار خواہ ذرہ بھی ایمان رکھتا ہو دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا۔ اور دوزخ کے متعلق جو ا لا ما شا ء ر بك والا استثناء مذکور ہے اس سے صرف مراد اہل کبار موحد ہیں۔ اس کی تفسیر جناب رسول اللہ ﷺ نے خود کردی ہے چنانچہ احادیث ذیل اس بارہ میں نص قطعی ہیں۔

الف: صحیح بخاری باب صفة الجنة و النار ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ جب اہل جنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت میں، اوراہل دوزخ دوزخ میں داخل ہوجائیں گےتو ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اہل جنت تم کو موت نہ آئے گی اوراہل دوزخ تم کوموت نہ آئے گی تم اسی میں ہمیشہ ہمیشہ رہوگے۔

(عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ: اذا صار اهل الجنة الى الجنة و اهل النار الى النار جيء بالموت حتى يجعل بين الجنة و النار، ثم يذبح ، ثم ينادى منادٍ: يا اهل الجنة لا موت ، يا اهل النار لا موت۔ فيزداد اهل الجنة فرحاً الى فرحهم و تزداد اهل النار حزناً الى حزنهم۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۴۸

اس سے بھی واضح تر حدیث بخاری باب و انذرهم يوم الحسرة کی تفسیر میں مذکور ہے جس سے خلود جنت ونار مساوی ثابت ہوتا ہے۔

ب۔حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی اسی طرح حضرت ﷺ سے مذکورہ حدیث کے بعد بیان کیا بخاری باب صفة اهل الجنة و النار

ج۔صحیح بخاری کتاب الانبیاء میں حضرت ابو ہریرہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ،قیامت کے دن حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ آذر سے ملیں گے اورآذر کے چہرہ پراس وقت سیاہی اورغبار ہوگا۔ان سے ابراہیم کہیں گے کہ کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرنا۔توان کا باپ کہے گا کہ اب میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا۔پس ابراہیم عرض کریں گے کہ اے پروردگار تو نے فرمایا تھا کہ تجھ کورسوا نہ کرونگا جس دن لوگ محشور ہوں گے پس اب کون سی رسوائی میرے باپ کی ذلت سے زیادہ ہوگی اللہ تعالی فرمائے گا میں نے جنت کوکافروں پرحرام کردیا ہے۔ الخ

( عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال : يلقى ابراهيم اباه آزر يوم القيامة و على وجه آزر قتره و غبرة فيقول له ابراهيم:ألم اقل لك: لا تعصني؟فيقول ابوه : فاليوم لا اعصيك ۔ فيقول ابراهيم : يا رب انّك وعدتني ان لا تخزني يوم يبعثون، فأىّ خزيٍ أخزى من ابى الأبعد؟ فيقول الله تعالى : انّى حرمت الجنة على الكافرين ۔ ثم يقال : ياابراهيم ما تحت رجليك؟ فينظر فاذا هو بذبحٍ ملتطِخٍ فيوخذ بقائمه فيلقى فى النار ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر۳۳۵۰ )

اس قسم کی احادیث صحیح بخاری اورصحیح مسلم میں اوربھی ہیں جن کوبوجہ طوالت خاکسار درج کرنے سے معذور ہے۔اس آخری حدیث نے قطعی فیصلہ کردیا ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ کی سفارش پر یہ جواب ملتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ کافر پر جنت حرام ہے تو پھر اس کے سامنے ایسی احادیث سے حجت پکڑ نا کہ کافر ومشرک اور ابلیس بھی ایک دن بہشت میں چلے جائیں گے علم حدیث سے بے خبری نہیں تو اور کیا ہے؟

مولوی محمد علی صاحب حدیث صحیح قرآن کے خلاف نہیں ہوا کرتی۔ جو چھ آیات قرآن شریف سے خاکسار غلام حیدر نقل کر چکا ہے آپ بغور ملاحظہ فرمالیں کہ آپ کی پیش کردہ احادیث ان کے مطابق ہیں یا بخاری کی یہ تین احادیث۔ کاش علم حدیث کسی عالم اہل سنت سے پڑھتے تو آپ کا ایسا عقیدہ نہ ہوتا۔

۴۔ یہ قول مہمل ہے اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ جہنم سے آپ کی مراد کسی خاص طبقہ کی ہے یا بالعموم سارے دوزخ کی۔ اگر پہلی مراد ہے تو بے شک قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے اور اگر دوسری مراد ہے تو آیات واحادیث صحیحہ محولہ کے بالکل خلاف ہے لہذا ایسے قول سے حجت قائم نہیں ہوسکتی۔

تفسیر فتح البیان اور درمنثور کا حوالہ دے کر لوگوں کو دھوکہ دینا بہت برا ہے ان تفاسیر میں قائلین فناء النار کے دلائل ضرور مذکور ہیں جن کی آپ نے کاسہ لیسی کی ہے، مگر افسوس کہ ان دلائل کے بعد جو تردید وہاں درج ہے اس کو آپ بالکل ہضم کر گئے ہیں۔

البتہ ابن قیمؒ نے حادی الارواح الی بلاد الافراح میں مسئلہ فناء النار کی تردید وتائید میں بہت کچھ لکھا ہے جس کی امام شوکانیؒ ودیگر اہل علم نے دھجیاں اڑادی ہیں۔ اور معتبر اہل سنت کی سب تفاسیر میں اس مسئلہ کا ردّ وابطال کم وبیش پایا جاتا ہے۔ اور وہ صرف چند لوگ ہیں جو اس مسئلہ وعقیدہ کے قائل تھے جو بالمقابل جمہور کے بالکل قابل اعتبار نہیں۔ اہل سنت کے عقاید کی بنا محض قرآن واحادیث صحیحہ پر ہے اور اہل سنت عقاید میں ضعیف حدیث تک بھی جب قبول نہیں کرتے تو بھلا مشکوک اور موضوع احادیث ان کے یہاں کب لائق حجت ہیں۔

۵۔ آپ نے جن احادیث کی بناپر ابداً کا ترجمہ طویل مدت کیا ہے، ان احادیث کو قرآن شریف اور احادیث صحیحہ پر پہلے پیش کرنا مناسب تھا۔ مگر فناء النار کے باطل عقیدہ نے آپ کی عقل پر ایسا غلبہ حاصل کر لیا تھا کہ حدیث کی صحت معلوم کرنے کے ایسے آسان ومعمولی اصول کی طرف بھی آپ کی توجہ نہ ہوسکی۔

مولوی محمد علی صاحب لفظ ابداً خالدین کو موکد کرنے کے واسطے بہشت کے واسطے قرآن شریف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں چار دفعہ آیا ہے ،اور دوزخ کے واسطے تین دفعہ۔ پھر کیا وجہ ہے جنت والا خالدین ابداً تو غیر محدود زمانہ مراد ہو اور دوزخ والا خالدین ابداً محدود زمانہ بن جائے۔

موضوع و مشکوک احادیث کی بنا پر ایک مسئلہ اجماعی اہل سنت کے عقیدہ کو بگاڑ کر خاص احمدی فرقہ کے عقیدہ کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش اور پھر دعوی کرنا کہ ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں، بالکل عبث ہے۔

۶۔ سورہ نبا آیت ۲۳ میں لابثین فیھا احقابا بے شک مذکور ہے۔ آپ نے احقاب کو حقب کا جمع بتلایا ہے اور حقب سے آپ صرف اسّی (۸۰) سال کا عرصہ مراد لیتے ہیں۔ لغت میں اسّی سال سے زیادہ پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے حتی کہ اس عرصہ کا خاص تعین مبہم ہے۔ پس جب واحد کی حالت میں عرصہ مبہم ہے تو جمع کی صورت میں اور بھی مبہم ہوگا۔ پھر یہ دیکھنا ہے کہ یہ سزا کن لوگوں کے واسطے فرمائی گئی ہے۔ یہ سزا ان طاغین کے واسطے ہے جن کی بابت اس طرح وہاں مذکور ہے انّھم کانوا لا یرجون حساباً۔ و کذّبوا بآیاتنا کذابا (نبا:۲۷۔۲۸) (ان کو جواب دہی کا کوئی خوف نہ تھا اور وہ ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے) اس کا ماحصل یہ ہوا کہ وہ لوگ کافر تھے۔

جواب نمبر دو۔ کافر پر جنت کا مطلقاً حرام ہونا قرآن شریف کی چھ آیات سے اور جواب نمبر تین میں احادیث بخاری سے جب بخوبی ثابت ہو چکا ہے تو پھر اس قسم کے لوگوں کا دوزخ میں محدود وقت تک رکھا جانا صرف احمدی مذہب کا عقیدہ ہوگا، نہ جمہور اہل سنت کا۔ اور وہ احقاباً کو خالدین ابداً کا مرادف سمجھتے ہیں تاکہ تفسیر قرآن بالقرآن کا سب سے مقدم اصول قائم رہ سکے۔ اہل سنت قرآن کو قرآن سے پہلے سمجھتے ہیں ، پھر اجمال وابہام کے واسطے حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لغت وقواعد صرف ونحو وغیرہ کو سب سے آخر میں رکھتے ہیں۔

۷۔ آپ فرماتے ہیں کہ بہشت کے متعلق غیر مجذوذ کے علاوہ سورہ حجر :۴۸ میں وما ھم منھا بمخرجین بھی وارد ہے جس سے ثابت ہے کہ بہشت والے ہرگز نکالے نہیں جائیں گے۔

ناظرین یہی ہے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا مبلغ علم۔ آپ نے اس لفظ کا استعمال محض بہشت کے واسطے مخصوص کر دیا ہے مگر اللہ تعالی کو بے شک منظور تھا کہ کسی وقت آپ کی قرآن دانی کا راز فاش کرکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نمبروار پڑھتے جائیں اور مولوی صاحب کی قرآن دانی کی بھی داد دیتے جائیں

الف : و ما هم بخا ر جين من النار (البقرہ: ۱۶۷)،ب- یر یدو ن ان یخرجوا من النار و ما هم بخا ر جين منها و لهم عذا ب مقيم (مائدۃ:۳۷)

ج- و مأ وا كم النّار و ما لكم من نا صرين-ذا لكم با نّكم اتّخذ تم آيات الله هز واً و غرّ تكم الحيا ة الّد نيا فا ليو م لا يخر جو ن منها و لا هم يستعتبو ن (الجاثية :۳۴-۳۵)

مولوی محمد علی صاحب فنـا ء النار کے عقیدہ میں ایسے بےخود ہو رہے ہیں کہ قرآن شریف کی دیگر آیات بھی حافظہ سے بھاگ گئی ہیں اور مولوی صاحب اضله الله على علم کا مصداق ہو چکے ہیں۔

۸۔ ایں گل دیگر شگفت یہی ضروری نہیں کہ جنت کے متعلق سب محاورات والفاظ جن سے دوام ظاہر ہوتا ہے وہ جہنم کے دوام کے واسطے بھی استعمال ہوں۔جواب نمبر دو میں ا حقا ب کی تطبیق خا لدين ابداً سے دی جا چکی ہے،اس واسطے اس کے اعادہ کی اس نمبر کے جواب میں ضرورت نہیں۔اللہ تعالی عربی کو آپ سے اور آپ کے اہل لغت سے بہتر جانتا ہے اگر ا حقا باً کا محاورہ بعض وقت خـالـدين ابدا کا مرادف آپ تسلیم نہ کر سکیں تو ہم کو کوئی تعجب نہیں کیونکہ جب آپ جناب رسول اللہ ﷺ کی بتلائی ہوئی تفسیر کو تسلیم نہیں کرتے،تو ہم امتی کس شمار میں ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب! بہشت اور دوزخ کی میعاد و حالت کے متعلق بعض الفاظ مشترک ہیں بعض مختلف۔

<u>الفاظ متعلق جنت:</u>

مـا هـم منها بمخر جين- (الحجر:۴۸)، خـا لدين فيها ابداً - (نسـاء: ۱۲۲- نساء:۱۶۹- تو به: ۱۰۰)، نـعيم مقيم (تـو به: ۲۱)،ما كثين : (كهف :۳)، كـا نـت لهم جزا ء و مصيراً (فـرقان : ۱۵)،حسنت مستقراً و مقا ماً (فر قا ن :۷۶)

جـنت المأوى (ناز عات: ۴۱)، حسن المآب (ص : ۴۹)، والا خـر ة خير و ابقى (الاعلى : ۱۷)،اصحـاب الجنة ، اصحا ب الجنة هم الفا ئز و ن (حشر:۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضوان من الله (آل عمران : ۱۵)،رضوان من الله اکبر (توبہ: ۷۲)

لا جرا لآ خرۃ اکبر (نحل : ۴۱)،دار القرار (غافر : ۳۹)

الفاظ متعلق جہنم

خالداین فیھا ابداً (النساء : ۱۲۲۔ الاحزاب :۶۵، الزمر : ۷۲)

ما ھم بخارجین من النار (البقرہ: ۱۶۷)

ما ھم بخارجین منھا (المائدہ: ۳۷)، لا یخرجون منھا ۔ (الجاثیہ : ۳۵)

ماکثون (زخرف : ۷۷)، ساءت مصیراً (نساء: ۹۷)

ساءت مستقراً و مقاماً (فرقان: ۶۶)، مأوی ھم جھنم (النساء : ۹۷)

شر المآب (ص : ۵۵)، ولعذاب الآخرۃ اشدّ و ابقی (طہ : ۱۲۷)

نزل (الاسراء: ۱۰۵۔، صافات: ۱۷۷)،اصحاب النّار (حشر: ۱۹)

بئس القرار عذاب مقیم (ابراھیم : ۲۹)

آیت محولہ میں مولوی صاحب و لذلك خلقھم کا اشارہ صرف رحم تک محدود رکھتے ہیں درحالیکہ اس اشارہ کے ماقبل ولایزالون مختلفین مذکور ہے۔پس لذلك خلقھم کا صحیح مفہوم صرف یہی ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو اختلاف اور رحم ہر دو کے واسطے پیدا کیا ہے۔یعنی بعض اس کے رحم کے سبب سے جو تبلیغ رسالت کو قبول کرنے کا مرادف ہے اختلاف کو ترک کردیتے ہیں،مگر بعض بوجہ عدم قبول تبلیغ اختلاف میں گرفتار رہتے ہیں تاکہ اللہ تعالی کا فرمانا صادق ہو کہ (میں دوزخ کو جنات اور انسانوں سے ضرور بھردوں گا) اس آیت کے شروع میں ہمارے مفہوم کی تائید میں خود یہی لفظ شاہد ہیں (اگر اللہ چاہتا تو بطور جبر کے) سب لوگوں کو ایک ہی امت یا دین واحد کا معتقد بنادیتا۔

اب مطلب کے سمجھنے میں سرمو بھی ابہام نہیں کہ یہی اللہ تعالی کی سنت کے خلاف ہے کہ لوگوں کو جبراً ایک دین کا معتقد بنادے کوئی دین حق قبول کرے تو اس کی مرضی رحم کا مستحق بن جائے اور قبول نہ کرے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جب بھی اس کی مرضی اختلاف کی وجہ سے دوزخ میں جائے فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر ( کہف:۲۹) اصول قرار پا چکا ہے۔اگر خدا تعالی ہدایت کے واسطے کوئی جبری اصول قائم کرتا تو پھر اختلاف بھی کوئی نہ رہتا اور دوزخ کی ضرورت بھی نہ ہوتی۔اس بات کو اللہ تعالی اپنے سنت کے خلاف جان کر ہدایت اور گمراہی ہر دو کو انسان کا اختیاری فعل قرار دیتا ہے تاکہ آخرت کے عالم کی آبادی بہشت اور دوزخ ہر دو سے قائم رہے۔

و لذلك خلقهم کا اشارہ صرف رحم تک محدود رکھنا کل مفسرین اور اہل علم کے خلاف ہے کیونکہ ذلك کے ماقبل مختلفین اور رحم ہر دو موجود ہیں،مگر مولوی محمد علی صاحب کا ارادہ ان آیات سے بھی چونکہ فناء النار کے مسئلہ کو موید کرنا ہے اس واسطے تفسیری نوٹوں میں آیات کی تفسیر میں ہی خلاف محاورہ دو مشار الیہ اختلاف اور رحم کے بجائے پہلے لفظ کو نظر انداز کر کے صرف دوسرے لفظ رحم کو قائم کر دیا ہے تاکہ اس بنا پر اپنی آئندہ خیالی عمارت کو پورا کریں لہذا اس طرح فرماتے ہیں:چونکہ اللہ تعالی کے رحم سے بتلائے ہوئے طریق پر انہوں نے عمل نہ کیا اس واسطے ضرور ہے کہ وہ ایک دوسری مصیبت میں گرفتار ہوں تاکہ بدی سے پاک ہو کر روحانی ترقی کے لائق ہو سکیں۔

اس خیالی تفسیر میں مولوی محمد علی صاحب نے احادیث صحیحہ تو ایک طرف رہیں خاص قرآنی آیات کو بھی ایسا نظر انداز کر دیا ہے کہ گویا وہ قرآن میں داخل ہی نہیں۔اب ان آیات کا مختصر بیان کرنا مناسب ہے جو مولوی محمد علی صاحب کی آخرت کی روحانی ترقی یا اصلاح کے عدم امکان پر نص ہیں۔

و من کا ن فی هذه اعمی فهو فی الآ خرة اعمی (بنی اسرائیل: ۷۲) یعنی جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

قد افلح من زكا ها و قد خا ب من دسّا ها (الشمس:۹۔۱۰) (یعنی اس شخص نے فلاح پائی جس نے نفس کا تزکیہ کر لیا اور نامراد ہوا جس نے نفس کو (ناپاکیوں میں) غرق کر دیا)۔

قد جاء کم بصا ئر من ر بکم فمن أبصر فلنفسه و من عمی فعلیها (انعام:۱۰۴)(اے لوگو!تم کو تمہارے رب کی طرف سے ہدایت کے دلائل آ چکے پس جو سمجھا اس کا ہی فائدہ ہے اور جو نہ سمجھ کر اندھا ہی بنا رہا ہے اس کا وبال اسپر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے)

فالیوم ننسا ھم کما نسوا لقاء یو مھم ھذا (اعراف:۵۱) یعنی قیامت کے دن ہم ان کو بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن میں حاضر ہونے کو بھول گئے تھے۔

قال ر ب لم حشر تنی اعمی وقد کنت بصیرا۔ قا ل کذ لك اتتك آ یا تنا فنسیتھا و کذ لك الیوم تنسی۔ و کذ لك نجزی من اسرف ولم یؤمن بآ یات ر به و لعذاب ا لآ خرة اشدّ و ابقی (طہٰ :۱۲۵۔۱۲۷)(یعنی غافل انسان کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے حالانکہ میں دنیا میں بینا تھا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس طرح دنیا میں ہماری آیات تمہارے پاس آئی تھیں پس تو نے ان کو بھلا دیا تھا اور آج کے دن ہم تم کو بھلائے دیتے ہیں اور ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے تجاوز کرتا ہے اور اب رب کی آیات پر ایمان نہیں لاتا اور واقعی آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے زیادہ سخت ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے)

و الـذیـن کـفـروا لھم نار جھنم لایقضی علیھم فیموتوا و لا یخفف عنھم من عذا بھا کـذلك نجزی کل کفور۔ و ھم یصطر خو ن فیھا ر بنا اخر جنا نعمل صالحاً غیر الذی کـنـا نـعـمـل، اولـم نـعـمّـر کم ما یتذ کر فیه من تذ کّر و جا ء کم النذ یر فذو قوا فما لـلظالمین من نصیر (فاطر:۳۶۔۳۷)(یعنی جو لوگ کافر ہوئے ان کے واسطے دوزخ کی آگ ہے۔نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ دوزخ کے عذاب میں ان کے واسطے تخفیف ہوگی۔ہم ہر کافر کو اسی طرح سزا دیتے ہیں اور وہ اس میں چلاّ چلاّ کر یوں کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو اس سے نکال دے ہم نیک اعمال کریں گے دنیا والے بداعمال پھر نہیں کریں گے۔ان کو یہی جواب ملے گا کہ ہم تم کو اس قدر عمر نہیں دی تھی کہ جس کو سوچنا منظور ہوتا وہ اس میں سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والے کیا نہیں آئے تھے؟ پس اب عذاب چکھو ظالموں کے واسطے کوئی مددگار نہیں)

یـو م یقول المنا فقو ن و المنا فقا ت للذین آ منوا انظرو نا نقتبس من نو ر کم قیل ار جعوا ورا ء کم فا لتمسوا نوراً (الحدید :۱۳)

(یعنی قیامت کے دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان داروں کو کہیں گے ذرا ٹھہر جاؤ تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ نور لے لیں ان کو جواب ملے گا تم پیچھے جا کر دنیا میں نور کی تلاش کرو)

و نا دی ا صحا ب النّار اصحا ب الجنّة ان افیضوا علینا من الماء او ممّا رز قکم الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قا لوا انّ اللّٰه حرّ مهما علی الکا فرین (اعراف:۵۰) دوزخ والے بہشت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہم کو کچھ پانی یا اپنے کھانے پینے سے کچھ بخشو وہ جواب دیں گے کہ ان چیزوں کو اللہ تعالی نے کافروں پر حرام کر دیا ہے

ر بنا اخر جنا منھا فا ن عد نا فا نا ظا لمو ن۔ قا ل اخسؤا فیھا و لا تکلّمو ن (مومنون: ۱۰۷۔۱۰۸) (یعنی اہل دوزخ فریاد کریں گے کہ اے ہمارے رب ہم کو اس سے نکال دے اگر ہم پھر ایسا کریں گے تو بے شک ہم بے انصاف ہوں گے اللہ فرمائے گا اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے مت بولو)

و الـذیـن کـفـروا بـآ یـا ت اللہ و لقا ئه او لئك یئسوا من ر حمتی و اولئك لھم عذاب الیم (عنکبوت: ۲۳)

(جنہوں نے ہماری آیات سے اور ہمارے ملنے سے انکار کیا، وہ میری رحمت سے ناامید ہو گئے اور انکے لئے تکلیف دہ عذاب ہے)

و الذین کذ بوا بآ یا تنا لقا ء ا لآ خرۃ حبطت اعما لھم (اعراف:۱۴۷)

(یعنی جنہوں نے ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات سے انکار کیا ان کے سب عمل برباد ہو گئے)

و نا دوا یا ما لك لیقض علینا ر بك ، قا ل انکم ما کثو ن ( زخرف:۷۷)۔

(یعنی اہل دوزخ افسر دوزخ سے فریاد کریں گے کہ ہمارے واسطے اپنے رب سے موت کا فیصلہ کراوے وہ جواب دے گا تم کو اسی جگہ رہنا ہوگا)

و ما دعاء الکا فرین ا لّا فی ضلا ل (الرعد: ۱۴) (یعنی کافروں کی فریاد ضائع ہو جاتی ہے)۔

انه لا یفلح الکا فرو ن (مومنون:۱۱۷) (یعنی بے شک کافر لوگ نجات نہیں پا سکتے)

و ان لیس للا نسا ن الا ما سعی (نجم :۳۹)۔ (یعنی انسان کے واسطے وہی ہے جو اس نے خود سعی کر کے حاصل کیا)

جب سے دنیا بنی ہے اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا ہے اللہ تعالی نے منکر لوگوں سے کیا سلوک کیا ہے؟ قرآن کریم سے ایسے لوگوں کا بالکل ہلاک ہونا ثابت ہے آیات ذیل قابل توجہ ہیں:

و جـاء فـرعـو ن و من قبله و المؤ تفکا ت بالخا طئة۔ فعصوا رسول ر بھم فأخذ ھم اخذۃ رّا بیة (الحاقہ:۹۔۱۰)

( یعنی فرعون اور اس کے پہلے لوگوں نے اور لوط کی الٹائی گئی بستیوں نے گناہ کئے اور اپنے رب کے رسولوں کی نافرمانی کی پس ان کو سخت پکڑ نے قابو کیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انّا ار سلنا علیهم صیحة وا حدةً فکا نوا کهشیم المحتظِر (القمر:۳۱)

( یعنی ہم نے ان پر ایک سخت چیخ کا عذاب نازل کیا کہ وہ روندی ہوئی باڑ کی طرح چورا چورا ہو گئے )

فاخذ تهم الرّ جفة فا صبحوا فی دا ر هم جاثمین (عنکبوت:۳۷)

(یعنی پس انکو بھونچال نے آ پکڑا اور وہ گر کر اپنے گھروں میں اوندھے رہ گئے )

فکلا اخذ نا بذ نبه فمنهم من ار سلنا علیه حا صباً و منهم من ا خذ ته الصّیحة و منهم من خسفنا به ا لارض و منهم من ا غر قنا و ما کا ن الله لیظلمهم و لکن کا نوا انفسهم یظلمو ن ( عنکبوت :۴۰)

(یعنی ہم نے سب کو بسبب ان کے گناہوں کے پکڑا۔ بعض پر پتھر برسائے اور بعض کو سخت چیخ نے پکڑا۔ اور بعض کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور بعض کو پانی میں غرق کر دیا۔ اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا )

وأتبِعوا فی هذه الدّ نیا لعنة و یو م القیا مة (هود:۶۰)

(یعنی فرعون کی قوم کے پیچھے اس دنیا میں بھی لعنت لگائی گئی اور قیامت کے دن بھی )

نوٹ: اس قسم کی آیات قرآن میں کثرت سے مذکور ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت اللہ کی منکرین کے واسطے دنیا میں کیا ہے اور ولن تجد لسنّة اللّه تبد یلا (احزاب:۶۲) ایک قانون الٰہی اٹل ہے۔ آخرت میں یہی لوگ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اصلاح اور تزکیہ کے واسطے موقع دیئے جائیں گے تا کہ وہ آخر اللہ تعالیٰ کے اس رحم سے حصہ حاصل کریں جسکے واسطے وہ پیدا کئے گئے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی یہ منطق اور فلاسفی عقل اور نصوص ہر دو کے خلاف ہے کیونکہ آخرت دار العمل نہیں بلکہ دار الجزاء ہے آخرت میں یہ لوگ ایسی نیت کے ساتھ منتقل ہوئے ہیں جس میں ایمان یا اصلاح کے خیال تک بھی موجود نہ تھا۔ پس ایسی حالت کو محدود زندگی سے منسوب کر کے ان کے واسطے آخرت میں دوسرے موقعہ کی گنجائش کا مسئلہ نکالنا نہایت باطل استدلال ہے کیونکہ اس سے پہلے آیات میں اس مسئلہ کی تردید بخوبی ہو چکی ہے کہ جب منکر عذاب میں فریاد کر کے عرض کریں گے کہ ہم کو دوزخ سے نکالا جائے تو پھر ہم ایسے کام ہرگز نہیں کریں گے اور ان کو جواب ملتا ہے کہ ہم نے تم کو کافی مہلت دی تھی جس میں تم اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصلاح کر سکتے تھے اب اسی جگہ پڑے رہو اور ہم سے ہرگز کلام نہ کرو۔

یہ عین انصاف ہے کہ جس نے ساری عمر کفر ترک نہ کیا، حتی کہ ایمان یا اصلاح کی نیت لے کر بھی فوت نہ ہوا، وہ اس کے عوض ہمیشہ تک دوزخ میں رہے کیونکہ دنیا میں اگر چہ اس کی زندگی محدود تھی مگر بہ لحاظ عدم نیت اصلاح وہ غیر محدود زمانہ پر حاوی تھی۔ اسی واسطے جو روح ایمان کا کوئی اقل حصہ بھی لے کر فوت ہوتی ہے خدا کے انصاف سے نہایت بعید ہے کہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہے۔

مولوی محمد علی صاحب کے مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے اس مردود اور باطل مسئلہ کو جو اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہے اور سلف میں جس کی تردید جمہور کافی طور پر کر چکے ہیں، از سر نو تازہ کر کے اپنے خاص عقائد میں داخل کر کے مسئلہ کفارہ کے قائم مقام گھڑ لیا ہے، تاکہ نصاری کے ساتھ اس فرقہ کی ایک قسم کی مشابہت قائم ہو اور یہ اللہ تعالی کے رسول کا ایک صریح معجزہ ہے کہ جو فرقہ اسلام میں اہل سنت کے اصول و عقائد میں جزواً بھی مختلف ہوگا وہ دلائل میں اہل سنت کے سامنے ہمیشہ مغلوب ہوگا۔ چنانچہ سلف میں بھی اس صداقت کا ثبوت بے شمار کتب میں ملتا ہے اور آج کل بھی نیچری چکڑالوی مرزائی وغیرہ اہل سنت و اہل حق کے سامنے مغلوب اور ذلیل ہوتے ہیں مگر بت پرست کی طرح اپنی ضد اور تعصب کو ترک نہیں کرتے۔

الا ما شاء الله

نوٹ: ماقبلی نوٹ میں اللہ تعالی کا سلوک دنیا میں بحق منکرین معہ آیات منصوصہ و دلائل عقلی بخوبی ظاہر ہو چکا ہے، اب ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ منکرین سے اور منافقین سے کسی قسم کے سلوک کا اللہ اس دنیا میں اپنے رسول اور مومنین کو حکم دیتا ہے

استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرّةً فلن يّغفر اللّٰه لهم ذ لك با نّهم كفروا باللّٰه و رسو له ( توبہ: ۸۰)۔

( یعنی اے پیغمبر ان منکروں کے واسطے خواہ تم بخشش طلب کرو خواہ طلب نہ کرو اور گو ہر دفعہ بھی ان کے واسطے معافی طلب کرو جب بھی اللہ تعالی ان کے معافی دینے کا نہیں کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے انکار کر دیا ہے )

و لا تصلّ على ا حدٍ مّنهم ما ت ابداً و لا تقم على قبره انّهم كفروا باللّٰه و رسو له و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ما تواو هم فاسقون (التوبہ : ٨٤)

(اے رسول ان میں سے کسی کا جنازہ کبھی مت پڑھ اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کیونکہ ایسے لوگوں نے اللہ اور اسکے رسول کا انکار کردیا ہے اور نافرمانی کی حالت میں ہی فوت بھی ہو گئے ہیں)

ج۔ ماکان للنّبیّ و الّذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین و لو کانوا اولی قربی من بعد ما تبیّن لهم انّهم اصحاب الجحیم۔و ماکان استغفار ابراهیم لابیه الّا عن موعدةٍ وعدها فلمّا تبیّن له انّه عدوّ اللّه تبرّأ منه۔ ان ابراهیم لاوّاه حلیم

(توبہ:۱۱۳۔۱۱۴) یعنی نبی اور مومنوں کو مناسب نہیں کہ مشرکوں کے واسطے بخشش مانگیں خواہ وہ انکے قریبی رشتہ دار ہوں اور تم کو ابراہیم کے بارہ میں کہیں غلط فہمی نہ واقع ہو کہ اس نے اپنے باپ کے واسطے بخشش مانگی تھی سو اسکی یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے باپ سے استغفار کا عہد کیا تھا مگر جب ابراہیم کو معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے وہ بیزار ہو گیا

لا تجد قوماً یّومنون باللّه و الیوم الآخر یوادّون من حادّ اللّه و رسوله و لو کانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم (مجادلہ:۲۲)

(یعنی اے پیغمبر تم ہرگز نہیں دیکھو گے کہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے لوگ اللہ اور اسکے رسول کے دشمنوں سے دلی دوستی کو اختیار کرلیں گے خواہ وہ ان کے باپ ہوں خواہ بیٹے خواہ بھائی خواہ رشتہ دار)

محمّد رّسول اللّه و الّذین معه اشدّاء علی الکفّار رحماء بینهم

(الفتح:۲۹)(یعنی محمد اللہ کا رسول اور اس کے اصحاب کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں)

ناظرین مولوی محمد علی لاہوری قادیانی سے کون جا کر پوچھے کہ اگر ایسے لوگوں کے واسطے اللہ تعالی کا ارادہ آخرت میں کسی طرح بھی رحم کرنے کا ہوتا تو اپنے پیغمبر اور مومنین کو ان کے جنازہ اور استغفار اور دلی محبت سے ایسی سختی سے کیوں منع فرماتا حالانکہ خود بھی رحمٰن اور ارحم الراحمین ہے،اور اسکا رسول بھی رحمت للعالمین ہے۔

مولوی صاحب کو کون قائل کرے کہ اللہ کا ایسے ایسے لوگوں سے خود دنیا میں جب ایسا سلوک قرآن سے ثابت ہے کہ ان کو بالکل ہلاک کر کے ملعون اور مغضوب کر دیتا ہے اور اپنے پیغمبر کو اور مومنین کو بھی ان کی دوستی جنازہ اور استغفار سے روک دیتا ہے تو درحقیقت اللہ تعالی اس سلوک کا پیش خیمہ ظاہر کر رہا ہے جس کے یہ لوگ بسبب کفر و شرک کے ازروئے انصاف آخرت میں مستحق ہیں کیونکہ یہ ایسی حالت میں فوت ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اصلاح کی نیت سے بھی کورے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب تقلید کی زنجیر میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں کہ قرآن اور احادیث کی روشنی میں اس مسئلہ کو دیکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے جس طرح بعض دیگر مسائل میں بھی ان کی یہی افسوس ناک حالت ہے۔اس مسئلہ کے یقین نے قادیان میں بہشتی مقبرہ کی بنیاد ڈال دی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے اور ان کے معجزات کے حق میں کیسے کیسے ناشائستہ کلمات مرزا غلام احمد قادیانی کے قلم سے لکھوائے ہیں۔ پیغمبروں پر اور امام حسن وحسین پر اور کل صحابہ پر فضیلت کے دعوی ان سے کرائے ہیں حتی کہ بعض مسائل میں جناب رسول اللہ ﷺ پر بھی عدم تفہیم کا الزام ان کے قلم سے نہ رک سکا۔ جو جو بے اعتدالیاں مولوی محمد علی صاحب کے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی سوانح میں ثابت ہیں، جس بے باکی و دلیری سے مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تفسیر کو پس پشت ڈال دیا ہے وہ محض اسی فناء النار کے باطل عقیدہ کا نتیجہ ہے۔

## دوسری کھلی چٹھی بخدمت مولوی محمد علی مندرجہ کشف الاسرار

### یعنی اردو ریویو انگریزی ترجمہ قرآن مترجمہ ومفسرہ مکتوب الیہ

مولوی محمد علی صاحب! گذشتہ سال خاکسار (شیخ غلام حیدر) نے اپنے انگریزی ٹریکٹ میں آپ کو بذریعہ کھلی چٹھی کے اطلاع دی تھی کہ آپ نے اپنے انگریزی قرآن کے اکثر مقامات مقامات میں اس تفسیر کو جو بروئے احادیث صحیحہ جناب سرور کونین محمد رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے بالکل نظر انداز کر کے اپنی تفسیر بالرائے کو ترجیح دی ہے اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ آپ نے اس ذمہ داری کو بڑی جرأت کے ساتھ قبول کر کے پبلک کی گمراہی کا وبال اپنے سر پر اٹھایا ہے اندریں صورت خاکسار نے محض لوجہ اللہ برادرانہ لہجہ میں مودبانہ طور پر صادق توبہ کی طرف آپ کو دعوت دی تھی جس کو آپ نے حقارت سے اب تک ٹال رکھا ہے۔

ترتیب وجمع قرآن کا حال لکھنے میں آپ محض احادیث کا ہی سہارہ لیں، خلافت کے مضمون میں بھی احادیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مدد لیں۔ اسلام کے ارکان خمسہ میں بھی احادیث ہی کو آپ مدنظر رکھیں۔ تاریخی بیانات میں بھی احادیث ہی آپ کی معاون ہوں (جزاک اللہ) مگر قرآن شریف کے صحیح معنی یا معجزات (خارق عادت افعال) بیان کرنے کے متعلق وہی احادیث آپ کے عقیدہ میں ایسی زہر آلود ہو جاتی ہیں کہ گویا کسی جعلی یا موضوع ماخذ سے نکلی ہیں۔

برادرم! فلا و ربّک لا یؤمنو ن حتی یحکمو ک فی ما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجاً مما قضیت ویسلّموا تسلیماً (پ۵ع۶)

قادیانی جماعت کا اسلام، مرزا جی کو پیغمبر منوانا ہے آپ کا اسلام مرزا جی کو مسیح موعود اور مجدد منوانا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ منوانا ہر دو کی مشن سے خارج ہے۔ جب تک آپ مرزا جی کے مقلد ہیں آپ میں فیصلہ محمدی کے قبول کرنے کی صلاحیت اور قابلیت کی توقع رکھنا بالکل عبث ہے (اتخذوا احبار هم ور هبا نهم ار با باً من دو ن اللہ ۔پ ۱۰ع ۱۱) کے ماتحت جو الزام آپ نے بعض پیر پرستوں پر اپنے قرآن میں لگایا ہے وہ بخدائے لایزال آپ پر عائد ہو رہا ہے کسی پیر پرست مسلمان نے یا کسی سلف کے مسلّم مجدد نے حضرت مسیح پیغمبر خدا کے معجزات یعنی بینات و آیت اللہ کو جو وہ باذن اللہ کرتے تھے یہود کی طرح سحر مبین (سورہ صف) مسمریزم اور مکروہ و قابل نفرت عمل نہیں کہا اور نہ اپنے معتقدوں سے (ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے) کا ورد کرایا ہے۔ نہ ان میں سے کسی نے محمد رسول اللہ ﷺ کو حقیقت ابن مریم و دجال و دا بۃ الا ر ض وغیرہ سے بے علم بتلایا ہے، نہ غلامی ترک کر کے خود کو احمد منوانے کی تعلیم دی ہے پھر باوجود ان واقعات صحیحہ کے آپ مرزا صاحب قادیانی کو مسیح اور مجدد اور سری کرشن اوتار مان رہے ہیں لہذا ایک دفعہ پھر خاکسار آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ آپ کے مجدد کا معاملہ تو اللہ تعالی کے حوالہ ہو چکا ہے مگر آپ کے واسطے سوچنے کا موقع ابھی باقی ہے پس مبارک ہے وہ نفس جو چند روزہ امارت کی باطل خوشی اور ضد کو صداقت پر قربان کر کے سابقون اولون میں داخل ہو جا نیکو ترجیح دیتا ہے امید ہے کہ

و اذا دعوا الی اللہ و رسو له لیحکم بینهم اذا فر یق منهم معرضو ن (پ۱۷۔ع۱۲) کی آیت کا مصداق بن کر آپ اپنی جماعت کے واسطے برا نمونہ قائم نہ کریں گے۔

خاکسار غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر مقیم سرگودھا پنجاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۷ صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۴۸ ص ۲ و ۶)

# معذرت از مصنف

ناظرین کرام سے چند مجبوریوں کی وجہ سے معافی کی درخواست کی جاتی ہے۔

۱۔شہر سرگودھا میں بیماری نے کل کارخانوں کو درہم برہم کر دیا ہے۔اور بعد میں جب لوگوں نے واپس آ کر کام کاج کو سنبھالا اس وقت بھی ہر دو مطابع کا کام دل جمعی سے نہ ہو سکا۔خاکسار (غلام حیدر) نے اس ریویو کے طبع کرانے میں جس سخت محنت کو برداشت کیا ہے،اس کی شہادت ہر دو مطابع کے ملازم دے سکتے ہیں۔اگر صبح کو کاتب کے پاس بیٹھا ہے،تو پچھلے پہر پریس مین کے سر پر کھڑا ہے۔غرض تین ماہ میں بہ مشکل طبع کا کام انجام کو پہنچا مگر پھر بھی غلط نامہ ذیل شائع کئے بغیر چارہ نظر نہ آیا تا کہ مضمون کی ممکن طور پر تلافی ہو سکے۔

۲۔ریویو کو سلسلہ وار نہیں لکھا بلکہ فراغت کے وقت مولوی محمد علی کے انگریزی قرآن سے مختلف مقامات کا نشان قلم بند کر لیا جن پر ریویو لکھنا مفید و مناسب سمجھا۔جس جگہ اہل سنت کے عقائد کو سخت نقصان دیکھا اس کو تحریر میں لانا زیادہ قرین مصلحت جانا۔

اگر شائقین نے اس ریویو کی قدردانی کی تو انشاءاللہ ایک اور حصہ بھی طیار ہونے کی ریویو میں گنجائش ہے، ورنہ جو کچھ موجودہ ہر دو حصوں میں درج ہو چکا ہے وہ اہل بصیرت کے واسطے کافی ہے۔ہاں اس ریویو کا انگریزی زبان میں طبع ہونا بھی غیر ممکن نہیں مگر یہ کام قدرت کی تائید پر منحصر ہے۔

۳۔جن کھلی چٹھیوں کا ذکر حصہ اول میں ہوا ہے ان میں سے صرف مولوی محمد علی لاہوری کے نام ریویو میں شامل کی گئی ہے اور باقی چٹھیاں فریق متعلقہ کے نام علیحدہ علیحدہ جاری ہوں گی۔ان شاءاللہ

(منقول از اخبار اہلحدیث امرتسر احتساب قادیانیت جلد ۲۷ ص ۳۵۳-۴۵۴، مع اضافات وتخریجات)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## مولانا ثناءاللہ حیاۃ مسیح کے قائل ہیں

بابو حبیب اللہ کلرک، لکھتے ہیں: واضح ہو کہ حکیم خدا بخش احمدی نے عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۳۷۶ پر اور ماسٹر عبدالرحمٰن احمدی نے اپنے رسالہ، وفات عیسی، کے صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے کہ مولانا ثناءاللہ ، حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی وفات کے قائل ہیں۔

مولانا موصوف نے اپنے اخبار اہل حدیث ۱۸ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۳، اور ۲۰ جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۔۲۔۳ پر اس کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔

اب میں ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر کی دل چسپی کے لئے دلائل کے ساتھ اس بات کو ثابت کرتا ہوں کہ جناب مولانا ثناءاللہ حیات مسیح کے قائل ہیں۔

ماسٹر غلام حیدر مولف، کشف الاسرار، کے الفاظ اخبار اہل حدیث ۲ ستمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۵ پر اس طرح شائع ہوئے تھے:

مولوی محمد علی اپنے قرآن کے صفحہ ۲۴۱ پر بذیل آیت و ما قتلوہ و ماصلبوہ ( الی ) وماقتلوہ یقینا، یہ بیان تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ صلبوہ سے مسیح کے صلبی عذاب کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔ نفی صرف صلیبی عذاب سے موت کی ہے۔ اس کے متعلق کچھ اور بیان بھی درج ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسیح (مولوی محمد علی کا یہ مذہب تھا کہ مسیح صلیب پر چڑھائے تو گئے مگر صلیب پر انہوں نے جان نہیں دی بلکہ اس واقعہ کے بعد اپنی طبعی موت سے مر گئے رسالہ مسیح موعود صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۸۔ اور عیسویت کا آخری سہارا ص ۱۷ تا ۴۴۔ یہی مذہب مرزا قادیانی کا تھا دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۸، مسیح ہندوستان میں صفحہ ۴۹، سرسید احمد کا بھی یہی مذہب تھا۔ تفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۰ تا ۴۵) صلیب پر عذاب ضرور دیئے گئے مگر وہاں فوت نہیں ہوئے بلکہ بعد ازیں قدرتی موت سے مر چکے ہیں مولوی صاحب مسیح کے صلیبی عذاب میں نصاری کے مقلد ہیں اور انکی قدرتی موت کے وقوعہ میں اپنے خیالات کے پابند ہیں۔

اخبار پیغام صلح لاہور میں ماسٹر غلام حیدر کی مذکورہ بالا تحریر کا جواب ان الفاظ میں دیا گیا

اگر ماسٹر غلام حیدر اس روایت کو ہی پڑھ لیتے جو کتاب استیعاب سے مدارج النبوۃ میں نقل ہوئی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ بعد نزول سورہ نساء جس میں آیت وما صلبوہ وارد ہوئی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ (جو بدری صحابہ میں سے تھے) آنحضرت ﷺ کے قاصد ہو کر مقوقس والی اسکندریہ کے پاس جو عیسائی تھا نامہ مبارک آنحضرت ﷺ کو لے کر گئے تو مقوقس نے ان سے یہ اعتراض کیا کہ اگر تمہارا صاحب نبی ہے، تو اس نے کیوں خدا سے دعا نہ کی کہ اس کو مکہ سے ہجرت نہ کرنی پڑے۔ اس پر حاطبؓ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بھی تو نبی تھے، انہوں نے کیوں دعا نہ کی کہ دار پر کھینچے نہ جاتے۔ تو یہ کبھی نہ کہتے کہ حضرت علامہ سیدنا محمد علی ایدہ بنصر العزیز مسیح کے صلیب پر کھینچے جانے میں نصاری کے مقلد ہیں اگر حضرت عیسیٰ دار پر کھینچے ہی نہ گئے تھے بلکہ آپ نے صلیب کی شکل ہی نہ دیکھی تھی تو حاطبؓ جو ایک بدری صحابی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہیں ایک عیسائی بادشاہ کے سامنے یہ کیوں فرماتے کہ حضرت عیسیٰ نے کیوں دعا نہ کی کہ دار پر کھینچے نہ جاتے۔

معلوم ہوا کہ یہی صحیح معنی اس آیت کے ہیں کہ صلیب پر چڑھانے کی یہاں تردید نہیں ہوئی بلکہ صلیب پر مرنے کی تردید ہے۔ (پیغام صلح ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

اخبار اہل حدیث امرتسر میں مولانا ثناء اللہ نے اخبار پیغام صلح لاہور کے اڈیٹر کے مندرجہ بالا الفاظ کی تردید یوں کی:

آیئے ہم استیعاب میں اس مضمون کو تلاش کریں مگر پیش کرنے سے پہلے ہم قادیانی امت کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ اپنے اندر صداقت پاتے ہیں تو آئیں استیعاب کو بیچ میں رکھ کر ہمارے ساتھ فیصلہ کریں۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد، پس سنیئے۔ استیعاب فی معرفۃ الاصحاب کی جلد اول صفحہ ۱۳۴ اور ۱۳۵ میں یوں مذکور ہے:

حضرت حاطبؓ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسکندریہ کے حاکم مقوقس کے پاس بھیجا میں نے آنحضرت ﷺ کا خط اس کو پہنچایا اس نے مجھے اپنے مکان میں اتارا میں اس کے پاس کئی روز ٹھہرا رہا ایک روز مقوقس نے اپنے مذہبی علماء کو بلا کر مجھے بھی مجلس میں بلایا اور کہا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم وہ میری بات اچھی طرح سمجھ لیجیو۔ میں نے کہا فرمایئے۔ کہا تم نے اپنے صاحب (حضرت ﷺ) کی طرف سے بتایا کہ وہ نبی ہے۔ میں نے کہا ہاں وہ رسول اللہ ہیں۔ یہ سن کر مقوقس نے کہا پھر کیا وجہ کہ جب اس کی قوم نے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کواس کے شہر سے نکال دیا تو اس نے ان پر بد دعا کیوں نہ کی؟ میں (حاطبؓ) نے کہا حضرت عیسی کی بابت آپ شہادت دیتے ہوں گے کہ وہ رسول اللہ تھے پھر کیا وجہ ہے کہ جب ان کو ان کی قوم نے پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہا تو انہوں نے ان پر اس مضمون کی بد دعا کیوں نہ کی کہ خدا ان کو تباہ کر دیتا۔..

یہاں تک کہ اللہ نے عیسی کو اپنی طرف پہلے آسمان میں اٹھالیا ۔ یہ جواب سن کر مقوقس نے کہا تو نے بہت اچھا جواب دیا۔تو بڑا دانا ہے ..اور بڑے دانا کے پاس سے آیا ہے

یہی روایت خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۲ اور کتاب معجزات نبی الوری جلد ۲ صفحہ ۳۱ پر بعینہا انہی لفظوں میں موجود ہے۔

احمدی دوستو! کیا ہم امید رکھیں کہ تم لوگ اپنے ہی پیش کردہ حوالہ کو سامنے رکھ کر ہمارے ساتھ فیصلہ کرلو گے؟ واقعات گذشتہ سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم لوگ مدینہ کی ایک قوم (یعنی یہود) کی طرح خیر نا و ابن خیر نا کہہ کر فوراً اپنے قول کے برخلاف، شرّ نا و ابن شرّ نا کہنے لگ جایا کرتے ہو۔

پس اگر تم نے اپنے حوالہ، استیعاب، کے مطابق حضرت عیسی کی زندگی اور آسمان پر جانے کے مسئلہ کا فیصلہ استیعاب سے ہمارے ساتھ نہ کیا تو ہمارا دعوی ثابت ہوگا۔ اگر کرلیا تو ہمارا دعوی غلط: بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا (اہلحدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء)

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مولانا ثناء اللہ ڈیٹر اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ حضرت مسیح عیسی بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے اور آج تک زندہ ہیں۔

نوٹ: قرآن کے الفاظ رفعه الله اليه کی صحیح تفسیر روایت حضرت حاطبؓ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ؑ یہود کے ہاتھوں سے نہ مقتول ہوئے، نہ صلیب پر چڑھائے گئے۔ بلکہ خدا نے ان کو آسمان کی طرف اٹھالیا۔ یہی مذہب عبداللہ بن عباس کا تھا۔ دیکھو ابن جریر جلد ۲۸ صفحہ ۵۶، ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۲۲ جلد ۹ صفحہ ۴۵۴، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۴۳۸، ترجمان القرآن جلد ۱ صفحہ ۷۸۱، فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۱۳۴۶ اکسیر اعظم جلد ۶ صفحہ ۳۸۔۳۹۔ (گل دستہ ثنائی ۴ محرم ۱۳۴۲ھ۔ ۱۷۔ اگست ۱۹۲۳ء ص ۱۶۔۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مشن جلد ۱۰ اسے؟؟؟)(معلوم نہیں ان الفاظ سے کیا مطلب ہے میرا؟ بہاء)

## تنقید شرح بخاری پارہ اول مسمی فضل الباری

## مولفہ مولوی محمد علی ایم اے لاہوری

جناب ماسٹر شیخ غلام حیدرؒ مقیم سرگودھا لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب ایم اے لاہوری خاص اپنے مشرب کے عقائد کے ماتحت اسلام کی جو خدمت کر رہے، وہ علماء اہل سنت کے واسطے ایک زندہ سبق ہے۔ بالفعل صرف پہلا پارہ طبع ہوا ہے اور ہر دو ماہ کے بعد ایک پارہ شائع ہونے کی توقع دلائی گئی ہے۔

اس سے پہلے وہ قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ مع تفسیر نیز اردو ترجمہ مع تفسیر شائع کرا چکے ہیں۔ انگریزی ترجمہ کے متعلق کسی اہل سنت انگریزی خوان نے چونکہ اتنی مدت تک کچھ نہ لکھا، اس واسطے مجبوراً بوڑھی عمر میں خاکسار (غلام حیدر) نے اس فرض کفایہ کو کتابی صورت (کشف الاسرار) میں ادا کیا۔ اور الحمدللہ کہ خاص اس ملک میں اور غیر ممالک میں بھی جہاں اردو خوان اصحاب موجود ہیں، اس کتاب سے اہل سنت کے عقاید کو صحیح روشنی میں دیکھ کر اکثر نے بلا طلب شکریہ ادا کیا۔

عرصہ چھ سال سے مولوی محمد علی صاحب یا ان کی جماعت کے کسی فرد کو کشف الاسرار کے دلائل توڑنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اب چونکہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن مع اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکے، بخاری شریف کے ترجمہ و شرح کی طرف علماء دیوبند و اہل حدیث کی توجہ منعطف کرا کر تھوڑا سا نمونہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ و شرح بخاری شریف پارہ اول کا ہدیہ ناظرین کرتا ہوں، تاکہ ثابت ہو کہ جس طرح قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ و تفسیر میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اکثر مقامات پر اہل سنت کے عقاید کے صریح خلاف لکھا ہے، اسی طرح بخاری شریف سے بھی سلوک کریں گے۔ اور اگر علماء اہل سنت نے مولوی محمد علی صاحب کے اردو ترجمہ قرآن و بخاری کی تنقید سے بھی پہلو تہی کی، تو وہ جانیں اور ان کا خدا و رسول۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاکسار ( ماسٹر غلام حیدر ) اب ۷۴ سال کی عمر میں اس محنت کے قابل نہیں ۔

## الف: صفحہ ۱۴ ابذیل حدیث

عن نبی ﷺ قال ید خل اھل الجنة الجنة واھل النارالنار ثم یقول اللہ اخر جوا من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایما ن فیخرجو ن منها قد اسودّ وا فیلقون فی نهر الحیا او الحیاة شك مالك فینبتون کما تنبت الحبة فی جا نب السیل الم تر انها تخر ج صفراء ملتویّة فرمایا نبی ﷺ نے بہشت والے بہشت میں داخل ہونگے اور دوزخ والے دوزخ میں پھر اللہ کہے گا اسے نکال دو جسکے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو۔ سو وہ اس سے نکالے جائینگے۔ یہ مالک کو شک ہے اور وہ اگیں گے جس طرح دانہ ندی کے کنارے اگتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے

قال: ( یعنی مولوی محمد علی لاہوری کہتے ہیں ) مشرک کو نہ بخشنے سے مراد یہی ہے کہ وہ سزا پالے گا مگر سزا کے بعد پھر اسے نہ صرف اس سزا سے نکال دیا جائے گا بلکہ وہ ایک نئی زندگی حاصل کرے گا۔ یہی مراد نہر حیات میں ڈالے جانے سے ہے۔ یہ امید سوائے اسلام کے کسی دوسرے مذہب نے نہیں دی کہ آخر کار سب ہی ایک نئی زندگی پا لیں گے۔ اور یوں سزا کا فلسفہ بھی بتا دیا کہ وہ دکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ بیماریوں سے پاک کرنے کے لئے ہے اس کی تائید قرآن شریف اور بہت احادیث سے ہوتی ہے چنانچہ ابن تیمیہ نے بہت سے صحابہ کے اقوال اس بارے میں نقل کئے ہیں کہ نار پر آخر فنا آئے گی اور حضرت عمرؓ کا قول بھی یہی ہے اور حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سیأ تی علی جهنم زمان لا یبقی فیها احد یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔

اقول: ( یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں ) مولوی محمد علی صاحب لاہوری شرح حدیث میں تحریف لفظی کر رہے ہیں۔ حدیث میں مشرک کا کوئی لفظ وارد نہیں، نہ دوزخ سے اس کے نکالے جانے کا ذکر ہے۔ بلکہ جن کے دل میں رائی جتنا بھی ایمان ہوگا ان کا ذکر ہے۔ اور یہ عین انصاف ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں۔

سزا کا فلسفہ دوزخ میں پاک کرنے کا بالکل غلط ہے، بلکہ وہ بموجب قرآن مجید جزاء و فاقا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کی مستوجب سزا ہے جس کے واسطے

و ما ظلمنا هم و لکن کا نوا هم الظا لمین

(الزخرف:۷۶)(ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر، بلکہ وہ خود ظالم ہیں)

و ما ظلمنا هم و لکن ظلموا انفسهم (هود: ۱۰۱)

و ما ظلمنا هم و لکن کا نوا انفسهم یظلمو ن (النحل:۳۳)

و لا یخفف عنهم العذا ب (یعنی ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا)

و ز دنا هم سعیراً ۔(اور زیادہ کریں گے ہم ان کو عذاب)

و العذا ب ا لآ خرة ا خزی (اور عذاب آخرت کا زیادہ ذلیل کرنے والا ہے)

وغیرہا نصوص موجود ہیں۔

۲۔مشرک کی عدم مغفرت پر بشرطیکہ وہ شرک سے بے توبہ فوت ہو، علاوہ کثیر الآیات یہ دو آیات نصوص مبین موجود ہیں

ان الله لایغفر ان یشر ك به.(بے شک اللہ نہیں بخشتا کہ اس سے شرک کیا جائے)

انـه من یشرك با لله فقد حر م الله علیه الجنة (جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا پس اللہ ضرور اس پر جنت کو حرام کردے گا)

اسی طرح کافر کے عدم خروج من النار پر بھی نصوص موجود ہیں

و ما هم بخا ر جین من النار (وہ آگ سے نکل نہیں سکیں گے)

فالیو م لا یخر جو ن منها و لا هم یستعتبو ن

(یعنی قیامت میں وہ دوزخ سے نکالے نہیں جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی)

ان کے علاوہ بھی نصوص قرآنی موجود ہیں۔مگر مولوی محمد علی صاحب جیسے دماغ والوں کو ذہن نشین کرنے کے واسطے قرآن کریم نے کافر و مشرک کے عدم دخول جنت کے واسطے ابلغ طور پر اس طرح بھی فرمادیا

لا تـفتّح لهـم ابـواب السمـاء و لایـد خـلـو ن الـجنة حتی یلج الجمل فی سمّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الخیاط (اعراف:۴۰)ان کیلئے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گذر نہ جائے)

۳۔نہر حیات کوئی استعارہ نہیں بلکہ حقیقت ثابتہ ہے۔اور اس میں صرف انہی کا تزکیہ ہوگا جن کا صحیح بخاری کی محولہ حدیث میں ذکر ہے، نہ مشرک کا۔

مولوی محمد علی کا دیباچہ میں تو دعوی ہے کہ احادیث کو قرآن سے حتی الوسع تطبیق دینے کی سعی کی جائے گی ،مگر عقیدہ بھی قید سے سخت تر چیز ہے۔مولوی محمد علی نے غیر ثقہ روایات واقوال الرجال کی پناہ لی اور آیات محکمات واحادیث صحیحہ مرفوعہ کو بالکل نظر انداز کر دیا۔

۴۔مولوی محمد علی ایک اور عجیب نکتہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ مشرک وکافر کے آخر میں جنت میں داخل ہونے کی امید کسی مذہب نے پیش نہیں کی۔

بہت خوب!اس عقیدہ سے مولوی محمد علی نے پولوسی کفارہ کی جگہ باحسن طور پر کردی۔مگر اس عقیدہ سے مصلحت نزول کتب سماوی وتبلیغ رسالت وتخلیق ہر دو عالم باطل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی پر کذب کا الزام عائد ہوتا ہے۔

۵۔مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو واضح ہو کہ ایسے عقیدہ سے اسلام نے ہرگز جھوٹی امید نجات کی نہیں دلائی، بلکہ سخت سے سخت مشرک وکافر تک کو بھی توبہ سے لا تقنطوا کا مژدہ بوساطت رحمۃ للعالمین ﷺ سنا دیا ہے۔مگر مذکورہ اقسام کے واسطے بصورت عدم توبہ نبی ﷺ اور مومنین کو طلب مغفرت وشمول جنازہ سے تاکیداً منع کر دیا ہے۔اور منکر اقوام کو ہلاک کر کے ایک منصفانہ اصول کا پتہ بتلا دیا ہے کہ آئندہ آخرت میں اللہ تعالی کی کیا سنت ہوگی۔

حدود کے اجراء کے واسطے قرآن شریف ولا تاخذکم بهما رأفة فی دین الله (یعنی اللہ کی حدود جاری کرنے کے وقت تمہارے دلوں میں رحم نہ آوے)۔اور کفار کے مقابلہ میں اغلظ علیهم (یعنی اے نبی ان پر سختی کر)،اور صحابہ کی شان اشداء علی الکفار (یعنی اصحاب نبی ﷺ کافروں سے سخت برتاؤ کرتے ہیں)فرماتا ہے۔

جس طرح اللہ تعالی کی دنیاوی سنت کے واسطے فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمدلله رب العالمین (یعنی ظالموں کی جڑ کاٹی گئی اور سب حمد اللہ رب العالمین کو سزاوار ہے)قرآن میں موجود ہے۔ اسی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخرت میں بھی اسی سنت پر نص و قضی بینھم و قیل الحمد لله رب العالمین گواہ ہے۔یعنی قیامت کے دن انصاف سے فیصلہ ہوچکنے کے بعد ملائک کہیں گے سب حمد رب العالمین کو سزاوار ہے جس نے پورا انصاف کیا۔

یہود کے واسطے شرک مادون جرم یعنی کتمان حق باخذ رشوت پر قرآن تو لا یکلمھم الله یو م القیا مة و لا یز کیھم (یعنی اللہ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا)، فرماتا ہے۔مگر مولوی محمد علی کی قرآن فہمی اور حدیث فہمی دیکھئے کہ مشرک کو بھی تزکیہ کے واسطے نہر حیات میں غوطہ دلا رہے ہیں۔

۶۔مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اس بارہ میں جو اقوال رجال وضعیف روایات پیش کئے ہیں وہ نصوص قرآنی پر حکم نہیں ہوسکتے۔اور صحیح مسلک یہی ہے کہ اس قسم کی احادیث ضعیفہ واقوال الرجال کو اصل محکمات کے ماتحت تطبیق دینا چاہیے تاکہ اختلاف کا دروازہ نہ کھل جائے اور اسلام میں بے ہودہ عقائد داخل نہ ہوجائیں۔

بے شک ابن تیمیہؒ، محی الدین عربیؒ اور ایک آدھ اور نے بھی فناء النار کے مسئلہ کی طرف میلان ظاہر کیا ہے، مگر علماء اہل سنت نے ان سے اتفاق نہیں کیا۔بلکہ شوکانیؒ ، ابن جوزیؒ، مجدد الف ثانیؒ وغیرھم نے اسکی تردید میں کتب تالیف کی ہیں تفاسیر فتح البیان، مواہب الرحمٰن، درمنثور میں بھی خالدین فیھا ما دا مت السّماوا ت و الار ض ا لّا ما شاء ر بّك کے ذیل میں کسی قدر تردید موجود ہے۔غایت سے غایت لا یبقی فیھا احد سے مراد خاص اسی طبقہ کا خالی ہونا ہے جس کی احادیث مرفوعہ میں تشریح موجود ہے۔

ب: قال: صفحہ ۳۸ زیر حدیث نمبر ۷ نوٹ نمبر میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری ثم قا ل ما من شیء لما کن ار یته ا لا ر أیته فی مقا می ھذا حتی الجنة والنار کے ذیل میں اس طرح فرماتے ہیں :یعنی فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو دکھلائی گئی تھی مجھ کو مگر میں نے دیکھ لیا اس کو بیچ اپنی اس جگہ کے حتی کہ بہشت اور دوزخ بھی۔

پس اگر سب چیزوں کو اس مقام پر کھڑے ہوئے دیکھ سکتے تھے تو یہ کیوں زور دیا جاتا ہے کہ معراج جب تک اس جسم کے ساتھ نہ ہوا ہو آپ آسمان پر کیوں کر جاسکتے اور بہشت ودوزخ دیکھ سکتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقول: (یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) یہ مدنی واقع اصل معراج جسمانی کے بعد کا ہے جو مکی زندگی میں ہوا جس میں پانچ نمازوں کا حکم ہوا۔ احادیث سے جناب ﷺ کا چند بار نماز میں بلا سواری براق و بے معیت جبریل کشفی معراج بھی ثابت ہے جو آپ کے کمال روحانیت کی دلیل ہے مگر مولوی محمد علی صاحب کو جسمانی معراج سے صاف انکار ہے جس پر سورہ اسراء سورہ نجم کی آیات و احادیث مرفوعہ شاہد ہیں۔ اگر مولوی محمد علی اس مسئلہ کو قبول کر لیں تو رفع و نزول مسیح بھی ساتھ ماننا پڑتا ہے جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ خواجہ کمال الدین باہر جا کر آپ کو حنفی بتاتے ہیں مگر معراج جسمانی و نزول مسیح و بعض دیگر عقاید میں حضرت امام ابوحنیفہؒ سے بالکل الگ ہیں۔

ج۔ قال: صفحہ ۳۹ حدیث نمبر ۷۹ میں صحابہ کا نبی ﷺ کے پاس مدینہ شریف میں باری باری آنے کا ذکر ینزل یوما اور انزل یوما کے الفاظ سے مذکور ہے یعنی ایک دن فلاں صحابی آتا ایک دن میں آتا۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب لاہوری نوٹ نمبر ا میں یوں فرماتے ہیں: فلاں فلاں صحابی کے مدینہ آنے پر لفظ نزول بولا گیا ہے حالانکہ وہ آسمان سے نہیں اترا کرتے تھے۔

اقول: (یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) اگر یہ علمی اصول صحیح ہے کہ مختلف المعنی الفاظ کا صحیح ترجمہ اور مفہوم بموجب قرائن قرار دیا جاتا ہے تو مولوی محمد علی صاحب کا اس لفظ نزول کو حدیث میں سفر یا آنے کے معنی قرار پانے سے اپنے عقیدہ پر استدلال کرنا بالکل غور ہے۔ مسیح کے رفع و نزول کے ساتھ قرائن کثیرہ احادیث صحیحہ میں موجود ہیں ان سے حقیقت کھل جاتی ہے مگر اہل سنت کے ہاں مسیح موعود کے آسمانی رفع و نزول کی احادیث بھی موجود ہیں اور مسیح موعود کی شخصیت کے قرائن و علامات مخصوصہ ایسے زبردست ہیں کہ وہ کسی غیر مدعی پر ہرگز چسپاں نہیں ہو سکتے جس طرح وہ پہلے مدعیان مسیحیت پر چسپاں نہیں ہوئے (کشف الاسرار میں ہر سہ مذکورہ مسائل کو زیادہ مدلل بیان کیا گیا ہے شائقین اس کی طرف رجوع کریں)

جناب رسول اللہ ﷺ نے مسیح موعود کے متعلق مسیح ابن مریم کے الفاظ بطور استعارہ کے نہیں فرمائے بلکہ اسی طرح فرمائے جس طرح قرآن مجید نے متعدد دفعہ فرمائے۔ جب قرآنی مسیح ابن مریم غیر موجود نہیں ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا، تو احادیث والا مسیح موعود بھی غیر موجود نہیں ہوسکتا۔ زیادہ حیرت و تعجب تو اس پر ہے کہ قادیانی مسیح احادیث والے مسیح ابن مریم کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے باوجود تاویلات کرنے سے باز نہیں رہ سکتے اور علم معانی کی رو سے حقیقت کے امکان کے بعد تاویل باطل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اسم علم کی تاویل ناجائز ہے مگر علمی و منصوص اصول کی بنا پر اس جماعت سے قطعی فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہے کیونکہ اس کے اپنے اصول بالکل جداگانہ ہیں مثلاً اگر متنازعہ فیہ امر میں اس جماعت کے سامنے یہ منصوص اصول پیش کیا جاتا ہے

فان تنازعتم فی شیء فردّوہ الی اللّٰہ و الرسول ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم الآخر (پس اگر تمہارا کسی امر پر آپس میں تنازعہ ہو پڑے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم کو اللہ اور آخرت پر ایمان ہے)

تو بوجہ عدم ملکہ تطبیق اپنے مزعومہ عقیدہ کے خلاف پا کر جھٹ یوں کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر حدیث صحیح سے فیصلہ غیر ممکن ہوتا تو قرآن ہم کو اس اصول منصوصہ کی ہرگز رہنمائی نہ کرتا۔ قرآن کو تو صحیح حدیث پر اعتبار ہے، مگر اس جماعت کو اعتبار نہیں، اور اس کی اطلاع ہم کو قرآن شریف پہلے ہی آیت ذیل میں دے چکا ہے

و اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم اذا فریق منھم معرضون

(یعنی جب ان کو فیصلہ کے واسطے قرآن و رسول کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو ان میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو منہ پھیر لیتی ہے (اور نہیں مانتی)

جب اہل علم مومنین علمی و منصوص اصول کے پابند رہے ہیں اور ہونا بھی چاہیے (کیونکہ سبیل المومنین یہی ہے) تو قادیانی مسیح کی امت کا ان اصول حقہ صریح سے صریح اعتراض دیکھ کر خاکسار کو ان کے اپنے خاص اصول و عقائد کی ان کے امام کی تحریرات سے مزید تحقیق کرنے کی طرف خاص توجہ ہوئی اور اثناء تحقیق میں ان میں حق و باطل ہر دو موجود پائے پس حق کو تو قبول کر لیا اور باطل کو رد کر دیا۔

پس بنظر افادہ مسلمین ان کے اباطیل سے قدرے نمونہ پیش کیا جاتا ہے جس میں کافی ثبوت صحیح بخاری پارہ ۱۴ والی حدیث کا ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے تیس کذابوں دجالوں کا آنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے جونبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے اور انجیل متی باب ۲۴ والی حضرت مسیح کی متفقہ پیش گوئی سے حدیث مذکورہ کی مزید تصدیق بھی حاصل ہوگئی کہ بہت سے جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح اٹھ کھڑے ہوں گے اور بعض اہل دانش بھی بوجہ ان کی عجیب چالبازیوں کے ان کے مطیع ہو جائیں گے

اصول اول: کذب وافترا

جب مرزا غلام احمد قادیانی کو قبل نزول مسیح مسئلہ ظہور مہدی کا کسی خاص وجہ سے ناگوار اور خلاف مرضی معلوم ہوا تو بطور تصدیق ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۸ پر یوں فرمایا (بطور خلاصہ)

مہدی والی کسی حدیث کو صحیحین (بخاری و مسلم) نے بوجہ عدم صحت بالکل درج نہیں کیا حالانکہ ان ہر دو کتب میں اخیر زمانہ کا پورا نقشہ موجود ہے۔

بہت خوب! مگر جب خود مہدی بننے پر جم گئے تو بطور تصدیق اسی بخاری کی طرف سے اپنی جھوٹی بنائی ہوئی ایک حدیث شہادۃ القرآن صفحہ ۴۰ میں پیش کردی (بطور خلاصہ) مہدی کے ظہور کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی ھذا خليفة الله المهدی، اور بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ فرما کر اس حدیث موضوعہ خود کی طرف خاص توجہ دلائی۔

اقول: اب اگر بخاری میں یہ حدیث موجود ہے تو خاکسار کاذب ومفتری، ورنہ وہ کاذب ومفتری، بلکہ ڈبل کاذب ومفتری۔

اصول دوم۔تحریف لفظی وخیانت

جب مرزا غلام احمد کو مجدد بننا مدنظر تھا، تو براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶ وازالہ اوہام صفحہ ۹۱۴ وتحفہ بغداد صفحہ ۲۰۔۲۱ میں یوں لکھ دیا (بطور خلاصہ)

مجدد سرہندی مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کو کثرت مکالمہ ومخاطبہ کا شرف حاصل ہو اور بہت سے امور غیبیہ اس پر کھولے جائیں وہ مجدد ہوتا ہے

بہت خوب! مگر جب آپ نے نبی بننے کا دل میں فیصلہ کرلیا تو مجدد سرہندی کے اپنے محولہ رقعات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تحریف لفظی وخیانت کر کے بجائے مجدد کے لفظ نبی پیش کر دیا اور مثال حضرت عمر (جو محولہ رقعات میں بعد لفظ مجدد کے تھی) اس حوالہ میں بالکل اڑا دی۔

ایک ہی بوتل سے دو قسم کا عرق حسب موقعہ نکال کر دے دینا ان کا ضروری اصول تھا

## اصول سوم: دجل ومکر

اپنے مریدوں کو قابو رکھنے کے لئے اور دوسرے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے واسطے مرزا قادیانی کبھی کبھی حسب نمونہ ذیل اشعار بھی فرمایا کرتے تھے

ما مسلمانیم از فضل خدا۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہست او خیر الرسل خیر الانام۔ ہر نبوت را بر او شد اختتام
معجزات انبیائے سابقین۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ما ست۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاء ست

اقول: اپنے پیشوا مصطفیٰ خیر الرسل خیر الانام ﷺ کے ادب ومنزلت اور وقعت کا جو عملی ثبوت آپ نے پیش کیا وہ اعجاز احمدی صفحہ ۷۱ میں اسطرح ہے: اس کے واسطے ایک قمر کا خسف واقع ہوا، مگر میرے لئے دو کا یعنی چاند اور سورج کا۔

اس سے زیادہ وقعت ازالہ اوہام حصہ۲ ص ۶۹۱ میں اس طرح مذکور ہے (بطور خلاصہ)

اگر آنحضرت ﷺ کو بوجہ عدم موجودگی نمونہ پوری حقیقت ابن مریم دجال یاجوج ماجوج، دابۃ الارض کی بذریعہ وحی منکشف نہ ہوئی ہو تو کچھ تعجب نہیں

نبوت کے خاتمہ کا آپ کو ایسا یقین حاصل تھا کہ کوئی قسم کی نبوت ایسی نہ رہی جس کا دعویٰ کر کے آپ فوت نہ ہوئے ہوں ظلی نبوت کا، بروزی نبوت کا، غیر تشریعی کا، تشریعی کا۔

باقی آپ کا یقین انبیائے سابقین کے معجزات مذکورہ قرآن مجید کی نسبت بطور نمونہ معجزات قرآنی باذن اللہ حضرت مسیح کا حال ازالہ اوہام وغیرہ میں موجود ہے جہاں ان معجزات کے متعلق حقارت کا کوئی لفظ بھی آپ کے حافظہ ولغت سے باہر نہیں رہ گیا۔ یعنی قابل نفرت، مکروہ، عمل الترب، مسمریزم وغیرھا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خدا ناحق ضد سے محفوظ رکھے جو آگا پیچھا بالکل دیکھنے نہیں دیتی۔ آپ کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ کم ازکم میں لفظ مسمریزم کا استعمال تو نہ کروں کیونکہ وہ اٹھارویں صدی عیسوی کی ایجاد ہے، (دیکھو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ مسمریزم)

اب اگر مذکورہ اصول جناب مرزا غلام احمد کو حدیث سابقہ محولہ بخاری پارہ ۱۴ و پیش گوئی مذکورہ محولہ انجیل متی باب ۲۴ ہر دو سے تطبیق دی جائے تو بلا ریب ایک باانصاف محقق اس نتیجہ پر پہنچنے میں تامل نہیں کرے گا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حدیث مذکورہ و پیش گوئی انجیلی کے عین و صحیح مصداق ہیں۔ مگر افسوس کہ ان کی جماعت اسلام کے نام سے مسلمانوں کے عقائد کس ڈھب سے بگاڑ رہی ہے اللہ تعالیٰ زمانہ کے گمراہ کن فتنوں سے ہم کو عقائد اہل سنت ماانا علیه وا صحابی پر قائم رکھے اور گمراہوں کو توبہ و ہدایت بخشے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۵۔۸)

## محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے

جناب مولانا محمد عثمان فارقلیط دہلوی دفتر جمعیت علماء ہند دہلی سے لکھتے ہیں:

کل المنار (مصر) کا تازہ پرچہ ولائتی ڈاک سے موصول ہوا جس میں مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ترجمۃ القرآن انگریزی پر مدیر المنار نے ایک سائل کے جواب میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور مختصر الفاظ میں اس کی حقیقت ایسی واضح کی ہے کہ جسے پڑھ کر لاہوری احمدی اپنے بلند بانگ مگر بے معنی شور و شر پر ضرور نادم ہوں گے اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ایک انگریزی دان ہندی کی تفسیر اہل زبان اور عربی ادب و انشاء کے اساطین کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے۔

ہمیں تفسیر کی صحت و عدم صحت سے فی الحال بحث نہیں ہے بلکہ اس وقت جماعت احمدیہ کے ذمہ دار اراکین کی اس بانگ بے ہنگام کا انکشاف مقصود ہے جو وہ ہندوستان میں انگریزی تفسیر کے متعلق شائع فرماتے رہتے ہیں اور تحسین و آفرین کے نمائشی پھول برسا کر اپنی علالت ذوق اور علمی بے مائیگی کا ثبوت بہم پہنچاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہیں

تفسیر مذکور کی نسبت یہ کہنا کہ اس کو دنیا میں جیسی مرجعیت اور مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ کسی دوسری تفسیر کو آج تک نصیب نہیں ہوئی ہے، انتہاء درجہ کی ناواقفیت اور عدم احتیاط کی غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے جسے کوئی ہوش منداور بالغ نظر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس سے مطلب ہندوستان کے عام مسلمانوں میں اعتبار اور اعتماد پیدا کرنا اور اپنے تقدم وترقی کی جانب تیز پا اقدام اور اپنی نظر فریب خدمات کی تشہیر ہے۔ بہر حال ہم المنار کے اس حصہ کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں تا کہ دیار اسلامیہ میں جو وقعت وعزت اس تفسیر کو حاصل ہے وہ معلوم ہو جائے۔

سوال: مولوی محمد علی ہندی نے جو انگریزی تفسیر لکھ کر شائع کی ہے اس پر اعتماد وعمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس تفسیر کا ترجمہ انگریزی سے ملاوی زبان میں حاجی عثمان جوکرو امینوٹو نے کیا ہے جس کی وجہ سے علماء جاوہ میں سخت نزاع پیدا ہو گیا ہے اور اکثر علماء نے اس تفسیر پر نہایت مدلل اور معقول اعتراض کئے ہیں لیکن جاوی قرآن کے مترجم حاجی عثمان کہتے ہیں کہ مجھے اس تفسیر میں کوئی غلطی معلوم نہیں ہوتی۔ پس آپ کا فرض ہے کہ اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں

جواب: یہ بات مشہور ہے کہ مولوی محمد علی جو اس تفسیر کے مصنف ہیں قادیانی عقائد کے مبلغ ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ تفسیر مذکور میں بعض آیات میں مضحکہ خیز معنوی تحریف کی گئی ہے۔ وہ آیات جن کا تعلق حضرت مسیح علیہ السلام سے ہے یا وہ آیات جن کو زبردستی مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود پر چسپاں کیا گیا ہے، ہمارے دعوی کا کھلا ثبوت ہیں۔ انہی وجوہات کی بنا پر جامع ازھر کے شیوخ اور بیروت کے مفتی نے اس انگریزی ترجمہ کی مصر اور شام میں داخلہ کی ممانعت کر دی ہے تا کہ لوگ تحریف وتسویل سے گمراہ نہ ہوں اور ان کے سلفی عقاید پر زد نہ پڑے ۔قادیانی بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ وہ مسیح الدجال کے حق میں وحی اور رسالت کے مجوز ہیں ان کو قرآن کریم کی معنوی تحریف میں وہ ملکہ حاصل ہے جن کے مقابلہ میں باطنی عقاید کے پیرو اور فارس کے زندیق کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انکے نزدیک سورہ فاتحہ میں استمرار وحی الی آخر الزمان منجملہ نکات ومعارف قرآن سے ہے۔قادیانی مدعی کے فاسد عقاید اور جاہلانہ غلط نویسی کی تردید ہم نے اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں بھی کی ہے اوراس کیموت کے بعد بھی ہم اس امر سے غافل نہیں ہیں اور انشاء اللہ ہم باطل کا مقابلہ حق وانصاف کے ساتھ تا مقدور کرتے رہیں گے۔

میری تحقیق میں اس ترجمہ پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے اور نہ فہم کا کوئی خاکہ اور عمل وسعی کا کوئی نقشہ اس کج اور ناہموار سطح پر تیار ہوسکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ یہ تفسیر غیر اقوام میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بہت مفید ہے، سو حقیقت میں یہ وہی کہہ سکتا ہے جس کو مطالب قرآن پر عبور نہ ہو اور نہ وہ لغت عرب اور اسا لیب قرآن پر کوئی ادنی سی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ سلف کی تفسیر سے واقف انسان کبھی اس لغو گوئی کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔

(المنار۔ صفر ۱۳۴۷ھ ص ۲۸ مطبوعہ مصر)

مندرجہ بالا تحریر کسی حاشیہ کی محتاج نہیں اور نہ اپنے اظہار و بیان میں کسی اضافہ کی حاجت مند۔ امید ہے کہ مولانا محمد علی لاہوری اسے پڑھ کر اپنی، لاثانی تفسیر۔ پر نظر ثانی کی تکلیف ضرور گوارا فرمائیں گے ورنہ ان کی یہ حرکتیں مسلمانوں کی روحانی اذیت کا موجب بنی رہیں گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء ۔ ج ۲۵ نمبر ۴۴ ص ۱۰۔۱۱)

..........................

# کشف الحقائق

## ریویو برترجمہ بخاری شریف از محمد علی لاہوری

(ماسٹر غلام حیدر شیخ)

اس تنقید کا ایک جزوی ماحصل اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء میں طبع ہوا تھا مگر اس کا مطالعہ اخبار مذکورہ کے صرف ناظرین تک محدود رہا، اور بعض قابل توجہ نکات بھی جلدی میں نظر انداز ہو گئے۔ اس واسطے بعد ترمیم و اضافہ اس تنقید کو از سر نو رسالہ صورت میں علیحدہ شائع کرنا قرین مصلحت معلوم ہوا۔

خاکسار (شیخ غلام حیدر) کو اس امر کے اظہار میں کوئی حجاب نہیں کہ مولوی محمد علی (قادیانی لاہوری) اپنے خاص مشر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب کے عقائد کے ماتحت جس پیرایہ میں اسلام کی خدمت بصورت تقریر وتحریر بجالا رہے ہیں وہ علماء اہل سنت کے زیر نظر رہنا چاہیے۔

چونکہ محمد علی لاہوری کے انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن کی تنقید بصورت.. بزبان اردو کتاب کشف الاسرار بھی اسی خاکسار نے عرصہ چھ سال ہوا، شائع کرائی تھی اس واسطے قدرت الٰہی نے مولوی محمد علی لاہوری کے بخاری شریف کے اردو ترجمہ وشرح کی تنقید کی خدمت بھی اس ناچیز کے سپرد کردی۔ اب آئندہ پاروں کی تنقید کے متعلق خاکسار کا یہ عذر ہے کہ ہر دو ماہ کے بعد ایک ایک پارہ شائع ہونے کی توقع دلائی گئی ہے، اور قوائے ذہنی ودماغی بھی اب سابق کی طرح اس کام کا ثقل برداشت نہیں کرسکتے۔ اس واسطے علماء اہل سنت سے الدال علی الخیر کفاعله عرض کرکے آئندہ پاروں کی تدریجی تنقید کی خدمت مجبوراً ان کے سپرد کرتا ہے۔

خاکسار ان علماء کرام کا دلی شکریہ پیش کرتا ہے جنہوں نے اس رسالہ کے ملاحظہ کی تکلیف گوارا فرمائی۔ خصوصاً حکیم عبدالرسول صاحب ومولوی اصغر علی صاحب روحی کا جنہوں نے بعض مقامات پر مناسب اصلاح ومشورہ سے مدد دی۔

## تمہید تنقید پارہ اول فضل الباری شرح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مولوی محمد علی لاہوری نے اپنے انگریزی ترجمہ وتفسیر قرآن شریف اور نیز ازاں بعد اپنے اردو ترجمہ وتفسیر کے اکثر مقامات میں اہل سنت کے صریح خلاف تفسیر وترجمہ کیا ہے اور وہاں کسی معتبر اہل سنت مفسر کو اپنا ہمخیال ظاہر نہیں کیا، بلکہ بعض دفعہ کل مفسرین کی متفقہ تفسیر کو لکیر کے فقیر بتلایا ہے۔ اب بوجہ عدم موجودگی انگریزی ترجمہ قرآن برمسلک عقائد اہل سنت انگریزی دان اصحاب محمد علی لاہوری کے ترجمہ وتفسیر سے کم وبیش متاثر ہوئے سوائے معدودے چند کے جو خوش قسمتی سے اس جدید مرزائی فرقہ کے خیالات سے پہلے ہی واقف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔لہذا اجائے تعجب نہیں کہ وہی سلوک آپ نے اب اردو ترجمہ وشرح بخاری شریف سے شروع کر دیا ہے۔ اگر چہ اپنے دیباچہ میں علم حدیث کی عدم تکمیل کا عذر پیش کر دیا ہے اور اس بے بضاعتی کی معقول وجہ بجائے اس کے کہ ان کو اس نازک کام سے روک دیتی تاہم ایک خاص (لاہور مرزائی) جماعت کی امارت ومولویت کے فرض کی خدمت کا خیال غالب آ گیا اور آپ نے بسم اللہ شروع کر دی۔

## تنقید متعلق صفحہ ۱۴۔ پارہ اول حدیث نمبر ۲۰ فضل الباری

عن النبی ﷺ قال يد خل اهل الجنّة الجنّة و اهل النّار النّار ثم يقو ل الله ا خر جوا من كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايما ن فيخرجو ن منها قد اسودّ وا ، فيلقون فى نهر الحيا او الحياة شك مالك فينبتون كما تنبت الحبة فى جا نب السيل الم تر انها تخر ج صفراء ملتويّة . (صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۲)

(یعنی فرمایا نبی ﷺ نے بہشت والے بہشت میں داخل ہوں گے اور دوزخ والے دوزخ میں پھر اللہ تعالی کہے گا اسے نکال دو جسکے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو۔سو وہ اس سے نکالے جائیں گے۔یہ مالک کو شک ہے اور وہ اگیں گے جس طرح دانہ ندی کے کنارے اگتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے)۔

اس پر مولوی محمد علی لاہوری کی شرح ذیل ملاحظہ ہو: مشرک کو نہ بخشنے سے مراد یہی ہے کہ وہ سزا پالے گا۔مگر سزا کے بعد پھر اسے نہ صرف اس سزا سے نکال دیا جائے گا بلکہ وہ ایک نئی زندگی حاصل کرے گا۔یہی مراد نہر حیات میں ڈالے جانے سے ہے۔

یہ امید سوائے اسلام کے کسی دوسرے مذہب نے نہیں دی کہ آخر کار سب ہی ایک نئی زندگی پا لیں گے۔ اور یوں سزا کا فلسفہ بھی بتا دیا کہ وہ دکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ بیماریوں سے پاک کرنے کے لئے ہے۔اس کی تائید قرآن شریف اور بہت احادیث سے ہوتی ہے چنانچہ ابن تیمیہ نے بہت سے صحابہ کے اقوال اس بارے میں نقل کئے ہیں کہ نار پر آخر فنا آئیگی اور حضرت عمرؓ کا قول بھی یہی ہے۔اور حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ آپ نے فرمایا سیأ تی علی جھنم زمان لا یبقی فیھا احد
یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔
(فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری ج ا ص ۱۴۔ از محمد علی لاہوری)

تنقید:

( یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) خدارا انصاف! حدیث زیر تنقید میں لفظ مشرک ہرگز موجود نہیں کہ اس کی شرح کی ضرورت لاحق ہو، بالکل ایک غیر متعلقہ مسئلہ کو بے موقع چھیڑ دینا اہل علم کا شیوہ نہیں۔
یہ صریح تحریف لفظی ہے مگر جب آپ کے قادیانی مسیح مرزا غلام احمد بارہا تحریف لفظی سے اپنا مقصد پورا کرنا جائز سمجھتے ہیں (جسکا ثبوت انشاء اللہ عنقریب اسی مضمون میں پیش ہوگا) تو آپ بھی اسی چشمہ ہدایت سے فیض یاب ہو کر اس عادت کو کیوں ترک کرنے لگے۔
مشرک کی عدم مغفرت وعدم خروج از نار پر نصوص تو بعد میں مذکور ہوں گی بالفعل آپ اس قدر تو بتلائیں کہ نہر حیات کے ذریعہ سے اس کے نئی زندگی پانے کا ثبوت حدیث کے کس لفظ سے حاصل ہو رہا ہے۔ نہر حیات کوئی استعارہ ہرگز نہیں بلکہ ایک حقیقت منصوصہ ہے جس سے صرف انہی کا تزکیہ ہوگا جن کا ذکر اس حدیث اور بعض دیگر احادیث میں موجود ہے جہنم تزکیہ کا مقام نہیں بلکہ جزاء و فاقاً (النبا :۲۶) مقام مستوجب سزا کا ہے مگر آپ فرماتے ہیں کہ وہ بیماریوں سے پاک کرنے کی جگہ ہے۔ اس خانہ زاد فلسفہ پر کوئی نص پیش کی ہوتی۔ اس عقیدہ کے ثبوت میں مجوزین (جن میں آپ کی ساری جماعت شامل ہے) جس قدر آیات و احادیث واقوال الرجال ولغوی دلائل پیش کئے ہیں ان کو غیر مجوزین عقیدہ ہذا نے محکمات واحادیث صحیحہ مرفوعہ کے تحت میں لا کر خیالات باطلہ ثابت کر دیا ہے۔ مجوزین کی تعداد اس قدر قلیل ہے کہ بمقابلہ کثیر تعداد غیر مجوزین اہل سنت اس کی وقعت صفر کے برابر ہے۔ امام شوکانیؒ حضرت مجدد سرہندیؒ، ملا علی قاری حنفیؒ وبعض مفسرین اہل سنت نے اس پر کم وبیش لکھ کر کافی تردید کی ہے۔ مجوزین معدودے چند سے صرف دو اصحاب قابل ذکر ہیں۔ ایک شیخ محی الدین ابن عربیؒ جو فرعون کے باایمان غرق ہونے کے قائل ہیں۔ اوران کے اس قسم کے اقوال غیر معقول کا ردّ بعض علماء اہل سنت نے (جن میں مجدد سرہندی بھی ہیں) بڑی شدومد سے کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی رہے دوسرے صاحب امام ابن تیمیہ ؒ جو باوجود باکمال ہونے کے بعض مسائل میں اہل سنت سے الگ ہوگئے ہیں۔ مثلاً وہ ذات باری کی جسمیت کے قائل ہیں۔ تجارتی مال پر زکوۃ کو نا جائز بتلاتے ہیں۔ عمداً ترک صلوۃ کی قضا عنداللہ مردود کہتے ہیں۔ چاندی کے زیور طفل اور مرد دونوں کے پہننے میں باک نہیں سمجھتے۔ جنبی کے مسّ قرآن کو درست فرماتے ہیں۔ مسئلہ طلاق ثلاثہ اور شدّ رحال میں ان کا سب سے علیحدہ مسلک ہے (دیکھو کتاب دلیل الطالب) جب اہل سنت کی اجماعی ومتفقہ نصوص بعض مسائل میں وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو چکے ہیں تو فناء النار کے مسئلہ کا موید ہونا ان کی طرف سے جائے تعجب نہیں۔ اہل سنت کا فلسفہ بتائید منصوص نہایت معقول بنا پر یہ ہے کہ بوقت موت ایک نفس میں اگر رائی کے دانہ جتنا بھی ایمان ہے، تو دوامی دوزخ سے ان کو بچا سکتا ہے۔ برخلاف اس کے جس کے دل میں بوقت موت سوا شرک کفر اور نفاق کے اور کچھ نہیں اور چونکہ نہر حیات میں تزکیہ پانے کا استحقاق یا اقل درجہ بھی بوقت موت اس میں موجود نہیں اس واسطے مدامی دوزخ میں پڑا رہنے سے کوئی چارہ نہیں۔

مولوی محمد علی نے جو ضعیف حدیث حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت کی ہے سیأتی علی جهنم زمان لا یبقی فیها احد پیش کی ہے وہ کتاب کنز العمال میں مذکور ہے جو رطب و یابس روایات کا ایک مجموعہ ہے۔ صحاح ستہ اس سے بالکل خالی ہے اور خود یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ ؓ کی احادیث بخاری کے صریح خلاف ہے جس میں مشرک و کافر کے واسطے مدامی دوزخ ثابت ہے۔ لہذا یہ حدیث قابل حجت نہیں کیونکہ عقائد میں ضعیف حدیث کا باتفاق محدثین وفقہاء ہرگز کوئی دخل نہیں۔ اسی طرح حضرت عمر ؓ کے قول کی صحت میں کلام ہے۔ غائیت مطلب انکے قول (کہ آخر اہل جہنم اس سے نکالے جائیں گے خواہ مدت کتنی ہی دراز ہو) کا اہل سنت محققین کے نزدیک آیات واحادیث مرفوعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ہے کہ صرف وہی اہل دوزخ آخر کار نکالے جائیں گے جن پر مجمل قرآنی نص خالدین فیها ما دامت السماوات و الارض الا ما شاء ربك ۔ان ربك فعال لما يريد شاہد ہے۔ اس آیت (ہود:۱۰۷) کی تفسیر بوضاحت جناب سرور کائنات ﷺ نے خود فرمادی ہے جن کو آج ہم صحاح ستہ بالخصوص بخاری میں معہ کامل اسناد صحیحہ مرفوعات کے درجہ میں پاتے ہیں۔ پس اس کے خلاف جو بھی مواد قائلین نے (مسئلہ فناء النار) کے متعلق پیش کیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت جمہور کے محدثین وفقہاء نے اس پر ہرگز اتفاق نہیں کیا۔اس واسطے اہل سنت کی کتب عقائد میں یہ مسئلہ شامل نہیں ۔ایک اسلامی فرقہ (اشاعرہ) اور بعض مذکورہ چند ہستیاں مثلاً ابن تیمیہؒ وخواجہ ابن عربیؒ خلف وعید کے قائل ہیں یعنی خدا تعالی عذاب کے وعدہ کو اگر آخرت میں پورا نہ کرے تو یہ بالکل ممکن ہے کیونکہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔مگر اس میں امکان کذب باری تعالی تسلیم کرنا پڑتا ہے جو شان قدوسیت کے منافی ہے اور مصلحت وحکمت تخلیق دنیا وآخرت ومصلحت تبلیغ رسالت باطل ہو جاتی ہے۔اس واسطے اہل سنت کے جمہور علماء نے نصوص صحیحہ کی بنا پر اس سے انکار کر دیا ہے۔اس حدیث کی شرح میں تحریف لفظی کر کے محمد علی لاہوری كبرت كلمة تخرج من افواههم (کہف:۵) یوں فرماتے ہیں:

کہ کافر مشرک غرض ہر ایک ابلیس تک کو بہشت میں آخر کار چلا جانے کی امید سوا اسلام کے کسی مذہب نہیں دلائی۔

مگر اس اجتہاد سے مولوی محمد علی لاہوری نے آیات محکمات واحادیث مرفوعہ صحیحہ پر ہی ہاتھ صاف نہیں کیا، بلکہ اس عقیدہ کو نصاری کے پولوسی عقیدہ کفارہ کے قریب قریب پہنچا دیا ہے۔اور ان ہر دو عقائد میں جو صدمہ تقوی وخشیت اللہ کی تکمیل کو پہنچ سکتا ہے وہ باریک بین نظر سے مخفی نہیں۔

اسلام بے شک اللہ تعالی کی رحمت وسیع کی منادی کرتا ہے، مگر باغیوں اور منکروں وغیرہ کو موت تک بھی توبہ سے اعراض کرنے پر ابدی جہنم کی وعید سناتا ہے حتی کہ ایمان بے شرک کے ساتھ اپنے بندوں کو تمام گناہوں کی معافی کی توقع دلاتا ہے اور ایسی توقع کوئی مذہب بدون اسلام کے پیش نہیں کر سکتا

قل يا عبادى الّذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة اللّه انّ اللّه يغفر الذّنوب جميعاً انّه هو الغفور الرّحيم (زمر:۵۳)۔

(یعنی اے پیغمبر میرے بندوں کو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے(خواہ عمداً خواہ سہواً) کہہ دو کہ میری رحمت سے ناامید نہ ہوں بے شک اللہ سب گناہوں کو معاف کر دے گا بے شک وہ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے)

لیکن منکروں اور باغیوں کو اور پیغمبروں سے مقابلہ کرنے والوں کو ہلاک اور برباد کر کے اسی دنیا میں اللہ تعالی نے اپنے اصول کا پتہ وثبوت دے دیا ہے کہ آخرت میں بھی یہ اشد العذاب کے مستحق ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلف وعید پر کوئی نص قرآنی یا حدیث صحیحہ موجود نہیں بلکہ ایفائے عہد کا اللہ تعالیٰ نے جس طرح انّ وعد اللہ حق سے ثابت فرمایا ہے بالکل اسی طرح وعید کا بھی دیکھو آیات ذیل:

١ ـ کذّبت قبلھم قوم نوح و اصحاب الرّس و ثمود ـ و عاد و فرعون و اخوان لوط ـ و اصحاب الایکة و قوم تبّع کلّ کذّب الرّسل فحقّ وعید (ق:١٢ـ١٤)

٢ ـ قال لاتختصموا لدیّ و قد قدمت الیکم بالوعید ـ مایبدل القول لدیّ وما انا بظلام للعبید (ق:٢٨ـ٢٩)

٣ ـ و نفخ فی الصّور ذلك یوم الوعید (ق:٢٠)

٤ ـ فذکّر بالقرآن من یّخاف وعید (ق:٤٥)

اس سورہ ق کی اس امر میں ایک نرالی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خلف وعید کا ابطال بڑے شد و مد سے ثابت ہے ۔یعنی چار طریق سے: اول فحقّ وعید ،،دوم ـ ما یبدّل القول لدیّ ،یعنی متعلق وعید،،سوم قیامت کے متعدد منصوص اسماء سے یوم الوعید، اسی واسطے ہے کہ اس کا وقوع بھی صورت مثالی میں بالضرور ظاہر ہو۔

چہارم قرآن کے ذریعہ سے وعید سے خوف دلانا اسی صورت میں مفید ہوسکتا ہے کہ اس کا خلف نہ ہو ورنہ بچوں کو جھوٹ موٹ ہوّا کہہ کر ڈرانے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ۔اسواسطے ایسے خیالات کیلئے قرآن مجید نے ما قدروا اللہ حق قدرہ (الزمر:٦٧) فرمادیا ہے ۔ اگر مستحق وعید ابدی کے واسطے آئندہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کو خلف یا کوئی رعایت منظور ہوتی تو اس کے جنازہ سے ،اس کے واسطے کسی قسم کی دعا خیر سے، جناب رسول اللہ ﷺ اور مومنوں کو تاکیداً منع نہ فرمایا جاتا۔

جب دنیا ہی میں رحمت کے دروازے بصورت عدم جنازہ و دعائے خیر اس پر بند ہو چکے اور بوقت موت بھی لاتفتّح لھم ابواب السّماء ولا یدخلون الجنّة حتی یلج الجمل فی سمّ الخیاط (اعراف: ٤٠) کی نص سے اس کا دخول جنت میں غیر ممکن معلوم ہو چکا تو پھر انتہائی درجہ کی جسارت ہے کہ خلف وعید کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ پیش کرکے فناء النار کو عقیدہ کی جزو قرار دیا جائے اگرچہ احادیث صحیحہ میں مشرک کافر وغیرہ کو موت کے بعد فوری عذاب کے شروع ہوجانے کا ثبوت ملتا ہے مگر قرآنی نص بھی اس پر شاہد ہے و حاق ب آل فرعو ن سوء العذا ب ۔ النار یعرضو ن علیھا غدواً و عشیاً ویوم تقو م السّا عۃ ادخلوا ء ال فر عو ن اشد العذا ب (المومن:۴۵-۴۶)

اب جائے غور ہے کہ جو رحمٰن ارحم الراحمین اپنے رسول کریم ﷺ کو جو رحمۃ للعالمین ہیں ایسے لوگوں کے جنازہ سے بھی روک دیتا ہے اور ان کے مرتے ہی عذاب ان پر نازل کردیتا ہے تو یہ سب کچھ کیوں؟ یقیناً اس لئے کہ وعید کا اثر حقیقی اور کامل پیدا ہو پس جو وعید میں خلف باری تعالی کا عقیدہ رکھتا ہے اگرچہ دل خوش کن امید دلاتا ہے لیکن نصوص کو بالکل نظر انداز کرکے محض ہوا کا اتباع کرتا ہے۔

دوسرا بدتر نتیجہ اس عقیدہ کا یہ ہے کہ وہ التوائے توبہ و اصلاح کا محرک ہے گویا نجات جیسی اہم مراد کے حصول میں غفلت کو مدد دیتا ہے۔ جب اس عقیدہ سے خلاصی و بریت ہوگی، تو دو باتوں میں سے ایک کا دل میں اثر یقینی ہوگا۔ یا تو نجات کی فکر سے توبہ و اصلاح کا فوری میلان پیدا ہوگا، یا منکروں کی جماعت میں داخل ہوکر آئندہ آنے والی مدامی ہلاکت و عذاب کے خدشہ میں مبتلا رہے گا۔

چند نصوص متعلق عدم نجات مشرک وغیرہ ۱ ۔

انّ اللّٰه لایغفر ان یّشرك به و یغفر ما دون ذلك لمن یّشاء (النساء: ۴۸)۔

۲ ۔ انّه من یّشرك بالله فقد حرّ م اللّٰه علیه الجنّة و مأواه النار ( المائدة: ۷۲ )

نوٹ: اس محکم آیت نے قطعاً فیصلہ کردیا ہے کہ مشرک پر جنت کو اللہ تعالی نے حرام کردیا ہے۔ پھر اس فیصلہ کے خلاف جس قدر بھی ضعیف احادیث واقوال الرجال ہیں وہ قابل حجت نہیں رہتے۔ کیونکہ صحیح تفسیر و مفہوم اس آیت کا صرف وہی قابل حجت ہوسکتا ہے جو زبان مبارک رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بسند صحیح ثابت ہو جیسا کہ آئندہ مذکور ہوگا۔ لہذا مشرک وغیرہ کو آخر کار نہر حیات میں پاک کرکے جنت میں داخل کرنے کی تاویل باطل ہے۔ مجھ کو نہایت افسوس سے یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری نے دیباچہ شرح پارہ اول میں فرمایا ہے کہ حدیث کو حتی الوسع قرآن شریف سے تطبیق دینے کی سعی کی جائے گی ورنہ اس کی تاویل کی جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گی۔اب موصوف نے اس وعدہ کا ایفاء کیا تو کس طریق سے کیا؟ حدیث زیرتنقید میں تحریف لفظی کر کے محرفہ لفظ (مشرک) کی شرح شروع کر دی، حالانکہ وہاں کوئی لفظ مشرک موجود نہیں اور پھر مشرک کو ناجی ثابت کرنے کی خاطر جو ضعیف حدیث غیر از صحاح ستہ بلا سند کامل اور اقوال الرجال پیش کئے وہ آیات محکمات واحادیث مرفوعہ کے صریح خلاف پیش کئے مگر جو جماعت آپ کو امیر مان چکی ہے وہ آپ کی اس عجیب وغریب شرح کی داد دیتے ہوئے آسمان سر پر اٹھا لے گی۔اور بہت کم توقع ہے کہ پبلک میں تو کجا پرائیویٹ طور پر ہی آپ کو ایسی صریح تحریف کی طرف متوجہ کرے کیونکہ تقلید اس کی مانع ہے۔

۳۔ فا لیو م لا یخر جو ن منہا و لا ھم یستعتبو ن

یعنی یہ لوگ آگ سے نکالے نہیں جائیں گے اور نہ ان کا عذر قبول ہوگا

نوٹ: اس آیت سے پہلے اگرچہ خاص مشرکین کا ذکر نہیں بلکہ منکرین قیامت اور انبیاء سے استہزاء کرنے والے کافروں کا ہے اور چونکہ ان کو بھی آگ سے نکالا نہیں جائے گا اور ابد تک دوزخ میں رہنا ہوگا، اس واسطے یہ جماعت بھی بلحاظ عدم دخول جنت مشرکین کے مساوی ہے جن پر بحوالہ آیت مذکورہ بالا جنت حرام ہو چکی ہے۔

اس آیت میں ایک مزید امر یہ ہے کہ ان کا کوئی عذر بھی مسموع نہ ہوگا۔اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا واقعہ میں یہ اپنا کوئی عذر پیش بھی کریں گے اور اگر کریں گے تو کس نوع کا ہوگا جس کی شنوائی نہ ہوگی اس کا نشان قرآن کریم خود وضاحت سے بتلاتا ہے

ربّنا اخرجنا نعمل صالحاً غیر الّذی کنّا نعمل ، أو لم نعمّر کم ما یتذکّر فیہ من تذکّر وجاءکم النّذیر فذوقوا فما للظّالمین من نصیر (فاطر:۳۷)(یعنی اے ہمارے رب ہم کو دوزخ سے نکال دے تو ہم خلاف ان اعمال کے جو دنیا میں کرتے رہے ہیں پھر نیک عمل کریں گے۔جواب دیا جائے گا کیا دنیا میں ہم نے تم کو کافی عمر اور مہلت نہ دی تھی۔ پس نصیحت قبول کر لیتا جو چاہتا اور تمہارے پاس ڈرانے والے بھی آئے تھے پس اب عذاب کا مزہ چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوسکتا)۔

ایک آیت اور بھی منجملہ باقی عذر عذر کی تشریح کرنے والی آیات کے قابل بیان ہے جو مشرکین کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق ہے

ولو تری اذ وقِفوا علی النّار فقالوا یالیتنا نردّ و لا نکذّب بآیات ربّنا و نکون من المومنین۔ بل بدالھم مّا کانوا یخفون من قبل و لو ردّوا العادوا لما نھوا عنه و انّھم لکاذبون (انعام:۲۷،۲۸) ۔یعنی (بطور خلاصہ) یہ لوگ دوزخ میں پڑنے کے وقت کہیں گے کاش! ہم کو دنیا میں واپس کیا جائے تو ہم اپنے رب کی آیات کی تکذیب نہ کریں گے اور ایمان لائیں گے اللہ تعالی بطور پیش گوئی کے یوں فرماتا ہے کہ یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں اگر انکو دنیا میں واپس بھی کردیا جائے جب بھی یہ وہی کام کریں گے جن سے منع کئے گئے تھے)

۴۔ انّ الّذین کفروا و ماتوا و ھم کفّار اولئك علیھم لعنت اللّه و الملائکة و النّاس اجمعین۔ خالدین فیھا لا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون۔(البقرۃ:۱۶۱)

نوٹ: ان دو آیتوں میں اہل دوزخ ابدی کے واسطے انتہائی مایوسی پائی جاتی ہے کیونکہ لعنت اللہ گو تنہا بھی رحمت سے دوری کا نشان ہے، مگر ملائک اور کل انسانوں کی جانب سے بھی جب اس لعنت میں شمولیت پائی جائے تو رحمت کے کل رستے مسدود ہو کر مایوسی کامل میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔لہذا دوزخ سے نکالے جا کر خواہ بہت عرصہ کے بعد ہی کوئی احتمال بہشت میں جانے کا باقی نہیں رہتا ۔اس میں بوضاحت ثبوت ابدی جہنم کا ملتا ہے۔

۵۔جس طرح بہشت ابدی سے نہ نکالے جانے کی نصوص اہل بہشت کے واسطے قرآن شریف میں موجود ہیں، اسی طرح ابدی اہل دوزخ کے واسطے دوزخ سے نہ نکالے جانے کی نصوص بھی موجود ہیں اور کئی الفاظ قرآنی جنت اور نار کی ابدیت ومداومت میں مساوی طور پر شریک ہیں۔

جنت کے متعلق:۱۔ و ما ھم منھا بمخرجین (حجر:٤٨)۔

٢ ۔ حسن مآب (ص:٤٠)۔

٣۔ نعیم مقیم (توبه:٢١)۔

٤۔حسنت مستقراومقاماً (فرقان:٧٦)۔

٥۔ دار القرار(المومن:٣٩)۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٦۔وماعند الله خير وابقى (قصص:٦٠)۔

٧۔فلهم جنّت الماوى (الم سجدة :١٩)

٨۔ خالدين فيها ابداً (النساء:٥٧)

نار کے متعلق: ١ ۔ الف : وما هم بخارجين من النّار (البقره:١٦٧)۔

ب ۔ فاليوم لايخرجون منها (جاثية:٣٥)۔

٢ ۔ لشرّ مآب (ص ٥٥)۔

٣۔ عذاب مقيم (زمر: ٤٠)۔

٤ ۔ ساء ت مستقراً ومقاماً (فرقان: ٧٦)۔

٥۔ بئس القرار (ابراهيم:٢٩)۔

٦۔ ولعذاب الآخرة اشدّ و ابقى (طه : ١٢٧)۔

٧ ۔ فمأواهم النّار (الم سجدة : ٢٠)۔

٨۔ خالدين فيها ابداً (النساء: ١٦٩)

نوٹ:مولوی محمد علی نے قرآن کے انگریزی ترجمہ وتفسیر نوٹ نمبر۱۲۰۱میں خالدین فیھا ابداً کا ترجمہ متعدد دفعہ جہاں دوزخ کے متعلق وارد ہے،طویل عرصہ،کیا ہے اور جہاں یہ الفاظ بہشت کے متعلق آئے ہیں وہاں، ہمیشہ ، کا ترجمہ کیا ہے۔

اس تحریف معنوی کو اختیار کرنے کی دلیل وہ یہ فرماتے ہیں کہ لغت میں ابد طویل مدت اور ہمیشگی ہردو پر حاوی ہیں۔مگر بنا بر حدیث دوزخ چونکہ مدامی نہیں اس واسطے ابد کا ترجمہ ایسی جگہ طویل مدت کیا ہے۔

مگر افسوس کہ آپ نے لغت کی کتب سے اور صحاح ستہ سے یا بسند صحیح کسی مرفوع حدیث سے اپنا عقیدہ ثابت نہ کیا۔ ایک ضعیف بلکہ موضوع حدیث کی بنا پر ترجمہ میں صریح تحریف معنوی کو اختیار کیا جو کل سلف وخلف اہل سنت مفسرین وراسخون فی العلم کے خلاف ہے۔مجمل کا مفہوم خاص کسی دوسری محکم آیت میں تلاش کیا جاتا ہے بعد ازیں مرفوع حدیث میں، بعد ازیں لغت میں۔مگر عقیدہ بھی قید بے زنجیر ہے۔مولوی محمد علی صاحب نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اہل علم کے پہلے دو اصول کو نظر انداز کر کے تیسرے اصول کو اختیار کرنا پسند کیا اور پھر لغت سے ایک آدھ مثال سے بھی چشم پوشی کر کے محض ایک بے سند حدیث واقوال الرجال کی پناہ لی ۔

خلود کا لفظ گو تنہا بھی ابدیت و مداومت کا مترادف ہے، مگر شبہ کو زائل کرنے کی غرض سے لفظ ابداً اس کے بعد ملحق کیا گیا ہے۔لہذا اس صورت میں بھی طویل عرصہ کا مفہوم اس سے پیدا کرنا قرآنی بلاغت سے بے خبری کی دلیل ہے۔ جہاں اللہ تعالی کو اس کی مداومت وابدیت سے استثناء منظور تھا وہاں الّا ما شاء الله اس کے بعد متصل فرما دیا۔اور اس استثناء کی تفسیر صحیح احادیث میں موجود ہے جن میں زیر تنقید حدیث بھی شامل ہے ۔اور واضح ہو کہ خلاف احادیث مرفوعہ کوئی موضوع یا ضعیف حدیث یا اقوال الرجال قابل حجت نہ ہوں گے۔

اب غور و تحقیق سے معلوم ہوا کہ دوزخ کے واسطے خالدین فیھا ابداً تین دفعہ واقع ہوا ہے: اول (سورہ نساء :۱۴) میں اور وہاں کفار کے واسطے ہے۔اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ ان کی مغفرت کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ دوم: سورہ احزاب :۶۵ میں جہاں کفار کا ذکر معہ ورود لعنت اللہ موجود ہے۔سوم سورہ جن :۲۳ میں، اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ اور نافرمانی کرنے والوں کا حال ہے۔

لہذا ان ہر سہ مقامات میں ،طویل عرصہ، کا مفہوم و ترجمہ صریح تحریف معنوی ہے جس کے مرتکب مولوی محمد علی ہوئے ہیں ۔اور ان ہر سہ مواقعہ میں اللہ تعالی ا لا ما شاء الله کی نص سے کوئی استثنا نہیں فرماتا اور موصوف نے ان ہر سہ جگہ استثناء باجتہاد خود قائم کر لیا ہے جو احادیث مرفوعہ مفسرہ کے صریح خلاف ہے۔مگر اللہ تعالی کو جہاں بعض کو اس عذاب سے کسی وقت آخر کار نہر حیات میں پاک کر کے جنت میں خواہ بدرجہ ادنی داخل کرنا منظور تھا، وہاں خود استثناء کو منصوص کر دیا ہے۔اور غور کرنے کے بعد صرف دو جگہ میں ا لا ما شاء الله کی نص ثابت ہوتی ہے اور ہر دو جگہ اس استثناء کے متعلق اللہ تعالی نے اپنی حکمت و قدرت کا اظہار ایسے الفاظ میں فرمایا ہے کہ قرآن کی بلاغت کا روح پرور اثر ایک باعلم مومن بالقرآن پر وجد کی حالت طاری کر دیتا ہے اب ان دو مواقعہ کا ذکر موجب انبساط و شرح صدر ہوگا

ا۔ پہلا موقعہ سورہ انعام: آیت ۱۲۸ ہے جہاں کفار و مشرکین یا انبیاء سے مقابلہ کرنے والوں کا صریح ذکر نہیں بلکہ بعض ایسے قصورواروں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالی آخر کار اپنی رحمت سے جنت میں لے جائے گا اور اس استثنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا فلسفہ اپنے دوصفاتی اسماء (حکیم علیم) سے بتلا دیا ہے

قا ل النّار مو عدکم خالدین فیھا ا لا ما شاء اللہ ان ربک حکیم علیم

۲۔ دوسرا موقعہ اس استثناء کا سورہ ہود: آیت ۱۰۷ میں مذکور ہے اور وہاں بھی صریح کفار ومشرکین کا ذکر نہیں بلکہ شقی وفاسق کا۔ اور یہاں استثناء کا فلسفہ اپنے صفاتی اسم فعا ل لما یر ید سے بیان فرمایا ہے خالدین فیھا ما دا مت السما وا ت و ا لا ر ض ا لا ما شا ء ر بك ان ربك فعا ل لما یر ید

نوٹ: عرب کے محاورہ میں ابد کی جگہ ما دا مت السما وا ت و الا ر ض بھی جائز ہے۔ پس مذکورہ آیت مترادف خالدین فیھاابداً کی ہوئی ۔ اور نمبرا والی آیت میں خا لدین فیھا کے بعد ابداً مذکور نہیں تا کہ ثابت ہو کہ فیھا؟؟،، لفظ خالدین از مصدر خلود مداومت وابدیت پر بھی حاوی ہوسکتا ہے کیونکہ اگر مفہوم ابدیت اس میں جائز نہ ہوتو پھر استثناء غیر ضروری ہو جاتا ہے جو قرآنی بلاغت کے خلاف ہے۔

# احادیث مرفوعہ متعلق استثناء

ا۔ حدیث زیر تنقید جس میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان والا بھی آگ سے نکالا جائے گا باقی متعدد احادیث مرفوعہ صحیحہ میں جو کے دانے برابر ایمان والا، رائی سے بھی ادنی ایمان الا باوجود کبیرہ گناہ کرنے کے مگر توحید پر فوت ہونے والا دینار اور نصف دینار کے برابر ایمان والا آخر کار آگ سے نکالا جائے گا ایک آخری رجل کا حال جو آگ سے نکالا جائے گا جس کا باب بخاری نے پارہ ۳۰ میں باندھا ہے اور کتاب (مشکوۃ ص ۴۹۰ باب الحوض والشفاعۃ) میں اس کا مفصل ذکر عجیب وغریب ہے جو قابل مطالعہ ہے۔ اسی کے متعلق بروایت صحیح مسلم جناب نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

میں دوزخ سے آخری ایک شخص کو نکال کر بہشت میں سب سے پیچھے داخل ہونیوالے کو بخوبی جانتا ہوں حتی کہ کل اقسام کی شفاعتوں کے بعد (انبیاء ملائک صالحین) اللہ تعالی اپنی باری میں ایسے لوگوں کو اپنی مٹھی میں لے کر آگ سے نکالے گا جنھوں نے کوئی خیر کا کام دنیا میں نہ کیا ہوگا وہ آگ میں جل کر کوئلہ کی طرح ہوں گے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہر حیات میں ڈالے جا کر بہشت میں داخل کیے جائیں گے ان کا نام (عتقاء الرحمٰن) یعنی آزاد کردہ بدون سابقہ عمل خیر (مشکوۃ باب الحوض والشفاعۃ۔ متفق علیہ)

نوٹ: اللہ تعالیٰ کے قبضہ یعنی مٹھی کی تحدید و کیفیت جب نبی ﷺ نے بوجہ متشابہات میں داخل ہونے کے نہیں فرمائی تو کسی امتی کا حق نہیں جو اس کی مقدار میں اجتہاد نفسی سے یہ تاویل کرے کہ وہ اس قدر کشادہ وفراخ ہے کہ دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہ سکتا۔ ایسی تاویل اہل سنت کے نزدیک بالکل حرام ہے بہ نص ذیل: لا تقف ما ليس لك به علم ان السمع و البصر و الفواد كل اولئك كان عنه مسؤلا (بنی اسرائیل:۳۴)

اس نجات یافتہ جماعت بے عمل خیر کا علم صحیح سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ مگر اس میں ایسی جماعت کو اپنے اجتہاد سے داخل کرنا صحیح نہیں ہوسکتا جن کے دخول جنت کی نفی پر نصوص وارد ہو چکی ہیں۔

نتیجہ: اس تمام فیصلہ کے بعد جناب نبی ﷺ نے فرمایا: ما یبقی فی النّار الا من قد حبسه القرآن (ای وجب علیه الخلود) (بخاری ج۲ ص۱۱۰۸) (یعنی آگ میں کوئی باقی نہ رہے گا سوائے اس کے جس کو قرآن نے جنت میں داخل ہونے سے روک دیا ہے)۔

## بیان احادیث مرفوعہ متعلق مداومت دوزخ و بہشت

۱۔ بخاری پارہ ۱۳۔ ترجمہ بطور خلاصہ۔ فضل الباری شرح بخاری جلد ا ص ۷۷۲

بروایت حضرت ابو ہریرہؓ، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ قیامت کے دن اپنے باپ آذر کی سخت رسوائی دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ تیرا ارشاد تھا کہ تجھ کو قیامت کے دن رسوا نہ کروں گا پس اب کون سی رسوائی میرے باپ کی ذلت سے زیادہ ہوگی اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام کر دیا ہے۔

( عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال : يلقى ابراهيم اباه آزر يوم القيامة و على وجه آزر قترة و غبرة فيقول له ابراهيم؛ألم اقل لك: لا تعصنى؟فيقول ابوه : فاليوم لا اعصيك ۔ فيقول ابراهيم : يا رب انّك وعدتنى ان لا تخزنى يوم يبعثون، فأىّ خزيٍ أخزى من ابى الأبعد؟ فيقول الله تعالى : انّى حرمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجنة على الكافرين ۔ ثم يقال : ياابراهيم ما تحت رجليك؟ فينظر فاذا هو بذبحٍ ملتطِخٍ فيوخذ بقائمه فيلقى في النار ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۳۵۰ )

نوٹ: حضرت خلیل اللہ کی دل جوئی کے واسطے اگر کسی وقت دوزخ کی مطلق فنا مقدر ہوتی تو اللہ تعالی بے شک فرماتا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں آخرکار میں اس کو جنت میں داخل کروں گا تو ایک زیر حراست شخص کے واسطے انجام کار خلاصی اور رہائی کا وعدہ اعلی حاکم کی طرف سے اسکے قریبیوں کے لئے کس قدر موجب اطمینان اور دل جوئی کا ہوسکتا ہے مگر صاف جواب جو خلیل کو ملتا ہے اس پر مولوی محمد علی لاہوری شائد غور کریں گے مگر تقلیدی عقیدہ جو دماغ میں راسخ ہو چکا ہوخواہ ساری بخاری شریف کی سند اس کے بطلان پر پیش کی جائے ترک کرنا مشکل ہے۔

۲۔ بخاری پارہ ۲۷ فضل الباری شرح بخاری ج ۲ ص ۱۴۴ ابروایت ابن عمر:

فرمایا نبی ﷺ نے جب جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہوچکیں گے تو موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا اور ایک منادی ندا کرے گا کہ اہل جنت تم کو موت نہیں اور اے اہل نار تم کو موت نہیں اس آواز سے اہل جنت کی خوشی بڑھے گی اور اہل نار کو غم پر غم ہوگا۔

نوٹ: مذکورہ تین احادیث میں دو حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے اس واسطے پیش کی گئی ہیں کہ مولوی محمد علی لاہوری شائد غور کریں کہ جو حدیث بروایت ابو ہریرہؓ کتاب کنز العمال سے انہوں نے سيأتی على جهنم زمان لا يبقى فيها احد پیش کی ہے یعنی جہنم پر کسی وقت ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں کوئی بھی باقی نہ رہے گا، وہ حضرت ابو ہریرہؓ کی صحیح بخاری والی احادیث کے کس قدر خلاف اور غیر قابل حجت ہے۔

بھلا موضوع یا مخدوش حدیث بھی صحیح و مرفوع حدیث کا مقابلہ کرسکتی ہے؟ اسی واسطے محدثین اور فقہاء اہل سنت نے عقائد میں سواء مرفوع حدیث کے دیگر قسم کو ہرگز قبول نہیں کیا۔ مولوی محمد علی لاہوری والی حدیث بروایت حضرت ابو ہریرہؓ کی اہل سنت نے آیات واحادیث صحیحہ کو مدنظر رکھ کر اس طرح تاویل کی ہے

یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں مسلمانوں میں سے کوئی باقی نہ رہے گا یعنی لا يبقى فيها احد من المسلمين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے سوا جو کچھ بھی مواد قائلین فناء النار نے خلاف جمہور پیش کیا ہے اس پر عقیدہ کی بنا قائم کرنا خاص قرآن واحادیث صحیحہ مفسرہ سے انکار اور جنگ کرنا ہے۔

(عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ: اذا صار اهل الجنة الى الجنة و اهل النار الى النار جيء بالموت حتى يجعل بين الجنة و النار، ثم يذبح، ثم ينادى منادٍ: يا اهل الجنة لا موت، يا اهل النار لا موت. فيزداد اهل الجنة فرحاً الى فرحهم و تزداد اهل النار حزناً الى حزنهم۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۴۸

عن ابى سعيد الخدرى: أن رسول الله ﷺ قال: اذا دخل اهل الجنة الجنة، و اهل النار النار، يقول الله تعالى: من كان فى قلبه حبة من خردل من ايمان فأخرجوه. فيخرجون قدِ امتحِشوا و عادوا حمماً. فيلقون فى نهر الحياة فينبتون كما تنبت الحبة فى حميل السّيل، او قال: حمية. و قال النبى ﷺ الم تروا انها تخرج صفراء ملتوية۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۶۰

حدثنا ابو عوانه عن قتاده عن انس قال رسول الله ﷺ ... فاحمد ربى بتحميد يعلّمنى، ثم اشفع فيحدّ لى حدّاً، ثم أخرجهم من النار و أدخلهم الجنّة، ثم اعود فأقع ساجداً مثله فى الثالثة او الرابعة حتّى ما يبقى فى النار الّا من حبسه القرآن. و كان قتاده يقول عند هذا: اى وجب عليه الخلود۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۶۵

عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله: قال النبى ﷺ: انى لأاعلم آخر اهل النار خروجاً منها، و آخر اهل الجنة دخولاً۔ رجل يخرج من النار حبواً، فيقول الله: اذهب فادخل الجنة، فيأتيها فيخيّل اليه انها ملأى فيرجع فيقول: يا رب وجدتها ملأى. فيقول: اذهب فادخل الجنة، فان لك مثل الدنيا و عشرة امثالها. أو انّ لك مثل عشرة امثال الدنيا. فيقول: أتسخر منى اوتضحك منّى، و انت الملك، فلقد رأيت رسول الله ﷺ ضحِك حتى بدت نواجذه و كان يقال: ذلك ادنى اهل الجنة منزلة ۔صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۷۱ )

۞ پارہ اول صفحہ ۳۷ حدیث ۷۷ فضل الباری شرح صحیح بخاری جلد اص ۳۷۔۳۸

اس حدیث مدنی میں نبی ﷺ نے ایک موقعہ پر نماز کسوف پڑھنے کا ذکر کیا جس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا :ما من شيء لم اكن اريته الا رأيته فى مقامى هذا حتى الجنة و النار ۔(یعنی جو چیزیں دکھائی جاسکتی ہیں ان سب کو میں نے یہاں کھڑے ہوئے دیکھ لیا یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی اس کے متعلق نوٹ نمبر۱ کے آخر میں یوں شرح فرماتے ہیں:

شارحین لکھتے ہیں کہ،آپ نے حقیقتاً ان چیزوں کو دیکھا۔ پس اگر سب چیزوں کو اس مقام پر کھڑے ہوئے دیکھ سکتے ہیں،تو یہ کیوں زور دیا جاتا ہے کہ معراج جب تک اس جسم کے ساتھ نہ ہوا ہو آپ آسمان پر کیوں کر جا سکتے اور بہشت اور دوزخ کو دیکھ سکتے تھے اس حدیث نے فیصلہ کر دیا کہ آپ کو صحابہ میں امامت کراتے کراتے عین حالت نماز میں سب کچھ دکھایا گیا یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ بھی (فضل الباری ج اص ۳۸)

تنقید: مولوی محمد علی لاہوری چونکہ معتزلہ نیچری اور چکڑالوی (اہل قرآن) فرقہ کی طرح اہل سنت کے خلاف محض کشفی معراج نبی ﷺ کے معتقد ہیں اور جسمانی معراج کے منکر ہیں اس واسطے اس حدیث سے ان کو اپنے عقیدہ کے ثبوت کا عمدہ موقع ہاتھ آ گیا ہے مولوی محمد علی صاحب اس حدیث کی سند پر اپنی جماعت سے اور منکرین معجزات قرآنی سے معراج کا کشفی ہونا تو منوا سکتے ہیں مگر اس مسلمان کو اس عقیدہ کا معتقد کیوں کر بنا سکتے ہیں جو علم حدیث کی روشنی میں قرآن شریف کو پڑھتا ہے۔

محمد علی لاہوری! آپ نے جب علم حدیث کی باقاعدہ تعلیم کسی مسلمہ درس گاہ میں پائی ہی نہ ہو تو بخاری جیسی پراسرار دینی کتاب کی شرح لکھنے میں آپ کو تأمل وتوقف مناسب تھا۔

حدیث زیر تنقید والا واقعہ معراج کشفی کا مدینہ شریف میں ہوا

(یہ حدیث یوں ہے: عن اسماء بنت ابی بکر انّها قالت : اتیت عائشة زوج النبی ﷺ حین خسفت الشمس، فاذا الناس قیام یصلّون و اذا هی قائمة تصلّی۔ فقلت : ما للناس ؟ فأشارت بیدها الی السماء۔ و قالت سبحان الله ۔ فقلت : آیة؟ فاشارت ای نعم، قالت: فقمت حتی تجلّانی الغشی فجعلت اصبّ فوق رأسی الماء، فلمّا انصرف رسول الله ﷺ حمد الله و اثنی علیه ثم قال : ما من شیء کنت لم اره الّا و قد رأیته فی مقامی هذا حتی الجنة و النار، و لقد اوحی الیّ انکم تفتنون فی القبور مثل او قریباً من فتنة الدجال، الخ۔صحیح بخاری حدیث نمبر۱۰۵۳ )

اور یہ بدون سواری براق و بدون ہمرکابی جبریل ہے حالانکہ جسمانی معراج قبل ہجرت از روئے قرآن و احادیث مکہ شریف میں ہوا جس کا ذکر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سورہ اسراء میں اور پھر وہاں سے آپ کا ذکر سورہ نجم پہلے رکوع میں موجود ہے۔اگر آپ صحاح ستہ یا کم از کم مشکوۃ شریف کی طرف رجوع کریں تو معراج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا باب علیحدہ پائیں گے جس میں نبی ﷺ کی معراج کا ذکر وضاحت سے ملتا ہے۔اس معراج میں آپ ﷺ کی سواری میں براق اور ہم رکابی میں جبریل تھے۔اور ایک ایک آسمان سے گذرنا اور آیات اللہ کا مشاہدہ کرنا، اور پانچ نمازوں کا امت کے واسطے لانا، سب کچھ مذکور ہے۔نماز کسوف میں نبی ﷺ کی معراج کشفی مدنی واقع ہے جس سے اہل سنت کو ہرگز انکار نہیں۔حسب ارشاد عالی مومن کی معراج اس کی نماز ہے۔اس واسطے اللہ تعالی نے آپ کو اس کمالیت سے بھی پورا سرفراز فرمایا مگر نہ معراج جسمانی آپ کی طاقت سے واقع ہوئی نہ معراج کشفی خود بخود ہوئی ہردو میں ان فضله كان عليك كبير اً(بنی اسرائیل:۸۷) کا ظہور ہے۔مکی معراج میں امتی تو کجا کسی نبی ورسول کو بھی شراکت نہیں مگر کشفی معراج یا محض کشف میں نبی ﷺ کی امت کے اکثر افراد جزوی طور پر بقدر روحانیت شامل ہیں جن کا ذکر احادیث اور اولیاء اللہ کے معتبر سوانح میں ہم پڑھتے ہیں جسکا ثبوت اس جگہ غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے۔قائلین محض کشفی معراج نبی ﷺ جو بوجہ عدم وسعت نظر علم حدیث ایک آدھ ضعیف حدیث کی بنا پر حضرت عائشہ وحضرت معاویہؓ کو اپنا ہم خیال ظاہر کرنے میں سخت غلط فہمی ہوئی ہے مگر مکی جسمانی معراج نبی ﷺ کے وقت حضرت عائشہؓ کو آپ کے پاس جانے اور رہنے کی ابھی رخصت نہیں ہوئی تھی اور حضرت معاویہؓ ابھی تک مع اپنے والد ابوسفیان کے اسلام میں داخل ہی نہیں ہوئے تھے کیونکہ وہ بعد ہجرت وبعد فتح مکہ اسلام سے مشرف ہوئے تھے لہذا جسمانی معراج کے انکار کو ان کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہوسکتا۔ہاں مدینہ شریف میں حضرت عائشہؓ جس کسوف والی نماز میں حضور نبی کریم ﷺ نے خود امامت کرائی شامل تھیں۔اور ان کی شہادت آپ کے کشفی معراج مذکورہ حدیث زیر تنقید کے متعلق مترادف انکار جسمانی معراج ہرگز نہیں ہوسکتی۔صحابہ میں جسمانی معراج کے بارہ میں ہرگز کوئی اختلاف ازروئے صحیح حدیث ثابت نہیں۔جسمانی معراج کے متعلق صحیح اگر کوئی اختلاف ہے تو رویت اللہ تعالی میں ہے جس کا حال کسی قدر صحیح بخاری جلد۲ص ۷۲۰ تفسیر سورہ نجم کتاب تفسیر القرآن میں اور کچھ حال دیگر دو احادیث پارہ ۱۳ بخاری جلد اص ۴۵۹ میں ہے۔حضرت عائشہؓ جس کی نسبت کشفی معراج کے معتقد عدم تحقیق کی وجہ سے یہ کہتے ہیں کہ جسمانی معراج سے انکاری ہیں مذکورہ احادیث میں ایک صحابی کو فرماتی ہیں کہ جو یہ کہے کہ محمد ﷺ نے اللہ تعالی کو معراج میں اس آنکھ سے دیکھا اس نے جھوٹ کہا اور برا کہا۔پس ان احادیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت ہوا کہ انہوں نے معراج جسمانی سے انکار نہیں کیا بلکہ رؤیت اللہ کی بجائے صرف جبریل کی رویت اصلی کو تسلیم کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ معراج میں رویت اللہ تعالی کے قائل ہیں جیسا کہ مسند امام احمد وغیرہ میں مذکور ہے۔

جسمانی معراج کی تصدیق پر علاوہ لغوی تحقیق متعلق اسری بعبده کے دو احادیث پوری روشی ڈالتی ہیں یعنی ایک تو مشکوۃ صفحہ ۵۲۰، ۵۲۹ باب المعراج کی آخری حدیث متفق علیہ ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ یہ قریش نے کہا کہ ہم کیوں کر یقین کریں کہ تو بیت المقدس سے راتوں رات ہو آیا ہے۔ ہم کو فلاں فلاں نشان اس کا بتلاؤ۔ اس پر حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس سے اس قدر غم پیدا ہوا کہ ایسا کبھی نہ ہوا تھا۔ اس پر اللہ تعالی نے مجھے بیت المقدس کا حجاب جو بعد اس کے معائنہ کے ہو گیا تھا اٹھا دیا، چنانچہ میں پھر جو پتہ ونشان وہ لوگ اس کے متعلق دریافت کرتے صاف صاف بتلاتا جاتا تھا۔

دوسری حدیث مشکوۃ صفحہ ۵۲۸ بروایت سنن ترمذی یہ مذکور ہے کہ جب میں اور جبریل بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے ایک پتھر میں انگلی سے اشارہ کر کے سوراخ کر دیا جس سے براق کو باندھ دیا۔

عن ابن بریدہ عن ابیه قال قال رسول الله لمّا انتهینا الی بیت المقدس قال جبریل با صبعه فخرق به الحجر و شدّ به البراق (سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۱۳۲)

اب مقام غور ہے کہ قریش کا حضور نبی کریم ﷺ سے بیت المقدس کے متعلق سوالات کا پوچھنا اسی صورت میں صحیح تسلیم ہو سکتا ہے کہ وہاں جسمانی طور پر جانے کا حال آپ نے بیان کیا ہو۔ ورنہ خواب میں یا دل سے دیکھنے کے متعلق کسی چیز کا پتہ دریافت کرنا یا اس معائنہ پر شک کرنا بالکل بے معنی ہے۔ قریش میں سے اکثر بیت المقدس کا ذرہ ذرہ حال جانتے تھے، کیونکہ وہ بار بار وہاں سے ہو آئے تھے۔ بعض دیگر روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بعض واقعات راہ کے بھی بتلائے تھے جن کی تصدیق بعد میں ہوگئی۔ حضرت ابو بکر کو صدیق کا لقب بھی اسی وجہ سے ملا تھا کہ جب ابو جہل نے ان کے گھر جا کر ان کو کہا تھا کہ تیرا یار ہم کو بتلا رہا ہے کہ وہ آج رات کو بیت المقدس اور آسمانوں کی سیر کر آیا ہے، تو حضرت ابو بکرؓ نے جواب میں کہا کہ اگر میرا یار ایسا کہتا ہے تو وہ بالکل سچ کہتا ہے اس کا منہ ایسا نہیں کہ وہ جھوٹ بولے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری جلد ۲ پارہ ۲۷ صفحہ ۶۸۷ میں قرآن کی آیت و ماجعلنا الرؤ یا التی ارینك الا فتنة للناس (الاسراء) پر ایک باب باندھا ہے اور حضرت ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر یہ لکھی ہے کہ لفظ رؤیا معراج میں آنکھ سے دیکھنے کا مفہوم ہے (عن عکرمة عن ابن عباس؛ و ما جعلنا الرء یا التی ارینا ك الا فتنة للناس، قال: هی رأیا عین اریها رسول اللہ ﷺ لیلة اسرِی به۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر ۴۷۱۶)

شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ نے اسکے مطابق ترجمہ (دکھلاوا) کیا ہے اور کل اہل سنت مفسرین نے جسمانی معراج کی شرح کی ہے۔

نوٹ: قرآن مجید میں لفظ رؤیا سات دفعہ قریباً واقع ہوا ہے اور سوا مذکورہ آیت کے ہر مقام پر اسکا حقیقی مفہوم خواب ہی ہے مگر چونکہ حضرت ابن عباسؓ کا تفقہ فی القرآن حسب دعا نبی کریم ﷺ دیگر صحابہ سے ممتاز تھا، اسواسطے مذکورہ آیت والے لفظ رؤیا کا مفہوم بجائے معروف خواب کے ظاہری آنکھ سے دیکھنا بیان کرتے ہیں۔ اس پر علماء اہل سنت نے ان کے اس خاص مستثنیٰ مفہوم پر جب غور کیا تو اس آیت میں اس مفہوم کی بنا ان کی سمجھ میں یہ آئی کہ اور مقامات پر رؤیا کے ساتھ کوئی ایسا قرینہ موجود نہیں جو اس کے حقیقی مفہوم لغوی (خواب) سے تجاوز کرنے میں معاون ہو سکے مگر اس آیت میں لفظ رؤیا کے ساتھ فتنة للناس ایک ایسا خاص قرینہ موجود ہے جسکی بنا پر یہ لفظ معروف مفہوم سے جدا ہو کر بصری و حقیقی مفہوم کا پورا مرادف بن جاتا ہے کیونکہ مذکورہ قرینہ فتنة للناس ایسا موجود ہے کہ اس میں علاوہ دیگر مصالح کے لوگوں کو آزمانا بھی مطلوب تھا کہ کون کون جسمانی معراج کو مانتا ہے اور کون کون اس کی تکذیب کرتا ہے۔ چنانچہ ابھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض نے قریش میں سے اس کی تکذیب کی۔ بلکہ بعض نے نشانات بیت المقدس کا پتہ بھی دریافت کیا مگر حضرت ابوبکر صدیق نے ابوجہل سے صرف سن کر ہی نبی کریم ﷺ کی عدم موجودگی میں اس کی تصدیق کر کے صدیق کا لقب حاصل کیا۔

لفظ رؤیا کا مصدر رؤیت ہے جس میں بصری قلبی معائنہ ہردو کا مفہوم داخل ہے جس کا فیصلہ قرینہ کی شمولیت سے مشتبہ و مشکوک نہیں رہ سکتا۔ مگر اس آیت میں فتنة للناس کا قرینہ موجود ہے اور مقام غور ہے کہ جب ایک انسان بھی دوسرے انسان پر اپنی خواب کو کسی امر کی تصدیق و تکذیب کے واسطے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجت قائم نہیں کرسکتا تو اللہ تعالی جو فللہ الحجة البالغه (انعام:۱۴۹) کے وصف سے موصوف ہے، اپنے رسول کو بجائے عینی وبصری رؤیت آیات کے محض خواب دکھا کر اسی قبیل سے کشف کے ذریعہ سے آیات دکھلا کر انسانوں کی آزمائش کے واسطے کیوں کر حجت قائم کرسکتا ہے؟

بعدازیں ہم کو لفظ اسری کی لغت کی طرف متوجہ ہونا بھی ضروری ہے تاکہ قرآنی محاورہ سے جدا ہو کر ایسے مفہوم کو اختیار کرنا نہ پڑے جس میں ہوائے نفس کے دخل سے نتیجہ ضلالت اور عقیدہ اہل سنت کے خلاف ثابت ہو۔

لفظ اسری ماضی ہے از مصدر اسراء جس سے معراج کا مفہوم نکلتا ہے وہ قرآن مجید میں بحالت امر قریباً پانچ دفعہ مذکور ہے مثلاً اسر بعبادی ، یا اسر باهلك اور ہر ایک دفعہ جاندار جسم کے واسطے رات کے وقت حرکت جسمانی وانتقال مکانی کے سوا دیگر مفہوم قطعاً غلط ہوگا۔

دوسری وجہ اسری کے پہلے لفظ سبحان کا قرینہ ہے جو معلومی معروف واقعات کے اظہار کے واسطے قرآن مجید میں نہیں آتا بلکہ واقعہ عظیم کے واسطے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ خواب یا کشف واقعہ عظیمہ نہیں بلکہ معمولیات معروفہ میں داخل ہے

تیسرا قرینہ اسری کے ساتھ لنریه من آیاتنا موجود ہے تاکہ مقصود اسراء معراج ثابت ہو۔ یعنی نشانات قدرت غیبیہ کا ہم اپنے رسول کو چشم دید ملاحظہ کرائیں اور کس وقت؟ رات کے ایک حصہ میں۔ لفظ لیلاً رفع ابہام غیر وقت کے واسطے بنابر تاکید وارد ہے، ورنہ تنہا لفظ اسری خود مفہوم رات کا سفر جاندار کے واسطے قرآن مجید میں ثابت ہے مثلاً ان اسر بعبادی فاضرب لهم طریقاً فی البحر یبساً (طہ:۷۷)۔ پس آیت سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا (بنی اسرائیل:۱) میں چند امور بالبداہت بلا تاویل ثابت ہیں:

اول: معراج کوئی معروف ومعمولی واقعہ نہیں یعنی خواب یا کشف نہیں

دوم: رات کے وقت سفر جسد مع الروح تھا کیونکہ مذکورہ پانچ قرآنی امثلہ اسر بعبادی یا اسر با

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هلك سے جسد مع الروح کے سوا غیر مفہوم باطل ہے۔

سوم، آیات غیبیہ کا ملاحظہ کرانا اللہ تعالی منظور تھا۔

اب بعدازیں یہ امر قابل توجہ ہے کہ مذکورہ اسری کی پانچ امثلہ میں انبیاء ذریعہ سفر ثابت ہیں مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی معراج اسراء میں اللہ تعالی خود کو فاعل وذریعہ بیان کرتا ہے جس طرح یہ خاص اسراء غیر معمولی ہے اسی طرح اس کے ذرائع بھی غیر معمولی ہیں۔ مگر لغت عرب کی قرآنی امثلہ مذکورہ میں جب اسراء جسم مع الروح پر حاوی ہے تو اسراء زیر تنقید میں جناب ﷺ کے جسم مبارک کو علیحدہ کردینا لغت وقرآنی محاورہ کے صریح خلاف مسلک اختیار کرنا ہے۔

اوراق ماسبق میں جس قدر احادیث صحیحہ ودلائل عقلیہ مذکور ہیں وہ قرآن کے عین مطابق ہیں اور انصاف وبصیرت کی رو سے راقم الحروف بے حجابانہ عرض کرتا ہے کہ اگر احادیث صحیحہ ودلائل عقلیہ بالکل نظر انداز کر کے ان سے جسمانی معراج پر حجت نہ بھی قائم کی جائے جب بھی آیت اسراء کا خاص لفظ بر بناء لغت و محاورہ قرآنی جسمانی معراج کے ثبوت کے واسطے کافی ہے جسکے اعجاز نے اہل عرب کے بڑے بڑے فصحاء کی گردنوں کو جھکا دیا تھا اور اب بھی جو فیض رحمانی سے حصہ رکھتا ہے قرآن مجید کے سمندر میں غواص بن کر حیرت انگیز ومعرفت افزاء نکات ومعارف کے بے بہاء موتی نکال سکتا ہے۔

حرم شریف سے بیت المقدس تک تو، رات کے وقت نبی ﷺ کی معراج جسد مع الروح خود اسراء کی آیت سے بلا تامل ثابت ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ جس سے انکار کرنا اہل سنت کے نزدیک کفر کے برابر ہے مگر بیت المقدس سے آگے آسمانوں کی معراج کے بارہ میں اہل سنت انکار کرنے والے کو صریح کافر کہنے میں متامل ہیں البتہ مبتدع وغیرہ الفاظ اس پر عائد کرتے ہیں کیونکہ اس کا ثبوت سورہ نجم میں مجملاً مذکور ہے اور اس اجمال کی تفصیل احادیث صحیحہ میں مذکور ہے جیسا کہ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔ البتہ قرآن سورہ نجم میں متعلق جسمانی معراج الی السماوات ایسے ہیں کہ اہل بصیرت کے واسطے کافی ہیں کیونکہ احادیث صحیحہ متعلق معراج جسمانی مکہ شریف سے بیت المقدس تک عین مفہوم آیت اسراء کے مطابق ہیں تو وہاں سے آگے آسمانوں تک جسمانی معراج کے متعلق وہ غیر مطابق اور غیر صحیحہ نہیں ہوسکتیں معتزلہ ودیگر منکرین خرق عادت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے واسطے بیت الحرام سے بیت المقدس تک جسمانی معراج میں شک اور تاویل کرنے کی خود آیت اسراء نے از روئے لغت ومحاورہ قرآن کوئی گنجائش باقی نہیں چھوڑی ہاں ہٹ دھرمی کی وجہ سے انکار کر کے لغت و محاورہ کے خلاف جو ان کی طبیعت چاہے پڑے کہیں اہل حق ان کو قبول کرنے سے معذور ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں اللہ تعالی نے قبول حق کا مادہ رکھ دیا ہے اور علاوہ ازیں ان کو احادیث صحیحہ پر بھی بفضل خدا ایمان ہے کیونکہ قرآن کے مجملات کی تشریح بدون شارع کی تفسیر کے غیر ممکن ہے جس پر ہر زمانہ کا متواتر بیان وعمل شاہد ہے اب انشاءاللہ بیت المقدس سے آگے اسراء الی السماوات کا مختصر بیان بدون حوالہ احادیث صحیحہ متعلق جسمانی معراج لکھنا مناسب ہے کیونکہ از روئے احادیث اہل سنت اس پر بھی پورا ایمان رکھتے ہیں جس کا بیان صفحات ماسبق میں ہو چکا ہے۔سورہ نجم کے جن الفاظ وقرائن سے جسمانی معراج الی السماوات پر روشنی پڑ سکتی ہے ان کا بیان موجب شرح صدر ہے گو منکرین اس سے انکار کر دیں ان کو روکنا محال ہے۔

## معراج جسمانی کے متعلق سورہ نجم سے استدلال

سب سے پہلے یہ اشکال رفع کرنا ضروری ہے کہ جسمانی معراج کا ذکر مسلسل کیوں مذکور نہیں کیونکہ بیت المقدس تک اس کا ذکر سورہ اسراء کے شروع میں ہے اور باقی الی السماوات اسراء کا سورہ نجم میں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ دو سورتیں مکی ہیں اور یکے بعد دیگرے مکہ شریف میں نازل ہوئی ہیں اور معراج جسمانی کا واقعہ بھی مکی ہے جو شخص قرآن مجید کی طرز واسلوب بیان سے واقف ہے اسکو اس میں کوئی اشکال نظر نہیں آتا کیونکہ قرآن مجید تاریخ کی طرح کوئی مسلسل بیان کی کتاب نہیں اللہ تعالی نے اپنی حکمت بالغہ سے انبیاء میں سے بعض کا ذکر صرف ایک بار فرمایا ہے بعض کا متعدد جگہ اور تبلیغ کی مصلحت کی وجہ سے جس قدر اور جتنی دفعہ مناسب جانا اسی قدر اور اتنی دفعہ بیان فرمادیا۔مگر سبحان اللہ کہ باوجود اس تکرار کے سلسلہ آیات ایسا مربوط ہے کہ ایک ایک آیت ماقبل کی مابعد کی آیت سے زنجیر کی طرح کڑیوں میں پیوستہ ہے مگر اصلی مقصود تبلیغ وتذکیر عباد ہے اور اس کی وجوہات پر کہ کیوں بعض بیان قلیل ہے اور بعض کثیر کیوں ہے۔بجز باری تعالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حکمت بالغہ کے انسانی فہم ہرگز احاطہ نہیں کرسکتا۔سوا اسکے کہ اپنی بے چارگی اور کم علمی کا اعتراف کرے اور بموجب لا تقف ما لیس لك به علم (بنی اسرائیل:۳۶) زیادہ خوض سے پرہیز کرے۔ بیمار کو اگر حکیم حاذق پر یقین ہے تو دوا کے استعمال کو اختیار کرے، دوا کے مرکبات وجزویات وترکیب ساخت سے بے تعلق رہے۔

استدلال:سورہ اسراء کے شروع میں آیت سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھوالسمیع العلیم میں اسراء نبی کریم ﷺ یعنی سفر جسم مع الروح مبارک از مسجد الحرام تا بیت الاقصی کا صرف ذکر ہے اور دوسرا اس امر کا کہ مقصود اس اسراء سے یہ ہے کہ ہم اپنے حبیب کو اپنی قدرت کے نشانات کا چشم دید ملاحظہ کرائیں کیونکہ ہمارا حبیب خاتم النبیین ہے اور اس پر اپنی نعمت کو پورا کرنا چاہتے ہیں اور اس کی دعا کو بھی سن کر قبولیت بخشنا چاہتے ہیں جب وہ یوں کہا کرتا ہے اللھم ارنی الحق حقا وارنی الباطل باطلاً

باقی استدلال:سورہ اسری میں مقصو اسراء سے صرف آیات کا ملاحظہ کرانا مذکور ہے مگر اس امر کا ذکر یا ثبوت وہاں موجود نہ تھا کہ موعودہ نشانات دکھلائے گئے یا نہ دکھلائے گئے۔اس واسطے ان کے واقعی دکھلانے کا ذکر سورہ نجم میں بیان کردیا۔مسجد الاقصی کے متعلق نشانات تو ارضی تھے سو وہ تو وہاں نبی ﷺ نے دیکھ لئے۔باقی رہے نشانات میں حد فاصل معلوم ہوسکے،مگر نشانات کے ملاحظہ میں سلسلہ برابر قائم رہے ارضی سے سماوی بعد میں واقع ہو اور ایک ہی وقت میں جو لفظ لیلاً سے ثابت ہے

نشانات سماوی کی تفصیل تو احادیث صحیحہ میں موجود ہے سورہ نجم میں مجملاً ہے

یعنی ملاحظہ جبریل کا اصل صورت میں سدرۃ المنتہی کا، جنت الماوی کا، سدرۃ المنتہی پر چھائی ہوئی اشیاء کا، اس سماوی اسراء وحی خاص کا، سورہ نجم کے ابتداء میں والنجم اذا ھوی کی قسم کا اشارہ نبی ﷺ کے اسراء کا طرف سماوات کے منتقل ہونے کی طرف ہے۔اور پھر کلام وحی میں نبی ﷺ کے دخل ھوی کی نفی کا ثبوت ابلغ طور پر وحی کے اوصاف بیان کرنے میں پایا جاتا ہے اور ازیں بعد وحی کو اصلی صورت میں دیکھنے کے شبہ کو اس دلیل سے زائل کیا جاتا ہے کہ اس صورت میں ہمارا حبیب اس کو ایک دفعہ پہلے بھی (زمین پر غار حراء میں) دیکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چکا ہے حبیب کا مرتبہ ومنزلت ( قاب قوسین ) سے ظاہر کر کے آپ کی عصمت کا اظہار کامل طور پر ظاہر کر دیا ہے ما کذب الفواد ما رأی (نجم:۱۱) میں حقیقت جبریل کو اس کی اصل صورت میں دیکھنا بتلایا گیا ہے اور دل کی شہادت اس کے معائنہ کو رفع شک کے واسطے بطور تاکید کے ہے بسا اوقات انسان کو بظاہر جو چیز آنکھ سے نظر آتی ہے وہ درحقیقت اور طرح ہوتی ہے یا مطلقاً اسکا وجود ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً یرقان کی بیماری والا ہر ایک چیز کا رنگ پیلا اور زرد دیکھتا ہے درحالیکہ ایسا نہیں۔ اسی طرح ریگستانی علاقوں میں انسان کو دور سے باغ اور چشمے نظر آتے ہیں مگر ہوتا وہاں کچھ بھی نہیں۔ اور ان ہر دو حالتوں میں دیکھنے والے کا دل ان کی تصدیق نہیں کرتا مگر عینی مشاہدہ کی تصدیق دل سے اسی صورت میں کامل ہو سکتی ہے کہ جب کسی نے ایک چیز کی حقیقت کو پہلے بھی دیکھا ہو اس واسطے اس کی تصدیق بھی یہاں موجود ہے مگر لفظ ( فواد ) سے مولوی محمد علی لاہوری نے اپنی انگریزی تفسیر القرآن میں کشفی معراج کے استدلال پر بوجہ عدم فہمی حکمت استعمال ( فواد ) سخت ٹھوکر کھائی ہے اور ما رأی کا قرینہ بھی ذہن سے اتر گیا۔ قریش نبی ﷺ کی وحی کو افتراء جنون وغیرہ کہتے تھے اس پر اللہ تعالی نے کامل وضاحت سے وحی کی ساری حقیقت کو بتلا دیا لفظ (فواد) دل اور قلب کا مرادف ہے اور قلب میں وحی کا القاء متعلق نزول کتب سماوی ﷺ سے خصوصیت رکھتا ہے جسکا ثبوت آیت

و انّه لتنزیل رب العالمین۔ نزل به الروح الامین علی قلبك لتكون من المنذرین (شعراء : ۱۹۲۔۱۹۳)

غرض بہت سی آپ کی خصوصیات میں سے چار چوٹی کی یہ ہیں:

اول: کل جہان کی تبلیغ۔ دوم: معراج جسمانی بنا پر مشاہدہ آیات اللہ۔ سوم: معائنہ جبریل بصورت اصلی۔ چہارم: القاء کلام اللہ علی القلب

جن نشانات چشم دید معائنہ کا اللہ تعالی نے معراج میں اپنے حبیب سے وعدہ فرمایا تھا اس کو آیت لقد رأی من آیات ربه الکبری (نجم:۱۸) میں پورا کر دیا۔ ان نشانات میں اکثر دل اور آنکھ کو اپنی طرف جبراً مائل کرنے کی بوجہ غیر ارضی وغیر معمولی ہونے کی پوری کوشش موجود تھی اس واسطے اس آیت کے پہلے اپنے حبیب کی روحانی قوت ومنزلت کو اس آیت سے بتلا دیا ما زاغ البصر وما طغی (نجم:۱۷) یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے حبیب نے آیات کا ملاحظہ چشم دید کر کے اپنی توجہ کو ہرگز کسی طرف مائل نہ کیا کیونکہ دربار خدا تعالی میں جو حبیب مدعو کیا گیا تھا اس نے حد ادب سے ہرگز تجاوز نہ کیا اور حبیب اللہ نبی ﷺ معراج کے پورے مصداق واہل ثابت ہوئے۔

اس آیت میں لفظ بصر کا استعمال عینی مشاہدہ آیات پر نص ہے اور لفظ اسری (مصدر اسراء) جسمانی معراج کو ثابت کر رہا ہے کیونکہ جیسا راقم الحروف (شیخ غلام حیدر) اس سے پہلے قرآن مجید سے ثابت کر چکا ہے کہ وہ جاندار بدن مع الروح کے سفر وانتقال مکان کے سوا کسی غیر مفہوم میں نہیں آ سکتا یعنی کم از کم قرآن مجید میں پس خاص قرآن مجید کی لغت ودیگر قرائن متعلقہ سے جناب نبی کریم ﷺ کی معراج جسمانی بدون مدد احادیث صحیحہ وبدون دلائل عقلیہ کامل طور سے ثابت ہے۔

فرقہ ہائے غیر اہل سنت اگر مذکورہ بیان تعصب سے الگ ہو کر غور سے مطالعہ کریں تو محض کشفی معراج کا عقیدہ انشاء اللہ چھوڑ دیں گے کیونکہ کشفی معراج بدون سواری براق و بدون معیت جبریل مدینہ شریف میں نبی ﷺ کے چند بار بہ تغیر ہیئت وکیفیت احادیث سے ثابت ہے جو مکی معراج سے بالکل مختلف ہے جیسا کہ اس سے پہلے راقم الحروف مدلل بیان کر چکا ہے جسکے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

## تنقید متعلق صفحہ ۴۰۔۴۱ حدیث نمبر ۸۴ فضل الباری شرح بخاری

قال رسول اللہ ثلاثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب امن بنبيّه و امن بمحمد و العبد المملوك اذا حق الله و ا حق مواليه و رجل كانت عنده امة فاد بها فاحسن تاديبها و علمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران (ترجمہ بحذف رواۃ):(

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں جن کے لئے دوہرا اجر ہے اہل کتاب میں سے ایک وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد ﷺ پر ایمان لایا...اور جو غلام جو دوسرے کے ملک میں ہو جب وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے اور ایک وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو پھر وہ اسکو ادب سکھائے اور اچھا ادب سکھائے اور اسکو تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے پھر اسے آزاد کرے اور اسے اپنی زوجیت میں لے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر مولوی محمد علی لاہوری صفحہ ۱۴۱ کے نوٹ نمبر ایک میں یوں فرماتے ہیں: بخاری کے بعض نسخوں میں امۃ کے بعد لفظ یطاھا وارد ہے مگر یہ زیادتی معلوم ہوتی ہے اسلئے کہ بخاری کے صحیح ترین نسخے جن کو صاحب فتح الباری اور صاحب ارشاد الساری وغیرہ نے لیا ہے ان میں یہ لفظ نہیں اور جن نسخوں میں یہاں لفظ یطا ھا آئے ہیں اور ان میں اس حدیث کو جہاں دوسرے موقعوں پر لایا گیا ہے باب العتق اور کتاب الجہاد میں وہاں یہ لفظ نہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ زائد ہیں جو بعض نسخوں میں غلطی سے درج ہو گئے ہیں اور اگر روایت میں اس لفظ کا موجود ہونا بھی مان لیا جائے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ لونڈی سے ہم صحبتی بلا نکاح تھی تزوج میں ذکر زوجہ بنانے کا ہے۔یعنی برابری کا مرتبہ دینا۔

اقول: جہاں مولوی محمد علی نے اہل سنت کے اکثر اجماع مسائل میں اپنے غلط اجتہاد سے صریح اختلاف کیا ہے مثلاً معراج جسمانی، نزول مسیح، نجات مشرک، پیدائش مسیح ابن مریم، معجزات انبیاء وغیرہ میں وہاں مملوکہ حربی لونڈی سے وطی (ہم بستری) کے متعلق بھی یہ اجتہاد کیا ہے کہ بدون نکاح کے مالک کو بھی اس سے وطی جائز نہیں ان کے مطالعہ خانہ میں صحیح بخاری کے متعدد شروح موجود ہیں جن سے جا بجا اقتباس نقل کرتے ہیں مگر اس مسئلہ میں کسی شارح کو اپنا ہم خیال ظاہر نہیں کیا بلکہ امۃ کے بعد و طا ھا کا تفسیری کلمہ جو بخاری کے بعض نسخوں میں موجود ہے اس کو زیادتی اور غلط اندراج کا نتیجہ بتلاتے ہیں اور اسکا اندراج صحیح تسلیم کر کے بھی فرماتے ہیں کہ لونڈی سے وطی مالک بدون نکاح کے نہیں کرتا تھا اگر امۃ کے بعد و طاھا مذکور نہ بھی ہو جب بھی حدیث زیر تنقید میں الفاظ ثم اعتقھا فتز و جھا یعنی پھر مملوکہ لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے صاف بتلا رہی ہیں کہ تزوج کا وقوع بعد اعتاق ہے محمد علی لاہوری نے ترجمہ میں تحریف معنوی سے کام لے کر اپنا مقصد پورا کیا ہے کیونکہ فتز و جھا کے صحیح معنی از روئے لغت عرب نکاح کے ذریعہ سے زوجیت میں لینے کے ہیں مگر مولوی محمد علی لاہوری اس لفظ سے مفہوم نکاح کو خارج کر کے زوجیت میں لینے کی یہ شرح فرماتے ہیں کہ مالک لونڈی کو بیوی کے برابر رتبہ دے دے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ مالک بدون اعتاق وطی حلال کرنے کی خاطر اس سے نکاح کر لے اب کون بندہ خدا اس کو سمجھائے کہ جب مالک نے لونڈی سے نکاح بھی کر لیا اور وطی بھی کر لی تو زوجہ بنانے میں کیا کسر رہ گئی کہ بعد اعتاق پھر اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زوجہ کا رتبہ عطا کرے اگران کے استدلال کا کچھ مفہوم زوجہ کے برابر جاننے کا ہوسکتا ہے تو صرف یہ ہے کہ لونڈی کو مالک نکاح اور وطی کے بعد اگر اچھا کھانا اور اچھے کپڑے آزاد بیوی کے برابر نہیں دیتا تھا تو اب بعد اعتاق منکوحہ بیوی کے برابر دیا کرے اگر پہلی حالت میں اسے برا بھلا کہتا یا مارتا پیٹتا تھا تو اب دوسری حالت میں ایسے سلوک کو ترک کردے۔ اگر زوجہ کے برابر رتبہ دینے کا مفہوم اس کے علاوہ کوئی اور بھی ممکن ہے تو وہ مولوی محمد علی لاہوری کے بطن میں ہوگا، ورنہ نکاح سے کل حقوق زوجیت خاوند بالغ پر لازم ہوجاتے ہیں۔

مولوی محمد علی لاہوری نے خدا جانے عمداً یا سہواً اس امر سے سکوت فرمایا ہے کہ آیا مالک نے قبل از اعتاق جب لونڈی سے نکاح کیا تھا تو کیا مہر بھی مقرر کیا تھا اور دو گواہ کو بھی طلب کیا تھا اگر نہیں کیا تھا تو نکاح فاسد اور اگر کیا تھا تو کسی واقعہ سے یا حدیث سے ثابت کریں کہ قبل اعتاق مالک کے امة (مملوکہ لونڈی) سے نکاح مع مہر موجودگی دو گواہ منعقد ہوا کرتا تھا اب نصوص اور واقعات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے تاکہ محمد علی لاہوری یا ان کا کوئی مرید غور کرکے اس مسئلہ کی حقیقت کو پہچان سکے سب سے اول اس مسئلہ کا فلسفہ بتانا ضروری ہے کہ مالک اپنی مملوکہ سے قبل اس کے آزاد کرنے کے کیوں بدون نکاح وطی (ہم بستری) کرسکتا ہے۔

فلسفہ: تبلیغ دین کے وقت جو انکار و مقابلہ کرتا ہے وہ اپنی آزادی و جان کی حفاظت کا مستحق نہیں رہتا۔ اس واسطے وہ اور اس کے متعلقین جو اس مقابلہ میں شامل ہیں یا اس مقابلہ کنندہ کے ماتحت ہیں مفتوح ہونے کے بعد فاتح کے قبضہ میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ عورتیں اور مرد اسیر سلطانی ہیں۔ بعد تقسیم ان کو لونڈیوں اور غلاموں کی حیثیت میں اپنے اپنے قابضوں کی ماتحتی میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ اور جب تک مالک خود ان کو آزاد نہ کرے وہ اپنی آزادی کے حقدار نہیں۔ تورات میں بھی یہی حکم ہے مگر اسلام جو رحمت کمال کا مذہب ہے ان کو آزاد کرنیکی ترغیب کئی طریقوں سے دلاتا ہے اور قبل آزاد کرنے کے ان سے حسن سلوگ کی تاکید کرتا ہے جسکی تشریح کا یہ رسالہ متحمل نہیں

باقی بیان: مولوی محمد علی لاہوری جو مملوکہ لونڈی سے بدون نکاح مالک کو بھی بعد استبراء وطی کی اجازت نہیں دیتے ان کے پاس سوا اپنے اجتہاد کے کوئی شرع نص نہیں۔ قرآن مجید میں محصنہ سے نکاح کی عدم استطاعت کی صورت میں ایک مسلم کو مومنہ لونڈی سے باذن مالک نکاح کی اجازت ہے مگر غیر مالک کے نکاح میں جا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی وہ بدستور غلامی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر بقول مولوی محمد علی لاہوری مالک نے وطی کے جواز کے واسطے اس سے نکاح کرلیا ہوتا تو کسی آیت یا حدیث یا کسی واقعہ میں یہ امر مخفی نہ رہ سکتا کہ غیر مالک کو نکاح کی اجازت دینے کے وقت مالک نے اس کو طلاق بھی دی تھی اور وہ لونڈی عدت شرعی کے بعد غیر مالک کے نکاح میں داخل ہوئی تھی مالک کے نکاح کا تعلق اس وقت پیدا ہوسکتا ہے جب مالک اس کو آزاد کرے اور حدیث زیر تنقید میں بھی بنابر ڈبل ثواب واجر اسی کی ترغیب ثابت ہے اگر مولوی محمد علی قبل اعتاق مالک سے اس کا نکاح مانتے ہیں تو ان کو نکاح کے ساتھ مہر کا تقرر اور شہادت دو گواہ کا بھی ماننا ضروری ہے جو نکاح کے واسطے لازمی شرائط ہیں اور اس پر ایجاب صحت وقبول بھی جو رکن نکاح ہیں ثابت کریں مگر وہ قیامت تک بھی ثابت نہیں کر سکتے اس بارہ میں قرآن شریف کی بعض آیات کا پیش کرنا مناسب ہے تا کہ اس مسئلہ پر پوری روشنی پڑ سکے:

۱۔ و الّذین هم لفرو جهم حا فظو ن ۔ الّا علی از وا جهم او ما ملکت ایما نهم فا نّهم غیر ملو مین (المومنون:۵-۶)

حفاظت فروج میں زوجہ اور لونڈی مملوکہ کو وطی کے واسطے قرآن مجید نے مستثنیٰ فرمادیا ہے یعنی زوجہ کو بقید نکاح (کیونکہ زوج بنانے کے واسطے نکاح لازمی ہے) اور لونڈی کو بوجہ ملکیت کے جس کی آزادی سلب ہو چکی ہے

۲ و من لم یستطع منکم طولاً ان یّنکح المحصنا ت المؤ منات فمن ما ملکت ایما نکم من فتیا تکم المؤمنات و اللّٰه اعلم با یما نکم بعضکم من بعض فا نکحو هنّ با ذن اهلهنّ و ءا تو هنّ اجو ر هنّ بالمعرو ف محصنات غیر مسا فحات و لا متخذا ت اخدان فا ذا احصنّ فان اتین بفا حشة فعلیهنّ نصف ما علی المحصنات من العذا ب (النساء:۲۵)

نوٹ: ان آیات کریمہ میں مسلم غیر مستطیع نکاح حرہ کو کسی شخص کی مملوکہ مسلم لونڈی سے باذن مالک نکاح بادائے مہر کی اجازت ہے مگر اس حالت میں بھی اس کی حالت بدستور لونڈی غیر حرہ کی قائم رہتی ہے کیونکہ اس حالت میں اگر وہ زنا کی مرتکب ہوگی تو حرہ سے نصف حصہ حد شرعی کا اس پر جاری ہوگا

مشکوۃ صفحہ ۳۱۱ کتاب الحدود میں بروایت حضرت علیؓ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی لونڈیوں اور غلاموں پر خواہ شادی شدہ خواہ غیر شادی شدہ ہوں حد جاری کرو، تحقیق رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا۔ پس آپ ﷺ نے مجھ کو اس پر حد جاری کرنے کا حکم فرمایا۔ مگر میں نے اس کو بحالت نفاس پایا تو ڈرا کہ حد جاری کرنے سے وہ مرجائے گی۔ لہٰذا اس امر کا استصواب رسول اللہ ﷺ سے کیا جس پر آپ نے فرمایا کہ تو نے اچھا کیا۔

اسی حدیث ابوداؤد کی ایک روایت کا حوالہ اس طرح مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو حتی کہ اس کا خون بند ہو پھر اس پر حد جاری ہو۔

اس حدیث سے ثابت ہے کہ جناب نبی ﷺ نے اس لونڈی سے وطی کی خاطر نکاح نہیں کیا ہوا تھا کیونکہ اگر نکاح ہوتا تو وہ لونڈی آیت تطہیر کے خلاف زنا کی مرتکب نہ ہوتی۔ مگر مولوی محمد علی لاہوری کا اجتہاد اگر صحیح تسلیم کیا جائے تو پھر جناب رسول اللہ ﷺ مصداق اس قرآنی نص کے ہرگز نہیں رہ سکتے

الطیبات للطیبین (نور:۲۶)

لہٰذا تسلیم کے سوا چارہ نہیں کہ نبی ﷺ نے بنا بر وطی اپنی مملوکہ لونڈی سے ہرگز نکاح نہ کیا ہوا تھا کیونکہ الطیبات للطیبین کا اشارہ محض ازواج مطہرات کے واسطے ہے جن سے مملوکہ لونڈی مستثنیٰ ہے اور اس سے صدور زنا کا امکان قرآن سے اور واقعہ کا حدیث مذکورہ سے ثابت ہے مگر ازواج نبی ﷺ زیر آیت تطہیر بسبب نکاح کے پاک ہیں۔

## بعض واقعات متعلقہ حربی لونڈی

ا۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اوطاس میں ہم نے عورتیں قید میں لیں حالانکہ ان کے شوہر موجود تھے پس ہم نے ان سے وطی کرنا مکروہ جانا۔ لہٰذا نبی ﷺ سے دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی و المحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم پس ہم نے ان کے فروج کو حلال جانا (رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ و مسلم وابوداؤد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: طبرانی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت خیبر کی قیدی عورتوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ پس یہ یہودی عورتیں کتابی تھیں جن سے بنکاح وبملک بہردوصورت بعد استبراء وطی حلال ہے۔ مگر جنگ اوطاس والی روایت اصح ہے۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورتیں مسلمان ہو گئی تھیں کیونکہ مشرک عورت سے بحالت (ملک یمین) وطی شرعاً حلال نہیں (ماخوذ از تفسیر مواہب الرحمٰن)

۲۔ از روئے لغت ما ملکت ایمانکم لونڈی اور غلام ہر دو کی جانب نسبت صحیح ہے مگر یہاں چونکہ صرف مردوں کا بیان ہے کیونکہ ایمانهم، فروجهم، یحافظون وغیرہ سب صیغے مردوں پر اطلاق کرتے ہیں جس پر امت کا اجماع ہے۔ ابن کثیر نے باسناد جید قتادہ تابعی سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے ایک غلام بنا بر وطی رکھا ہوا تھا۔ اور جب وہ مواخذہ میں پکڑی گئی تو کہنے لگی کہ میں یہ فعل ماتحت الا ما ملکت کتاب اللہ کے کیا ہے۔ اس پر بہت سے صحابہ نے حضرت عمرؓ خلیفہ وقت سے عرض کیا کہ اس عورت نے آیت اللہ کا بے جا مفہوم سمجھا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے غلام کا سر منڈوا کر اس کو شہر بدر کر دیا اور حکم دیا کہ کوئی مسلمان اس عورت سے نکاح نہ کرے۔

حضرت قتادہ نے حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ نہیں پایا، اس واسطے یہ روایت مرسل ہے۔ مگر مرسل روایت بھی قبولیت کا درجہ رکھتی ہے جب اس میں مفید مسئلہ کا حل ثابت ہو۔ حضرت عمر فاروقؓ نے شرعاً اس عورت کا نکاح حرام نہ کیا تھا، صرف شبہ کے لحاظ سے اس پر حد جاری نہ کی بلکہ بنا بر سد باب فتنہ جو آیت کی غلط فہمی سے پیدا ہونا ممکن تھا صرف تعزیر پر اکتفاء کیا (ماخوز از تفسیر مواہب الرحمٰن)

۳، جب بنی مصطلق کو شکست ہوئی تو اسیران جنگ میں جویریہ ایک رئیس زادی ثابت بن قیس کے حصہ میں آئی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پہلے اپنا اسلام ظاہر کیا اور پھر کہا میں ثابت بن قیس کے حصہ میں آئی ہوں۔ وہ روپیہ لے کر مجھے چھوڑنا چاہتا ہے آپ میری دست گیری فرمائیں۔

آپ نے فرمایا میں اس سے بہتر سلوک تیرے ساتھ کرتا ہوں اگر تو منظور کرے۔ اس نے پوچھا کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لوں گا۔ یہ سن کر اس نے منظور کر لیا۔ آپ ﷺ نے حضرت ثابتؓ بن قیس کو اسی وقت روپیہ دے کر اس سے نکاح کر لیا۔ جب مسلمانوں نے سنا تو انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے بھی اپنے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا اور کہا کہ اب یہ ساری قوم نبی ﷺ کی رشتہ دار ہوگئی ہے۔
حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں یہ جویریہ ؓ بڑی برکت کا موجب ہوئی جس کے طفیل اس کی قوم کے سو سے زیادہ آدمی آزاد ہو گئے (ماخوز از کتاب جواب امہات المومنین، سیرت النبی مولفہ شبلی نعمانی جلد اول زیر عنوان جنگ بنی مصطلق۔ اور ابوداؤد میں زیر عنوان جہاد و عتق و کتاب رحمۃ للعالمین میں بھی قریباً اسی طرح مذکور ہے)

نوٹ: مذکورہ تین امثلہ سے ثابت ہے کہ حربی لونڈی سے مالک کو بعد استبراء بدون نکاح وطی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ما ملکت ایمانھم کا تعلق خاص مردوں کے واسطے ہے۔ عورت کو اس آیت کی بنا پر اپنے غلام سے وطی جائز نہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حربی لونڈی کو خریدا اور آزاد کر کے نکاح کے ذریعہ ازواج مطہرات میں شامل کر کے ایک عمدہ مثال کی بنیاد ڈال دی اور حدیث زیر تنقید پر خود عمل فرمایا۔

لفظ تزوج اور تزویج میں نکاح کا مفہوم لازمی ہے۔ قرآن میں بھی زوجنا کھا زید کی مطلقہ بیوی کے واسطے مذکور ہے جب رسول اللہ ﷺ نے اس سے نکاح کیا تھا (احزاب: ۲۷) مگر مولوی محمد علی لاہوری کے نزدیک حدیث زیر تنقید میں فتزوجھا سے نکاح کا مفہوم یہ ہے کہ لونڈی مملوکہ کو صرف زوجہ کا رتبہ دے دے ۔جس کی تردید شروع تنقید میں اہل بصارت کے واسطے کافی ہو چکی ہے۔

## تنقید متعلق صفحہ ۳۹ حدیث نمبر ۸۷ فضل الباری شرح بخاری

حدیث محولہ عنوان میں بعض صحابہ کا حضور نبی کریم ﷺ کے پاس مدینہ شریف میں بنا بر تعلیم دین باری باری کر کے باہر نواح سے آنے کا ذکر ینزل یوماً و انزل یوماً کے الفاظ سے مذکور ہے۔ یعنی ایک دن فلاں صحابی آتا اور ایک دن میں، یعنی راوی آتا۔ اس پر مولوی محمد علی لاہوری فرماتے ہیں: فلاں فلاں صحابی کے مدینہ آنے پر لفظ نزول بولا گیا ہے حالانکہ وہ آسمان سے نہیں اترا کرتے تھے۔

اقول: مولوی محمد علی کو جس طرح خوش قسمتی سے اپنے خاص مشرب کے عقائد کے اظہار کے واسطے قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریف میں بعض مقامات پر بعض الفاظ مل گئے تھے اسی طرح بخاری شریف کے متن میں بھی بعض الفاظ ایسے ہاتھ آ گئے ہیں جن سے وہ اپنے خاص عقائد کے استدلال پر بڑے نازاں اور خوش ہیں۔ مولوی محمد علی لاہوری اگر اہل علم کے اس مسلمہ اصول کو صحیح تسلیم کرتے ہیں کہ مختلف المعنی الفاظ کا مختلف مقامات میں صحیح مفہوم قرائن متعلقہ کی مدد سے حاصل ہوتا ہے، تو ایسے الفاظ کے واحد مفہوم پر اڑ بیٹھنا لغت کی بے حرمتی کے مرادف ہے۔ لغت میں جب لفظ نزول بعد ورود سفر کے واسطے آتا ہے تو اسی لحاظ سے مسافر کو محاورہ عرب میں نزیل بولا کرتے ہیں۔ مگر نزول کے دیگر مفہوم کے واسطے قرائن کی شہادت مطلوب ہوتی ہے چونکہ مولوی محمد علی لاہوری عیسی کے نزول من السماء کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ بزعم وبعلم ان کے کسی ضعیف حدیث سے بھی نزول مسیح کا آسمان سے ثابت نہیں، اس واسطے حدیث زیر تنقید کے الفاظ انزل وینزل نے آپ کو اپنے عقیدہ کے ثبوت کا موقع دے دیا۔ اہل سنت کا عقیدہ متعلق نزول مسیح اجماعی ومتواتر ہے اور قریباً بیس احادیث صحیحہ اس کی شہادت پر موجود ہیں جن میں بعض ایسی بھی ہیں کہ صریح لفظ سماء کا ان میں موجود ہے۔ قادیانی مسیح (مرزا غلام احمد) کا بھی بوقت تصنیف براہین احمدیہ یہی عقیدہ تھا کیونکہ اس وقت وہ اسلامی خدمت کے لئے آمادہ ہو گئے تھے۔ اگرچہ کتاب براہین احمدیہ میں بعض ایسی آیات وپیش گوئیاں درج کر دی تھیں کہ آئندہ مواقع پر حسب ضرورت وہ اپنے اوپر چسپاں کر سکیں۔ بعد ازیں جب سلسلہ پیری مریدی شروع ہوا تو پہلی بسم اللہ آپ نے مثیل مسیح ہونے کی کر دی۔ اور رفتہ رفتہ خود مسیح موعود، ومجدد، وظلی وغیر شریعی نبی وغیرہ تک دائرہ وسیع ہو گیا۔ جو امور اس قدر ظاہر ومشہور ہیں کہ ان کے ثبوت کا یہ رسالہ متحمل نہیں ہو سکتا۔ سیالکوٹ میں دفتر ضلع میں پندرہ روپئہ کے محرر تھے۔ طبیعت امیرانہ تھی۔ گذارہ معقول نہ دیکھ کر مختاری کے امتحان میں شامل ہوئے مگر بدقسمتی سے ناکام ہو کر لاہور مسجد اہل حدیث چینیا نوالی میں فروکش ہو گئے۔ وہاں بمشورہ مولوی محمد حسین بٹالوی کتاب براہین کی بنیاد رکھ دی۔ پھر وطن مالوف قادیان جا کر کام شروع کیا اور کتاب کے پیشگی چندوں نے آپ کو مرفہ الحال کر دیا۔ مگر کتاب کی حسب وعدہ ساری جلدیں تیار کرنا غیر ممکن ہو گیا کیونکہ آپ ایسے مشاغل میں ہمہ تن وہمہ وقت مصروف ہو گئے جس سے جدید دعاوی کا ثبوت پبلک میں مشتہر ہو مگر مطلوب چونکہ مرفہ الحالی اور بڑائی تھی، مریدوں کا ایک باضابطہ رجسٹر تیار کر کے اعلان کر دیا کہ جو مرید ہر ماہ میں خواہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتنی رقم ہی ہو، قادیان میں بطور چندہ ارسال نہ کرے گا اس کا نام مریدوں کی فہرست سے فوراً کاٹ دیا جائے گا۔ دعاء خاص کے واسطے نذرانوں کی ترغیب وترہیب کا پہلو بھی نظرانداز نہ کیا گیا۔ المختصر آمدنی کا معقول انتظام کر کے پھر علماء اہل سنت سے دست وگریباں ہونا شروع کر دیا کیونکہ انہوں نے مسیح قادیانی کے عقائد مخترعہ سے بے زاری ظاہر کر کے قوم کو اس کے جال میں پھنسنے سے جوابی تصانیف وتقریری ذرائع سے روکا تھا۔ اگرچہ عربی فارسی واردو میں خاصی تحریر لکھ سکتے تھے مگر علم قرآن وحدیث جس قدر استادوں سے حاصل کیا تھا اس میں اپنی تاویلات کا دروازہ اس قدر فراخ کر دیا کہ بیبا کانہ جو چاہا مریدوں سے منوالیا جو بیچارے بعض تو کم علمی کے سبب سے بعض عمدہ کھانوں کے لالچ سے بعض منظور نظری کے خیال سے بعض شامت اعمال کی وجہ سے قادیانی جال میں پھنسے رہے۔ اور چونکہ تقلیدان کا مشرب ہو گیا تھا کسی خلاف شرع قول وفعل امام پر حرف گیری نہ کر سکتے تھے زیادہ وضاحت سے کچھ باتیں ازیں بعد بیان ہوں گی مگر اول ایک مختصر حدیث مسیح قادیانی کے علم کی ناظرین سن لیں جس پر حکیم نورالدین صاحب بھیروی مشیر اعظم نے بھی صاد کر دیا تھا۔ یہ مولوی نورالدین بھیروی مرزائی پہلے حنفی المذہب، بعد ازاں اہل حدیث، بعد ازاں نیچری عقائد کے پلٹے کھاتے ہوئے در دولت قادیانی مسیح پر حاضر ہو کر ان کے وزیر اعظم ومنظور نظر بن گئے تھے۔ بلکہ ان صادق مہاجرین سے تھے جنہوں نے اپنے شہر مالوف کو خیر باد کہہ کر خاص قادیان کو جائے اقامت اختیار کر لیا تھا۔

## حدیث مخترع

کان فی الهند نبی اسود اللون اسمه کاهن ، یعنی ملک ہندوستان میں ایک کالے رنگ والے نبی ہو چکے ہیں جن کا نام کاہن تھا (چشمہ معرفت ص ۱۰۔ قادیانی خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۲)

اس حدیث کی سند روایت کا کوئی پتہ ونشان وحوالہ کتاب نہ مرزا غلام احمد کی تحریروں میں مل سکتا ہے، نہ کسی صاحب ایم اے یا بی اے مرید نے اس کا سراغ بتلایا ہے، نہ اس کے مأخذ کی تحقیق کی کیونکہ مرشد اقدس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمان صادر ہو چکا تھا کہ جس کو میں حدیث کہہ دوں وہ حدیث ہے اور جس پر میری تصدیق نہ ہو وہ ردی میں پھینک دو ۔

یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی تھی جب ہندوؤں کے کرشن اوتار بننے کا سودا آپ کے دماغ میں سما چکا تھا۔ اب کاہن یا کرشن صاحب کا عقیدہ ان کی کتاب گیتا سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تناسخ کا قائل تھا۔مگر قادیانی حضرت صاحب اس کو پیغمبروں کی صف میں کھڑا کرتے ہیں۔حالانکہ ہر نبی اللہ کی تعلیم میں ایمان بالتوحید و ایمان بالآخرت لازمی جزو ہے جیسا کہ کامل کتاب قرآن کریم سے ثابت ہے۔اندریں صورت کسی علمی یا منصوص اصول کی بنا پر قادیانی جماعت سے کسی دینی مسئلہ کے متعلق قطعی فیصلہ کرنا تضیع وقت و دماغ ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کا رفع الی السماء وقرآن واحادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔اسی طرح نزول من السماء پر بھی احادیث شاہد ہیں اور بعض میں لفظ سماء بھی موجود ہے اور مسیح موعود کے نزول کے قرائن اس قدر ہیں کہ وہ نہ تو کسی سابقہ مدعی مسیحیت پر صادق ہو سکے نہ قادیانی حضرت پر۔

اور شخصیت مسیح موعود کی کوئی استعارہ کی حیثیت نہیں رکھتی جس کی تاویل جائز ہو، بلکہ وہ اسم علم ہے جس کی تاویل ازروئے علمی اصول باطل ہے۔

جس طرح قرآن مجید میں متعدد دفعہ عیسیٰ بن مریم مذکور ہے اسی نام سے حدیثوں میں بھی مذکور ہے۔اور جب قرآن شریف والا عیسیٰ بن مریم غیر معین نہیں ہوسکتا،تو احادیث والا عیسیٰ بن مریم غیر معین کیوں کر ہوسکتا ہے؟

علاوہ ازیں قرائن مسیح موعود کے نزول کے متعلق ایسے ہیں کہ جو مدعی ان کے معیار پر ثابت نہ ہو وہ بالضرور کاذب مسیح ہوگا۔اور معیار منصوصہ پر سلف میں جس کو یقین مع علم تھا اس نے کسی مدعی مسیحیت کو قبول نہ کیا ۔اسی طرح فی زمانہ اسی معیار کو مدنظر رکھنا ضلالت سے بچا سکتا ہے۔ورنہ بے علمی یا معیار منصوصہ نبی ﷺ پر یقین نہ کرنے کی صورت میں اگر کوئی ضلالت کے گڑھے میں گرنا پسند کرے تو بے شک پڑا گرے۔

احادیث میں معیار مسیح موعود تو زیادہ ہے مگر مختصراً یہاں بھی لکھ دینا مناسب ہے،شائد کسی سعید روح کو فائدہ ہو۔بعدازیں اختیار ہے خواہ کوئی نبی کریم ﷺ کی بات کو مانے خواہ مسیح کاذب کی بیعت میں داخل ہو کر بہشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقبرہ کا معینہ چندہ دے کر جنت دجال میں چلا جائے۔

## معیار و قرائن مسیح موعود

ا۔نزول دمشقی منارہ پر۔

۲۔بعد ظہور مہدی۔

۳۔مہدی کی امامت میں بطور مقتدی بلکہ مہدی کی امامت کا محرک۔

۴۔قاتل دجال خاص جو نبوت اور خدائی ہر دو کا مدعی ہوگا اور عجیب عجیب خارق عادت افعال دکھلائے گا اور اسکا فتنہ دنیا کے کل فتنوں سے بڑھ کر ہوگا اور نبی ﷺ نے اور بھی علامات اس کے فرمائے ہیں مگر مسیح موعود اس کا قرار واقعی قاتل قرار پا چکا ہے،اس کا مداح و ماتحت نہ ہوگا۔

۵۔یاجوج ماجوج مسیح موعود کی دعا سے ہلاک ہوں گے۔

۶۔اسکے عہد میں ایک ہی واحد ملت اسلام کے سوا سب دین مٹ جائیں گے نہ دلائل سے بلکہ عملاً کیونکہ از روئے دلائل تو مدت کے مٹ چکے ہیں۔

۷۔مسیح موعود مقام روحاء سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا حج کرے گا۔

۸۔نکاح کر کے صاحب اولاد ہوگا کیونکہ پہلی زندگی قبل رفع الی السماء میں وہ بدون بیوی کے رہا ہوگا۔

۹۔مدینہ شریف میں فوت ہو کر حجرہ نبی ﷺ میں دفن ہوگا اور اس حجرہ شریف میں ان کے واسطے چوتھا کونہ اب تک حضرت صدیقؓ و حضرت فاروقؓ کے پاس خالی پڑا ہے جس کا نقشہ بھی دو صدی سے زیادہ ہوئے اہل سنت نے اپنی بعض کتب میں لکھ دیا ہے۔

۱۰۔قرآن مجید سورہ زخرف میں ذکر ابن مریم کے بعد و انہ لعلم للساعة کے ماتحت مسیح موعود قیامت کی دس قریبی نشانات فرمودہ نبی ﷺ میں سے ایک نشان قرار پا چکا ہے اس کے متعلق قرآن کریم بعد ازیں فرماتا ہے کہ اس نشان میں شک کر کے شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔قرآن مجید نے ابن مریم کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر کر کے اس کو قیامت کا ایک نشان بتلایا پھر بعد ازیں بھی ذکر ابن مریم کو جاری رکھا تا کہ ماقبلی و مابعدی تذکرہ کی دلیل سے ضمیر انہ کی کسی غیر کی طرف راجع و منسوب نہ ہو سکے اور پھر مزید برآں اس پیش گوئی پر شک کرنے والے کو شیطان کا مرید کہا ہے۔

نوٹ: قیامت کے قریب خاص دس نشانات سب خارق عادت امور ہوں گے جن میں نزول ابن مریم بھی داخل ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمادیا ہے۔

نتیجہ: اب لاہوری اور قادیانی ہر دو جماعت مذکورہ دس علامات اپنے مزعومہ مسیح میں ثابت کر دیں ورنہ اہل سنت ان کو صریح منکر احادیث صحیحہ نبی ﷺ اور گمراہ جان کر خارج از ملت ما انا علیہ و اصحابی کا فتویٰ صادر کرنے میں حق بجانب ہیں۔

## دجل مریدان مسیح قادیانی

یہ حقیقت ثابت ہے کہ ان ہر دو جماعت کے اشخاص خاص اس ملک میں اور غیر ممالک میں اپنے آپ کو اہل سنت حنفی ظاہر کرتے ہیں تا کہ دیگر مسلمان ان سے بدظن نہ ہو جائیں۔ پھر اس پردہ میں اسلام کی اشاعت کا بہانہ کر کے اپنے خاص مشرب کے عقائد کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ بے شک قرآن بھی پڑھتے ہیں نمازیں بھی قبلہ رو ہو کر ادا کرتے ہیں، مگر عقائد میں تفسیر و تاویل و معانی حسب ہوائے نفس اہل سنت سے بالکل الگ کرتے ہیں۔ اور قادیانی بیعت کے بعد ہر ایک مدعی معارف قرآن کا بن جاتا ہے۔ یہ اہل سنت ہرگز نہیں کیونکہ امام اعظم ابوحنیفہؒ معراج جسمانی نبی ﷺ و نزول مسیح من السماء کے قائل ہیں، اور جو محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی ہو اس کو کافر جانتے ہیں۔ اور بھی بعض عقائد امام اعظم سے یہ ہر دو جماعت الگ ہیں جن کا بیان موجب طوالت ہے۔ پس غور و تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ ہر دو جماعت اس امام قادیانی کے متبع ہیں جو ان متفقہ پیش گوئیوں کا پورا مصداق ہے جو حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے مدت مدید سے صادر ہو چکی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجیلی پیشین گوئی: انجیل متی باب ۲۴ بطور خلاصہ: بہت سے جھوٹے نبی اور مسیح ظاہر ہوں گے اور ایسے عجائبات دکھلائیں گے کہ بعض برگزیدہ بھی ان کے متبع ہو جائیں گے

۲۔ بخاری پارہ ۱۴ جلد اص ۵۰۹۔ فرمایا نبی ﷺ کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب کا دنیا میں آنا ضروری ہے اور ان میں کا ہر ایک نبی اللہ ہونے کا دعوی کرے گا

اب ہر دو مذکورہ الہامات دو اولوالعزم پیغمبروں کی زبان مبارک سے فرمائے ہوئے معیار پر مسیح قادیانی (مرزا غلام احمد) کو پرکھنے کے واسطے راقم الحروف اس کے صریح کذب وافتراء وخیانت وتحریف لفظی اور دجل کے امثلہ پیش کرتا ہے جس کو اس کے متبع حبك الشيء يعمى و يصم کی وجہ سے بالکل نہ پہچان کر اس کے جال میں پھنس گئے جن میں ایم اے یا بی اے اور اہل علم عربی دان بھی شامل ہیں۔

## کذب وافتراء کی مثال

جب مرزا غلام احمد قادیانی کو قبل نزول مسیح موعود ظہور مہدی کا مسئلہ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں ثابت ہے خود مہدی بننے کے خیال سے ناگوار معلوم ہوا تو یوں فرما دیا:

(بطور خلاصہ): مہدی والی کسی حدیث کو صحیحین (بخاری مسلم) کے محقق محدثین نے بوجہ عدم صحت اپنی صحیح کتب میں درج نہیں کیا حالانکہ اپنی ان ہر دو کتب میں آخری زمانہ کے متعلق انہوں نے بذریعہ حادیث پورا نقشہ کھینچ کر سامنے رکھ دیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۱۸۔ قادیانی خزائن ۳ ص ۳۷۸)

بہت خوب! مگر جب خود مہدی بننے پر جم گئے تو پھر اسی بخاری کے حوالہ سے اس طرح فرماتے ہیں: (بطور خلاصہ): مہدی کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی هذا خليفة الله المهدی اور سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ کی ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ (بخاری) میں درج ہے (شہادۃ القرآن ص ۴۱۔ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

نوٹ۔ نشان کسوف وخسوف ماہ رمضان والے کو غالباً مہدی کے ظہور کی علامت قرار دے کر اس کو آسمانی آواز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کرنا بطور استعارہ کے تھا مگر حیرت پر حیرت ہے کہ اس آسمانی شہادت کی اہمیت وصداقت کو بخاری کا حوالہ دے کر کیسے تاکیدی الفاظ سے ظاہر کرتے ہیں۔ بخاری پر الگ افتراء اور جناب نبی ﷺ پر الگ افتراء ہے اور جھوٹ بات کو نبی ﷺ سے منسوب کرنے کی وعید جہنم سے قادیانی صاحب انتہائی بے باکی اختیار کرر ہے ہیں۔مطلب براری کے وقت خود حدیث گھڑلینا یا کسی حدیث کو کسی محدث کی کتاب کے سرتھوپ دینا ان کے اصول میں داخل ہے۔اس تقوی وعلمیت وسلطان القلمی پر ان کے مرید لٹو ہور ہے ہیں اور کیا مجال کہ کوئی چون وچرا یا اصلیت کی تحقیق کرکے ایسے کاذب ومفتری کی تقلید سے آزاد ہو۔اس عجیب پریشانی دماغ کی امثلہ کثیر ہیں مگر بخوف طوالت قلیل نمونہ پر اکتفا مناسب ہے۔

## تحریف لفظی وخیانت کی مثال

جب مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد بننا منظور ہوا تو حضرت مجدد سرہندی کے مکتوبات جلد۲ سے بطور تصدیق یوں لکھ دیا:

(بطور خلاصہ): مجدد سرہندی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کو کثرت مکالمہ ومخاطبہ کا شرف حاصل ہو اور بہت سے امور غیبیہ اس پر کھولے جائیں وہ مجدد ہوتا ہے

(ازالہ اوہام ص۹۱۴۔۹۱۵۔ خزائن۳ص۶۰۰۔۶۰۱)

بہت خوب! مگر جب مرزا قادیانی صاحب کو نبی بننا منظور ہوا تو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ میں مذکورہ مکتوب میں تحریف لفظی کرکے بجائے لفظ مجدد لفظ نبی پیش کر دیا اور مجدد کے بعد جو مثال وہاں حضرت عمر کی مذکور تھی اسکو عمداً خورد برد کر دیا۔ ایمان فروش عطار کی طرح ایک ہی بوتل سے دو الگ الگ قسم کا عرق نکال دینا ان کے اصول میں داخل تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

# دجل ومکر کی امثلہ

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نثر میں تالیف وتصنیف کتب وغیرہ کے علاوہ شعر گوئی سے بھی بے بہرہ نہ تھے اور جس طرح ان کی نثر میں سوائے اپنے دعاوی باطلہ کے کوئی حق کی بات بھی ہوا کرتی تھی اسی طرح ان کے اشعار میں بھی دعاوی اور اظہار اتباع نبی ﷺ اور ایمان بالمعجزات قرآنی مترشح ہوتا تھا جس سے مقصود پھنسے ہوئے مریدوں کو قابو رکھنے اور دوسرے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تھا۔ جب کوئی مخالف قادیانی کا ان کی تحریر کی بنا پر اعتراض کرتا کہ دیکھو جی تمہارے حضرت اقدس فلاں جگہ ایک نبی کی توہین کر رہے ہیں اور معجزہ قرآنی سے انکار کر رہے ہیں جو ایک معمولی مسلمان بھی نہیں کرسکتا تو جھٹ مرید اشعار ذیل قادیانی اس کو سنا کر لعنت اللہ علی الکاذبین کے جواب سے لاجواب کر دیتے ہیں

ما مسلمانیم از فضل خدا۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

ہست او خیر الرسل خیر الانام۔ ہر نبوت را بروشد اختتام

معجزات انبیائے سابقین۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

(سراج منیر ص ۹۳۔۹۴۔ قادیانی خزائن ۱۲ ص ۹۵۔۹۶)

اب ان اشعار پر مسیح قادیانی کا جو ایمانی اور عمل ثابت ہے اس کو ملاحظہ کیجئے: اس نبی ﷺ کے واسطے ایک خسف واقع ہوا میرے واسطے دو کا (قمر اور سورج کا) (اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

نوٹ: نہایت لطف کی بات اس اظہار ڈبل فضیلت میں جو مرزا غلام احمد نے اپنے امام اور خیر الرسل پر کی ہے یہ ہے کہ اپنے ہر دو کسوف وخسوف (چاند گرہن وسورج) کی خاطر جناب نبی ﷺ کے شق القمر کو بگاڑ کر خسف بیان کیا ہے تاکہ تقابل قائم ہو۔ مگر نہ قرآن پر یقین کیا جہاں شق القمر سورہ قمر میں موجود ہے، نہ اس کی تفسیر کا لحاظ رکھا جو احادیث صحیحہ میں ہے۔ خسف کی حالت میں چاند کلاً یا جزواً تاریک ہونے کی وجہ سے صرف نظر نہیں آتا مگر وجود اس کا بلا تقسیم اجزاء سالم کا سالم رہتا ہے۔ لغت کی بنا پر بھی لفظ شق القمر پھٹ جانا یا ٹکڑے ہو جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا مفہوم ہے جو خسف کے بالکل خلاف ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مقصود کی خاطر لغت واحادیث مفسرہ کوردی میں پھینک دیتے ہیں کیونکہ وہ مدعی ہیں کہ میں مسیح موعود حکم ہوکر آیا ہوں حالانکہ بموجب احادیث صحیحہ مسیح موعود صرف اسلامی شرع کا پابند ہوگا نہ اس قسم کا حکم کہ جواحادیث ولغت ہردو کو رد کردے گا جس سے اسلام کی مخالفت ظاہر ہو۔قادیانی مسیح خود غیر مسلم حکومت کا محکوم و مداح رہا اپنے مقدمات کی پیروی میں غیر مسلم حکام سے چارہ جوئی کا ہزار ہا روپیہ مریدوں سے لے کر بڑی پریشانی سے تدارک کراتا رہا بلکہ ایک مقدمہ میں بعد فرد جرم قائم ہونیکے مبلغ پانچ سو روپے کا بطور جرمانہ عدالت نے مسیح قادیانی کو حکم سنایا جواپیل پر بمشکل معاف ہوا۔یہ ہے کیفیت قادیانی مسیح کے حکم ہوکر آنیکی۔

۲۔بطور خلاصہ (ازالہ اوہام۔ص ۶۹۱۔قادیانی خزائن ج ۳ص ۴۷۳)

اگر آنحضرت ﷺ کو بوجہ عدم موجودگی نمونہ پوری حقیقت ابن مریم ،دجال، یاجوج ماجوج،دابۃ الارض بذریعہ وحی منکشف نہ ہوئی تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔

نوٹ: دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ برآمد ہوتا ہے کہ قادیانی حضرت کی وحی کامل تھی اور جناب محمد ﷺ کی وحی ناقص تھی اور اللہ تعالی نے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (مائدہ:۳) اوریتم نعمته علیك (فتح:۲) جوآیات قرآن شریف میں متعلق تکمیل نعمت اسلام وتکمیل نعمت خاص بحق محمد رسول اللہ ﷺ نازل کی ہیں وہ بالکل (معاذ اللہ) جھوٹ ہیں۔

ناظرین نے اب معلوم کرلیا ہوگا کہ قرآن شریف اور جناب محمد رسول اللہ پر قادیانی مدعی کا ایمان مطابق اشعار مذکورہ حقیقتاً ہے یا دجالانہ؟

جودس نشانات متعلق قیامت جناب نبی ﷺ نے فرمائے ہیں ان میں مغرب سے آفتاب کا طلوع بھی ہے اوردیگر نشانات معہ نزول عیسی بن مریم سب خوارق (مشکوۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ ) میں بروایت مسلم مذکور ہیں اورقادیانی مدعی نے ہرایک کی تاویل خلاف عقائد اہل سنت کرکے اسلام میں فتنہ برپا کردیا ہے اورعقائد ما انا علیه و اصحابی سے مسلمانوں کو ہٹا کر اپنے جدید مذہب کی تعلیم اسلام کے پردہ میں دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشعار میں ہر طرح وہر قسم کی نبوت کے خاتمہ کا اقرار ثابت ہے مگر عملاً کسی قسم کی نبوت باقی نہ رہنے دی جس کا دعوی مرزا قادیانی صاحب نہ نے کیا ہو۔ بروزی ظلی، غیر تشریعی، حتی کہ تشریعی کا بھی، خدائی کا بھی ۔

احادیث میں مذکور ہے کہ دجال نبوت اور خدائی ہر دو کا مدعی ہو گا۔ اس کے متعلق راقم الحروف کی سمجھ میں ایک عمدہ نکتہ یہ آیا ہے کہ دجال کے ساتھ خدائی دعوی کے علاوہ نبوت کا دعوی اس واسطے مذکور ہے کہ بعض صوفیائے کرام جو حالات استغراق ومحویت میں انا الحق اور انا اللہ بے خود ہو کر کہہ دیں گے وہ اگرچہ شرعاً قابل مواخذہ ہیں مگر دجالی طور پر ہر گز محمول نہ ہو گا کیونکہ جس جس اہل اللہ کے متعلق ہم مختلف کتب سے ایسے مذکورہ کلمات پڑھتے ہیں وہ نبوت کے ہر گز مدعی نہیں ہوگے توحید کے غلبہ میں بحالت سکر واستغراق یہ کلمات ان سے بے اختیار نہ سرزد ہوئے ہیں مگر ہم ان کے متعلق یہ بھی ساتھ ہی پڑھتے ہیں کہ بحالت صحو یا افاقہ ان کو جب ایسے کفریہ کلمات کی اطلاع ملی تو انہوں نے تاکیدی قسم کھا کر ان کلمات کے اظہار سے اپنی مطلق بے خبری کا عذر پیش کیا اور توبہ واستغفار سے اس کی تلافی کر دی یا بہ تقاضائے مصلح شرعی سزا کو قبول کر لیا ۔اب قادیانی مدعی کے کلمات متعلق دعوی خدائی اس طرح ہیں

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اورنئ زمین وآسمان بنانا چاہا پس میں نے ان کو پیدا کر دیا۔( کتاب البریہ ص ۵۸۔قادیانی خزائن ج ۱۳ص ۱۰۳)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بجائے توبہ واستغفار کے ایسی کفریہ خواب کی تلافی کرنے اور معذرت کرنے کے بڑے وثوق سے اس کا اعلان مشتہر کرتے ہیں گویا اس شیطانی القاء کو وحی خیال کرتے ہیں پس دجال معہود کے دعوی خدائی ونبوت میں مسیح قادیانی کو کامل مشابہت ثابت ہے۔

اس دعوی کی حمایت اور تصدیق میں پشاور کے ایک مرید نے ایک رسالہ بنام ملفوظ الاولیاء شائع کر کے بعض مسلم صوفیائے کرام کے اسی قبل کے کلمات اور دعاوی کفریہ کا حوالہ مختلف کتب سے دیکھ کر قادیانی کو بھی انہی اولیاء میں داخل کر دیا ہے۔مگر جیسا کہ راقم الحروف ابھی بیان کر چکا ہے مولف رسالہ مذکور نے خود دجل اختیار کیا ہے کیونکہ جس طرح ایسے کفریہ کلمات سے صوفیائے کرام واولیائے سلف نے استغفار یا قبولیت شرعی تعزیر سے اس غیر عمد گناہ کی تلافی کر دی ہے جیسا ان کے سوانح سے ثابت ہے اس کا عشر عشیر بھی مولف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے قادیانی مدعی کی طرف سے ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس کو حق بجانب قرار دے کر دجال کے دجل میں پورا حصہ لیا ہے

۳۔معجزات انبیاء مذکورہ قرآن مجید کا یقین (شق القمر) کے تحت میں جو مرزا غلام احمد کو حاصل تھا اس سے پہلے ابھی بیان ہو چکا ہے مگر صراحت سے تحقیر جس قدر عیسی کے معجزات قرآنی کے متعلق جو الفاظ قادیانی مدعی نے ازالہ اوہام و دیگر تحریرات میں استعمال کئے ہیں مثلاً مکروہ قابل نفرت عمل الترب مسمریزم وغیرہ، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ دجل کا کمال اس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اشعار میں لوگوں کو کچھ سنایا اور عمل اس پر یہ کیا کہ حقارت کا کوئی لفظ حافظہ اور لغت میں باقی نہ رہنے دیا جو معجزات حضرت ابن مریم کے بارہ میں استعمال نہ کیا ہو۔

یہ معجزات عطیہ وموہوبہ الٰہی تھے جن کا ذکر قرآن مجید میں دو دفعہ مذکور ہے یعنی سورہ آل عمران اور سورہ مائدہ میں۔اور ہر ایک معجزہ کے اظہار پر باذن اللہ یاباذنی کے صریح الفاظ مذکور ہیں جن کو خدا تعالی یاد کرا کر حضرت مسیح سے اس نعمت کا شکریہ طلب فرماتا ہے نعمت دینے والا اللہ تعالی ہو اور لینے والا پیغمبر خدا ہو مگر قادیانی کو یہ عطیہ ایک آنکھ نہیں بھاتا اور حسد وبغض کی آگ سے اس قدر جل بل گئے کہ ان کو مار کر اور کشمیر میں دفن کر کے خود اسکے رتبہ پر قابض ہو گئے اور مریدوں کو یہ شعر ازبر کرایا:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔اس سے بہتر غلام احمد ہے

مولوی محمد علی لاہوری نے جب خلافت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے بعد وفات خلیفہ اول قادیان سے بستر بوریا اٹھا کر لاہور میں خلافت کی ہوس میں اپنے عقاید کی الگ جماعت بنا کر خلافت کی بجائے امارت کی صدارت حاصل کی تو بعض عقائد مین مسیح قادیانی کے بیٹے خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) سے بالکل الگ ہو گئے حالانکہ خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کے وقت تک سب مرید مساوی العقائد تھے۔مولوی محمد علی لاہوری مرزا غلام احمد کی نبوت کے قائل نہیں مگر خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) اپنے باپ کی نبوت کو بڑے زور شور سے بر بنا تحریرات پدر خود ثابت کرتا ہے اور محمد علی لاہوری، قادیانی حضرت کی تحریرات سے نبوت کی نفی کرتے ہیں۔اور عجیب حیرت کا مقام ہے کہ اس اصولی اختلاف کے بانی خود مرزا غلام احمد ہیں۔ہاں دعوی مسیحیت قادیانی کو ہر دو جماعت لاہوری وقادیانی تسلیم کرتے ہیں۔مولوی محمد علی لاہوری نے قرآن کا انگریزی ترجمہ معہ تفسیر جو قادیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شروع کیا تھا اس کی تکمیل بحالت امارت لاہور میں کی اس کے دیباچہ میں فرماتے ہیں: میں نے چشمہ مسیح موعود یعنی حضرت قادیانی کی صحبت وعلم سے کافی حصہ حاصل کیا ہے۔

اور ہونا بھی یہی چاہیے تھا کیونکہ یہ بھی اولین مہاجرین سے تھے۔ایم اے ایل ایل بی کی سندات سے الگ ممتاز تھے۔اس واسطے تاویلات میں اپنے مرشد سے بھی چند قدم بڑھ گئے۔ چنانچہ مرشد (مرزا غلام احمد) صاحب تو ابن مریم کی ولادت بے پدر کو تسلیم کرتے ہیں، مگر مولوی محمد علی لاہوری نیچری ومعتزلہ عقاید کی اتباع میں حضرت مسیح کی پیدائش باپ سے منسوب کرتے ہیں۔اہل القرآن جدید فرقہ منکر احادیث رسول اللہ کے اردو ترجمہ قرآن سے بھی بعض مقامات پر مولوی محمد علی کے عقائد میں قادیانیت کا کثیر حصہ اور نیچری واہل قرآن واہل سنت کے عقائد کا حصہ بھی کم وبیش شامل ہے۔مولوی محمد علی لاہوری مسیح قادیانی کی مسیحیت ومجددیت کے منکر کو بظاہر کافر تو نہیں کہتے مگر عملاً اہل سنت کی نمازوں اور جنازوں میں برملا عام طور پر شامل نہیں ہوتے کیونکہ جب اہل سنت کے عقائد سے کلاً متفق نہیں تو اپنی مساجد وغیرہ کا علیحدہ انتظام کرنا ان کے نزدیک لازمی ہے مگر قادیانی یا محمودی جماعت مسیح قادیانی کی نبوت کے منکر کو صریحاً کافر کہتے ہیں اور دوسرے غیر قادیانی مسلمانوں کے ہمراہ نماز وجنازہ میں بالکل شامل نہیں ہوتے نہ اپنی لڑکیاں ان کو دیتے ہیں۔مسیح موعود کے بارہ میں قادیانی کے عقائد پر کوئی مبصر اور محقق غور کرے تو بالیقین انشاء اللہ اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ ان کو خبط دماغ کا مرض لاحق تھا جس کو اصطلاح طب میں (مراقی مالیخولیا) بولتے ہیں۔ یہ نامراد مرض مریض کے دماغ کو ایسا پریشان کر دیتی ہے کہ آگا پیچھا قول بالکل فراموش ہو جاتا ہے اور اکثر بالکل متضاد اقوال مریض سے سرزد ہوتے ہیں۔بالخصوص جب اس مرض کا دورہ ہو۔اس مرض کا اظہار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریرات سے ثابت ہے مگر آپ کے پسر خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) نے بھی جب اس مرض کی خود تصدیق کر دی ہے تو اس بارہ میں مزید تحقیق کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔چنانچہ ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱ پر اس طرح فرماتے ہیں (بطور خلاصہ)

حضرت مسیح موعود کو یہ مرض (مراق) ورثہ میں نہیں ملا تھا مگر جب خاندان میں اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر آئندہ نسل میں یہ مرض منتقل ہے چنانچہ مجھ کو بھی کبھی کبھی اس مرض کا دورہ ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ اور بیٹے خلیفہ ثانی ہر دو کے مرض مراق کی امثلہ کے واسطے اگر کوئی محقق ایک علیحدہ رسالہ مخصوص کر سکے تو فراغت کے وقت اس کا مطالعہ نہایت دلچسپ شغل ہوسکتا ہے۔ افسوس اس لطف سے ناظرین کو راقم الحروف بوجہ قلت گنجائش پورا پورا بہرہ اندوز نہیں کر سکتا البتہ چند دلچسپ و معنی خیز امثلہ باپ اور پسر خلیفہ ثانی ہر دو کی بطور متبرک ہدیہ کے اس موذی مرض مراق کے متعلق اس جگہ پیش کر کے ناظرین سے انصاف کا طالب ہے کہ اسی متبرک چشمہ کے فیض یاب مولوی محمد علی لاہور ہیں اور اسی چشمہ روحانی سے خلیفہ اول و خلیفہ ثانی حتی کہ کل مریدان انجیلی پیشین گوئی کا پورا ہونا بھی لازمی تھا کاذب مسیحیوں کے جال میں بعض اہل علم و بصیرت بھی پھنس جائیں گے جس کا ذکر اوراق ماسبق میں گذر چکا ہے۔

## نمونہ امثلہ مراق مسیح قادیانی

مثال اول: الف۔ مسیح ابن مریم کے نزول کا عقیدہ کوئی ایمانیات کی جز و نہیں (ازالہ اوہام ص ۱۴۰۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

ب۔ مسیح جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۸۔۴۹۹۔ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

ج۔ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے (ازالہ اوہام ص ۲۵۔ خزائن ج ۳ ص ۱۵۱)

د۔ ممکن ہے کہ مسیح موعود جیسا احادیث میں لکھا ہے جلالی رنگ میں نازل ہو کیونکہ یہ عاجز غربت اور درویشی کے رنگ میں آیا ہے (ازالہ اوہام ص ۲۰۰۔ خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

ہ۔ مسیح موعود پر مجملاً ایمان لانا کافی ہے۔

و۔ میں مثیل مسیح ہوں (ازالہ اوہام ص ۱۹۰۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

ز۔ میں خود مسیح موعود ہوں (کئی قادیانی کتاب کے ٹائٹل پر موجود ہے) مجھ پر ایمان نہ لانا موجب عذاب ہے (تذکرہ۔ ص ۶۰۷)

ح۔ مسیح گلیل میں جا کر فوت ہو گیا (ازالہ اوہام ص ۴۷۳۔ خزائن ۳ ص ۳۵۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ط۔مسیح کی قبر سری نگر میں ہے (کشتی نوح۔ص ۵۴۔قادیانی خزائن ج۱۹ص ۵۸)

ی۔خواہ میں لاکھ معجزات دکھلاؤں لیکن جو کام مسیح موعود کے متعلق مذکور ہیں ان کو اگر میں نہ کردوں تو میں جھوٹا ہوں۔

مسیح موعود کے متعلق ازالہ اوہام و دیگر تحریرات میں اسی قسم کے اور بھی متضاد عقائد مذکور ہیں مگر خوف طوالت نظر انداز کیئے گئے ہیں۔

مثال دوم:

عیسی علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا جانے کے بعد خدا نے ان کو مرنے سے بچالیا اور ان کی وہ دعا جو باغ میں جا کر بڑی تضرع سے آپ نے کی تھی منظور کر لی۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ص ۲۶۔قادیانی خزائن ج۲۰ص ۲۸۔)

حضرت مسیح نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کیئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں تمام رات جاگتے ...اور رورو کر دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے پر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے بھی دعا منظور نہ ہوئی (تبلیغ رسالت ج۱ص ۱۳۲۔۱۳۳۔مجموعہ اشتہارات ج۱ص ۱۷۵حاشیہ)

نوٹ: مسیح ابن مریم کو سولی پر چڑھانے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی جیسا کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے اس باطل عقیدہ کو قادیانی صاحب نے انجیل سے اخذ کیا ہے۔

مثال سوم:

(بطور خلاصہ) خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ایسی مہر عطا ہوئی کہ آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے جسکا ثبوت علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میں ملتا ہے اور یہ مہر کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئی بنی اسرائیل میں اگر چہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسی کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ براہ راست خدا تعالی کا عطیہ تھا۔(حقیقت الوحی ص ۹۷حاشیہ خزائن ج۲۲ص ۱۰۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسی کے اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے ( الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

مثال چہارم:

لا الہ الا اللہ محمدرسول اللہ پر میرا عقیدہ ہے و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالی کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر حضرت ﷺ کے خدا تعالی کے نزدیک کمالات ہیں

(کرامات الصادقین ص ۲۵)

اے برادر جان لے کہ میں نے ہرگز نبوت کا دعوی نہیں کیا نہ میں نے ان کو کہا ہے کہ میں نبی ہوں میرے لئے یہ شایان نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافروں میں شامل ہو جاؤں (حمامۃ البشری ص ۷۹۔ خزائن ج ۷ ص ۲۹۶)

الف: اے مرزا تو عام طور پر سب لوگوں میں اعلان کر دے کہ تو ان تمام کے واسطے رسول اللہ ہے

(اخبار الاخیار۔ص ۳)

ب۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیج دیا (دافع البلاء ص ۱۱)

ج۔ قریہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا صدر مقام ہے (دافع البلاء۔ص ۱۰)

د۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھ کو نبی کا نام دیا ہے

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سابقہ اولیاء ابدال اقطاب کو نبوت کے واسطے اس قدر روحانی مرتبہ عطا نہیں ہوا جس قدر مجھ کو عطا ہوا ہے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۳۹۱۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

نوٹ: یہی اصول عقائد کا معرکۃ الآرا مسئلہ خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کی وفات سے آج تک لاہوری اور قادیانی جماعت میں متنازعہ فیہ چلا آتا ہے۔ مولوی محمد علی لاہوری اپنے دلائل میں قادیانی حضرت کے نبوت سے صریح انکار کے اقوال پیش کرتے ہیں جن کے بالمقابل خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد)، مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزندار جمند اپنے باپ کے دعویٰ نبوت پر انہی کی مختلف تحریرات سے اقوال پیش کر کے یہ وجہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ پہلے میرے والد صاحب نے نبوت سے جو انکار صریح کیا ہے تو اس بنا پر کیا تھا کہ ان کو اس بارہ میں وحی آسمانی نے کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ مگر بعد ازاں وحی الٰہی نے والد صاحب کو صاف الفاظ میں عطاء نبوت کا مژدہ سنا دیا اس واسطے دعویٰ نبوت و اعلان نبوت میں میرے پدر بزرگوار حق پر ہیں اور یہی عقیدہ کثیر جماعت محمودی یا قادیانی جماعت کا ہے اور اپنے مختلف کتب و اخبارات میں ایک دوسرے پر تہذیب سے گرے ہوئے کلمات سے لے دے کرتے ہیں جس سے اکثر ولایت و دیگر ممالک کے نومسلم انگشت بدنداں ہیں اور جن میں لارڈ ہیڈلی معہ اپنے ہم خیالوں کے بھی شامل ہیں۔ مگر در حقیقت لاہوری جماعت کے امیر محمد علی صاحب خلیفہ اول کی وفات پر قادیان میں خود قادیانی حضرت کی نبوت کو تسلیم کرتے رہے جیسا کہ رسالہ ریویو آف ریلی جنز کے مختلف مضامین سے ثابت ہے۔ یہ رسالہ ان کی ادارت میں شائع ہوتا تھا۔ پس بعد ازاں جب خلافت کی مایوسی ان کو لاہور لے گئی تو اس عقیدہ سے بریت ظاہر کر کے ایک جماعت کو اپنے ہم خیال بنانے میں کامیابی حاصل کر لی اور امارت کی مسند پر متمکن ہو گئے۔ اول اول زیادہ تر انگریزی خواں شامل ہوئے۔ پھر رفتہ رفتہ اردو خوان بھی شامل ہوتے گئے حتی کہ امروہہ کے محمد احسن صاحب بھی جن کی علمیت کی قادیان میں دھوم مچی ہوئی تھی لاہوری جماعت میں آ ملے۔ قادیانی جماعت انکار نہیں کر سکتی تھی کہ قادیانی حضرت مامور من اللہ صاحب وحی مہدی و مسیح موعود ضرور تھے، مگر اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا عجیب کرشمہ کرشمہ دیکھو کہ قادیانی جماعت کی عقل اور نور فراست ان کے اندر سے ایسے زائل ہو گئے ہیں کہ اتنا بھی تدبر کرنا ان کے لئے دشوار ہو چکا ہے کہ ایک وجود قوم کی اصلاح کے واسطے جب مامور من اللہ ہو کر صاحب وحی کے رتبہ تک پہنچ جاتا ہے تو متواتر کئی سال تک اس کو وحی سے اطلاع نہیں ملتی کہ تم رسول و نبی ہو۔ حتی کہ وفات سے چند سال پہلے وحی نازل ہو کر چپکے سے کان میں کہہ دیتی ہے کہ اللہ تعالی نے تم کو نبوت عطا فرمائی ہے اور اس امت میں اس عہدہ کے لائق سوا تمہارے آج تک کوئی پیدا نہیں ہوا۔ نبوت کا عطیہ تو مامور ہونے پر ہی عطا ہو جاتا ہے اور ہرگز تدریجی وارتقائی عہدہ نہیں ہوتا جس کی مثالوں سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے اب ایسی وحی اگر بقول خلیفہ ثانی حضرت قادیانی کو ہوئی بھی ہو تو ان کی باقی وحیوں کی طرح ہوائے باطل تھی اور قادیانی حضرت جس طرح تدریجاً مسیح موعود بنے اسی طرح ارتقائی و تدریجی نبی بھی بن گئے ایک رتبہ اپنا شروع میں ظاہر کرتے پھر اس کی قبولیت کم از کم مریدوں میں دیکھ کر اس سے بڑھ کر ایک اور رتبہ کا اعلان کرنا ان کا شیوہ تھا جس کو دجل و مکر سے تعبیر کرنا بالکل صحیح ہے کیونکہ گذشتہ اوراق میں زیر عنوان (کذب و افتراء وخیانت تحریف لفظی و دجل و مکر) قادیانی صاحب چند امثلہ بطور نمونہ مذکور ہو چکی ہیں اور بموجب پیشین گوئی مندرجہ انجیل و صحیح بخاری ان کو کاذب مسیح و کاذب نبی ثابت کیا جا چکا ہے مگر ہر دو صاحبان یعنی خلیفہ ثانی اور محمد علی امیر لاہوری جماعت اب جس مسلک پر اپنے متبعین کو چلا رہے ہیں وہ اہل سنت سے بالکل الگ ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ خلیفہ تو مسیلمہ پنجاب کا کھلا تابع ہے مگر امیر لاہوری بسبب انکار نبوت قادیانی اسلام منصوص کے قریب تر آ گئے ہیں مگر بیعت قادیانی مسیح سے رجوع کرتے نظر نہیں آتے اور اب امارت کی مسند سے علیحدہ ہونا ان کے لئے محال ہے کیونکہ قادیان میں خلافت کی مایوسی جوان کو لاہور لے آئی تھی اس کا نعم البدل بصورت امارت ان کو حاصل ہو چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

## خلیفہ ثانی پسر مرزا قادیانی کے مرضِ مراق کی مثال

یہ سچ ہے ہم سیاست سے کوئی تعلق نہیں رکھتے اور نہ ہم ایسی کتابیں پڑھتے ہیں جن میں سیاسی امور پر بحث کی گئی ہے (اخبار الفضل ۶ جولائی ۱۹۲۶ء ص ۹)

پھر بعض نادان دوست ایسے موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے اندر سیاست تو ہے نہیں تو پھر کیوں ہم کسی کی بات مانیں۔ مگر یہ بات غلط ہے ہمارے اندر سیاست ہے جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی سیاست ہے وہ خلیفہ کی بیعت ہی کیا کرتا ہے اس کی کوئی بیعت نہیں اور اصل بات تو یہ ہے کہ ہماری سیاست گورنمنٹ کی سیاست سے بھی زیادہ ہے خلیفہ کے لئے سیاست وہی عقیدہ ہے جس کے لئے میں گیارہ سال سے غیر مبائعین سے جھگڑ رہا ہوں وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہے ہی نہیں جب سیاست نہیں تو خلیفہ بھی نہیں کیونکہ خلیفہ بغیر سیاست کے نہیں ہو سکتا مگر میں کہتا ہوں کہ ہم میں سیاست ہے

## مسیح موعود کے متعلق عجیب وغریب اسرار

اگرچہ مسیح موعود کی شخصیت وفرائض خاص کے متعلق صفحات گذشتہ میں بر بناء آیات کریمہ واحادیث صحیحہ مرفوعہ بیان کر چکا ہے کہ کاذب مسیح وصادق مسیح میں ایک مومن بالقرآن ومومن بالا حادیث کو صحیح تمیز حاصل ہو سکتی ہے مگر اس کے متعلق چند عجیب وغریب اسرار ابھی باقی ہیں جن کا بیان خاتمہ کتاب ہذا میں کرنا انشاء اللہ موجب انبساط قلب وشرح صدر ہوگا۔

ا۔ قرآن شریف میں دین اسلام کے غالب ہونے کی پیش گوئی اس آیت میں موجود ہے

هو الّذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه (فتح:۲۸)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ پیش گوئی تین دفعہ مذکور ہے۔ایک دفعہ سورہ فتح میں، اور دوسری دفعہ سورہ صف میں اور تیسری دفعہ سورہ توبہ میں۔

جب اس پیش گوئی کو قرآن میں اس قدر وقعت واہمیت حاصل ہے تو اسکا پورا ہونا تقدیر مبرم میں داخل ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ پیش گوئی بعہد جناب سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ یا بعہد خلفاء راشدین یا بعدازیں کامل طور پر پوری ہوچکی ہے۔یا محض جزوی طور پر پوری ہوئی ہے اور اگر ماقبلی ہر سہ ازمنہ میں اس کا کامل ظہور وقوع پذیر نہیں ہوا تو اس التواء میں کیا حکمت الٰہی مضمر ہے اور اس کی تکمیل کس عہد خاص سے وابستہ ہے۔

جواب: ہاں یہ حقیقت ثابت ہے کہ اگرچہ غلبہ اسلام از روئے دلائل و براہین ہر سہ مذکورہ ازمنہ میں بخوبی اظہر من الشّمس ہے تاہم عملی طور پر اسلام کا غلبہ ثابت نہیں کیونکہ عہد نبوت میں اسلام صرف ملک عرب میں غالب ہوا باقی ممالک میں کچھ تو خلفائے راشدین کے وقت بعدازاں دیگر خلفاء کے عہد میں یعنی ہسپانیہ، کابل، تاتار، ہندوستان وغیرہ جس میں سے یہ نتیجہ اخذ کرنا بالکل صحیح ہے کہ ابھی وہ زمانہ مصداق لیظھرہ علی الدین کلہ والا آنے والا ہے جس میں اس پیش گوئی کا کامل ظہور مقدر ہے اور وہ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کا ہوگا جس کی بابت مفسر حقانی علیہ الصلوۃ والسلام نے اطلاع کر دی ہے کہ مسیح کے وقت میں سوا اسلام کے دیگر کل ادیان معدوم ہوجائیں گے اور وہ میرے دین کا اتباع کریں گے اور حج بھی کریں گے اور صاحب اولاد بھی ہوں گے اور میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔

۲۔حضرت رسول کریم ﷺ کے مقبرہ میں اس وقت خلفائے راشدین میں سے صرف دو خلیفہ صدیق و فاروق مدفون ہیں۔باقی دو حضرت عثمان و حضرت علی کے واسطے اللہ کی حکمت بالغہ نے اس میں مدفون ہونا مقدر نہ فرمایا کیونکہ بلحاظ ابتدائی غلبہ اسلام کے پہلے ہر دو خلیفہ اس کے مستحق تھے اور آخری کلی غلبہ کے لحاظ سے مسیح موعود علیہ السلام اس کے مستحق تھے تیسرے اور چوتھے خلفاء راشدین کے عہد میں اسلامی فتوحات کی بجائے فتنے وفساد پھیلنے شروع ہوگئے تھے اگرچہ خلافت نبوت کے اصول پر بدستور قائم رہی۔

۳۔حضرت مسیح کا غیر متاہل رہنا انجیل احادیث اور تاریخ سے ثابت ہے مگر قرآنی آیت و لقد ارسلنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسلاً من قبلك و جعلنا لهم از واجاً و ذرية (رعد:۳۸) کے ماتحت مسیح جناب رسول اللہ ﷺ کے ماقبلی رسولوں میں داخل ہونے کی وجہ سے اپنے عہد میں بذریعہ نکاح آیت مذکور کے مصداق ہوں گے تاکہ جس طرح لیظهره علی الدین کله کے مصداق ہوں اسی طرح صاحب زوج وذریۃ بھی ثابت ہوں اور سورہ رعدوالی مذکورہ آیت میں کذب کا (معاذاللہ) احتمال باقی نہ رہے۔

۴۔لہذا حضرت مسیح کے نکاح ومدفن وادائے حج وکامل غلبہ اسلام وعدم صلب ورفع الی السماء ونزول من السماء کے متعلق جس قدر احادیث صحیحہ وارد ہیں جن پر اہل سنت کا ایمان ہے وہ قرآن کے خلاف نہیں کیونکہ وہ عبارت النص، دلالت النص، اشارت النص، اقتضاء النص کے چاروں اصول کے ماتحت ہیں جن کو نبی ﷺ نے وحی خفی کی تائید سے فرمایا اگرچہ مذکورہ اصطلاحات بعد میں وضع ہوئیں۔

۵۔قرآن مجید میں حضرت مسیح کے متعلق دو اور اشارات بھی مذکور ہیں جن کا ثبوت احادیث میں بھی موجود ہے

اول: و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته و يوم القيامة يكون عليهم شهيداً (النساء:۱۵۹) اس آیت کے پہلے ذکر مسیح کا ہے اور خاص آیت میں ذکر موت سے پہلے اہل کتاب کے ایمان لانے کا ہے اور بعدازیں اس ایمان کی شہادت منسوب بمسیح ہے جو اسی صورت میں صحیح قرار دی جاسکتی ہے کہ آپ کے وقت کل اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی موت سے پہلے اس پیش گوئی کا پورا ہونا حتمی اور لازمی ہے کیونکہ قبل رفع کے وقت یہود اہل کتاب آپ پر ایمان نہ لائے تھے (بخاری باب نزول المسیح) میں مذکورہ آیت کی تفسیر اسی طرح موجود ہے جس کے خلاف یا جس پر کسی صحابی کا انکار ثابت نہیں۔لہذا اہل سنت کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ حضرت مسیح بعد نزول فوت ہوں گے۔بعد رفع وہ ماتحت قدرت الٰہی ہیں جس طرح اصحاب کہف تین سو نو سال تک بدون خوراک زندہ رہے۔علی ہذا القیاس اللہ تعالیٰ کی قدرت کا احاطہ کرنا غیر ممکن ہے۔

دوم:

حضرت مسیح کو قرآن سورہ زخرف:۶۱ میں و انّه لعلم للسّاعة فرمایا گیا ہے یعنی وہ قیامت کا ایک نشان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ضمیر انّــــہ کی راجع بطرف مسیح علیہ السلام ہے جس کا ذیل ثبوت موجود ہے ایک تو خود قرآن میں موجود ہے یعنی اس آیت کے پہلے بھی آپ کا ذکر ہے اور اس آیت کے بعد بھی آپ ہی کا ذکر ہے بلکہ تاکیداً یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اس پیش گوئی میں شک مت کرو اور اس مسئلہ میں شیطان کی بات نہ سنو۔ کیونکہ وہ رفع و نزول مسیح کے خلاف قانون قدرت ہونے کی غلط حجت پیش کر کے دل میں شک اور وسوسہ ڈال دیتا ہے اس مفہوم کی تصدیق مسلم کی حدیث مرفوعہ سے بھی ہوتی ہے کہ مسیح علیہ السلام قیامت کے دس نشانات سے ایک نشان ہے اور دس نشانات جملہ از قسم خرق عادت ہیں۔ لہذا مسیح ابن مریم کو استعارہ قرار دے کر اس کا مشابہ کسی غیر کو قائم کرنا خرق عادت نشان ہرگز نہیں ہوسکتا

سوم:

و اللـه خیـر الماکرین (انفال:۳۰) یعنی اہل اللہ کے دشمنوں کی تدبیر کے مقابلہ میں اللہ کی تدبیر و حکمت غالب رہتی ہے جس سے دشمن بالکل ناکام ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں صرف دو دفعہ واقع ہوا ہے۔ ایک جگہ سورہ آل عمران میں مسیح کو بچانے کے وقت اور دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ کو بچانے کے وقت سورہ انفال میں۔

احادیث مرفوعہ سے ثابت ہے کہ مذکورہ ہر دو رسولوں کا دشمنوں نے محاصرہ کر لیا تھا اور ہر دو رسول دشمنوں کے فریب و بے آبروئی سے بال بال بچ رہے چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ کے محاصرین کی آنکھوں پر اللہ تعالی نے پردہ ڈال دیا اور آپ رات کے وقت ان کی موجودگی اور پہرہ اور بیداری کے باوجود گھر سے نکل کر اور صدیق کو گھر سے بلا کر تین میل کے فاصلہ پر غار ثور میں پناہ گزین ہو گئے۔ غار کے منہ پر عنکبوت نے بحکم الٰہی جالا تن دیا۔ اور آپ کے قدم مبارک کے نشانات پر تعاقب کرنے والوں کی تلاش کو بالکل ناکام کر دیا۔

اسی طرح مسیح کی شبیہ اللہ نے ایک حواری پر ڈال کر و لـکـن شبـه لهـم (النساء:۱۵۷) ان کو اپنی قدرت کاملہ سے آسمان پر اٹھا لیا اور سولی پر چڑھنے کی نوبت نہ پہنچنے دی

انجیلی بیان اور مرزا قادیانی صاحب کا بیان کہ مسیح ذلیل بھی ہوا اور اس کے جسم میں کیل اور میخیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ٹھونگی گئی سراسر خلاف قرآن واحادیث ہیں کیونکہ خیر الما کر ین کی آیت مذکورہ جب ہر دورسولوں کے واسطے خاص محدود ہے تو اس کا نتیجہ بھی مساوی الاثر ہونا لازمی ہے۔ مگر نہایت حیرت بلکہ افسوس کا مقام ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں تو یہ یقین کیا جائے کہ آپ محاصرین سے بدوں ذلیل ومضروب ہونے کے بال بال بچ کر غار میں جا چھپے اور وہاں بھی کافر نامراد لوٹے مگر اسی آیت کے ماتحت حضرت مسیح کے بارہ میں یہ یقین جائز رکھا جائے کہ محاصرین نے آپ پر اس قدر قابو پالیا تھا کہ آپ کوئی طریقوں سے ذلیل بھی کیا اور آخر سولی پر چڑھا کر آہنی کیل ومیخیں بھی جسم مبارک میں ٹھونک دیں حالانکہ مسیح کے بارہ میں آیت ذیل اس امر کی مزید شہادت علاوہ مذکورہ آیت کے صاف طور پر دے رہی ہیں کہ آپ پر یہود ہرگز قابو نہ پاسکے نہ آپ کی بے حرمتی کر سکے

آیت اول: و جعلنی مبار کا این ما کنت (مریم:۳۱)

آیت دوم: و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك (مائدہ: ۱۱۰)

آیت سوم: و جیهاً فی الدّ نیا و الآ خرۃ (آل عمران:۴۵)

و لکن شبه لهم میں حرف ل بنا بر ضرار یعنی ضرر ونقصان ہے جس طرح لهم کا لام و املی لهم انّ کیدی متین (ن:۴۵) میں ہے تشابہ وتشبیہ میں جب شبہ کا مفہوم ہو تو اس کا صلہ (علی) ہوتا ہے مثلاً ان البقر تشا به علینا (البقرہ: ۷۰) مگر نحو کا یہ باریک نکتہ سمجھنا ذرا مشکل ہے (دیکھو نوٹ زیر آیت الله خیر الما کر ین ۔ ترجمہ انگریزی سیل صاحب، جس میں آیت و لکن شبه لهم پر کافی بحث ہے اور وہاں یہ بھی مذکور ہے کہ ابتداء میں بعض نصاری کے فرقے مسیح کے عوض دیگر مشتبہ وجود کے مصلوب ہونے کے قائل تھے انجیل برنباس وتفاسیر اہل سنت بھی اسی کی موید ہیں)۔

اب رہا اس شبہ کا ازالہ کہ دشمنوں سے بال بال بچ جانا اور رسوائی کی قید سے بھی محفوظ رہنا تو ہر دو رسولوں کا ازروئے قرآن واحادیث مسلم ہے مگر آخری پناہ میں فرق عظیم کیوں ہے؟ ایک کو غار میں پناہ ملتی ہے دوسرے کو آسمان میں۔ اور اس میں تنقیص فضیلت مآب ﷺ پائی جاتی ہے۔

سوا سکا جواب یہ ہے کہ تنقیص ہرگز نہیں کیونکہ رفع سبع سماوات تک بنا بر مشاہدہ آیات اللہ معراج میں حضور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کا صفحات ماسبق میں ثابت ہو چکا ہے جو مسیح کیا کسی نبی کے واسطے بھی ثابت نہیں۔ بلکہ غار ثور کا زمینی معجزہ سماوی معجزہ سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہاں سے دشمن باوجود آپ کا سراغ لگانے کے بالکل ناکام و نامراد واپس آئے اور آسمان پر دشمن کا جانا قدرتاً محال تھا۔

باقی رہا خیر الماکرین کی حکمت وقدرت کا راز معلوم کرنا کہ کیوں اس طرح کیا اور کیوں اس طرح کیا، گستاخی میں داخل ہے۔ لا یسئل عمایفعل و ھم یسئلو ن (انبیاء:۲۳) اس کی شان ہے ۔البتہ بال بال ہر دو رسولوں کا بچ رہنا اور پناہ کا حاصل ہونا ہر دو نتائج خرق عادت امور ہیں جن میں مشابہت کامل ہے۔

پس بعدازیں مسیح موعود کے بارہ میں باطل خیالات کی پیروی کرنا فبای حد یث بعدہ یومنو ن (مرسلات:۵۰) کے وعید میں داخل ہے۔

خاکسار اللہ تعالی سے اپنے واسطے اور مومنین کے واسطے بہ طفیل اس کے حبیب کے ہدایت کی دعا کرتا ہے۔

(منقول از اخبار اہلحدیث امرتسر، احتساب قادیانیت جلد ۲۷، مع اضافات وتخریجات)

اور انجیل متی ۲۲۔۷ میں صرف مری کا لفظ ہے۔(انجیل متی کی انگریزی عبارت یوں ہے

And as he sat upon the mount of Olives, the disciples came unto him privately, saying "Tell us, when shall these things be? and what shall be the sign of thy coming, and of the end of the world?

And Jesus answered and said unto them, "Take heed that no man deceive you.

For many shall come in my name, saying, I am Christ; and shall deceive many.

And ye shall hear of wars and rumours of wars; see that ye be not troubled; for all these things must come to pass, but the end is not yet.

For nations shall rise against nation, and kingdom against kingdom; and there shall be famines, and pestilences, and earthquakes in diverse places.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

All these are the beginning of the sorrows.

Then shall they deliver you up to be afflicted and shall kill you; and ye shall be hated of all nations for my name's sake.

And then shall many be offended and shall betray one another, and shall hate one another.

And many false prophets shall rise, and shall deceive many. (Matthew, 24:7-11)

Then if any man shall say unto you, Lo, here is Christ, or there; believe it not.

For there shall arise false Christs and false prophets, and shall shew great signs and wonders, insomuch that, 'if it were possible, they shall deceive the very select.

Behold, I have told you before.

Wherefore if they shall say unto you, Behold, he is in the desert; go not forth; behold he is in the secret chambers; believe it not.

For as the lightening cometh out of the east, and shineth from unto the west, so shall also the coming of the son of man be. (Matthew, 24:23- 27)

اس عبارت کو پڑھنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسے جھوٹے نبیوں اور کاذب مسیحوں کے آنے کی پیشگوئی ہے جن کے آنے کے بعد حضرت مسیح ابن مریمؑ تشریف لائیں گے۔ بہاء)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام على خير خلقه محمد و على آله و صحبه اجمعين۔

و الحمد لله رب العالمين

فقير بارگاه صمدى بهاء الدين - ۱۵مارچ ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "